شادی بیاہ کے موقع پر دیا جانے والا
مستند، مفید و دلچسپ اور نادر و نایاب تحفہ

مدنی
شادی مبارک

مع علاج الامراض

مصنف
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی

شاکر پبلی کیشنز لاہور

Scanned with CamScanner

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شادی بیاہ کے موقع پر دیا جانے والا مستند، مفید دلچسپ اور نادر و نایاب تحفہ

مدنی شادی مبارک

مع علاج الامراض

اِس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- ★ شادی کی ضرورت واہمیت
- ★ شادی کے فوائد ومقاصد سائنس کی روشنی میں
- ★ تلاش رشتہ میں رہنما اصول
- ★ جائز وناجائز رسومات
- ★ نکاح کی اہمیت وفضیلت
- ★ حق مہر اور جہیز کی شرعی حیثیت
- ★ ولیمہ کے احکام ومسائل
- ★ جنسی توانائی کی اہمیت وضرورت
- ★ مختلف مواقع پر احتیاطی تدابیر
- ★ بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت
- ★ حقوق زوجین کی تفصیل
- ★ اور بھی بہت کچھ جو آپ کے لیے پڑھنا ضروری ہے۔

مصنف حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ

شاکر پبلی کیشنز
38 اردو بازار لاہور
فون: 042-37224266

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

مدنی شادی مُبارک

با اہتمام	ملک محمد شاکر
سن اشاعت	محرم / نومبر 2014
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
قیمت	-/320 روپے

ملنے کا پتہ:

نظامیہ کتاب گھر
نیو سنٹر بم، اردو بازار لاہور 0301-4377868

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور فون: 042-7246006

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

الاھداء

سیدی وسندی...... مرشدی ومربی...... اُستاذی واستاذ العلماء

پیرطریقت، رہبر شریعت، منبع رشد وہدایت

آفتاب ولایت، فخر ملت، خلیفۂ ضیاء الامت

حضور پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

جن کی نظر کرم نے مجھے اس قابل بنایا

غبار راہ طیبہ
حافظ ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ
02/06/2014

الانتساب

بنام

آفتاب طریقت، ماہتاب شریعت

محسن امت، وارث فیض ضیاء الامت

ولی کامل حضور پیر محمد امین الحسنات

شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ بھیرہ شریف (سرگودھا)

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
الاھداء	۳	تشریح وتوضیح	۵۴
الانتساب	۴	(3) شادی کی ضرورت......معاشرتی اعتبار	
مقدمہ الکتاب	۳۸	سے	۵۴
کتاب ایک نظر میں	۴۰	تشریح وتوضیح	۵۶
کلمات تبریک	۴۳	(4) شادی کی ضرورت......دینی اعتبار	
کلمات تحسین	۴۵	سے	۵۶
تبصرہ	۴۸	(5) شادی کی ضرورت......روحانی اعتبار	
تبصرہ	۴۸	سے	۵۷
تبصرہ	۵۰	(6) شادی کی ضرورت......نفسیاتی اعتبار	
حصہ اوّل	۵۲	سے	۵۷
تلاش سے تلاش تک	۵۲	(ب) شادی کی اہمیت	۵۸
باب نمبر 1	۵۳	(1) عفت وعصمت کی ضمانت	۵۸
شادی......حقیقت کے آئینے میں		(2) ذریعہ خوشحالی	۵۸
(الف) شادی کی ضرورت	۵۴	(3) ذریعۂ اطمینان	۵۹
(1) شادی کی ضرورت......جنسی اعتبار		تشریح وتوضیح	۵۹
سے	۵۵	(4) دولتمندی کا سبب	۶۰
تشریح وتوضیح	۵۵	تشریح وتوضیح	۶۰
(2) شادی کی ضرورت......فطری اعتبار		(ج) شادی کے فوائد	۶۰
سے	۵۵	(1) شادی......اور......احساس ذمہ	

عنوان	صفحہ
داری	۶۱
(2) شادی...... ذریعہ قربت	۶۱
(3) شادی...... اعتماد کی بحالی	۶۱
(4) شادی...... خیالات کو لگام دینا ہے	۶۲
(د) شادی کے مقاصد	۶۲
(الف) معاشرتی مقاصد	۶۲
(۱) نیک اولاد کا حصول	۶۲
(۲) نسل کو نقصان پہنچانا...... سب سے بڑا فساد	۶۳
(ب) تربیتی مقاصد	۶۳
(۱) پاکیزگی اپنانا	۶۳
(۲) تخریبی احساسات سے حفاظت	۶۴
(۳) شرمگاہ کی حفاظت	۶۴
(۴) جداگانہ ہدف کا حصول	۶۴
(ج) شادی کا مقصد...... نفسیاتی سکون کا حصول	۶۵
(د) شادی کا دینی مقصد	۶۶
(ہ) انتہائی احتیاط کی ضرورت	۶۷
(1) ناجائز جنسی تعلقات...... انتہائی مضر ثابت ہوتے ہیں	۶۷
(2) دوستی اور شراکت کی بربادی	۶۷
(3) نکاح کا تقدس پامال ہو رہا ہے	۶۸
(4) حرام کا ارتکاب	۶۸
(5) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا	۶۸
(6) بداعتمادی کا سبب	۶۸
(7) عطیۂ محبت کی بے قدری	۶۹
(8) حقیقی لطف اندوزی سے محرومی	۶۹
(و) شادی نہ کرنے کے نقصانات	۶۹
(1) بدکاری اور زناکاری کا رجحان	۷۰
(2) حرام نظری کا ارتکاب	۷۰
(3) عریانی و فحاشی میں اضافہ	۷۱
(4) رہبانیت کی علامت	۷۱
(5) شادی نہ کرنے کے نقصانات...... نئی تحقیق کی روشنی میں	۷۲
(ز) شادی سے دوری کی ممانعت	۷۲
(1) تبتل کی ممانعت	۷۲
(2) شادی جلدی کرنی چاہئے	۷۳
(3) شادی میں تاخیر کا نقصان	۷۳
(4) غیر شادی شدہ...... جلد بڑھاپے کا شکار ہو جاتے ہیں	۷۴
(ح) شادی...... شریعت کی روشنی میں	۷۴
۱- فرض	۷۴
۲- واجب	۷۴
۳- سنت مؤکدہ	۷۴
۴- مستحب	۷۴
۵- مکروہ	۷۵

عنوان	صفحہ
۶- حرام	۷۵
(ط) شادی...... سائنس کی روشنی میں	۷۵
(ی) شادی...... جدید تحقیقات کی روشنی میں	۷۵
ڈاکٹر محسن العرفان کے مطابق	۷۵
ڈاکٹر عالیہ شکری کے مطابق	۷۶
ڈاکٹر بسری عبدالحسن کے مطابق	۷۶
باب نمبر 2	۷۷
(الف) تلاش رشتہ	
(الف) اچھے خاوند کی تلاش	۷۷
خاوند کو منتخب کرنے کے رہنما اصول	۷۷
(۱) خاوند کے انتخاب میں...... والدین کی ذمہ داری	۷۷
(۲) خاوند کے انتخاب کیلئے...... مضبوط بنیادیں	۷۸
فائدہ	۷۹
(۳) بد باطن سے...... شادی کا نقصان	۷۹
(۴) دین میں برابری کا خیال رکھا جائے	۸۰
(۵) عورت کا خود صالح آدمی کو دعوت نکاح دینا کیسا؟	۸۰
(۶) عورت کی رائے کی اہمیت	۸۱
(۷) دیندار مرد کو ترجیح	۸۱
(۸) کفو میں مالدار ہونا ضروری نہیں	۸۱
(۹) میانہ روی برتنے والا ہو	۸۲
(۱۰) فاسق و بدکار سے شادی نہ کریں	۸۲
(۱۱) بے نمازی سے شادی کبھی نہ کریں	۸۳
(۱۲) اعلیٰ منصب کا لالچ نہ کریں	۸۳
(۱۳) بدمذہب سے شادی نہ کریں	۸۳
(ب) نیک بیوی کی تلاش	۸۴
نیک بیوی کے انتخاب کیلئے راہنما اصول	۸۴
(۱) جلد بازی سے پرہیز	۸۴
(۲) اہل خانہ کی ذمہ داری	۸۴
(۳) سرکار کی نصیحت	۸۵
(۴) دینداری شرط اول ہے	۸۵
(۵) حسن و جمال	۸۵
(۶) عفت شعار، محفوظ گھرانے کی لڑکی کا انتخاب	۸۶
(۷) کنواری کو ترجیح	۸۶
(۸) زیادہ محبت والی اور زیادہ بچے جننے والی کو ترجیح	۸۶
(۹) حسب و نسب	۸۷
(۱۰) ہم مشرب کو ترجیح	۸۷
(ب) دوران تلاش دعا کرتے رہنا	۸۸
(۱) صلوٰۃ الحاجت پڑھنا	۸۸

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
(۲) اللہ کریم سے اچھا گمان رکھنا	۸۸
(۳) اسم اعظم کے ساتھ دعا کرنا	۸۹
(۴) شادی کی نیت سے زم زم کا پانی پینا	۸۹
(۵) غائبانہ دعا کرنا	۸۹
(۶) مقبول اوقات میں دعا کرنا	۹۰
(۷) نماز تہجد کے بعد دعا کرنا	۹۰
(۸) لڑکی کون سی دعائیں کرتی رہے؟	۹۰
(۹) چند مجرب وظائف	۹۱
(ج) رشتہ ہونے میں رکاوٹیں	۹۲
(1)...... برادری کا تصور	۹۲
☆ برادری کا فائدہ	۹۳
☆ برادری کا نقصان	۹۳
☆ ہم پلہ برادری کو چھوڑ کر غیر برادری میں رشتہ کرنے کا نقصان	۹۳
(2) شرعی کفو سے عدم واقفیت	۹۴
☆ کفو کا مطلب	۹۴
☆ غیر کفو میں نکاح	۹۴
(3)...... وٹہ سٹہ	۹۵
☆ وٹہ سٹہ کا فائدہ	۹۵
☆ وٹہ سٹہ کا نقصان	۹۵
(4)...... مطالبات وخواہشات	۹۵
(i) لین دین کا معیار	۹۵
(ii) جہیز کا مطالبہ	۹۶
(iii) بری کا مطالبہ	۹۶
(iv) کارکوٹھی کا مطالبہ	۹۷
(v) مہر کی مقدار میں عدم مطابقت	۹۷
(vi) عمر میں کمی وزیادتی	۹۷
(vii) تعلیم کا مطالبہ	۹۷
(viii) نوکری کا مطالبہ	۹۷
(ix) نوکری کرنے والی خواتین کی ملازمت	۹۸
(x) ستارے ملاتے رہنا	۹۸
(xi) بلند اور خود ساختہ معیار انتخاب	۹۹
(د) رشتہ کرتے وقت مشاورت کی اہمیت اور برکت	۹۹
مشورے کا معنیٰ	۹۹
مشورے کا حکم...... قرآن کی روشنی میں	۹۹
مشورے کا حکم...... حدیث کی روشنی میں	۱۰۰
مشورے کی اہمیت	۱۰۰
(۱) مشورہ...... سنت الٰہی ہے	۱۰۰
فائدہ	۱۰۰
(۲) مشورہ...... سنت رسول ہے	۱۰۱
(۳) مشورہ...... سنت صحابہ ہے	۱۰۱
مشورے کی فضیلت	۱۰۱
(۱) مشورہ کرنے سے...... اللہ کی برکت نصیب ہوتی ہے	۱۰۱

عنوان	صفحہ
(۲) مشورہ کرنا...... اللہ کی رحمت ہے	۱۰۲
(۳) مشورہ...... کن افراد سے لیا جائے	۱۰۲
(۴) مشورہ دینے والا...... امین ہو	۱۰۲
(۵) کن امور میں مشورہ...... نہیں لیا جا سکتا	۱۰۳
مشورہ نہ کرنے کا نقصان	۱۰۳
مشورے کی دعا	۱۰۳
مشورہ کے فوائد	۱۰۴
(ہ) رشتہ فائنل کرنے سے پہلے استخارہ کرنا	۱۰۴
(۱) استخارہ کا لغوی معنیٰ	۱۰۴
(۲) استخارہ کیا ہے؟	۱۰۴
(۳) استخارے کی وجہ تسمیہ	۱۰۵
(۴) استخارے کی اہمیت...... سرکار دو عالم ﷺ کی نظر میں	۱۰۵
(۵) اللہ کریم سے مشورہ میں...... انسان کی بھلائی ہے	۱۰۵
(۶) استخارے کی دعا	۱۰۵
(۷) استخارے کی احتیاطیں	۱۰۶
استخارہ کے متعلق چند اہم امور	۱۰۷
(۱) شادی کی غرض سے استخارہ کرنا	۱۰۷
(۲) مفید استخارہ کون سا ہے؟	۱۰۷
(۳) استخارہ کس وقت کیا جائے؟	۱۰۸
(۴) کن معاملات میں استخارہ مشروع نہیں؟	۱۰۸
(۵) تردد ختم نہ ہو تو کیا کرے؟	۱۰۸
(۶) استخارہ کتنی بار کیا جائے؟	۱۰۸
تشریح وتوضیح	۱۰۸
استخارہ کا مسنون طریقہ	۱۰۹
استخارے کا فائدہ	۱۰۹
(و) منگنی	۱۰۹
منگنی کا معنیٰ ومفہوم	۱۱۰
منگنی کا فنکشن/فضول رسمیں	۱۱۰
(۱) منگنی پر اٹھنے والے اخراجات	۱۱۰
(۲) مٹھائی اور فروٹ کے ٹوکرے	۱۱۰
(۳) مختلف ڈشز بنانا	۱۱۰
(۴) دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دینا	۱۱۱
(۵) تحفے تحائف دینا	۱۱۱
منگنی کے فنکشن میں غیر شرعی رسمیں	۱۱۱
(۱) مرد وعورت کا اختلاط	۱۱۱
(۲) وڈیو بنانا	۱۱۱
(۳) دولہے کو انگوٹھی پہنانا	۱۱۲
(۴) ناچ گانا اور تصاویر بنانا	۱۱۲
والدین کو ہدایات	۱۱۲
(۱) والدین کی ذمہ داری	۱۱۲

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
(۲) والدین کی ذہن سازی	۱۱۲
درس ہدایت	۱۱۳
منگنی کے بعد لڑکے/لڑکی کیلئے احتیاطیں	۱۱۳
(۱) نکاح میں تاخیر نہ کی جائے	۱۱۳
(۲) منگنی تڑوانا مناسب نہیں	۱۱۴
(۳) یہ منگنی ہے...... نکاح نہیں	۱۱۴
(۴) موبائل پر منگیتر سے بات کرنا کیسا؟	۱۱۴
درس ہدایت	۱۱۵
منگنی سے پہلے منگیتر کو دیکھنے کا شرعی حکم	۱۱۵
منگیتر کی تصویر دیکھنا	۱۱۵
(ز) شادی سے پہلے طبی معائنہ	۱۱۶
(۱) شادی سے پہلے طبی معائنہ کی ضرورت	۱۱۶
(۲) شادی سے پہلے طبی معائنہ کا فائدہ	۱۱۷
(۳) جنسی طبی معائنہ کروانے کی وجوہات	۱۱۷
باب نمبر 3	۱۱۷
(الف) شادی کے دن کا تعین	
ماہ صفر کو منحوس جاننا	۱۱۹
(۱) بچی کی رائے کی ضرورت واہمیت	۱۱۹
(۲) عورت سے رائے لینے کا بہترین طریقہ	۱۱۹
(۳) عورت سے رائے لینا کیوں ضروری ہے؟	۱۲۰
(۴) شادی کے دن کا تعین کرتے وقت ایک قبیح رسم	۱۲۰
(ب) آغاز شادی کی رسومات	۱۲۱
(1) ڈھولکی اور گیت	۱۲۱
☆ گانے باجے کا حکم	۱۲۲
☆ محفل موسیقی کا انعقاد	۱۲۲
☆ خوشی کے موقع پر دف بجانا	۱۲۲
گانے باجے کی مذمت...... حدیث کی روشنی میں	۱۲۳
☆ دو آوازوں پر دنیا وآخرت میں لعنت	۱۲۳
☆ بروز قیامت کانوں میں سیسہ	۱۲۳
☆ گانا، غیرت کو برباد کرتا ہے	۱۲۳
☆ گانے والے پر دو شیطان مسلط	۱۲۳
(2) دعوتی کارڈ	۱۲۳
(3) لائٹنگ	۱۲۴
(4) قرآن خوانی/محفل ذکر الٰہی کا انعقاد	۱۲۴
(5) دولہے، دلہن کو مائیوں بٹھانا	۱۲۴
(i) شرعی حیثیت	۱۲۴
(ii) زرد کپڑے پہنا کر ابٹن ملنا	۱۲۴
(iii) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱۲۵

عنوان	صفحہ
(iv) نامحرم کو ابٹن ملنا کیسا؟	۱۲۵
(v) مائیوں کے بعد گھر سے باہر نکلنا کیسا؟	۱۲۵
(6) تیل/ رسم حنا	۱۲۵
(i) تیل مہندی میں ہوتا کیا ہے؟	۱۲۵
(ii) تیل مہندی کی رسم میں قبیح حرکات	۱۲۶
(iii) پیارے آقا کی بعثت کا مقصد...... گانے باجے ختم کرنا	۱۲۶
درس عبرت	۱۲۷
(7) ناچ رقص	۱۲۷
(i) شادی میں دو قسم کے ناچ	۱۲۷
درس عبرت	۱۲۷
(ii) ہیجڑے اور مخنث کو دعوت	۱۲۸
(8) گانا باندھنا	۱۲۸
(9) آتش بازی	۱۲۸
(i) شیطان سے تشبیہ	۱۲۸
درس ہدایت	۱۲۹
(ii) جان اور مال کا نقصان	۱۲۹
(11) ویڈیو اور فوٹو گرافی	۱۲۹
فلمی ریکارڈنگ کے نقصانات	۱۲۹
(ج) غیر شرعی رسومات کی خرابیاں	۱۳۰
(د) دولہا، دلہن بیوٹی پارلر میں	۱۳۱
☆ دلہن بیوٹی پارلر میں	۱۳۱
چار قسم کا میک اپ	۱۳۱
☆ دولہا بیوٹی پارلر میں	۱۳۱
(ہ) غیروں سے مشابہت کا نقصان	۱۳۲
مرد کا زیور...... داڑھی	۱۳۲
(۱) مرد کا داڑھی منڈوانا...... کافروں کی نقل	
(۲) داڑھی بڑھانا...... مشرکین کی مخالفت کرنا ہے	۱۳۲
(۳) ایک مشت سے کم داڑھی کاٹنا حلال نہیں	۱۳۳
عورت کی زینت پردہ	۱۳۳
(۱) تبرج کے معنیٰ	۱۳۳
(۲) حجاب ذریعۂ تکریم وحفاظت	۱۳۳
(۳) مسلمان عورت کا عریانی تہذیب سے کیا رشتہ؟	۱۳۴
(۴) لباس میں غیروں کی نقالی	۱۳۴
فیشن پرستی کا وبال	۱۳۴
☆ بھنویں اور چہرے کے بال اکھیڑنا	۱۳۵
☆ عورتوں کو سر کے بال منڈوانے کی ممانعت	۱۳۵
☆ ناخن بڑھانا، نیل پالش لگانا	۱۳۵
بے غیرتی کی انتہا	۱۳۶
(و) شادی کے دن کی رسومات	۱۳۶
(i) مسہری بنانا	۱۳۶

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

(ii) عروسی ملبوسات ۱۳۶
(iii) دولہا کا لباس کیسا ہونا چاہئے؟ ۱۳۷
(ذ) بارات کی روانگی ۱۳۷
بارات کی روانگی کی رسومات ۱۳۷
(i) دو رکعت نفل پڑھنا ۱۳۷
(ii) دولہے میاں کا دربار پر دعا کیلئے جانا ۱۳۸
(iii) سہرابندی ۱۳۸
(iv) ہار پہنانا ۱۳۹
(v) گھوڑی چڑھانا ۱۳۹
(vi) دولہے کا سربالا ۱۳۹
(vii) فائرنگ ۱۳۹
(viii) بینڈ باجے اور ناچ گانے کا اہتمام ۱۴۰
(ح) استقبال بارات کی رسومات ۱۴۰
(i) پیسے لٹانا ۱۴۰
(ii) ملنی کرنا ۱۴۰
(iii) پھول نچھاور کرنا ۱۴۱
(iv) بارات کو روک لینا ۱۴۱
باب نمبر 4 ۱۴۲

تقریب نکاح

نکاح کا معنیٰ ومفہوم ۱۴۲
نکاح کی فضیلتیں مذاہب فقہاء کا اختلاف ۱۴۲
(الف) نکاح کی ضرورت ۱۴۲
(i) مرد وعورت……ایک دوسرے کے رفیق ۱۴۳
(ii) معاشی ومعاشرتی امور میں……معاون ومددگار ۱۴۳
(iii) شادی شدہ کی……معاشرے میں عزت ۱۴۳
(ب) نکاح کی فضیلت ۱۴۳
(i) نکاح……نظر کی حفاظت کا ذریعہ ۱۴۳
(ii) نکاح…… پیارے آقا کی سنت ۱۴۴
(iii) بہترین نفع کی چیز عورت ہے ۱۴۴
(ج) نکاح کی اہمیت ۱۴۴
(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ۱۴۴
(ii) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ۱۴۴
(iii) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ۱۴۵
(iv) دنیا کا بہترین متاع……نیک بیوی ۱۴۵
(د) خطبہ نکاح ۱۴۵
(i) خطبہ نکاح کا معنیٰ ومفہوم ۱۴۵
(ii) سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۵
(iii) خطبہ نکاح کا مقصد ۱۴۵
(iv) موجودہ رسم خطبہ نکاح ۱۴۶
(v) خطبہ نکاح کے اصل عربی الفاظ ۱۴۶

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

(vi) قرآن کریم کی چار آیات کی تلاوت ۱۴۷
☆ پہلی آیت ۱۴۷
☆ دوسری آیت ۱۴۷
☆ تیسری آیت ۱۴۷
☆ چوتھی آیت ۱۴۸
(vii) انتخاب آیات میں مصلحت ۱۴۸
(viii) سب ایک ہی باپ کی اولاد ہیں ۱۴۸
(ix) تقویٰ اور پرہیزگاری ۱۴۸
تقویٰ کی اہمیت ۱۴۹
(i) تقویٰ……نجات کی راہ ۱۴۹
(ii) متقی……سب سے زیادہ عزت والا ہے ۱۴۹
(iii) سرکار دو جہاں کی تقویٰ کیلئے دعا ۱۵۰
(iv) سچ بولنے کی تاکید ۱۵۰
سچائی کی اہمیت ۱۵۰
(i) سچائی میں بھلائی ہے ۱۵۰
(ii) سچائی میں ہی جنت کا راستہ ہے ۱۵۰
(iii) حضرت لقمان حکیم کا قول ۱۵۱
(iv) توبہ واستغفار ۱۵۱
(v) حکم الٰہی ۱۵۱
توبہ واستغفار کی اہمیت ۱۵۱
(i) ایک دن میں 70 مرتبہ سے زیادہ توبہ ۱۵۱
(ii) توبہ کرنے والا بہتر ہے ۱۵۲
(ہ) حق مہر ۱۵۲
(i) ارشاد خداوندی ۱۵۲
(ii) حق مہر عورت کی ملکیت ہے ۱۵۲
(iii) حق مہر ادا نہ کرنے والا……زناکار کے روپ میں ۱۵۲
(iv) مہر کا شرعی حکم ۱۵۲
(v) مہر کی مقدار ۱۵۲
مہر کی اقسام ۱۵۴
(۱) مہر معجّل ۱۵۴
(۲) مہر موَجل ۱۵۴
(۳) مہر موَخر ۱۵۴
(و) نکاح کے بعد کی رسومات ۱۵۴
(i) مبارک باد دینا ۱۵۴
(ii) چھوہارے لوٹانا ۱۵۵
(iii) کھانا پیش کرنا ۱۵۵
(ز) مہمان نوازی کے فضائل ۱۵۵
(i) مومن وہ ہے……جو مہمان کا اکرام کرے ۱۵۵
درس ہدایت ۱۵۶
(ii) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ ۱۵۶

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
(iii) جنت کے بالا خانے نصیب ہوں گے	۱۵۶
(ح) آداب طعام	۱۵۶
(i) کھانے میں اسراف نہ کریں	۱۵۷
درس ہدایت	۱۵۷
(ii) کھانا مل کر کھانے کی برکات	۱۵۷
(iii) برکت سے خالی کھانا کون سا ہے؟	۱۵۸
(iv) گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھانے کی برکت	۱۵۸
درس ہدایت	۱۵۸
باب نمبر 5	۱۵۸
(الف) دلہن کے گھر کی رسومات	
(i) دودھ پلائی کی رسم	۱۵۹
(ii) تحفے تحائف دینا	۱۵۹
(iii) دولہا/ دلہن کو سلامیاں	۱۵۹
(الف) بطور قرض	۱۶۰
(ب) بطور ہدیہ	۱۶۰
درس ہدایت	۱۶۰
(iv) وری دکھانا	۱۶۰
(v) دلہن کو نصیحتیں	۱۶۱
☆ بیوی کیلئے چند سلیقہ شعار باتیں	۱۶۱
(vi) بیوی کا شوہر کی نظر میں...... محبوب بننے کا طریقہ	۱۶۲
(vii) سسرال جانے والی بیٹی کو نصیحتیں باپ کی طرف سے	۱۶۲
عورت کو سلیقہ مندی کا منظوم پیغام	۱۶۳
(viii) سسرال جانے والی بیٹی کو نصیحتیں ماں کی طرف سے	۱۶۳
ماں کی طرف سے بیٹی کو منظوم نصیحت	۱۶۴
(ب) رخصتی	۱۶۵
(i) دلہن کے سر پر قرآن رکھنا	۱۶۵
(ii) دلہن کا چاول پھینکنا	۱۶۵
(iii) رخصتی کا اسلامی طریقہ	۱۶۵
(iv) باپ کے بیٹی کیلئے الوداعی اشعار	۱۶۵
(v) دلہن کیلئے مدنی پھول	۱۶۶
(ج) جہیز	۱۶۸
(i) جہیز کی شرعی حیثیت	۱۶۸
(ii) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	۱۶۹
(iii) دعوت عمل	۱۶۹
(iv) جہیز...... ایک آزمائش بن گیا	۱۶۹
(v) جہیز ایک بری رسم...... کیسے؟	۱۶۹
(vi) لڑکے والوں سے پیسے لینا	۱۷۰
(vii) جہیز کا سامان لڑکی کی ملکیت ہے	۱۷۰
(viii) جہیز میں سب سے اعلیٰ چیز	۱۷۱
باب نمبر 6	۱۷۲

عنوان	صفحہ
(الف) دلہن سسرال میں	
(i) دہلیز پر تیل ڈالنا	۱۷۲
(ii) ایک جاہلانہ رسم	۱۷۲
(iii) منہ دکھائی کی رسم	۱۷۲
(iv) گود بٹھائی کی رسم	۱۷۳
(ب) شب زفاف...... آداب مجامعت	۱۷۳
(i) جماع سے پہلے دعا پڑھنا	۱۷۳
فائدہ	۱۷۴
(ii) شب زفاف میں بیوی کے پاس آئے...... تو خاوند کیا کرے؟	۱۷۴
(iii) دخول سے پہلے ایک ساتھ نماز پڑھنا	۱۷۴
فائدہ	۱۷۵
(iv) خوشبو کا استعمال	۱۷۵
(v) دولہا، دلہن خوب آرائش کریں	۱۷۵
(vi) اللہ سے توبہ کرنا	۱۷۶
(vii) مجامعت سے پہلے...... دل لگی کرنا	۱۷۶
شب زفاف کے سنہری اصول	۱۷۷
(x) جماع کا فطری طریقہ	۱۷۷
(xi) پردہ بکارت	۱۷۸
(xii) خلوت کے راز و نیاز بتانا حرام ہے	۱۷۸
(ج) لواطت سے پرہیز	۱۷۹
(i) معنیٰ و مفہوم	۱۷۹
(ii) لواطت...... قوم لوط کا فعل	۱۷۹
(iii) قوم لوط کا انجام	۱۷۹
(د) لواطت کی مذمت احادیث مبارکہ میں	۱۸۰
(i) اللہ...... دست رحمت اٹھا لیتا ہے	۱۸۰
(ii) اللہ عزوجل کی لعنت	۱۸۰
(iii) توحید کی گواہی قبول نہیں کی جاتی	۱۸۰
(iv) پچھلے مقام میں وطی کی ممانعت	۱۸۱
(ہ) دولہا/ دلہن کو ہدایات	۱۸۱
(i) نماز عشاء	۱۸۱
☆ عشاء کی باجماعت نماز...... آدھی رات کا قیام ہے	۱۸۱
☆ منافقین پر بھاری نماز	۱۸۱
(ii) عشاء کے بعد فضول گفتگو سے پرہیز	۱۸۲
☆ رات کے آخری حصے میں سونا کیسا؟	۱۸۲
☆ رات کو سونے سے پہلے کرنے والے کام	۱۸۲
(iii) بروقت غسل	۱۸۳
☆ جنبی قرآن مجید نہ پڑھے	۱۸۳
☆ پاکی کی حالت میں کیا جانے والا کام ناپاکی میں نہ کرے	۱۸۳

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
☆جنبی کے گھر رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۱۸۳
(iv) نماز فجر کی ادائیگی	۱۸۳
☆نماز فجر کیلئے جانے والا ایمان کا جھنڈا لے کر چلا	۱۸۴
☆نماز فجر کیلئے جلدی اٹھنے کیلئے تدابیر	۱۸۴
(v) سحر خیزی کے فوائد	۱۸۴
(و) ولیمہ	۱۸۵
احادیث مبارکہ میں...... ولیمہ کی فضیلت	۱۸۶
(i) ولیمہ کرنا واجب ہے	۱۸۶
(ii) دعوت میں حاضر ہونا واجب ہے	۱۸۶
فائدہ	۱۸۷
(iii) حضرت صفیہ اور زینب کا ولیمہ	۱۸۷
(iv) ولیمے کی ناقدری، توہین نہ کریں	۱۸۷
(ز) ولیمہ کی اہمیت	۱۸۷
(i) ولیمہ کرو...... چاہے ایک بکری سے	۱۸۷
(ii) ولیمہ کی دعوت میں صاحب ثروت لوگوں کا حصہ	۱۸۸
(iii) دعوت ولیمہ میں صرف مالداروں کو بلانا کیسا؟	۱۸۸
(iv) جس ولیمے میں اللہ کی نافرمانی ہو...... وہاں جانا کیسا؟	۱۸۸

عنوان	صفحہ
(v) دعوت قبول نہ کرنے پر وعید	۱۸۹
(ح) ولیمے کے احکام	۱۸۹
(i) ولیمے کے اخراجات	۱۸۹
(ii) ولیمہ کیسے کیا جائے	۱۹۰
(iii) کتنے لوگوں کو بلایا جائے؟	۱۹۰
(iv) ولیمہ کتنے دن سنت ہے؟	۱۹۱
(ط) ولیمے کے مسائل	۱۹۱
(i) ایک غلط فہمی کا ازالہ	۱۹۱
(ii) کھڑے ہو کر کھانا پینا منع ہے	۱۹۱
دعوتِ فکر:	۱۹۲
(iii) کھانے میں اعتدال	۱۹۲
(iv) اسراف اور تکبر کی ممانعت	۱۹۲
(v) دعوت ولیمہ کرنے والے کے اصرار پر روزہ افطار کرنا	۱۹۲
(ی) ولیمہ میں شریک ہونے کیلئے مستحبات	۱۹۳
(i) رزق میں برکت کیلئے دعا کرنا	۱۹۳
(ii) دولہا، دلہن کیلئے دعا	۱۹۴
(iii) بھلائی کیلئے دعا	۱۹۴
(ا ی) ولیمے کی رسومات	۱۹۵
(i) ملنی کرنا	۱۹۵
(ii) پھول نچھاور کرنا	۱۹۵
(iii) گھٹنا بٹھائی کی رسم	۱۹۵

عنوان	صفحہ
(ب ی) مکلاوہ	۱۹۵
مکلاوہ کی رسومات	۱۹۶
(i) کھانے کا اہتمام	۱۹۶
(ii) دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دینا	۱۹۶
(iii) دولہے کا جوتا چھپانا	۱۹۶
(ج ی) دولہا سسرال میں (ہدایات)	۱۹۶
(i) دلہن کے گھر والوں کی عزت کرے	۱۹۷
(ii) سالیوں سے بے تکلفی سے پرہیز	۱۹۷
(iii) مطالبات سے پرہیز	۱۹۷
(iv) سسرال میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے پرہیز کرے	۱۹۸
(v) میاں بیوی کے عزیز واقارب کی مساوی قدر	۱۹۸
(vi) شوہر بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے نہ روکے	۱۹۹
باب نمبر 7	۱۹۹
(الف) واپسی (دلہن سسرال میں)	
عورت کیلئے کامیاب زندگی گزارنے کے سنہرے اصول	۲۰۰
(الف) ازدواجی زندگی کے زرّیں اصول	۲۰۰
(i) کفایت شعاری سے کام لو	۲۰۱
(ii) زندہ دلی کا مظاہرہ کرو	۲۰۱

عنوان	صفحہ
(iii) سلیقہ مندی اختیار کرو	۲۰۲
(iv) خدمت کرتی رہو	۲۰۲
(v) شوہر کی خوشی کا خیال رکھو	۲۰۳
(ب) ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے کلیے	۲۰۳
(ج) شوہر کا دل جیتنے والی عورت کی خوبیاں	۲۰۴
(i) جاذب نظر مسکراتا چہرہ	۲۰۴
(ii) خدمت گزاری اور عاجزی کی پیکر	۲۰۴
(iii) درگزر کرنے والی	۲۰۵
(iv) چالاکی اور ہوشیاری سے بچنے والی	۲۰۵
(v) حسن اور خوبصورتی	۲۰۵
(vi) عورت کی پاکدامنی	۲۰۵
(vii) رحم دلی کا جذبہ	۲۰۵
(viii) قدردانی کا جذبہ	۲۰۶
(د) کامیاب زندگی کا ایک انمول نگینہ	۲۰۶
مرد کیلئے کامیاب زندگی گزارنے کے سنہری اصول	۲۰۷
(i) عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو	۲۰۷
(ii) گناہ اور قرض کے فتنہ سے پناہ مانگو	۲۰۷
دعوت عمل	۲۰۸
(iii) ہمیشہ اپنے سے کمتر شخص کو دیکھو	۲۰۸
(iv) شام کے کھانے کی تاکید	۲۰۹

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
(v) رات کو زیادہ نہ سویا کرو	۲۰۹
(vi) طاقت سے باہر آزمائش میں نہ پڑو	۲۰۹
گھریلو ماحول خوشگوار بنانے کا فارمولا	۲۰۹
(i) مسکراہٹیں بکھیرتے جاؤ	۲۰۹
(ii) بیوی کے ساتھ ہنسی، مذاق لطف اندوزی	۲۱۰
(iii) غصے پر کنٹرول کرنا	۲۱۰
(ب) اے نوجوانو!	۲۱۱
نوجوانوں کی اقسام	۲۱۱
(۱) تعلیم یافتہ نوجوان	۲۱۱
(۲) بگڑے ہوئے فسادزدہ نوجوان	۲۱۲
(۳) کچھ سدھرے اور کچھ بگڑے ہوئے نوجوان	۲۱۲
نوجوانوں کی مشکلات اور ان کیلئے ہدایات	۲۱۳
نوجوانوں کی مشکلات کے اسباب اور ان کا علاج	۲۱۳
(i) فارغ البالی	۲۱۳
فارغ البالی کا علاج	۲۱۳
(ii) بری صحبت	۲۱۴
حل	۲۱۴
(iii) موبائل فون کا غلط استعمال	۲۱۴
نوجوانوں کو ہدایات	۲۱۴
(iv) انٹرنیٹ کا آزادانہ استعمال	۲۱۵
ہدایات	۲۱۵
(v) فحش لٹریچر پڑھنا	۲۱۵
علاج	۲۱۵
(vi) بزرگوں کی صحبت سے دوری	۲۱۶
بہترین حل	۲۱۶
(ج) مشت زنی	۲۱۶
اس فعل کی وعید......احادیث کی روشنی میں	۲۱۶
(i)......ملعون ہے	۲۱۶
(ii)......نگاہ رحمت سے محروم	۲۱۶
(iii) بروز قیامت ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے	۲۱۶
(iv) مشت زنی کا نقصان	۲۱۸
(v) مشت زنی سے جسمانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں	۲۱۹
مشت زنی سے بچاؤ کیلئے حفاظتی تدابیر	۲۱۹
(i) شادی کرنے کا حکم	۲۱۹
(ii) نظر کی حفاظت	۲۱۹
(iii) شہوت بھڑکانے والے اسباب کا خاتمہ	۲۲۰
(iv) اجنبی عورتوں سے تعلقات نہ رکھے	۲۲۰

عنوان	صفحہ
(v) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے	۲۲۱
خلاصہ کلام	۲۲۱
(د) جنسی توانائی کی اہمیت	۲۲۱
(i) تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے	۲۲۱
(ii) زندگی کا ایک اہم جزو......جنس	۲۲۲
(iii) جنسی جبلت......تمام جبلتوں پر حاوی	۲۲۲
(iv) جنس کے متعلق......امام غزالی کی گفتگو	۲۲۳
(v) زمین میں غیر متناہی فساد پھیلنے کا اندیشہ	۲۲۳
(vi) پارسائی کی تکمیل کیلئے نکاح لازمی ہے	۲۲۳
(vii) جنس کی حقیقت سے عدم واقفیت کا نقصان	۲۲۴
(viii) مرد کی جنسی جبلت کے متعلق سائنسی نظریہ	۲۲۴
(ہ) جنسی توانائی کی افادیت	۲۲۵
(i) جنسی آسودگی......خاوند کے دل میں بیوی کی محبت	۲۲۵
(ii) جنسی تعلق سے محبت پھلتی پھولتی ہے	۲۲۵
(iii) جنسی آسودگی کے بعد معاملات زندگی میں آسانی	۲۲۵
(iv) میاں بیوی میں جنسی ہم آہنگی سے پرجوش تعلق	۲۲۶
(v) محبت میں عورت کا درجۂ فیاضی	۲۲۶
(vi) زندگی کے ہر پہلو سے لطف اندوز ہونا	۲۲۶
(vii) ہم خیالی اور سرشاری حاصل ہوتی ہے	۲۲۷
(viii) جنسی معاملات......عبادت کا درجہ رکھتے ہیں	۲۲۷
درس عمل	۲۲۸
باب نمبر 8	۲۲۹
امید کی کرن (حمل)	
(الف) حاملہ عورت کی فضیلت	۲۲۹
(ب) حمل کی نشانیاں	۲۲۹
(ج) والدین اچھی اچھی نیتیں کریں	۲۳۰
(د) حمل کے دوران کیے جانے والے اعمال	۲۳۰
☆ چار برس کی عمر میں پندرہ پارے سنا دیئے	۲۳۰
☆ ماں اپنی اولاد کیلئے کون سی دعا کرے	۲۳۲
☆ مشتبہ غذا سے بے چینی	۲۳۲

عنوان	صفحہ
(ہ) حمل کے دوران احتیاطیں	۲۳۲
(i) گھر میں تصاویر نہ لگائیں	۲۳۳
(ii) والدین اپنے افعال و احوال درست کریں	۲۳۳
(iii) زمانہ حمل کی چند طبی احتیاطیں	۲۳۳
(و) حمل کے دوران طبی مسائل	۲۳۴
(1) معدہ یا سینے میں جلن	۲۳۴
(2) متلی اور الٹیاں	۲۳۴
(3) پیروں کی سوجن	۲۳۴
(4) کمر کے نچلے حصے میں درد	۲۳۵
(ز) متوازن غذا کی ضرورت	۲۳۵
ناقص غذائیت سے خون کی کمی	۲۳۵
(ح) دوران حمل چیک اپ کروانا	۲۳۶
(ط) دوران حمل خطرہ کی علامتیں	۲۳۶
(1) خون آنا	۲۳۶
(2) خون کی شدید کمی	۲۳۶
(3) زہر باد کی علامتیں	۲۳۷
بچہ/ بچی کا پوچھنا (الٹرا ساؤنڈ کروانا) کیسا	۲۳۷
(ی) حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج کروانا	۲۳۷
بانجھ پن کی وجوہات	۲۳۸
۱- پیدائشی بانجھ پن	۲۳۸
۲- کمزوری یا غذائی کمی	۲۳۸
۳- پرانا انفیکشن	۲۳۸
۴- مردوں میں بانجھ پن کی بیماری	۲۳۸
بانجھ پن کا علاج	۲۳۹
(i) دوا سے علاج	۲۳۹
(ii) دعا سے علاج	۲۳۹
☆ دعا مومن کا ہتھیار ہے	۲۴۰
☆ حصول اولاد کیلئے اہم دعائیں	۲۴۰
(iii) قرآن سے علاج	۲۴۰
(iv) گھریلو علاج	۲۴۱
(ای) حمل نہ ہونے کی صورت میں منت ماننا	۲۴۲
(i) نذر کا لغوی معنیٰ	۲۴۲
(ii) نذر کا شرعی معنیٰ	۲۴۲
(iii) نذر کا عرفی معنیٰ	۲۴۲
☆ نذر و نیاز کا حکم	۲۴۲
☆ نذر و نیاز کا مقصد	۲۴۳
☆ جائز نذر کون سی ہوتی ہے؟	۲۴۳
☆ ناجائز نذر کون سی ہوتی ہے؟	۲۴۳
باب نمبر 9	۲۴۴
بچے/ بچی کی پیدائش	
(الف) زچگی	۲۴۴
بچہ کی پیدائش سے پہلے ماں کے پاس کیا	

عنوان	صفحہ
چیزیں تیار ہونی چاہئیں	۲۴۴
حمل کے نویں مہینے میں احتیاطیں	۲۴۴
پیدائش کی تیاری	۲۴۵
ذیل کی صورتوں میں ہسپتال میں زچگی کی ضرورت	۲۴۵
ولادت میں آسانی کیلئے آیات	۲۴۶
حمل میں آسانی کیلئے تدابیر	۲۴۶
(ب) بیٹے کا مقام و مرتبہ	۲۴۷
☆ بیٹا باپ کا خیر خواہ	۲۴۷
☆ بڑھاپے کا سہارا	۲۴۷
☆ نسل کی سلامتی	۲۴۸
☆ آخرت میں بخشش کا ذریعہ	۲۴۸
(ج) بیٹی کا مقام و مرتبہ	۲۴۸
☆ بیٹی کی عظمت..... قرآن کی روشنی میں	۲۴۸
☆ بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو	۲۴۹
☆ بیٹیاں دوزخ کے مقابلے میں آڑ	۲۴۹
☆ بیٹیاں باپ کو جنت میں داخل کروا دیں گی	۲۵۰
(د) اگر بچہ زندہ رہے تو شکر کریں	۲۵۰
☆ نعمت پر شکر ادا کرنا	۲۵۰
☆ نعمت اور شکر لازم و ملزوم ہیں	۲۵۰
☆ ناشکری باعث عذاب ہے	۲۵۱
(ہ) اگر بچہ فوت ہو جائے تو صبر کریں	۲۵۱
☆ صابرین کیلئے خوشخبری	۲۵۱
جنت میں محل کی بشارت	۲۵۱
مصیبت کی خبر دینے میں حکمتیں	۲۵۲
☆ اولاد کے فوت ہو جانے میں حکمتیں	۲۵۲
(و) اولاد کی موت پر صبر کا اجر	۲۵۳
☆ جہنم کی آگ نہ چھوئے گی	۲۵۳
☆ بچے جنت میں داخلے کا سبب	۲۵۳
☆ بچے کے انتقال پر صبر کا انعام	۲۵۳
باب نمبر 10	۲۵۴
بچے کی پیدائش کے بعد کے کام	
(i) کان میں اذان پڑھنا	۲۵۴
(ii) بچے کے کان میں اذان کہنے سے بلائیں دور ہوتی ہیں	۲۵۴
(iii) گھٹی دینا	۲۵۴
(iv) نام رکھنا	۲۵۵
درس عبرت	۲۵۵
☆ بنیادی تحفہ	۲۵۵
☆ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام	۲۵۶
تنبیہ	۲۵۶
☆ نام محمد کی برکات	۲۵۶
☆ باپ اور بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے	۲۵۶

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
(v) عقیقہ کرنا	۲۵۶
☆ عقیقہ میں جانوروں کی تعداد	۲۵۶
☆ عقیقے کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں	۲۵۷
☆ ایک اہم بات	۲۵۷
☆ جو عقیقہ نہ کر سکے	۲۵۷
(vi) ختنہ کرنا	۲۵۷
☆ ختنہ کرنا کیسا عمل ہے؟	۲۵۷
(vii) سر منڈوانا	۲۵۸
☆ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں سر منڈوانے میں فرق	۲۵۸
باب نمبر 11	۲۵۹
بچوں کی تعلیم و تربیت	
(ا) تعلیم کے لحاظ سے	۲۵۹
(الف) علم کی فضیلت	۲۶۰
(i) علم عبادت سے بہتر ہے	۲۶۰
(ii) عالم کی فضیلت عابد پر	۲۶۱
(i) کلمہ طیبہ	۲۶۱
(ا) زمین و آسمان پر غالب چیز	۲۶۲
(۲) سب سے افضل ذکر	۲۶۲
(۳) اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھنے والا عرش تک پہنچ جاتا ہے	۲۶۲
والدین کیلئے درس	۲۶۲
قابل افسوس بات	۲۶۳
(ii) قرآن کریم کی تعلیم	۲۶۳
(الف) قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت	۲۶۳
(ا) فضل الٰہی کا حصول	۲۶۳
(۲) تم میں قرآن پڑھنے والا بہتر ہے	۲۶۴
(۳) ہر حرف کے بدلے نیکی	۲۶۴
(ب) قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت	۲۶۴
(ا) تلاوت قرآن...... علامت ایمان ہے	۲۶۵
(۲) قیامت کے دن والدین کو تاج پہنایا جائے گا	۲۶۵
(۳) جنت کے درجات طے کرنا	۲۶۵
(ج) قرآن کریم کی تعلیم کی ضرورت	۲۶۵
(ا) قرآن قیامت کے دن شفاعت کرے گا	۲۶۶
(۲) قرآن پڑھنے والا جنتی ہے	۲۶۶
(۳) کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا	۲۶۶
(iii) حدیث رسول ﷺ	۲۶۷
(الف) حدیث رسول کی اہمیت	۲۶۷
(ا) اطاعت رسول فرض ہے	۲۶۷
(۲) محبت مصطفیٰ رکھنے والا جنتی ہے	۲۶۸
(۳) قرآن و سنت لازم و ملزوم ہیں	۲۶۸
(ب) حدیث رسول کی فضیلت	۲۶۸

عنوان	صفحہ
(ا) امر مصطفیٰ کے انکار سے دین نامکمل ہے	۲۶۸
(۲) احادیث سے محبت کرنے والا حضور کا امین ہے	۲۶۹
(۳) اہل سنت کا ایک فرد فوت ہونے پر پورے جسم میں تکلیف	۲۶۹
(ج) حدیث رسول کی ضرورت	۲۶۹
(ا) رسول جو دیں لے لو	۲۷۰
(۲) حضور کا حکم ماننا ضروری ہے	۲۷۰
(۳) حضور کریم سب سے بڑے عالم باللہ ہیں	۲۷۰
(iv) فقہ/ دینی فرائض	۲۷۱
فقہ کا معنیٰ	۲۷۱
(الف) فقہ کی اہمیت	۲۷۱
(ب) فقہ کی ضرورت	۲۷۲
تشریح و توضیح	۲۷۲
دور جدید کے مسائل	۲۷۲
درس ہدایت	۲۷۳
(ج) فقہ کی فضیلت	۲۷۳
(v) دنیوی تعلیم	۲۷۴
(۲) تربیت	۲۷۴
(الف) تربیت کی اہمیت	۲۷۵
(ب) تربیت کی ضرورت	۲۷۶
(ج) تربیت کی برکت	۲۷۶
(د) تربیت کے چند پہلو	۲۷۷
(ا) نماز	۲۷۷
☆ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو	۲۷۷
☆ قابل توجہ بات	۲۷۷
☆ نماز سے گناہ جھڑ جاتے ہیں	۲۷۸
ذرا سوچو!	۲۷۸
(ii) حسن کلام	۲۷۸
☆ اچھی بات کہنا صدقہ ہے	۲۷۸
☆ اچھی بات سے دوزخ سے نجات	۲۷۹
☆ اچھا کلام...... جنت میں مقام	۲۷۹
☆ جنتی محلات پانے کا آسان عمل	۲۷۹
(iii) زبان کی حفاظت	۲۷۹
☆ تمام اعضاء کی زبان سے درخواست	۲۸۰
☆ زبان انسان کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی	۲۸۰
☆ زبان سے زخم لگانے سے بچو	۲۸۰
☆ لوگوں کو اپنی زبان کے شر سے محفوظ رکھو	۲۸۱
(iv) اچھی صحبت	۲۸۱
☆ قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	۲۸۱

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
فائدہ	۲۸۲
☆ بری صحبت سے بچنے کا حکم	۲۸۲
درس ہدایت	۲۸۲
☆ بچے کو اچھی صحبت فراہم کریں	۲۸۲
☆ اولاد کے دل میں علماء کی محبت پیدا کریں	۲۸۳
(v) سنت کے مطابق لباس	۲۸۳
☆ سفید لباس پاکیزہ اور پسندیدہ ہے	۲۸۳
☆ لباس داہنی جانب سے پہنو	۲۸۳
☆ باریک دوپٹہ پھاڑ دیا	۲۸۴
درس عبرت	۲۸۴
☆ قابل عبرت واقعہ	۲۸۴
(vi) نرمی اور حسن خلق	۲۸۵
☆ خدا مہربانی کو پسند فرماتا ہے	۲۸۵
☆ نرمی سے محروم، بھلائی سے محروم ہے	۲۸۶
درس ہدایت	۲۸۶
☆ بچے کو نرمی اور پیار سے تنبیہ کریں	۲۸۶
(vii) ٹی وی سے بچائیں	۲۸۷
☆ ٹی وی کا نشہ چھڑانے کا بہترین حل	۲۸۷
(viii) موبائل	۲۸۷
(ix) جھگڑے	۲۸۸
☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا	۲۸۸
(x) جھوٹ	۲۸۸
☆ جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے	۲۸۹
☆ جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے	۲۸۹
(xi) حسد	۲۸۹
☆ حسد ایک باطنی روگ ہے	۲۸۹
☆ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے	۲۹۰
(xii) غصہ	۲۹۰
☆ غصہ نفسیاتی کیفیت ہے	۲۹۰
☆ بڑا پہلوان کون ہے؟	۲۹۱
دعوتِ فکر	۲۹۱
باب نمبر 12	۲۹۲
خاوند کے حقوق	
حق نمبر 1: وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی	۲۹۳
(i) اللہ کی لعنت	۲۹۳
(ii) زوجین کے باہمی تعلقات پر اجر	۲۹۴
(iii) وظیفۂ زوجیت سے انکار نہیں کرنا چاہئے	۲۹۴
(iv) خلوت کی باتوں کو راز رکھو	۲۹۴
تشریح و توضیح	۲۹۵
(v) جماع کے وقت کی دعا	۲۹۵
حق نمبر 2: فرمانبرداری کرنا	۲۹۵
(i) شوہر کی اطاعت کا حکم	۲۹۶

عنوان	صفحہ
(ii) جہاد کے برابر شوہر کی اطاعت	۲۹۶
(iii) اطاعت شعار بیوی کیلئے دعائے مغفرت	۲۹۶
فائدہ	۲۹۶
(iv) نیک صفت عورت	۲۹۷
(v) شوہر کی نافرمانی کرنے والی کا حق ادا نہ ہوا	۲۹۷
حق نمبر 3: خاوند کو خوش رکھنا	۲۹۷
(i) جنت میں داخلہ	۲۹۷
فائدہ	۲۹۸
(ii) نیک بیوی کا مل جانا سعادت مندی ہے	۲۹۸
(iii) بہترین عورت کون ہے؟	۲۹۸
(iv) شوہر کی ناراضگی سے نماز بھی مقبول نہیں	۲۹۹
حق نمبر 4: خاوند کی خدمت کرنا	۲۹۹
(i) شوہر کی خدمت کا مطلب	۲۹۹
(ii) شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے	۲۹۹
(iii) غریب شوہر کو خیرات دینے کا دوہرا اجر	۳۰۰
حق نمبر 5: گھر کی حفاظت کرنا	۳۰۰
(i) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گھر کے کام کاج کرنا	۳۰۱
(ii) بیوی شوہر کا استقبال خود کرے	۳۰۱
(iii) اشیاء کی بے ترتیبی بے سکونی کا باعث بنتی ہے	۳۰۲
(iv) بیوی گھر کا خیال رکھے	۳۰۲
حق نمبر 6: مال کی حفاظت کرنا	۳۰۲
(i) شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ و خیرات بھی نہ کرے۔	۳۰۳
(ii) بیوی شوہر کے مال کی حفاظت کرے	۳۰۳
یاد رہے کہ:	۳۰۳
(iii) بہتر بیویوں کی علامت	۳۰۴
(iv) اسراف کی ممانعت	۳۰۴
حق نمبر 7: بغیر اجازت گھر سے نہ نکلنا	۳۰۵
(i) بغیر اجازت کے گھر سے باہر نکلنے پر فرشتوں کی لعنت	۳۰۵
(ii) اجازت نہ ملنے پر بھی گھر سے نکلنے والی جہنمی ہے	۳۰۵
(iii) عزیز و اقارب سے ملنے کیلئے بھی اجازت ضروری ہے	۳۰۶
حق نمبر 8: شکر گزاری کرنا	۳۰۷
(i) ناشکری عورت اللہ کی نظر رحمت سے محروم رہے گی	۳۰۷
(ii) خاوند کی ناشکری کرنے والی جہنمی	

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
ہے	۳۰۸
(iii) شکر گزاری اور ناشکری میں فرق	۳۰۸
حق نمبر 9: عزت کی حفاظت کرنا	۳۰۹
(i) عزت کی حفاظت کرنے والی عورت جنتی ہے	۳۱۰
(ii) بیوی شوہر کی عزت کی حفاظت کرے	۳۱۰
(iii) مختلف عورتوں کیلئے مختلف قسم کا عذاب	۳۱۰
حق نمبر 10: نفلی عبادت کیلئے اجازت لینا	۳۱۲
(i) نفلی روزہ رکھنے کیلئے شوہر کی اجازت	۳۱۲
(ii) فرمانبرداری کی انتہا	۳۱۲
فائدہ	۳۱۳
(iii) صدقہ وخیرات کرنے کیلئے بھی اجازت	۳۱۳
دعوتِ فکر	۳۱۳
باب نمبر 13	۳۱۴
بیوی کے حقوق	
حق نمبر 1: حق مہر	۳۱۴
(i) حق مہر کی حقیقت	۳۱۵
(ii) مہر ادا کرنا واجب ہے	۳۱۵
(iii) حق مہر مناسب ہونا چاہئے	۳۱۶
(iv) حق مہر کی ادائیگی لازمی ہے	۳۱۷
درسِ عبرت	۳۱۷
حق نمبر 2: بیوی کی عزت نفس کا خیال رکھنا	۳۱۷
(i) بیوی کی تعریف کی جائے	۳۱۷
(ii) بیوی کو ذلیل کرنا کمینہ پن ہے	۳۱۸
(iii) بیوی کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہئے	۳۱۹
(iv) بیوی احساس کمتری کا شکار نہ ہو	۳۱۹
(v) بیوی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے	۳۲۰
(vi) بیوی توجہ کی مستحق ہوتی ہے	۳۲۰
حق نمبر 3: نان ونفقہ دینا	۳۲۰
(i) اجر عظیم والا دینار	۳۲۱
دعوت عمل	۳۲۱
(ii) اہل وعیال کیلئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں ہے	۳۲۲
(iii) سب سے وزنی چیز	۳۲۲
(iv) بدترین انسان کون......؟	۳۲۲
(v) اہل وعیال کی روزی ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے	۳۲۳
تشریح وتوضیح	۳۲۳
حق نمبر 4: مال حرام سے بچانا	۳۲۴

عنوان	صفحہ
(i) حرام مال جہنم میں لے جاتا ہے	۳۲۴
(ii) مطالبات کی کثرت حرام کمانے پر مجبور کرتی ہے	۳۲۴
(iii) حرام کھانے کی موجودگی میں عبادت نفع نہیں دیتی	۳۲۵
(iv) حرام کھانا، اپنی جان پر ظلم کرنا ہے	۳۲۵
(v) حلال وحرام مال اکٹھا کیوں؟	۳۲۶
تشریح وتوضیح	۳۲۶
حق نمبر 5: دینی تعلیم دینا	۳۲۶
(i) اہل وعیال کو نماز کا حکم دینا	۳۲۷
فائدہ	۳۲۷
(ii) اہل خانہ کو تعلیم دینا سنت مصطفیٰ ہے	۳۲۸
(iii) حضور نبی کریم ﷺ عورتوں کو تعلیم دیتے تھے	۳۲۸
(iv) اے عورتو! صدقہ کیا کرو	۳۲۹
حق نمبر 6: علیحدہ رہائش	۳۲۹
(i) علیحدہ رہائش نہ ملنے کے نقصانات	۳۳۰
(1) اعتماد کی کمی	۳۳۰
(2) نفسیاتی بیماریوں کا حملہ	۳۳۰
(3) بے پردگی کا خطرہ	۳۳۱
(4) زیادہ انتظامات سے فکریں بھی زیادہ	۳۳۱
(5) ٹوٹے ہوئے رشتے جڑنے کا نام نہیں لیتے	۳۳۱
(6) حسد کی آگ احساس کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے	۳۳۲
حق نمبر 7: ظلم نہ کرنا	۳۳۲
(i) اختیارات کا ناجائز استعمال نہ کیا جائے	۳۳۲
(ii) رحم کرو گے تو رحم ملے گا	۳۳۳
(iii) نرم لب ولہجے والا جنتی ہے	۳۳۴
حق نمبر 8: حسن معاشرت	۳۳۴
(i) حسن سلوک کا حکم	۳۳۵
(ii) کامل ایمان والا شخص	۳۳۵
فائدہ	۳۳۶
(iii) بیوی کو پانی پلا کر اجر وثواب کماؤ	۳۳۶
(iv) تحائف دے کر خوشیاں لیجئے	۳۳۷
حصہ دوم	
طہارت و پاکیزگی	۳۳۸
قرآن میں طہارت کی اہمیت	۳۳۸
طہارت کے لغوی معنیٰ	۳۳۸
طہارت کا اصطلاحی معنیٰ	۳۳۹
طہارت سے کیا مراد ہے؟	۳۳۹
طہارت کے بارے میں حکم	

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
رسول ﷺ	۳۳۹
طہارت کی اقسام	۳۳۹
(i) طہارت صغریٰ	۳۳۹
(ii) طہارت کبریٰ	۳۳۹
پاکیزگی نصف ایمان ہے	۳۳۹
تشریح وتوضیح	۳۴۰
طہارت کی ضرورت واہمیت	۳۴۰
بغیر طہارت نماز قبول نہیں ہوتی	۳۴۰
بغیر طہارت نماز پڑھنا حرام ہے	۳۴۱
استنجاء کے احکام	۳۴۱
استنجاء کی فضیلت	۳۴۱
استنجاء خانے جانے سے پہلے متبرک چیزیں اتارلیں	۳۴۲
استنجاء خانہ جانے سے پہلے کی دعاء	۳۴۲
توجہ فرمائیں	۳۴۳
استنجاء کرتے وقت منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کریں	۳۴۳
قابل توجہ بات	۳۴۳
استنجاء نہ کرنے کا نقصان	۳۴۳
صحت اور صفائی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے	۳۴۳
پاکیزگی کا بہترین نمونہ	۳۴۴
مسواک اور اس کی فضیلت	۳۴۴
مسواک کا لغوی معنیٰ	۳۴۴
مسواک کا اصطلاحی معنیٰ	۳۴۴
اہمیت	۳۴۴
مسواک کی فضیلت	۳۴۵
نماز کی ستر (70) درجے زیادہ فضیلت	۳۴۵
مسواک کی افادیت	۳۴۵
مسواک کے طبی فوائد	۳۴۶
مسواک سکون کا ذریعہ	۳۴۶
مسواک کرنا باعث رضائے رب ہے	۳۴۶
مسواک کیلئے لکڑی کا انتخاب	۳۴۷
مسواک کے اوقات	۳۴۷
مسواک کرنے میں رہنما اصول	۳۴۸
وضو کا بیان	۳۴۹
وضو کی فرضیت	۳۴۹
معنیٰ ومفہوم	۳۴۹
وضو کی فضیلت	۳۴۹
باوضو مرنے کی فضیلت	۳۵۰
باوضو رہنے کی سات بشارتیں	۳۵۰
وضو کے طبی فوائد	۳۵۰
وضو کا مسنون طریقہ	۳۵۱
نیت کرنا	۳۵۱
نیت کرنے کا طریقہ	۳۵۱
بسم اللہ پڑھنا	۳۵۲

عنوان	صفحہ
دونوں ہاتھوں کو دھونا	۳۵۲
کلی کرنا	۳۵۲
ناک میں پانی چڑھانا	۳۵۲
منہ دھونا	۳۵۲
کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا	۳۵۲
مستحب عمل	۳۵۳
یادرہے کہ	۳۵۳
سر کا مسح	۳۵۳
کانوں کا مسح	۳۵۳
گردن کا مسح	۳۵۳
پاؤں کا دھونا	۳۵۴
وضو کے بعد کی دعا	۳۵۴
دعا پڑھنے کی فضیلت	۳۵۴
وضو کی دعائیں	۳۵۴
کلی کرتے وقت کی دعا	۳۵۴
ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا	۳۵۴
چہرہ دھوتے وقت کی دعا	۳۵۵
دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا	۳۵۵
بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا	۳۵۵
سر کا مسح کرتے وقت کی دعا	۳۵۵
کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا	۳۵۵
گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا	۳۵۶
دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	۳۵۶
بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا	۳۵۶
وضو کے فرائض	۳۵۶
وضو کی سنتیں	۳۵۶
نیت کرنا	۳۵۶
بسم اللہ پڑھنا	۳۵۷
دونوں ہاتھوں کا دھونا	۳۵۷
مسواک کرنا	۳۵۷
کلی کرنا	۳۵۷
ناک میں پانی چڑھانا	۳۵۷
داڑھی کا خلال	۳۵۷
ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال	۳۵۷
مسح کرنا	۳۵۷
ترتیب قائم رکھنا	۳۵۷
وضو کے مستحبات	۳۵۸
ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرنا	۳۵۹
وضو ٹوٹنے پر فوراً وضو کرلینا	۳۶۰
ہمیشہ باوضو رہنا مقربان الٰہی کا شیوہ ہے	۳۶۰
نیکی کا ارادہ کرلینے پر......نیکی جلدی کر لینی چاہئے	۳۶۰
وضو کے آداب	۳۶۰
وضو کے مکروہات	۳۶۱
جن امور کیلئے وضو کرنا فرض ہے	۳۶۲
جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۳۶۲

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	۳۶۳
غسل کے احکام و مسائل	۳۶۴
قرآن میں غسل کی اہمیت	۳۶۴
غسل سے کیا مراد ہے	۳۶۴
غسل کی اقسام	۳۶۴
غسل واجب	۳۶۴
مباشرت و احتلام	۳۶۵
حیض و نفاس	۳۶۵
میت کا غسل	۳۶۵
غسل مسنون اور غسل مستحب کا طریقہ	۳۶۵
جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے	۳۶۵
غسل کے فرائض	۳۶۶
1-کلی کرنا	۳۶۵
ناک میں پانی چڑھانا	۳۶۶
تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا	۳۶۶
چند غسل مسنون	۳۶۷
i-جمعہ کی نماز کیلئے	۳۶۷
ii-عیدین کی نماز کیلئے	۳۶۷
iii-حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کیلئے	۳۶۷
iv-حج کرنے والوں کیلئے میدان عرفات میں زوال کے بعد	۳۶۷
دوران غسل نیت کا کردار	۳۶۷
دوران غسل احتیاط کی ضرورت	۳۶۷
غسل کیلئے مناسب پانی کا استعمال	۳۶۸
تیمم کے احکام و مسائل	۳۶۹
تیمم کا ذکر قرآن میں	۳۶۹
تیمم کی آیت کا شان نزول	۳۶۹
لغوی معنیٰ	۳۷۰
شرعی معنیٰ	۳۷۰
تیمم کا طریقہ	۳۷۰
تیمم کی نیت کریں	۳۷۰
بسم اللہ پڑھنا	۳۷۰
تیمم کیلئے اہم ہدایات	۳۷۱
تیمم کب جائز ہے؟	۳۷۱
مسح کے احکام و مسائل	۳۷۲
مسح کے لغوی معنیٰ	۳۷۲
موزہ کی تعریف	۳۷۲
جن صورتوں میں جرابوں پر مسح جائز نہیں	۳۷۲
موزوں پر مسح کی شرائط	۳۷۲
جن چیزوں پر مسح جائز نہیں	۳۷۳
مسح کا طریقہ	۳۷۳
مسح کے فرائض	۳۷۳
مدت مسح	۳۷۴
نواقض مسح	۳۷۴
موزوں پر مسح کرنا کب واجب ہوتا ہے	۳۷۴

عنوان	صفحہ
موزوں پر مسح کب فرض ہوتا ہے	۳۷۴

حصہ سوم

عنوان	صفحہ
بیماریاں اور ان کا علاج	۳۷۵
مرگی اور اس کا علاج	۳۷۶
تعارف	۳۷۶
اسباب	۳۷۶
علامات	۳۷۶
مرگی کے دورے	۳۷۷
علاج	۳۷۷
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اور تجربہ	۳۷۷
مرگی پر صبر کی فضیلت	۳۷۷
فائدہ	۳۷۸
نظر ولی سے بدلتی بیماروں کی تقدیر دیکھی	۳۷۹
مرگی کا علاج	۳۷۹
دوا سے علاج	۳۷۹
دم سے علاج	۳۷۹
دعا سے علاج	۳۸۰
اذان کے ذریعے مرگی کا علاج	۳۸۰
فائدہ	۳۸۰
بچوں کو مرگی سے کیسے بچایا جائے	۳۸۰
فائدہ	۳۸۱
دردسر کا علاج	۳۸۱
تلاوت قرآن سے علاج	۳۸۱
دم سے علاج	۳۸۱
بادام اور کشمش سے علاج	۳۸۱
ہلدی سے علاج	۳۸۲
نمک سے علاج	۳۸۲
نظر بد اور اس کا علاج	۳۸۳
نظر بد کا ثبوت	۳۸۳
قرآن کی روشنی میں	۳۸۳
پس منظر	۳۸۳
نظر بد کا ثبوت (حدیث کی روشنی میں)	۳۸۴
نظر لگنا برحق ہے	۳۸۵
نظر بد کی تاثیر	۳۸۵
نظر بد اور تقدیر	۳۸۵
نظر بد کی تباہ کاریاں	۳۸۵
نظر بد قبر تک پہنچا دیتی ہے	۳۸۵
نظر بد سے اموات کا واقع ہونا	۳۸۵
نظر سے بچاؤ کیلئے ہدایات نبوی ﷺ	۳۸۶
برکت کی دعا کا حکم	۳۸۶
نظر بد سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر	۳۸۷
1-مسنون اذکار کا پڑھنا	۳۸۷
2-صبح و شام کی دعا	۳۸۷
فرائض و واجبات کی ادائیگی	۳۸۷
فائدہ	۳۸۷
چہرے پر نشان لگانا	۳۸۸

عنوان	صفحہ
خوبصورت مقامات کو چھپانا	۳۸۸
ضروری تاکید	۳۸۸
ہانڈی، کھوپڑی کا لٹکانا	۳۸۸
فائدہ	۳۸۹
ماشاءاللہ پڑھنا	۳۸۹
نظر بد لگنے کے بعد والے کام	۳۸۹
نظر بد لگنے کے بعد دعا پڑھنا	۳۸۹
معوذات نبوی ﷺ	۳۹۰
اہم مشورہ	۳۹۱
نظر بد کا علاج	۳۹۱
تقوٰی سے علاج	۳۹۱
غسالہ سے علاج	۳۹۱
تلاوت قرآن سے علاج	۳۹۲
ملیریا، ڈینگی بخار اور اس کا علاج	۳۹۳
مچھر۔ انسان میں بیماری پھیلانے والا کیڑا	۳۹۳
مادہ انوفلیز مچھر	۳۹۳
مادہ ایڈیز مچھر	۳۹۳
مچھروں کی جغرافیائی تقسیم	۳۹۳
مچھروں کی اقسام	۳۹۴
ایڈیز مچھر کی پہچان	۳۹۴
انوفلیز مچھر کی پہچان	۳۹۴
خوراک (Food)	۳۹۴

عنوان	صفحہ
عمر (Age)	۳۹۴
کاٹنے کا وقت (Biting Time)	۳۹۴
ایڈیز مچھر اور انوفلیز مچھر میں فرق	۳۹۵
1- ایڈیز مچھر	۳۹۵
رہنے کی جگہیں	۳۹۵
افزائش کی جگہیں	۳۹۵
دور حیات (Life Cycle)	۳۹۵
انڈے (Egg)	۳۹۵
لاروا (Larva)	۳۹۵
پیوپا (Pupa)	۳۹۵
انوفلیز مچھر	۳۹۶
رہنے کی جگہیں	۳۹۶
افزائش کی جگہیں	۳۹۶
دور حیات (Life Cycle)	۳۹۶
انڈے (Egg)	۳۹۶
لاروا (Larva)	۳۹۶
پیوپا (Pupa)	۳۹۶
مچھر نقصان دہ کیڑا	۳۹۶
مادہ انوفلیز	۳۹۷
ڈینگی اور ملیریا سے بچاؤ	۳۹۷
مچھروں کو تلف کرنے کے طریقے	۳۹۷
کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ	۳۹۷
ڈینگی بخار کا پھیلاؤ	۳۹۷

عنوان	صفحہ
علامات	۳۹۷
علاج	۳۹۸
ملیریا بخار	۳۹۸
علامات	۳۹۸
علاج	۳۹۹
ڈینگی کے مریض کی دیکھ بھال	۳۹۹
درس عبرت	۳۹۹
سپرے کا وقت	۳۹۹
احتیاط	۴۰۰
یاد رہے کہ	۴۰۰
کیڑے مار ادویات کا دھواں	۴۰۰
نکاسی آب	۴۰۰
صفائی ستھرائی	۴۰۰
لاروے مار ادویات اور مٹی کے تیل کا چھڑکاؤ	۴۰۰
برقی مچھر مار اشیاء کا استعمال	۴۰۰
مچھروں کے کاٹنے سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر	۴۰۰
ڈینگی بخار کا سبب	۴۰۱
حافظہ کی کمزوری، نسیان اور اس کا علاج	۴۰۲
تلاوت قرآن سے علاج	۴۰۲
نسیان کا دم سے علاج	۴۰۲
وظائف سے علاج	۴۰۳

عنوان	صفحہ
وظیفہ یا مُھَیْمِنُ	۴۰۳
وظیفہ درود پاک	۴۰۳
وظیفہ یا قَوِیُّ	۴۰۳
تلاوت قرآن سے علاج	۴۰۳
دعا سے علاج	۴۰۴
کلونجی سے علاج	۴۰۴
دودھ سے علاج	۴۰۴
بادام سے علاج	۴۰۴
یادداشت اور قوت حافظہ کیلئے نقصان دہ چیزیں	۴۰۵
پرہیز سے علاج	۴۰۵
حافظہ کو تیز کرنے والی اشیاء و اعمال	۴۰۵
نسیان کا علاج متوازن غذا سے	۴۰۶
پالک سے علاج	۴۰۶
سن فلاور کے بیج	۴۰۶
ٹماٹر سے علاج	۴۰۶
عظیم ہستی کی نظر کرم سے علاج	۴۰۶
موٹاپا اور اس کا علاج	۴۰۷
ہلکے بدن کی فضیلت	۴۰۷
موٹاپے کے اسباب	۴۰۸
جن اشیاء سے وزن بڑھتا ہے	۴۰۸
موٹاپے کے نقصانات	۴۰۹
دل مردہ ہو جاتا ہے	۴۰۹

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
عبادت میں سستی	۴۰۹
ہلاکت کا سبب	۴۰۹
موٹاپے کا علاج	۴۰۹
متوازن غذا کا استعمال	۴۰۹
دوائی سے علاج	۴۱۰
موٹاپے سے بچنے کی تدابیر	۴۱۰
حکم رسول ﷺ کی اطاعت	۴۱۰
دبلے پتلے اور کمزور افراد کیلئے رہنما اصول	۴۱۰
وزن بڑھانے والی غذائیں	۴۱۰
مونگ پھلی کا مکھن	۴۱۰
گوشت کا استعمال	۴۱۱
بالائی والے دودھ کا استعمال	۴۱۱
پھلوں کا استعمال	۴۱۱
گندم والی ڈبل روٹی	۴۱۱
آلو	۴۱۲
والدین کی ذمہ داریاں	۴۱۲
ادویات کا بے جا استعمال نقصان دہ ہے	۴۱۲
حیض اور اس کا علاج	۴۱۳
علامات	۴۱۳
نقصانات	۴۱۳
مجرب نسخہ	۴۱۴
ترکیب	۴۱۴
بیماریٔ حیض کی اقسام	۴۱۵
(1) کثرت حیض	۴۱۵
اسباب	۴۱۵
علامات	۴۱۵
علاج	۴۱۵
تلاوت قرآن سے علاج	۴۱۶
غذا سے علاج	۴۱۶
شہد سے علاج	۴۱۶
چھوہارے سے علاج	۴۱۶
2-حیض کا بند ہو جانا	۴۱۶
اسباب	۴۱۶
علاج	۴۱۷
لہسن سے علاج	۴۱۷
دودھ سے علاج	۴۱۷
3-حیض کا درد کے ساتھ آنا	۴۱۷
دوائی سے علاج	۴۱۷
تعویذ سے علاج	۴۱۸
گڑ اور گاجر سے علاج	۴۱۸
کھمبی سے علاج	۴۱۸
تعویذ سے علاج	۴۱۹
لیکوریا اور اس کا علاج	۴۱۹
اسباب	۴۱۹

عنوان	صفحہ
علامات	۴۱۹
علاج	۴۲۰
انجیر سے علاج	۴۲۰
دم سے علاج	۴۲۰
دوائی سے علاج	۴۲۰
پرہیز	۴۲۰
بیر سے علاج	۴۲۰
بانجھ پن اور اس کا علاج	۴۲۱
اسباب	۴۲۱
تشخیص	۴۲۱
علاج	۴۲۱
دوائی سے علاج	۴۲۱
دم سے علاج	۴۲۲
رہنما اصول	۴۲۲
پرہیز سے علاج	۴۲۲
نامردی اور اس کا علاج	۴۲۳
نامردی کی وجوہات	۴۲۳
علاج	۴۲۳
دوائی سے علاج	۴۲۳
تلاوت قرآن سے علاج	۴۲۳
دم سے علاج	۴۲۴
شہد سے علاج	۴۲۴
زیتون سے علاج	۴۲۴
نامردی کی چند ایک اور وجوہات	۴۲۴
علاج	۴۲۴
سرعت انزال اور اس کا علاج	۴۲۵
اسباب	۴۲۵
علاج	۴۲۵
دوائی سے علاج	۴۲۵
پرہیز سے علاج	۴۲۵
دم سے علاج	۴۲۵
لو اور اس کا علاج	۴۲۵
پاکستان میں گرمی کی شدت	۴۲۶
نقصانات	۴۲۶
لو سے بچنے کیلئے چند ضروری اقدامات	۴۲۶
پانی کی مقدار	۴۲۷
گہرے رنگ کے کپڑے	۴۲۷
پھلوں اور سبزیوں کا استعمال	۴۲۷
ٹھنڈے مشروبات کا استعمال	۴۲۷
چھتری کا استعمال	۴۲۷
لو سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر	۴۲۷
پانی کو ساتھ رکھیں	۴۲۸
سگریٹ نوشی سے پرہیز	۴۲۸
گرم اشیاء سے پرہیز	۴۲۸
دھوپ میں نکلنے سے پرہیز	۴۲۸
علامات	۴۲۸

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
بچوں کیلئے ہدایت نامہ	۴۲۹
علاج	۴۲۹
دوائی سے علاج	۴۲۹
مفید چھلکے	۴۳۰
خشک پھل	۴۳۰
آم کی گٹھلی	۴۳۰
آنکھوں کی بیماریوں کا علاج	۴۳۰
اسباب	۴۳۱
علامات	۴۳۱
علاج	۴۳۱
گاجر سے علاج	۴۳۲
مشک آمیز سرمہ سے علاج	۴۳۲
پرہیز سے علاج	۴۳۲
ٹھنڈے پانی سے علاج	۴۳۳
آرام سے علاج	۴۳۳
آنکھوں کی حفاظت کا عظیم نسخہ	۴۳۳
نیند/ بے خوابی	۴۳۴
نیند کا فائدہ	۴۳۴
اسباب	۴۳۴
علامات	۴۳۴
علاج	۴۳۵
دوائی سے علاج	۴۳۵
تلاوت قرآن سے علاج	۴۳۵
دعا سے علاج	۴۳۵
دم سے علاج	۴۳۵
درود پاک سے علاج	۴۳۶
مجرب نسخے سے علاج	۴۳۶
بہتر نیند	۴۳۶
زہریلے جانور کے کاٹنے کا علاج	۴۳۷
علاج	۴۳۷
دوا سے علاج	۴۳۷
دعا سے علاج	۴۳۷
نمک سے علاج	۴۳۷
تلاوت قرآن سے علاج	۴۳۸
پیاز سے علاج	۴۳۸
لہسن سے علاج	۴۳۸
سورۃ فاتحہ سے علاج	۴۳۸
بخار اور اس کا علاج	۴۳۹
علاج	۴۳۹
تلاوت قرآن سے علاج	۴۳۹
دعا سے علاج	۴۳۹
دم سے علاج	۴۴۰
غسل سے علاج	۴۴۰
شوگر اور اس کا علاج	۴۴۱
علامات	۴۴۱
علاج	۴۴۱

عنوان	صفحہ
دم سے علاج	۴۴۱
کلونجی سے علاج	۴۴۱
سونف اور آملہ سے علاج	۴۴۲
کریلے سے علاج	۴۴۲
جو سے علاج	۴۴۲
جگر اور اس کا علاج	۴۴۳
جگر کی بیماریاں	۴۴۳
1-جگر کا سکڑنا	۴۴۳
2-جگر کا پھوڑا	۴۴۳
3-درد جگر	۴۴۳
علامات	۴۴۴
علاج	۴۴۴
دوائی سے علاج	۴۴۴
تلاوت قرآن سے علاج	۴۴۴
معدہ اور اس کا علاج	۴۴۵
معدے کی بیماریاں	۴۴۵
1-معدے کی سوزش	۴۴۵
2-معدے کا السر	۴۴۵
علامات	۴۴۶
وجوہات	۴۴۶
علاج	۴۴۶
دوائی سے علاج	۴۴۶
غذا سے علاج	۴۴۶
بند گوبھی سے علاج	۴۴۶
تعویذ سے علاج	۴۴۶
طریقۂ نبوی سے علاج	۴۴۷
تلاوت قرآن سے علاج	۴۴۷
الحمد للہ!	۴۴۸

Scanned with CamScanner

مقدمہ الکتاب

ازقلم:۔عالم نبیل، فاضل جلیل، عمدۃ المدرسین، استاذی واستاذ العلماء

حضرت علامہ **مولانا ظہور احمد بروہی** صاحب دامت برکاتہم القدسیہ

سینئر مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

الحمد للہ و کفٰی ۔

والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الانبیآء صدق اللہ العظیم○

اسلام دین فطرت ہے لہٰذا زندگی کے ہر شعبے میں اس کے احکامات اور روشن تعلیمات نافذ ہیں۔اسلام نہ صرف عبادات کی تعلیم دیتا ہے بلکہ معاملات زندگی میں بھی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔اس کی صریح اور منصفانہ ہدایات دنیاوی اور اخروی فوز وفلاح کی ضامن ہوتی ہیں۔خالق کائنات نے مرد وعورت کو پیدا کر کے ان کی فطرت اور طبائع میں باہمی میلان اور کشش ودیعت کر دی اور گہری محبت کے زیر سایہ ان میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم دیا۔ارشاد فرمایا:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (پ:۴، النساء:۳)

تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لیے پسندیدہ ہیں۔

اللہ عزوجل نے بلوغت کے بعد مرد وعورت کو جنسی تسکین کے حصول کے لیے حلال اور جائز راستہ بتایا۔جس کے لیے مرد وعورت ایک دوسرے کے عقد میں آتے ہیں اور پھر اپنی ساری زندگی ایک دوسرے کے لیے وقف کر دیتے ہیں لیکن اس اسٹیج تک پہنچنے سے پہلے بے شمار مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔"تلاش سے تلاش تک" کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔

اسلام نے دیگر شعبہ جات کی طرح مکمل ازدواجی زندگی پر بھی روشنی ڈالی ہے اور جیون ساتھی کی تلاش کے لیے کچھ اصول وضع کیے ہیں۔عموماً ہمارے معاشرے میں لڑکے،

لڑکی کی رضامندی کے بغیر ان پر ان کی مرضی کے خلاف فیصلے ٹھونس دیئے جاتے ہیں جس کا خمیازہ وہ ساری زندگی بھگتتے ہیں۔پھر بے شمار فضول اور غیر شرعی رسومات کو بے لگام چھوڑ کر خوب فضول خرچی کی جاتی ہے۔پھر غیر مسلموں کی تقلید کرتے ہوئے کھلی بے حیائی کا پرچار کیا جاتا ہے۔جس کے باعث آنے والی نسلیں بھی اس غلیظ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں مثلاً جب میاں بیوی غیر شرعی طریقے سے تعلقات قائم کریں گے تو اولاد بھی بدبخت اور بدنصیب ہوگی اور معاشرے کے لیے ناسور بن کر رہ جائے گی۔

"**تحفۂ شادی مبارک**" کتاب میں "تلاش سے تلاش تک" کے سفر کو اسلامی زاویے میں پرکھتے ہوئے مرد اور عورت کو زندگی کی حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔نئی زندگی کے نشیب وفراز کو طے کرتے ہوئے انتخاب رشتہ......تلاش رشتہ......موجودہ رسومات کا تنقیدی جائزہ......جائز و ناجائز رسومات کی پہچان......نکاح کی اہمیت......اسلامی طریقۂ نکاح......نعمت اولاد کی قدر......اولاد کی تعلیم و تربیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب کا انفرادی پہلو یہ ہے کہ چند اہم بیماریوں پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور ان کا علاج دعا سے، دوا سے، دم سے، پرہیز سے بتایا گیا ہے۔ڈاکٹری اور دیسی علاج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دعا ہے اللہ رب کائنات اس کتاب کو امت مسلمہ کے لیے رہنمائی کا باعث بنائے اور ہر عمر اور ہر طبقے کے افراد کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

۲ شعبان المعظم 1435ھ/3 جون 2014ء

کتاب ایک نظر میں

حصہ اول

"تلاش سے تلاش تک"

باب نمبر 1

شادی پر بحث......شادی کی ضرورت......شادی کی اہمیت......شادی کے فوائد...... شادی کے مقاصد...... انتہائی احتیاط کی ضرورت...... شادی نہ کرنے کے نقصانات...... شادی سے دوری کی ممانعت......شادی شریعت، سائنس اور جدید تحقیقات کی روشنی پر بحث کی گئی ہے۔

باب نمبر 2

اچھے خاوند کی تلاش...... نیک بیوی کی تلاش...... دوران تلاش دعا کرنا...... رشتہ ہونے میں رکاوٹیں......(مشورہ کرنا)......استخارہ کرنا...... منگنی کی جائز و ناجائز رسمیں...... شادی سے پہلے طبی معائنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

باب نمبر 3

شادی کے دن کا تعین......آغاز شادی کی رسومات...... دولہا...... دولہن بیوٹی پارلر میں...... غیروں سے مشابہت کا نقصان...... شادی کے دن کی رسومات...... بارات کی روانگی کی رسومات...... استقبال بارات کی رسومات کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔

باب نمبر 4

تقریب نکاح...... نکاح کا معنیٰ...... نکاح کی ضرورت...... نکاح کی فضیلت...... نکاح کی اہمیت......خطبہ نکاح......حق مہر......نکاح کے بعد کی رسومات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

باب نمبر 5

دلہن کے گھر کی رسومات......رخصتی......جہیز کی شرعی حیثیت......جہیز کی مقدار وغیرہ کا بیان ہے۔

باب نمبر 6

دلہن سسرال میں...... شب زفاف...... لواطت سے پرہیز...... دولہا/ دلہن کو ہدایات...... ولیمہ کی اہمیت...... ولیمہ کے احکام...... ولیمہ کے مسائل...... ولیمہ کے مستحبات......ولیمہ کی رسومات......مکلاوہ کی رسومات...... دولہا سسرال میں (ہدایات) کی تفصیلات

باب نمبر 7

واپسی (دلہن سسرال میں)......عورت و مرد کے لئے کامیاب زندگی گزارنے کے سنہرے اصول......اے نوجوانو! مشت زنی......جنسی توانائی کی اہمیت وافادیت کی تفصیل ہے۔

باب نمبر 8

امید کی کرن (حمل)......حمل کی نشانیاں......حمل کے دوران کئے جانے والے اعمال......احتیاطیں......طبی مسائل......دوران حمل قطرہ کی علامتیں......حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج کروانا......تفصیلاً درج ہے۔

باب نمبر 9

زچگی...... بیٹے، بیٹی کا مقام و مرتبہ...... بچے کے زندہ رہنے پر شکر کرنا......اور فوت ہونے پر صبر کرنا اس کی فضیلت ہے۔

باب نمبر 10

بچے کی پیدائش کے بعد کے کام...... کان میں اذان دینا...... گھٹی دینا...... نام رکھنا......عقیقہ کرنا......ختنہ کرنا وغیرہ کا ذکر ہے۔

باب نمبر 11

تعلیم کی فضیلت......بچوں کو سکھائے جانے والے علوم......مثلاً (کلمہ طیبہ......قرآن

Scanned with CamScanner

کی تعلیم، حدیث کی تعلیم......فقہ کی تعلیم...... دنیاوی تعلیم)

تربیت کی اہمیت......ضرورت...... برکت وغیرہ کا بیان ہے۔

باب نمبر 12

خاوند کے حقوق (وظیفہ زوجیت کی ادائیگی......فرمانبرداری کرنا...... خاوند کو خوش رکھنا......خدمت کرنا......گھر کی حفاظت کرنا...... مال کی حفاظت کرنا......بغیر اجازت گھر سے نہ نکلنا......شکر گزاری کرنا وغیرہ) بیان کئے گئے ہیں۔

باب نمبر 13

بیوی کے حقوق (حق مہر...... بیوی کی عزت نفس کا خیال رکھنا......نان ونفقہ دینا...... مال حرام سے بچانا...... دینی تعلیم دینا......علیحدہ رہائش......ظلم نہ کرنا......وغیرہ) بیان کئے گئے ہیں۔

حصہ دوم

طہارت و پاکیزگی

طہارت و پاکیزگی کی اہمیت...... اقسام...... ضرورت و اہمیت...... استنجا کے احکام......مسواک کی فضیلت......وضو کا بیان......غسل کے احکام و مسائل......تیمم کے احکام و مسائل......مسح کے احکام و مسائل تفصیلاً مذکور ہیں۔

حصہ سوم

بیماریاں اور ان کے علاج

مرگی......لیکوریا...... بانجھ پن...... نامردی...... آشوب چشم......حیض و نفاس...... سرعت انزال دردسر وغیرہ ان تمام بیماریوں کا علاج دوا، دم، پرہیز، غذا وغیرہ سے بیان کئے گئے ہیں۔

کلمات تبریک

ازقلم:- پیر طریقت، عالم شریعت، پیکر علم وعمل، نمونۂ اسلاف

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر سید عارف بہاؤ الحق شاہ صاحب

آستانہ عالیہ کھروٹہ سیداں (سیالکوٹ)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○

(پ:۲۷، الزاریات:۴۹)

اور ہم نے ہر چیز سے دو جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم دھیان کرو اور سمجھو۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا جوڑا بنایا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کو عقل وشعور کی نعمتیں عطا کر کے دیگر مخلوقات سے ممتاز فرمایا ہے۔

مرد وعورت کی تخلیق کر کے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے ذریعے نسل انسانی کا پرچار کیا۔ رشتۂ زوجیت کو قدر و منزلت کی بلندیوں سے سرفراز کیا۔

کریم آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی زندگی میں ہمارے لیے نمونۂ کامل موجود ہے۔ آپ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے علامہ موصوف حافظ محمد ظفر اقبال صاحب نے قلم اٹھایا اور ایسا منفرد انداز تحریر پیش کیا جس میں زندگی کی حقیقت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں وہ تمام اوصاف بیان کیے جو خاندانی زندگی کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ خاندان صحیح ہو تو معاشرہ بھی صحیح بنتا ہے۔ گھر کی زندگی صحیح ہو تو باہر کی زندگی بھی صحیح ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

علامہ صاحب نے اس کتاب میں ایسے قیمتی جواہر بکھیرے ہیں جو ایک گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔اس میں دین وشریعت کی ایسی تعلیم دی گئی ہے جو شادی خانہ آبادی کو فوز و فلاح کی بلندیوں پر لے جاتی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب ذوالجلال علامہ صاحب کی اس کوشش کو ان کے لیے دنیا میں سبب راحت اور آخرت میں موجب نجات بنائے اور امت محمدیہ کے لیے شادی کا کامیاب تحفہ ثابت کرے۔

سید عارف بہاؤ الحق شاہ
پرنسپل: دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

29رجب 1435ھ

29 مئی 2014ء

کلمات تحسین

ازقلم:۔رہبر ملت، پیر طریقت، عظیم المرتبت، ادیب امت خطیب ذیشان
حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ حافظ القاری غلام محمد چشتی صاحب
ناظم اعلیٰ دارالعلوم حسینیہ فخریہ پنڈی راواں (منڈی بہاؤالدین)

الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین○

دنیائے عرضی پر سینکڑوں، ہزاروں مصنفین و مؤلفین ہیں ان میں سے ایک حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی بھی ہیں آج کا یہ ادیب مصنف، مؤلف اور مقرر ہمارے دارالعلوم کا وہ ہونہار اور علم کا پرستار طالبعلم ہے جس کو میں نے بچپن سے ہی مطالعہ اور تحقیق وتحریر کا شوقین پایا۔

شب کی تنہائی ہو یا دن کی رعنائی، میرے فاضل دوست مطالعہ میں محو رہتے ہیں۔ علامہ موصوف کی کتاب ''**تحفۂ شادی مبارک**'' ایک عظیم کوشش ہے۔آپ کی یہ کاوش مستغنی عن التوصیف ہے اور بے کیف دلوں کے لیے قصۂ لطیف ہے۔ بے راہ روی کی ڈگر پر چلنے والوں کے لیے دل کا قرار اور عروس کے لیے پھولوں کا ہار ہے۔اس کتاب میں فکر و نظر اور اخلاق و عمل کی رہنمائی اور اسلامی طرز زندگی تک رسائی ہے۔

رب کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے حافظ محمد ظفر اقبال چشتی صاحب کی سعی بلیغ کو مقبول ومنظور فرمائے۔اور فرزندان ملت کی تعمیر کا باعث بنائے۔آمین

25رجب 1435ھ/25 مئی

2014ء

Scanned with CamScanner

Written by...... Dr. Irfam Mahmood Khokhar MBBS, DCH (Punjab) child specialist. Incharg bacha ward govt social security, teaching hospital sialkot.

کتاب ''**تحفۂ شادی مبارک**'' حافظ ظفر اقبال صاحب کی بہت مایہ ناز تصنیف ہے۔ اس میں انہوں نے ازدواجی زندگی کے اصولوں پر قرآن وسنت کے مطابق بڑے خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

اس کتاب کا ایک اہم پہلو جس میں مختلف قسم کے امراض اور ان کے علاج مختلف طریقوں سے قلمبند کئے ہیں۔

دوا سے علاج کے بارے میں دیکھیں۔ تو آج کل کے جدید دور (Modern age) میں جدید بیماریوں کا علاج ڈاکٹر حضرات جدید طریقوں (Fresh Metheds) سے کر رہے ہیں۔ اور جدید مشینری سے ٹیسٹ کر کے بیماری کی تشخیص (Diagnasis) کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بلڈ ٹیسٹ (Blood Test)، ایکسرے (X-Ray)، الٹرا ساؤنڈ، اپریشن، سرجری وغیرہ۔

اس کے ساتھ ساتھ ''حافظ صاحب'' نے قرآن سے علاج، قدرتی اشیاء سے، دعا سے اور پرہیز (Prevention) سے بیماریوں کے علاج لکھے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

''وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ''

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جو شفا ہے۔ اور رحمت ہے مومنین کے لئے۔''

☆ تازہ پھل اور سبزیاں انسان کے لیے قدرتی، خام خوراک ہیں۔ یہ دوا بھی ہیں اور غذا بھی۔

☆ احادیث کی رو سے دعا سے تکلیف دور ہوتی ہے۔ دعا مصیبت اور تکلیف کو دور کر

دیتی ہے۔ اور اس کا علاج بھی کرتی ہے۔

☆ سنت کے مطابق کھائیں پئیں۔ تو بیماریوں سے بچے رہیں گے۔

''سو دوا کی اک دوا پرہیز ہے۔'' یا یوں سمجھئے۔

"Prevention is better than cure"

کتاب میں جابجا پرہیز کی تاکید کی گئی ہے۔ اور اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ مجھے امید واثق ہے جو اس کتاب کو خلوص نیت سے پڑھے گا۔ اسے دینی دنیوی ہر لحاظ سے فائدہ ہوگا (انشاء اللہ)

ڈاکٹر عرفان محمود کھوکھر

ایم بی بی ایس

04-06-2014

Scanned with CamScanner

تبصرہ

ازقلم:-ڈاکٹر وقار علی ڈھلوں صاحب
بی ایس سی ایم ڈی
ایڈمنسٹریٹر بی ایف پی سکول سسٹم (سیالکوٹ)

اسلامی تعلیمات (Islamic Instructions) میں جابجا انسانی روح و جسم کو صحت مندر کھنے اور اسے بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بھرپور توجہ دی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے مقابل میں ایک جوڑا پیدا کیا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ (Favourite) ہے جبکہ دوسری ناپسندیدہ۔ جیسے ایمان پسندیدہ ہے اور کفر ناپسندیدہ، تقویٰ پسندیدہ ہے اور فسق و فجور ناپسند ہے اور ان میں سے بعض ایسے عوامل (Factores) بھی ہیں جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ کی ذات زیادہ پسند کرتی ہے اور دوسرے کو کم۔ جیسا کہ صحت و تندرستی اور مرض۔ ان دونوں میں سے صحت و تندرستی (Health) اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ اس پر اطاعت و فرمانبرداری اور معمولات دینی و دنیوی کا دارومدار (Dependence) ہے۔

یہ کتاب آج کے معاشرے کی ضرورت اور معاشرتی تقاضوں کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں ایک بڑی اور خاص ہدایت ہے جس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں کیونکہ کچھ لوگ تو صرف دوا استعمال کرتے ہیں، اور کچھ لوگ صرف دعا کرتے ہیں۔ جبکہ یہ دونوں طریقے حق و صواب سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اور کتاب و سنت کی تعلیم سے دور ہیں لہٰذا دعا اور دوا دونوں کا استعمال ایک ساتھ ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے علاج ایک ساتھ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اللہ کریم اس کتاب کو مقبول و منظور کرے۔ اور علامہ صاحب کی اس کوشش کو قبول و منظور کرے۔ جنہوں نے دوا، دعا اور پرہیز پر بہت اچھا مواد مہیا کیا ہے۔

۲ شعبان 1435ھ / یکم جون 2014ء

تبصرہ

ازقلم:-ڈاکٹر عثمان طاہر صاحب ایم بی بی ایس
پاک میڈیکل سنٹر، سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝

(پ:۱۳، ابراہیم:۷)

اگر تم پہلے احسانات پر شکر ادا کرو تو میں مزید اضافہ کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقیناً میرا عذاب شدید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کا شکر ادا کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت ازدواجی زندگی ہے۔ جس کے بارے میں انسان لاشعوری طور پر ایسی ناشکری کر جاتے ہیں کہ اس کی برکات کے حصول کی بجائے اسے عذاب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مؤلف نے کتاب ہذا میں اس نعمت کی اصل روح کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد قارئین کے دل میں ازدواجی زندگی کے اصولوں پر عمل کرنے کا سچا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

اس کتاب میں ایک بہت اچھی کاوش یہ ہے کہ اسلامی حوالہ جات کے ساتھ ساتھ میڈیکل کے حقائق اور ریسرچ کو بھی مدنظر رکھا ہے اور میرے اندازے کے مطابق اس کا مطالعہ بہرصورت سودمند ہوگا۔

میں اس کتاب کی وساطت سے علماء دین سے یہ گزارش (Request) کروں گا کہ اسی طریقے سے مفید اور مستند کتابیں لکھ کر لوگوں کو اس حوالے سے رہنمائی فراہم کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

آمین ثم آمین

06/06/2014

تبصرہ

ازقلم:- پروفیسر لیڈی ڈاکٹر سماویہ نصیر صاحبہ
ایم بی بی ایس (گائنا کالوجسٹ)
لیکچرار اقراء میڈیکل کالج کراچی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی صحت کی حفاظت سے متعلق متعدد بار احکام صادر کیے۔ بخاری ومسلم کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''یقیناً تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔''

اسلام نے انسان کو صحت (Health) کے بارے میں افراط وتفریط سے بچایا ہے۔ دین اسلام میں نہ ایسے لوگوں کو پسند کیا جاتا ہے جنہوں نے جسم کی طرف سے لاپرواہی برتی اور ترک دنیا کر کے زہد کے دعوے دار بنے ہیں اور جسم کی پاکیزگی، غذا، صفائی، طہارت اور جسمانی ضروریات کو بالکل نظر انداز (Ignore) کر دیا اور نہ ہی اسلام ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی جسم کی پرورش (Nourishment) اور جسمانی لذت کو قرار دیا ہوا ہے۔

کتاب ''**تحفۂ شادی مبارک**'' میں وہ تمام ضابطے (Rules) بیان کیے گئے ہیں جن کے تحت جسمانی ضروریات کی تکمیل کے لیے بھی ہدایات موجود ہیں اور اچھی صحت (Good health) کے حصول کے لیے مختلف اقدامات بیان کیے گئے ہیں۔

موجودہ دور میں نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ جن کے علاج کے لیے ڈاکٹرز حضرات دن رات تحقیقات (Researches) کر رہے ہیں اور مختلف طریقوں سے ان بیماریوں کے علاج دریافت (Find out) کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں بھی ان چند ایک بیماریوں کے متعلق تفصیل (Detail) سے لکھا گیا ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر بیماری کی دوا ہے پس جب دوا صحیح ہو تو (مریض) اللہ عزوجل کے حکم سے

شفاء پا جاتا ہے۔''

Health is wealth مشہور مقولہ ہے اس کے حصول کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کریں اور استفادہ حاصل کریں۔

رسم ورواج کا ذکر ہو یا مسائل کا...... نکاح کی فضیلت ہو یا ولیمہ کی شرعی حیثیت...... حقوق زوجین کا تذکرہ چھیڑیں یا حقوق اولاد کا موضوع...... طہارت و پاکیزگی کے بارے میں معلومات Informations ہوں یا علاج معالجہ پر بحث (Discussion)...... تربیت اولاد پر پڑھنا چاہیں یا تعلیم اولاد پر...... ہر چیز کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔ اللہ کریم اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔
آمین

خیر اندیش
ڈاکٹر سماویہ نصیر
ایم بی بی ایس
30/05/2014

Scanned with CamScanner

حصہ اوّل

تلاش سے تلاش تک

ازدواجی زندگی کی ابتداء تلاش رشتہ سے کی جاتی ہے اگر اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مناسب طریقے سے رشتہ تلاش کیا جائے تو زندگی کی گاڑی خود بخود کامیابی کی ڈگر پر چلنے لگتی ہے۔ کیونکہ نکاح کی برکات کے حصول سے زندگی میں آنے والے مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ شادی کے بعد اولاد کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے بھی شریعت اسلامیہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر والدین اولاد کی اچھی اور دینی تقاضوں کے مطابق تعلیم و تربیت کریں تو یہی اولاد والدین کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ پھر والدین اگر اولاد کی شادی کرنے کی ذمہ داری سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہوں تو نسل در نسل اولاد راحت و سکون حاصل کرتی ہے۔ اور گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جاتے ہیں۔

ہم نے اسی فلسفہ ''تلاش سے تلاش تک'' کو تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ زندگی کے ہر قدم پر مکمل رہنمائی مل سکے۔

تلاش رشتہ میں بچی اور بچے کا رشتہ تلاش کیا جاتا ہے۔ پھر یہی بچی اور بچہ والدین بنتے ہیں۔ اولاد جوان ہونے پر ان کو اپنی اولاد کا رشتہ تلاش کرنا پڑتا ہے۔

یہی رہنما اور زریں اصول جو انہوں نے اپنے رشتہ کی تلاش کے دوران مدنظر رکھے تھے۔ آج وہی اصول ان کے کام آئیں گے۔

☆☆☆

باب نمبر 1

شادی...... حقیقت کے آئینے میں

اللہ جل جلالہٗ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسان کو تمام مخلوقات میں ایک ممتاز مقام عطا فرمایا ہے۔ انسان کی اس ممتاز حیثیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے کردار و اخلاق کے ذریعے بھی دیگر مخلوقات سے ممتاز رہے اور اس میں ایسے عمل و اخلاق نہ پائے جائیں جن سے انسانی حیثیت کو ٹھیس پہنچے۔ انہیں مقاصد کے پیش نظر اسلام نے خاندانی نظام کو بے حد اہمیت دی ہے اور اس کے لیے مستقل طور پر احکام صادر کیے ہیں۔

دین اسلام وہ واحد دین ہے جس نے بہتر خاندانی نظام کی تشکیل کے لیے شادی شدہ جوڑوں کو زندگی گزارنے کے لیے جامع ہدایات دی ہیں اور ان دونوں فریقین کی اصلاح و تعمیر پر بھی بھرپور توجہ دی ہے۔ مثلاً قرآن مجید مرد و عورت کے مابین رشتۂ نکاح کو باعث سکون و رحمت نیز اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے قرار دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۝

(پ:۲۱، الروم:۲۱)

اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ بے شک اس (نظام تخلیق) میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

شادی کے بعد میاں بیوی کا ایک خاندان بن جانے کا عمل ہی معاشرہ (Society) کی بنیاد ہے۔ جس کی تعمیر میں ہر فرد حتی المقدور حصہ لیتا ہے۔ پس قرآن مجید نے عقد نکاح کو مرد و عورت کے لیے باعث خیر و برکت ٹھہرایا ہے۔

☆☆☆

(الف) شادی کی ضرورت

کوئی بھی انسان معاشرے میں تن تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو پیدا کیا تاکہ زندگی کے مختلف ادوار میں وہ ایک دوسرے کی ضروریات پوری کر سکیں۔ مرد و عورت کی زندگی کے عالم شباب میں تنہائی کی وجہ سے پیدا ہونے والا خلا پر کرنے کے لیے شادی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

(1) شادی کی ضرورت......جنسی اعتبار سے

انسان کی طبیعت میں جنسی رجحان قدرتی طور پر (Naturaly) پایا جاتا ہے۔ دور بلوغت کے آغاز سے ہی اس کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ہر وقت جنسی رجحان کا غلبہ انسان پر حاوی رہتا ہے اس کا احساس بڑھتے بڑھتے تقاضے کا روپ دھار لیتا ہے۔ نیز ازدواجی زندگی میں طبیعت اور عقل میں جنگ جاری رہتی ہے طبیعت خواہش پرستی پر ابھارتی ہے جبکہ عقل طبیعت پر حدود کی نگاہیں ڈالتی ہے۔ خصوصاً زمانہ شباب میں طبیعت اور عقل کی کشمکش بڑھ جاتی ہے تو شادی کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے تاکہ جائز راستہ سے اس خواہش کو پورا کیا جا سکے۔ اور خود آفریدہ کشمکش سے نجات حاصل کی جا سکے۔ اسی لیے اسلام نے جنسی میلان کے جائز راستے کے لیے شادی کو ضروری قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ط

(پ:۱۸، النور:۳۲)

اور تم اپنے مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کر دیا کرو جو (عمر نکاح کے باوجود) بغیر ازدواجی زندگی کے (رہ رہے) ہوں اور اپنے باصلاحیت غلاموں

اور باندیوں کا بھی (نکاح کر دیا کرو)

تشریح و توضیح

اس آیت کریمہ میں تمام مردوں اور عورتوں کو جنسی ضرورت کی تکمیل کے لیے رشتہ ازدواج سے منسلک ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے اور سرپرست لوگوں کی یہ ذمہ داری لگائی جا رہی ہے کہ وہ باصلاحیت اور باشعور مرد و عورت کی شادی کروا دیا کریں ورنہ وہ اس ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

(2) شادی کی ضرورت.....فطری اعتبار سے

اسلام ایک دین فطرت ہے اور ایسی تعلیمات سے بھرپور ہے جو فطرت کے قریب تر ہوں۔ فطری اعتبار سے شادی بھی ایک ضرورت ہے۔ اسلام نے انسان کی اس فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے رشتۂ ازدواج کا تعین کیا ہے۔ عورت اور مرد کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیتے ہوئے حیوانیت پرستی سے منع کیا ہے۔ قرآن پاک میں انتہائی خوبصورت الفاظ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط (پ:۲، البقرہ:۱۸۷)

وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔

تشریح و توضیح

مرد و عورت ایک دوسرے کے لیے سکون و اطمینان کا باعث ہیں۔ دونوں کی زندگی ایک دوسرے کے بغیر ادھوری ہوتی ہے۔ یہ مرد و عورت دونوں کا فطری تقاضا ہے کہ دونوں کا سکون ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے اور دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔

(3) شادی کی ضرورت......معاشرتی اعتبار سے

معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے۔ اور معاشرے میں ہی زندگی کے رنگ نمودار ہوتے ہیں۔ چاہت کے پھول کھلتے ہیں۔ مرد و عورت ہی معاشرے کی دیوار کے خشت اول ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کے رشتۂ ازدواج سے منسلک ہونے کے بعد نسل انسانی کی بقا کا

Scanned with CamScanner

آغاز ہوتا ہے اور سلسلہ افزائش کے آگے بڑھنے سے یہ رشتہ ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن میں تبدیل ہوتا ہے۔ جو بعد میں عزیز واقارب، دوست واحباب، پڑوسی اور عام انسانی برادری میں تقسیم ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا جوڑا تیار کیا تو حضرت آدمؑ کے لیے بھی حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ (پ:۹، الاعراف:۱۸۹)

اور وہی (اللہ) ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

تشریح وتوضیح

جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے تو حضرت حوا علیہا السلام کے بطن سے اولاد پیدا ہوئی۔ پھر ان کی اولاد سے اولاد پیدا ہوئی۔ اسی طرح ازدواجی رشتے کی بدولت یہ نسل انسانی بڑھتی چلی گئی اور ایک معاشرہ تشکیل پایا۔

(4) شادی کی ضرورت......دینی اعتبار سے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اور اس کے بعد جنت میں بھی جو عبادت جاری وساری رہے گی وہ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہونا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ

”جب آدمی شادی کر لیتا ہے تو وہ اپنا نصف دین مکمل کر لیتا ہے اب اسے چاہئے کہ بقیہ نصف دین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔“

(الترغیب والترہیب، ۳/۴۴)

ایک غیر شادی شدہ مرد چاہے کتنی ہی نیکیاں کرلے مگر وہ کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا۔

جب تک وہ ازدواجی رشتے سے منسلک نہ ہوجائے اور حق زوجیت ادا نہ کرے۔ اس وقت تک اس کا ایمان نامکمل رہتا ہے۔

(5) شادی کی ضرورت......روحانی اعتبار سے

قبل از اسلام یہ تصور عام تھا کہ روحانیت اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے فطری خواہشات اور جنسی جذبات کو کچل دیا جائے۔ ازدواجی زندگی کو اخلاق وروح کی ترقی اور قرب خداوندی کے لیے رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔ نصرانی روحانی کمال کے حصول کے لیے عورت سے بے تعلقی اختیار کر لیتے تھے۔ اسلام نے ترک دنیا کی مذمت کرتے ہوئے دین اور دنیا میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ اور ازدواجی زندگی کی ضرورت پر روشنی ڈالی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً ؕ

(پ:۱۳، الرعد:۳۸)

اور (اے رسول!) بیشک ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) پیغمبروں کو بھیجا اور ہم نے ان کے لیے بیویاں (بھی) بنائیں اور اولاد (بھی)۔

انبیاء کرام علیہم السلام دعوت وتبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ مگر ان کے بیوی بچے ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنے۔ عورت کے ساتھ ازدواجی تعلقات قرب الٰہی میں رکاوٹ نہیں بلکہ معرفت الٰہی کے حصول کے لیے مدومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

(6) شادی کی ضرورت......نفسیاتی اعتبار سے

ہر انسان کے کچھ نفسیاتی تقاضے ہوتے ہیں اگر ان تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے تو انسان بے حیائی کی طرف مائل ہوسکتا ہے۔ اس لیے شریعت اسلامیہ نے ان نفسیاتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے جو تجویز پیش کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام سماوی مذہب ہے اور اس کے قوانین محض عقلی نہیں بلکہ شرعی اور فطری لحاظ سے بھی قابل قبول ہوتے ہیں۔ اسلام نے نکاح کی ترغیب دلا کر یہ بتا دیا ہے کہ شریعت انسان کی عقل سے زیادہ خیر خواہ ہے

کیونکہ انسان کے اس نفسیاتی تقاضے کو پورا کرنے کے لیے دو اجنبی مرد و عورت کا بے حجاب ہونا عقل کی کسوٹی کے خلاف ہے۔ مطلقاً حیا ہی عقل کی مطلوب ہے اور نکاح کو خلاف حیا سمجھتی ہے۔ مگر شادی کرنا حیا ہی کی حفاظت کی ضمانت ہے۔

(ب) شادی کی اہمیت

(1) عفت وعصمت کی ضمانت

عفت وعصمت ایسا قیمتی گوہر نایاب ہے کہ ہر دور میں اس کی حفاظت مسلم رہی ہے۔ دین اسلام میں بھی ایسے قواعد وضوابط مقرر کیے گئے ہیں جن کے ذریعے عفت و پاکدامنی محفوظ رہ سکے۔ ان ذرائع میں سے ازدواجی رشتہ بھی ایک بنیادی ذریعہ ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ (پ:۵، النساء:۲۴)

اور ان (محرمات) کے سوا (سب عورتیں) تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں تاکہ تم اپنے اموال کے ذریعے طلب نکاح کرو پاکدامن رہتے ہوئے نہ کہ شہوت رانی کرتے ہوئے۔

اس آیت کریمہ میں نکاح کو قلعہ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ جہاں سے مرد و عورت پر شیطان حملہ نہیں کرسکتا۔ جب نکاح کے ذریعے مرد و عورت ایک دوسرے کے عقد میں آجاتے ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے کی عفت وعصمت کی حفاظت کرتے ہیں۔

(2) ذریعہ خوشحالی

شادی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے انسان کی فطری ونفسیاتی خواہش کی تکمیل کے لیے نکاح کا حکم دیا۔ بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ نکاح فقر وافلاس، تنگدستی وبدحالی کا باعث ہے اور ترک نکاح خوشحالی اور فراخ دستی کا موجب ہے۔ ایسے لوگ خواہ مخواہ معاشی خطرات کو محسوس کرتے ہوئے شادی سے گریز کرتے ہیں۔

رزق کی فراخی اور تنگی کا دارومدار نکاح کرنے یا نہ کرنے پر موقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ ومشیت سے جیسے چاہتا ہے تنگدستی میں مبتلا کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ (پ:۱۰، التوبۃ:۲۸)

اور اگر تمہیں (تجارت میں کمی کے باعث) مفلسی کا ڈر ہے تو (گھبراؤ نہیں) عنقریب اللہ اگر چاہے گا تو تمہیں اپنے فضل سے مالدار کردے گا۔

اس آیت مبارکہ میں خوشحالی اور فراخی کا تعلق مشیت ایزدی سے جوڑا گیا ہے۔ بندے کا یہ یقین کامل ہونا چاہئے کہ اس کے رزق کا معاملہ اس کے خالق کے سپرد ہے تو پھر وہ کبھی بھی نکاح جیسے مقدس بندھن سے اعراض نہیں کرے گا۔

(3) ذریعۂ اطمینان

مرد و عورت کا ازدواجی تعلق جنسی جذبات اور نفسانی خواہشات کو محبت والفت کے کوزے میں اس طرح سے بند کرتا ہے کہ مرد کے دل میں امنڈتے ہوئے سارے احساسات ورجحانات کو عورت اپنے سینے سے لگا لیتی ہے اور اس کے متحرک جذبات کو اپنے آئینے میں مرکوز کر لیتی ہے۔ جب مرد کی جنسی پیاس بجھتی ہے تو اسے قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ (پ:۲۱، الروم:۲۱)

اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔

تشریح وتوضیح

اسلام نے عورت کی نسوانیت کو ایسا بلند اور محترم مقام عطا کیا ہے کہ یہ قدرت الٰہی

Scanned with CamScanner

کا عظیم شاہکار معلوم ہوتی ہے۔ ایسی حسین تصویر اور مجسمہ راحت ہے جس کو دیکھنے سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور معلوم ہوتی ہے۔ روح کی نکہت اور مرد کے دل کی تسکین ہے۔

(4) دولتمندی کا سبب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(پ:۱۸، النور:۳۲)

اور تم اپنے مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کر دیا کرو جو (عمر نکاح کے باوجود) بغیر ازدواجی زندگی کے (رہ رہے) ہوں اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور باندیوں کا بھی (نکاح کر دیا کرو)، اگر وہ محتاج ہوں گے (تو) اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے۔

تشریح وتوضیح

ہماری زندگی کا مشاہدہ ہے کہ فقیر اور محتاج بھی اگر شادی کے بندھن میں بندھ جائے تو اس کی زندگی میں غیر معمولی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ مرد وعورت جب حکم خدا کی تعمیل کرتے ہوئے نکاح جیسے عظیم اور پاکیزہ رشتے سے منسلک ہوتے ہیں تو پھر ان پر برکات الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ اور ان کے لیے فراوانی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(ج) شادی کے فوائد

میاں بیوی کا رشتہ فرحت وسرور، عمدگی ولطافت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ زوجین میں پائی جانے والی ہم آہنگی اور ہم خیالی ان میں شوق، دلکشی کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں پائی جانے والی گہرائی، یکسانیت اور محبت ان میں مل جل کر جینے کا احساس پیدا کرتی ہے اور تنگی وفراوانی، غمی وخوشی اور میٹھے کڑوے ہر طرح کے حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

(1) شادی......اور......احساس ذمہ داری

ازدواجی زندگی کے آغاز سے ہی مرد میں احساس ذمہ داری پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ شادی سے پہلے اس کی توجہ کا مرکز صرف اس کی اپنی ذات ہوتی ہے لیکن شادی کے بعد اس کی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی، اس کے آرام وسکون کی فکر، گھر کی دیکھ بھال، مختلف امور میں صبر وتحمل کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ اولاد پیدا ہونے پر مزید ذمہ داریاں سامنے آجاتی ہیں، نکاح کی گرہ میں بندھے ہوئے مرد وعورت اپنے کندھوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کا عہد کرتے ہیں۔ اور اپنی تمام تر جدوجہد صرف کر کے ان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا ارادہ کرتے ہیں۔

(2) شادی......ذریعہ قربت

نکاح ایسی چیز ہے جس کے تحت ایک خاندان کا مرد دوسرے خاندان کی عورت کو ایسے ملا دیتا ہے کہ وہ محبت والفت کی حدود پار کرتے ہوئے ایک دوسرے پر نثار ہونے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ دو خاندان جن کی عادات، روایات مختلف ہوتی ہیں وہ رشتۂ ازدواج کی بدولت ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔ خونی رشتے کے تحت کی جانے والی محبت تو قدرتی ہوتی ہے مگر شادی کی وجہ سے جو اجنبی خاندان ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں اور میاں بیوی کے درمیان محبت جو عقد نکاح سے پیدا ہوتی ہے وہ مثالی محبت بن جاتی ہے یہ محبت کم ہونے کی بجائے رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ غرض دو خاندانوں میں جوڑ اور ملاپ پیدا کرنے اور زوجین میں باہمی محبت بڑھانے میں نکاح سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

(3) شادی......اعتماد کی بحالی

شادی میاں بیوی کے درمیان اعتماد کی بحالی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ان کے درمیان کوئی رکاوٹ اور کوئی حجاب نہیں ہوتا وہ بغیر خوف کے اپنے خوابیدہ احساسات اور برجستہ خواہشات کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے شریک حیات کے ساتھ ہر طرح کی گفتگو کر سکتا ہے اور کسی قسم کی ناگواری یا تنقید کا احساس پیدا نہیں ہونے دیتا۔ شادی کے بعد میاں بیوی یک جان دو قالب ہو جاتے ہیں۔ پھر محبت، وارفتگی اور رغبت کے اظہار کے لیے ہر

Scanned with CamScanner

طرح کے محاورات کو قبول کرتے ہیں۔

(4) شادی......خیالات کو لگام دینا ہے

دور بلوغت کے آغاز سے ہی آدمی کے دل میں مختلف قسم کے خیالات پروان چڑھتے ہیں۔اور اگر یہ خیالات نفس پر قابو پالیں تو پھر ان سے جان چھڑانا آسان نہیں ہوتا۔خام خیالی کے تحت انسان خود کو ایک پرندے کی طرح محسوس کرتا ہے اور فضول قسم کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جاتا ہے مگر شادی ایک ایسا عمل ہے جس سے آدمی خام خیالی کی دنیا سے باہر نکل آتا ہے اور اس کے سامنے جب ایک بامقصد زندگی ہوتی ہے تو وہ اوہام پرستی سے جان چھڑا لیتا ہے۔اور اپنے نفس کو ہلاکت خیز خیالات کے اندھے کنویں میں گرنے سے بچالیتا ہے۔

(د) شادی کے مقاصد

جب کوئی شخص بھرپور جوانی کے جوش میں ہوتا ہے تو وہ شادی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ کیونکہ شادی نہ صرف دین کی حفاظت اور سلامتی کی ضامن ہوتی ہے بلکہ اطمینان نفس کا بھی ذریعہ ہے۔اس کے مختلف مقاصد ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(الف) معاشرتی مقاصد

(۱) نیک اولاد کا حصول

شادی کا بنیادی مقصد اولاد آدم کی حفاظت کرنا ہے۔ازدواجی تعلقات کا مقصد محض خواہش پرستی نہیں بلکہ افزائش اور معاشرے کی آبادکاری بھی ہے۔شریعت اسلامیہ نے شادی کرنے کا حکم دیا تاکہ بقائے نسل انسانی کا انتظام ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (پ:۲،البقرہ:۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔

معاشرے کی بقاء کا انحصار افراد پر ہوتا ہے۔افزائش نسل سے افراد میں اضافہ ہوتا ہے جس سے معاشرتی تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

(۲) نسل کو نقصان پہنچانا......سب سے بڑا فساد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ (پ:۲،البقرہ:۲۰۵)

اور جب وہ (آپ سے) پھر جاتا ہے تو زمین میں (ہر ممکن) بھاگ دوڑ کرتا ہے تاکہ اس میں فساد انگیزی کرے اور کھیتیاں اور جانیں تباہ کردے۔اور اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

نسل انسانی کی بقاء اور عورتوں کے بستر کی حفاظت کے لیے نکاح ایک جائز وسیلہ ہے۔شادی کا مقصد معاشرتی ضرورت کی تکمیل ہے معاشرتی پریشانیوں اور نفسیاتی دماغی الجھنوں سے بچاؤ کے لیے شادی ایک لازمی امر ہے۔

(ب) تربیتی مقاصد

(۱) پاکیزگی اپنانا

شادی کا مقصد انسانی نفس کی تربیت کرنا بھی ہے۔انسان کا نفس ہی اسے خواہشات کی پیروی کے لیے ابھارتا ہے اور زنا کی طرف مائل کرتا ہے۔نفس کی پاکیزگی اور اخلاق و کردار کی نگرانی کے لیے ایک فطری قانون کے تابع ہونا ضروری ہے جو معاشرتی بے راہ روی اور اخلاقی گراوٹ سے محفوظ رکھنے کی ضمانت فراہم کرے اور ایک ایسے مضبوط قلعے کی ضرورت ہے جو اخلاق و کردار کی حفاظت کے لیے تعمیر کیا گیا ہو۔قرآن کریم میں اس مضبوط قلعہ کو شادی کے لیے تعبیر کیا گیا ہے۔گویا مرد و عورت شادی کے بندھن میں بندھ کر اس قلعے میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔

شادی صرف شہوت پوری کرنے کا نام نہیں بلکہ پاکیزگی اور پاکدامنی کا بھی حصول ہے۔کیونکہ اگر شہوت حلال طریقے سے پوری کی جائے اس کا مقصد پاکیزگی حاصل کرنا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) تخریبی احساسات سے حفاظت

مرد و عورت کے ناجائز تعلقات کی صورت میں چھا جانے والے احساسات تخریبی احساسات کہلاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ذلت و رسوائی، اخلاق کی پستی، ضمیر کی بے بسی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ نفسیاتی الجھنیں جنم لیتی ہیں جو انتشار کا باعث بنتی ہیں۔ اسلام نے جائز طریقے سے فطری خواہش کی تکمیل کے سلسلے میں شادی کے بندھن سے متعارف کروایا جس کا مقصد ایسی عمارت کی تعمیر ہے جس میں مرد و عورت ایک کنبے کی شکل میں رہتے ہیں، تخریبی احساسات کی بجائے تعمیری احساسات کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔

(۳) شرمگاہ کی حفاظت

شادی کا مقصد نفس کی حفاظت اور وسوسات کا دفعیہ ہے۔ انسان کی تمام ذہنی، روحانی اور جسمانی قوتوں میں جسمانی اور روحانی لذت شامل ہوتی ہے۔ جب یہ لطف اور لذت پاکیزہ اور معطر عمل سے حاصل کی جائے تو انسان رضا مندی، خوشی اور راحت انگیز احساسات سے سرشار ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

''اگر کسی کو کوئی عورت اچھی لگے اور وہ اس کے دل میں گھر کر جائے تو وہ اپنی بیوی کے پاس جا کر مجامعت کرے، اس سے اس کے دل میں آنے والا خیال زائل ہو جائے گا۔'' (صحیح مسلم: الرقم: ۱۴۰۳)

شادی سے نفس کی طہارت اور دل کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اس درج بالا حدیث پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ جب کوئی غیر عورت دل میں گھر کرنے لگے اور دل اس کی طرف راغب ہو تو اپنی بیوی سے مجامعت کرو۔ شادی کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان حقیقی محبت اور وفا جنم لیتی ہے۔ ان کے مضبوط تعلق کی وجہ سے محبت و چاہت کے احساسات ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

(۴) جداگانہ ہدف کا حصول

افزائش نسل اور اولاد جننے کا عمل تمام مخلوقات میں مشترک امر ہے۔ مگر اولاد کی

تربیت، ترقی اور بالیدگی کا اہتمام انسان کو تمام مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے۔ شادی کا مقصد اسی جداگانہ ہدف کا حصول ہے۔

انسانی نسل منفرد شخصیت اور مستقل جسمانی اور نفسیاتی نشوونما کی حامل ہوتی ہے۔ مرد کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت اور ترقی کے لیے بھاگ دوڑ کرے اور ان کی حفاظت کے لیے فکر مند ہو۔ اپنی اولاد کو حقوق و فرائض سے آگاہ کرے ان کے اندر صبر و استقامت کے جذبات پیدا کرے تا کہ وہ زندگی میں ہر آنے والی مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہوں۔

(ج) شادی کا مقصد.....نفسیاتی سکون کا حصول

ازدواجی زندگی کا مقصد فرد کو نفسیاتی سکون فراہم کرنا ہے۔ جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس کا دل سکون و راحت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ میٹھی میٹھی نرم و گداز باتوں سے کیف و سرور کی وادیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ بیوی کی جاندار مسکراہٹ خاوند کو پرجوش کر دیتی ہے۔ جس سے اس کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

کوئی بھی انسان اس وقت تک عبادت الٰہی کے لیے مستعد نہیں ہو سکتا جب تک اس کا نفس مطمئن نہ ہو۔ اگر اس کا ضمیر انتشار کا شکار ہو اور قلب بے چینی اور بے قراری سے دوچار ہو تو وہ بہت سی نفسیاتی الجھنوں میں پھنس جاتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مرد کے نفسیاتی سکون و راحت کا ایسا خوبصورت انتظام کیا ہے کہ مرد جب شادی کرتا ہے اور عورت کے پاس جاتا ہے تو محبت اور رحمت بھرے رشتے کی بنیاد اسے گہرے جسمانی اور نفسیاتی سکون پر قائم رکھتی ہے۔

اللہ کریم نے میاں بیوی کے رشتے میں جو الفت و محبت پیدا کی ہے اس کے باعث وہ خواہشات اور جذبات کے ایسے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں جہاں مرد کو صرف نفسیاتی خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے۔ مرد و عورت کے ملاپ کے دوران جو خوشی ابھرتی ہے وہ نفسیاتی اور جسمانی سکون اور راحت کے لیے بے حد ضروری ہے۔

جب مرد دنیا کے مصائب اور مشکلات میں گھر کر پریشان ہوتا ہے اور زندگی کے بوجھ

Scanned with CamScanner

تلے تلملانے لگتا ہے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے مرد کے سکون کے لیے عورت کو تخلیق فرمایا ہے۔عورت مرد کی زندگی کا راز، اس کے دکھوں کا مداوا کرنے والی، اس کے گھر کا ستون، زندگی بھر کی ساتھی اور اس کے دل کا چین ہوتی ہے۔

عورت اپنی چاہت کے سمندر میں مرد کی محبت، دوامی تعلقات کے احساس اور اعلیٰ جذبات کے سائے تلے جنسی عمل کی تکمیل کرتی ہے۔میاں بیوی کی زندگی میں سکون مکمل وحدت اور اتفاق کا ضامن ہوتا ہے۔

(د) شادی کا دینی مقصد

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنا انسان کی تخلیق کا مقصد ہے۔جس طرح سے نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج عبادت ہیں اسی طرح شادی کرنا بھی عبادت ہے۔بیوی سے مباشرت کرنا اور پھر صاحب اولاد ہو کر ذمہ داریاں نبھانا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(پ:۸، الانعام:۱۶۲-۱۶۳)

فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں (جمیع مخلوقات میں) سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمہاری شرمگاہ (مباشرت کرنے میں) میں بھی صدقہ ہے۔"

(صحیح مسلم، الرقم:۱۰۰۶)

(ہ) انتہائی احتیاط کی ضرورت

جنسی تسکین کے حصول کے لیے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔دور جدید اور عصر حاضر میں جنسی تعلقات قائم کرنے کے لیے حدود و قیود کا خیال رکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔لیکن ایسے بہت سے عملی اور سائنسی اسباب ہیں جن کے تحت جسمانی تعلقات قائم کرنے کے لیے شادی ایک ضروری امر ہے۔شادی اشتراک زندگی کا نام ہے اور مرد و عورت کے درمیان ایک مستقل دینی، تمدنی اور معاشرتی رضامندی کا معاہدہ ہے۔

(1) ناجائز جنسی تعلقات......انتہائی مضر ثابت ہوتے ہیں

شادی سے پہلے ناجائز جنسی تعلقات قائم کرنا شادی کے بعد افراط اور عدم اعتدال کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ازدواجی زندگی کے لیے انتہائی مضر ثابت ہوتے ہیں۔ایک متوازن ازدواجی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ خواہش نفسانی اور ہیجانی کیفیات پر قابو رکھا جائے۔اشتعال انگیزی سے بچنے اور خواہشات کو لگام دینے کے تمام طریقوں سے واقفیت حاصل کی جائے اور جنسی تعلق قائم کرتے وقت سمجھداری اور اعتدال سے کام لیا جائے۔

(2) دوستی اور شراکت کی بربادی

نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں جنسی جذبات اور تاثرات بڑے شدید ہوتے ہیں۔ان میں دوستیاں اور تعلقات ان جذباتی کیفیات کو مضبوط سے مضبوط کر دیتے ہیں۔دور بلوغت میں اگر ان کو شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے تو جو دوستی اور محبت ان میں پروان چڑھتی ہے اس کے ساتھ مشترکہ خواہشات بھی بڑھتی جاتی ہیں اور ہیجان خیز خیالات کا تبادلہ بھی ہوتا ہے۔جس کے نتیجے میں ناجائز جنسی تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں۔وہ دوستی اور شراکت جو امن اور محبت کے دائرے میں آگے بڑھنی چاہیے وہ ہوس پرستی کا شکار ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(3) نکاح کا تقدس پامال ہورہا ہے

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شادی سے پہلے ہی جنسی اظہار کر کے جسمانی تعلقات استوار کر لیتے ہیں۔اور انجام کی پرواہ کیے بغیر غیر دانشمندانہ فیصلے کر لیتے ہیں۔جبکہ جنسی تعلقات قائم کرنے کا حق صرف میاں بیوی کے پاس ہوتا ہے اور وہ باقاعدہ نکاح کے تحت ازدواجی دائرے میں رہتے ہوئے یہ حق استعمال کرتے ہیں۔وہ نوجوان جو شادی سے پہلے جنسی تعلقات قائم کر لیتے ہیں ان کی نظر میں نکاح کی کوئی عزت اور وقعت نہیں رہتی۔

(4) حرام کا ارتکاب

جب کوئی آدمی کسی کو بطور شریک حیات منتخب کر لیتا ہے اور محض منگنی کا اعلان کرنا باقی رہ جائے تو ان کے خیال میں جنسی تسکین کی خاطر چھیڑ چھاڑ، بوس و کنار جیسی معمولی جنسی حرکات میں کسی قسم کا نقصان وزیاں نہیں ہوتا۔لیکن جونہی وہ یہ حد پار کرتے ہیں تو پھر وہ عملی تجربے کے ذریعے یہ جانتے ہیں کہ جائز وناجائز تعلقات میں کیا فرق ہے۔نکاح سے پہلے حرام کا ارتکاب کرنے میں مرد وعورت کے دل میں عدم موافقت کے خیالات پروان چڑھتے ہیں اور بداعتمادی کے باعث ان کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔

(5) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

شادی سے قبل جنسی لذت کشی کے حصول کے لیے جسمانی تعلقات قائم کرنے والے مرد وعورت بے شمار امراض خبیثہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔خدائے رب العزت کے فطری قانون کی خلاف ورزی کر کے جنسی مراسم قائم کرنے والے لوگوں میں ایڈز، سوزاک، آتشک اور جریان جیسے خطرناک امراض میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

یہ بیماریاں شادی شدہ افراد میں بھی ہو سکتی ہیں مگر ان لوگوں میں ان امراض کا احتمال زیادہ ہوتا ہے جو قبل از زوج کئی لوگوں سے جنسی راہ و رسم رکھتے ہیں۔

(6) بداعتمادی کا سبب

وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہو کر جنسی عمل سے گزرتے ہیں ان کے دل میں یہ خیالات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔لڑکے کے دل میں

لڑکی کے بارے میں مختلف شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں کہ یہ آج میرے ساتھ ہے اس سے پہلے نجانے کتنے لوگوں کے بستر کی زینت بنی ہوگی؟ لڑکی اپنے محبوب کے متعلق بدگمان ہوتی ہے کہ نجانے کتنی لڑکیاں اس کی ہوس کا نشانہ بنی ہوں گی اس طرح شادی سے پہلے ہی مرد وعورت جنسی تعلق سے اکتاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں یہ عمل شادی کے بعد بھی جاری رہتا ہے جس کا نتیجہ مستقل جدائی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

(7) عطیۂ محبت کی بے قدری

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شادی سے قبل جنسی تجربے سے عملاً گزرنا ضروری ہے تاکہ جنسی ہم آہنگی کا علم ہو جائے۔مگر ایسے لوگوں کو یہ علم ہونا چاہئے کہ حقیقت میں جنسی ہم آہنگی صرف اور صرف مقدس اور پاکیزہ ازدواجی رشتے میں حاصل ہوتی ہے۔اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو جو عطیۂ محبت عطا کیا ہے اس کا مکمل ادراک اور فہم شادی کے بعد زوجیت کے دائرے میں رہ کر حاصل ہوتا ہے۔شادی سے پہلے فطری قانون کی خلاف ورزی کرنا سراسر عطیۂ محبت کی بے قدری ہے۔

(8) حقیقی لطف اندوزی سے محرومی

میاں بیوی کے درمیان تعلق انتہائی خوبصورت، صحتمند اور اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوتا ہے۔دو اجنبی افراد جو مختلف احوال میں پرورش پاتے ہیں جب وہ باہمی شراکت داری کے ساتھ اپنی ذات کو ایک دوسرے کے سپرد کر دیتے ہیں تو پھر وہ مکمل آزادی اور باہمی محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔اور دونوں خلوص کے ساتھ اپنی ذات کو ایک دوسرے پر ہبہ کر دیتے ہیں۔

وہ لوگ جو شادی سے پہلے جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔وہ حق زوجیت کی حقیقی لطف اندوزی سے محروم رہتے ہیں۔ان کے ناجائز تعلقات کے سبب ان کی ازدواجی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ان کا تعلق مضبوط ہونے کی بجائے مختلف قسم کی خرابیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔اس لیے بیوی کے جمال سے حقیقی لطف اندوزی حاصل کرنے کے لیے شادی سے قبل جنسی تعلق قائم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

(و) شادی نہ کرنے کے نقصانات

(1) بدکاری اور زناکاری کا رجحان

نوجوان لڑکے لڑکیوں کی جب شادی نہ کی جائے تو ان کی ہیجانی کیفیات کا اثر دماغ پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے مردوں کا محبوب مشغلہ خوبصورت عورتوں کو دیکھنا ہوتا ہے اور ان کی محبت دلوں میں جگہ بنانے لگتی ہے۔ اس کا اثر ان کی شرمگاہ پر بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے مقاربت کی قوت ابھرتی ہے اور تقاضے میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بدکاری اور زناکاری کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

(2) حرام نظری کا ارتکاب

دور بلوغت میں لڑکے ولڑکیوں کی شادی نہ کرنے کے باعث وہ حرام نظری کا ارتکاب کر لیتے ہیں اور ان کے دل ودماغ میں ہیجانی کیفیات اور اعضائے صنفی میں انتشار کا حملہ ہوتا ہے اور وہ غیر لڑکے اور غیر لڑکیوں کے محاسن اور ان کے اعضائے صنفی پر نگاہ ڈالنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

مرد وعورت کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرنے والی سب سے اہم چیز نظر ہے۔ یہ ایسا پوشیدہ زہر ہے جو موقع پا کر انسانی دل ودماغ میں تیزی سے سرایت کر جاتا ہے۔ جو دل ودماغ کو ماؤف کر دیتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے مرد وعورت کو نگاہیں پست رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (پ:۱۸، النور:۳۰)

آپ مومن مردوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزہ بات ہے۔ بے شک اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو یہ انجام دے رہے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(پ:۱۸، النور:۳۱)

اور آپ مومن عورتوں سے فرما دیں کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے نوجوانو! جو تم میں سے شادی کی اہلیت واستطاعت رکھتا ہو تو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ اس سے نگاہ جھک جاتی ہے اور شرمگاہ محفوظ، اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہے (جس سے شہوت کم ہو جاتی ہے)''۔

(صحیح بخاری، الرقم:۵۰۶۶، صحیح مسلم، الرقم:۱۴۰۲)

(3) عریانی وفحاشی میں اضافہ

اسلام عریانی وفحاشی کو تباہ کن قرار دیتا ہے۔ اسی لیے شادی کرنے کا حکم دیا کہ عریانی وفحاشی میں اضافہ اس وقت ہوتا ہے جب جنسی تسکین حاصل کرنے کے لیے حیوانی طریقہ اختیار کیا جائے۔ مغربی معاشرے میں شادی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس لیے وہ جنسی لذت کے حصول کے لیے جس کونے میں بھی چلے جائیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔

(4) رہبانیت کی علامت

رہبانیت کی ابتداء عیسائی راہبوں نے کی۔ جو رہبانیت (ترک دنیا) کا لبادہ اوڑھ کر دین عیسوی میں تحریف کے مرتکب بھی ہوئے اور فطرت کے منافی ایک نئے دین کی بنیاد بھی رکھ دی۔ ان کے خیال میں فطری لذت کشی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لیے نفس کشی کر کے وہ عجیب وغریب طریقے سے زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ ازدواجی زندگی کو عبادت وریاضت میں رکاوٹ خیال کرتے تھے۔ جبکہ اسلام میں رہبانیت سے منع کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کے ساتھ نکاح بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے بے رغبتی دکھائی تو وہ مجھ سے نہیں۔“ (صحیح مسلم، الرقم:۱۴۰۱، صحیح بخاری:۵۰۶۳)

(5) شادی نہ کرنے کے نقصانات.....نئی تحقیق کی روشنی میں

مادہ تولید کی طبیعت گرم تر ہوتی ہے اس پر آگ اور ہوا غالب ہوتی ہے جب مادۂ تولید کی پیداوار میں زیادتی پیدا ہوتی ہے تو اس کا فاضل حصہ روک لینا مختلف قسم کی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ وسواس کی بیماری تو کبھی جنون و مرگی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ زہر آلود مادہ دل و دماغ پر غالب آجائے تو غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بے شمار بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے ضروری ہے کہ اس زہریلے مادے کے اخراج میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنائی جائے۔ شادی کرنے سے جنسی لذت کے حصول سے مادۂ تولید کا اخراج ہوتا ہے اور دل و دماغ مطمئن اور پرسکون رہتے ہیں۔

(ذ) شادی سے دوری کی ممانعت

(1) تبتل کی ممانعت

تبتل کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کی خاطر عورتوں سے دور رہنا اور شادی نہ کرنا۔ اسلام میں تبتل سے منع کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ نسل انسانی کی حفاظت، مردانگی کا تحفظ، خصی ہونے کے نتیجے میں درد سے بچاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرنے سے روکنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ (پ:۷، المائدہ:۸۷)۔

اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں (اپنے اوپر) حرام مت ٹھہراؤ اور نہ (ہی) حد سے بڑھو، بیشک اللہ حد سے

تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(2) شادی جلدی کرنی چاہیے

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفُوًا۔

”اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا

(1) نماز، جب اس کا وقت ہو جائے

(2) جنازہ، جب حاضر ہو جائے

(3) بے خاوند کی عورت، جب اس کا کفو (برابر کا مرد) مل جائے۔“

(مسند احمد:۱/۱۰۵، ترمذی، الرقم:۱۰۷۵)

جب عورت کے لیے اس کے ہم پلہ مرد مل جائے اور مرد و عورت ہم مرتبہ ہوں تو نکاح میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات یہ تاخیر بہت سی خرابیوں اور فتنوں کا باعث بنتی ہے۔

(3) شادی میں تاخیر کا نقصان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس کے تین فرض ہیں:

(1) لڑکے کا نام اچھا رکھے۔

(2) اس کی عمدہ تعلیم و تربیت کرے۔

(3) جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔

اگر لڑکا بالغ ہو گیا اور اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس کا گناہ لڑکے کے باپ پر ہوگا۔ (شعب الایمان:۶/۴۰۱، الرقم:۸۶۶۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

Scanned with CamScanner

تورات میں لکھا ہوا ہے جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی ہو جائے اور اس کی شادی نہ کی تو اب اگر اس لڑکی سے کوئی گناہ ہو گیا تو اس کا ذمہ دار باپ ہو گا۔

(4) غیر شادی شدہ......جلد بڑھاپے کا شکار ہو جاتے ہیں

ماہرین امراض قلب کے مطابق دل کے پچاس فیصد امراض نفسیاتی پیچیدگیوں کے باعث لاحق ہوتے ہیں اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مختلف عوارض بالخصوص قلب کے امراض کے باعث غیر شادی شدہ لوگ جلد بڑھاپے کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ شادی انسان کی ایک نفسیاتی ضرورت ہے۔ نفسیاتی پیچیدگیوں کے خاتمے کے لیے شادی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

(ح) شادی......شریعت کی روشنی میں

علماء اور فقہائے کرام نے شادی سے متعلق چھ صورتیں بیان فرمائی ہیں:

۱-فرض

جو شخص مہر اور نان ونفقہ دینے پر قادر ہو اور اسے یہ بھی یقین ہو کہ اگر اس نے شادی نہ کی تو گناہ کا مرتکب ہو گا تو اس کے لیے شادی کرنا فرض ہے۔

۲-واجب

ایسا شخص جو نان ونفقہ پر قادر ہو اور اسے اپنی شہوت پر کنٹرول ہو لیکن شبہ ہو کہ وہ کسی وقت بہک سکتا ہے تو اس کے لیے شادی کرنا واجب ہے۔

۳-سنت مؤکدہ

اگر شخص پر شہوت کا غلبہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

۴-مستحب

ایسا شخص جسے شہوت کا غلبہ نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب یعنی افضل عمل ہے۔

۵-مکروہ

ایسا فرد جسے اندیشہ ہو کہ وہ نان ونفقہ دینے پر قادر نہ ہو گا اور نہ ہی بیوی کے حقوق زوجگی پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لیے شادی کرنا مکروہ عمل ہے۔

۶-حرام

ایسا فرد جسے یقین ہو کہ وہ شادی کے بعد بیوی کے تمام حقوق (نان ونفقہ اور وظیفہ زوجیت کی ادائیگی کی بجا آوری سے قاصر رہے گا تو اس کے لیے شادی کرنا حرام ہے۔

(ط) شادی......سائنس کی روشنی میں

مرد و عورت کے لیے شادی کرنا انتہائی لازمی ہے کیونکہ جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں اگر تقاضے کے وقت مادہ تولید کا اخراج نہ کیا جائے تو اس کا اثر صحت پر پڑتا ہے اور مزاج میں چڑچڑاپن اور مایوسی واقع ہونے لگتی ہے۔ مختلف قسم کے امراض جنم لینے لگتے ہیں۔ شدید خواہش کے وقت اگر مادہ تولید کو خارج ہونے سے روکا جائے تو دل بے چین ہو جاتا ہے پھر انسان قلبی سکون کی خاطر غلط راستے کا استعمال کرتا ہے۔ شہوت کی کنٹرول دل و دماغ کو متاثر کرتی ہے اس کا حل شادی ہے۔

(ی) شادی......جدید تحقیقات کی روشنی میں

جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق شادی انسان کی فطری ضرورت ہے۔ شادی شدہ افراد کی صحت غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں عموماً بہتر ہوتی ہے اور ان کی عمریں بھی نسبتاً طویل ہوتی ہیں۔ ۵۵ فیصد افراد میں خطرناک بیماریوں کی وجہ غیر شادی شدہ ہونا یا طلاق کے بعد تنہا زندگی بسر کرنا ہے۔ مختلف ڈاکٹرز کی آراء کی روشنی میں شادی کے متعلق بحث درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر محسن العرفان کے مطابق

شادی کرنے سے لوگ کئی نفسیاتی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ شادی شدہ افراد بہترین اخلاقی صفات کے مالک ہوتے ہیں۔ شادی کرنا بذات خود نفسیاتی اور ذہنی صحت کی

علامت ہے۔شادی کرنے والا شخص رضا کارانہ طور پر فریق ثانی کو اپنی زندگی کا شریک بناتا ہے۔اس طرح وہ خودغرضی سے دستبردار ہو کر ایک خاندان تشکیل دیتا ہے اور اسے خوش اور قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ شکری کے مطابق

انسان فطرتاً اجتماعیت پسند ہوتا ہے اور شادی ایک ایسا دینی فریضہ ہے جس کا انحراف انتہائی مشکل ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اس سے دور رہنا شدید ترین نقصان کا باعث بھی ہوتا ہے۔شادی کے ذریعے سے ہی ایک انسان دوسرے انسان کی خوشی وسعادت کے لیے دوڑ دھوپ اور لذت محسوس کرتا ہے۔

ڈاکٹر بسری عبدالحسن کے مطابق

تنہائی کی تلخیوں سے بچنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے تنہائی کی وجہ سے نفسیاتی اضطراب پیدا ہوتا ہے اور صحت پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔شادی اس کا بہترین حل ثابت ہوتی ہے جس سے انسان ذہنی سکون محسوس کرتا ہے اور طبعی خواہشات شرعی طریقے سے پوری کرسکتا ہے۔مزید برآں اس وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی وجہ سے زندہ رہنا سیکھ لیتا ہے۔

(قرآن وسنت کے احکام اور انسانی صحت،ص:۷۵،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نوٹ: شادی کے متعلق مزید معلومات اور اس کے متعلق امور ومسائل جاننے کے لیے مؤلف کی کتاب ''**تحفہ دولہا**'' کا مطالعہ کریں۔

باب نمبر 2

(الف) تلاش رشتہ

ازدواجی رشتہ انسانی زندگی کے تمام رشتوں میں ایک مقدس اور اہم رشتہ ہے۔اس سے خاندان کی بنیاد پڑتی ہے۔خاندان کے مجموعے سے معاشرہ اور پھر معاشرے سے ملک کی تخلیق ہوتی ہے۔معاشرے کی اصلاح اور باہمی تعاون ومحبت کے بلندترین مقام کے لیے زوجین کا انتخاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

(الف) اچھے خاوند کی تلاش

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں مرد اپنی قوت وطاقت کا استعمال کر کے عورت کو ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیتے تھے۔اسلام نے نہ صرف عورتوں کو ان کے حقوق سے نوازا بلکہ ان حقوق کے استعمال کی ضمانت بھی فراہم کی۔اسلام نے اس رشتۂ ازدواج کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور اسے معاشرتی زندگی کی اہم اکائی قرار دیا ہے۔

خاوند کو منتخب کرنے کے رہنما اصول

(۱) خاوند کے انتخاب میں......والدین کی ذمہ داری

والدین کی طرف سے بیٹی کی بہترین حوصلہ افزائی یہ ہوتی ہے کہ اس کے لیے اچھی تعلیم وتربیت کا بندوبست کیا جائے اس کے بعد اس کے لیے اچھا اور نیک شوہر تلاش کیا جائے۔اگر بیٹی کی تعلیم وتربیت میں لاپرواہی برتی جائے اور پھر اس کے لیے نامناسب شریک حیات کا انتخاب کرلیا جائے تو یہ اس کی حق تلفی ہوگی۔کیونکہ اگر شوہر نیک نہ ہو تو اس کا نقصان بیوی کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورتوں کی بھلائی چاہو! یہ تمہاری اسیر ہیں۔''

(مسند احمد:۷۶/۵،سنن ابن ماجہ،الرقم:۱۸۵۱)

Scanned with CamScanner

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

''نکاح غلامی ہے، ذرا دیکھ لو کہ اپنی بیٹی کس کے ہاتھ تھما رہے ہو؟''

(احیاء العلوم:۲/۶۶)

ولی اور والدین کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے نیک، متقی، دیندار انسان کا انتخاب کریں، کیونکہ اگر وہ صاف ستھرا، صالح انسان ہوگا تو اللہ عزوجل کے اس فرمان پر عمل کرنے والا ہوگا۔ارشاد خداوندی ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ (پ:۴، النساء:۱۹)

اوران کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔

(۲) خاوند کے انتخاب کے لیے......مضبوط بنیادیں

بیوی کی حیثیت شوہر کے سامنے ایک غلام کی سی ہوتی ہے جو نہ کوئی قوت رکھتی ہے اور نہ کوئی اختیار اور شوہر اس پر نگران ہوتا ہے لیکن اگر یہ ذمہ داری اور نگرانی دین کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو تو عورت کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس غلامی میں رہنے کے باعث اسے بہت سارے دینی و دنیوی اور اخروی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلام نے شوہر کے انتخاب کے لیے بڑی مضبوط اور اہم بنیادیں فراہم کی ہیں۔قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (پ:۱۸، النور:۲۶)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے (مخصوص) ہیں اور پلید مرد پلید عورتوں کے لیے ہیں۔اور (اسی طرح) پاک وطیب عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے (مخصوص) ہیں اور پاک وطیب مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں (سو تم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی وطہارت کو دیکھ کر خود سوچ لیتے کہ اللہ نے ان کے لیے زوجہ بھی کس قدر پاکیزہ وطیب بنائی ہوگی) یہ (پاکیزہ لوگ) ان (تہمتوں) سے کلیتاً بری ہیں جو یہ (بدزبان) لوگ کہہ رہے ہیں۔ان کے لیے (تو) بخشائش اور عزت و بزرگی والی عطا (مقدر ہو چکی) ہے (تم ان کی شان میں زبان درازی کر کے کیوں اپنا منہ کالا اور اپنی آخرت تباہ برباد کرتے ہو)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے فرمایا:

''جب تمہارے پاس ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کا رشتہ منظور کرلو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت زیادہ بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔'' (سنن ترمذی، الرقم:۱۰۸۵، سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۹۶۷)

فائدہ

درج بالا آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے لوگوں کے لیے ایک قاعدہ اور قانون جاری کر دیا ہے کہ اگر مرد وعورت ایک جیسے خیالات اور نیت کے حامل ہوں تو ان کو اکٹھا کر دیا جائے اسی میں نظام خاندان کی مصلحت ہے۔کیونکہ اگر مزاج، خیالات، رجحانات اور اخلاقیات میں موافقت نہ پائی جائے تو زوجین کی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روحیں اکٹھے کیے گئے لشکر ہیں، جس نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جنہوں نے پہچاننے سے انکار کرلیا ان میں اختلاف ہو گیا۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۳۳۳۶، صحیح مسلم، الرقم:۲۶۳۸)

(۳) بد باطن سے......شادی کا نقصان

اگر عورت نیک و پرہیزگار ہو مگر اس کا نکاح کسی بدباطن اور خبیث شخص سے ہو جائے تو وہ بہت جلد اس کی خباثت سے تنگ آ جائے گی جبکہ وہ مرد بھی عورت کی پرہیزگاری اور نیک نیتی کو برداشت نہیں کرے گا اور اس سے گھٹن محسوس کرے گا۔جس کی وجہ سے ان کی

زندگی اجیرن ہو جائے گی وہ ایک دوسرے سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے سرتوڑ کوشش کریں گے اس کے برعکس اگر نیک عورت کی شادی نیک مرد سے کی جائے تو ان کی زندگی نیک نیتی سے اچھی اور شفاف گزرے گی۔

(۴) دین میں برابری کا خیال رکھا جائے

جس رشتے کی بنیاد دین کے تحت رکھی جائے وہ ایک مضبوط اور مستحکم رشتہ ہوتا ہے۔لڑکی کے لیے شوہر کا انتخاب کرتے وقت جس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ دین میں برابری ہے۔اسلام حسب ونسب اور مال و دولت کی بجائے دینی برابری پر زور دیتا ہے۔تاہم جب دین کو سرفہرست رکھ لیا جائے تو پھر اس کے علاوہ دیگر معنوی اور مادی برابریوں اور قابلیتوں کو بھی، اگر میاں بیوی میں موجود ہوں تلاش کرنے اور دیکھنے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔لیکن اگر دینی برابری کو پس پشت ڈال دیا جائے تو پھر قابلیت، لیاقت اور برابری اس کا بدل نہیں ہوسکتی۔جبکہ اگر دین مل جائے باقی سب کچھ خود بخود مل جاتا ہے۔

(۵) عورت کا خود صالح آدمی کو دعوت نکاح دینا کیسا؟

اسلام ایک حقیقت پسند مذہب ہے۔اگر کوئی مرد نیک، پرہیزگار، دیندار، امانتدار ہو تو عورت خود بھی ایسے صالح آدمی کو دعوت نکاح دے سکتی ہے۔اگر اس نے رضائے الٰہی کی خاطر، حسن نیت کے ساتھ ایسا کیا تو خواہ اس کی درخواست قبول ہو یا نہ ہو وہ ثواب کی حقدار ٹھہرے گی۔لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا کوئی ولی یا وکیل موجود نہ ہو اور اگر ولی یا وکیل موجود ہے تو وہ اس کے پیغام اور اس کی خواہش اور رغبت کا اظہار کریں۔

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کی ایک بیٹی بھی وہاں تھی۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرمانے لگے: ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو نکاح کے لیے پیش کیا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کہنے لگی: ہائے کتنی بے حیا اور فحش گو ہے۔تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے کہا:

’’وہ تجھ سے بہتر ہے۔اس نے نبی کی خواہش کی اور اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔‘‘ (صحیح بخاری، الرقم: ۵۲۱۰)

(۶) عورت کی رائے کی اہمیت

اسلام نے عورت سے رائے لینے اور اس پر عمل کرنے کی شرائط عائد کی ہیں۔عورت خواہ کنواری ہو یا غیر کنواری، اس کا ولی اس کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا جس کو یہ ناپسند کرتی ہو۔عورت کی زندگی کے اہم ترین معاملے میں اس کی ذاتی ترجیحات بھی قابل اعتبار اور لائق شمار ہیں۔ازدواجی زندگی جبر و اکراہ سے قائم نہیں کی جاسکتی اس لیے عورت کی رائے کی اہمیت لازمی اور ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’رنڈوی اپنے متعلق اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔‘‘ (صحیح مسلم، الرقم: ۱۴۲۱)

(۷) دیندار مرد کو ترجیح

وہ شخص جو اسلامی احکامات کی تعمیل کرتا ہے اس کے نواہی سے بچتا ہے وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہے اس کے ساتھ امانت کا برتاؤ روا رکھتا ہے۔اس کے علاوہ اخلاقی بگاڑ سے بچتا ہے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچتا ہے اس لیے دیندار مرد کو ترجیح دینا ہی دینی و دنیاوی اعتبار سے سودمند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کرادو۔اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہوگا۔‘‘

(سنن ترمذی، کتاب الناح، الرقم: ۱۰۸۴، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، الرقم: ۱۹۶۷)

(۸) کفو میں مالدار ہونا ضروری نہیں

خاوند کا انتخاب کرتے وقت دیندار، باخلاق اور نکاح پر قدرت رکھنے والے مرد کو

Scanned with CamScanner

ترجیح دی جائے کیونکہ کفو کے لیے مالدار ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ غریب شوہروں کو دولت سے نواز کر انہیں بے نیاز کر سکتا ہے اور اللہ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی شادی حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کرائی۔ جب کہ اس وقت سالم ایک انصاری خاتون کے غلام تھے۔

(۹) میانہ روی برتنے والا ہو

دینداری میں افراط وتفریط سے پرہیز کرنا چاہئے بعض مرد ایسے ہوتے ہیں کہ وہ مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ اندھی تقلید کا شکار ہو جاتے ہیں۔ رضائے الٰہی چاہنے کی بجائے انتہا پسند بن جاتے ہیں اور بس اسی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں لیکن اگر کوئی پوری شدت سے رضائے الٰہی کا طالب ہے تو اسے چاہئے کہ وہ بیوی کی راحت اور روزی کے حصول میں کوتاہی نہ کرے۔ رضائے الٰہی کے لیے اس کی تگ ودو اور کوشش اس کے لیے کئی گنا بہتر ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کا بھی ہم پر حق ہے، ہمارے جسم اور ہمارے اہل وعیال کا بھی ہم پر حق ہے۔

(۱۰) فاسق وبدکار سے شادی نہ کریں

اگر ایک پاکیزہ اور نیک سیرت عورت اپنے والدین کے گھر میں تقویٰ وپرہیز گاری کی زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر اس کی شادی فاسق وفاجر اور بدکار شخص سے کر دی جائے جس کو نہ تو قرابت داری کا کوئی احساس ہو اور نہ شرافت وعزت کی قدر ہو تو ایسے شخص کی زوجیت میں زندگی گزارنا اس عورت کے لیے انتہائی مشکل ہے۔ اس طرح نہ تو وہ دین کے احکامات پر عمل کر سکے گی اور نہ ہی اس کا دین سلامت رہے گا۔ وہ عورت اپنے شوہر کا ساتھ دیتے ہوئے نماز وروزہ، تسبیحات کو چھوڑ دے گی اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہو جائے گی اس لیے والدین یا ولی کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسے شوہر کا انتخاب نہ

کریں۔

(۱۱) بے نمازی سے شادی کبھی نہ کریں

اگر کوئی شخص نماز وروزہ وغیرہ عبادات کا تارک ہو خواہ وہ شخص نماز وروزہ کی فرضیت کا قائل ہو یا نہ ہو۔ ایسے شخص سے بیٹی کی شادی کرنا سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ وہ ان عبادات کی فرضیت کے اعتقاد کے باوجود بھی ان کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے۔ اور اگر وہ ان عبادات کا سرے سے ہی منکر ہو تو وہ بلاشبہ کافر ہے۔ اس سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ ایسے شخص سے شادی کرنا کسی کافر سے شادی کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۲) اعلیٰ منصب کا لالچ نہ کریں

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرتے وقت اعلیٰ منصب، مالداری، فانی مادیت کا لحاظ رکھے۔ یہ عارضی مراتب کسی کام کے نہیں کیونکہ عورت صرف خرید وفروخت کے سامان جتنی قدر نہیں رکھتی نہ ہی نکاح کا عہد کوئی سودے بازی ہے۔ اسلام میں شادی کا مطلب زوجین کی باہمی صفات کو ملانا ہے اس لیے عورت کی سعادت مندی یہ ہی ہے کہ اس کی شادی عظیم صفات کے حامل شخص سے کی جائے۔

(۱۳) بدمذہب سے شادی نہ کریں

بعض اوقات ماں باپ بیٹی کی شادی بدمذہب سے کر دیتے ہیں۔ جو گستاخ رسول، گستاخ صحابہ اور گستاخ اولیاء ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اولاد میں بھی بدمذہبی کے جراثیم ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدمذہب سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

”ان (یعنی بدمذہبوں) کے ساتھ نہ نکاح کرو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ پیو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل: ۱۱/۷۶۵)

بدمذہب کو اپنا داماد بنا کر اس کی عزت وتکریم کرنے کی بجائے اس کی توہین لازمی ہے کہ

عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔''

(المعجم الاوسط: ۳۵/۷)

(ب) نیک بیوی کی تلاش

اسلام نے شادی کرنے کا حکم دیا ساتھ ہی ازدواجی زندگی کے کٹھن اور مشکل مراحل میں تمام ہدایات واحکامات تفصیل سے بیان کر دیئے ہیں۔شریک حیات کا انتخاب ایک مشکل مرحلہ ہے لیکن اسلام اس معاملے میں بھی مکمل رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

نیک بیوی کے انتخاب کے لیے راہنما اصول

میاں بیوی ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی، آرام وتکلیف کے شریک اور ہمدرد ہوتے ہیں۔شریعت اسلامیہ نے نیک بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں جو رہنمائی کی ہے ان میں سے چند اصول درج ذیل ہیں۔

(۱) جلد بازی سے پرہیز

شریک حیات کے انتخاب میں جلد بازی اور عجلت سے کام نہ لیا جائے بلکہ ہر طرح کی چھان بین اور جستجو کر لینا ضروری ہے۔ بے شمار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں محض حسن کی چمک اور چہرے کا رنگ دیکھ کر مسحور ہو جاتے ہیں اور نکاح کے پاکیزہ بندھن میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جاتے ہیں۔ پھر انجام کار زندگی کی دوڑ میں سر کے بل گرتے ہیں اور پھر بہت زیادہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں اس لیے چٹ منگنی پٹ بیاہ کی صورتوں سے بچنا چاہیے۔

(۲) اہل خانہ کی ذمہ داری

جب والدین اپنے بیٹے کے لیے رفیقہ حیات کا انتخاب کرنے لگیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اس کے دین، اخلاق اور نفسیاتی حالات کے متعلق مکمل چھان بین اور اطمینان حاصل کر لیں آغاز ہی میں حسن انتخاب اور صاف گوئی سے کام لیں۔ چاہے اس کے نتیجہ میں شادی نہ ہو، مگر یہ شادی کے بعد بالآخر ناکامی سے بہتر ہے۔

(۳) سرکار کی نصیحت

نیک بیوی کا انتخاب کرتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ عورت کی تربیت کس خاندان میں ہوئی ہے۔ بیوی دیندار، شریفانہ اور نیک مومن خاندان کے ساتھ تعلق رکھتی ہو کیونکہ اس کی اولاد موروثی طور پر بہت سارے اخلاق اور عادات کو اپنا لیتی ہے۔ اگر بیوی نیک، ایماندار، مثالی کردار، قابل رشک اطوار کی مالک ہو گی تو اس کی اولاد بھی نیک اور دیندار ہو گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے نطفوں کے لیے قابل اور لائق (شریک سفر) منتخب کرو۔ قابل اور باصلاحیت کے ساتھ شادی کرو اور ایسے ہی (اپنی بیٹیوں، بہنوں کے لیے منتخب کرو)'' (سنن ابن ماجہ، الرقم: ۱۹۶۸)

(۴) دینداری شرط اول ہے

نیک بیوی کو منتخب کرتے وقت دینداری اور خدا خوفی شرط اول کا درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ خوشحال اور مستحکم خاندان کا مضبوط ترین ستون ہے۔ نیک بیوی دین کے معاملات میں مددگار اور معاون ثابت ہوتی ہے۔ اور گھر کو بربادی وفحاشی سے بچا کر عزت وشرافت کے بلند مرتبے پر فائز کر دیتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔

''جسے اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا کر دی تو گویا اس نے اس کی نصف دین میں معاونت فراہم کر دی، باقی نصف کے بارے میں وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔'' (مستدرک حاکم: ۱۶۱/۲)

(۵) حسن وجمال

دینداری اور پاکدامنی کے بعد حسن وجمال کا بھی خیال رکھا جائے کہ اسلام نے محض حسن وجمال کی خاطر شادی کرنے پر اس وقت سرزنش کی ہے جب دین میں خرابی پیدا ہو۔ عورت کی خوش اسلوبی اور اخلاقی اقدار کی حامل صفات کے ساتھ ساتھ خوبصورتی اور حسن پرستی کو بھی دیکھ لینا ضروری ہے کیونکہ طبیعت عموماً بدصورتی سے بھاگتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو۔ کہیں انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی انصاری عورتیں قد کی چھوٹی ہوتی ہیں)

(مسلم شریف: ۳/۸۳۳، الرقم: ۳۳۸۱، مشکوۃ شریف: ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۸)

(۶) عفت شعار، محفوظ گھرانے کی لڑکی کا انتخاب

اسلام نے نیک، صالح، با اخلاق، دیندار، عفت شعار اور محفوظ گھرانوں سے رشتہ کرنے پر زور دیا ہے۔ کیونکہ ازدواجی زندگی میں بے شمار سختیاں اور مشکلات پیش آتی ہیں اگر عورت عزت والی اور خود دار ہوگی تو وہ مرد کا ساتھ دے گی اور ہر طرح کے حالات میں شوہر کے ساتھ تعاون کرے گی۔

(۷) کنواری کو ترجیح

احادیث مبارکہ میں کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نئی نئی شادی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے کنواری کے ساتھ شادی کی ہے کہ رنڈوی کے ساتھ؟'' میں نے جواب دیا: رنڈوی کے ساتھ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم نے کنواری کے ساتھ کیوں نہیں شادی کی؟ تو اس کے ساتھ دل لگی کرتا اور وہ تمہارے ساتھ۔'' (صحیح بخاری، الرقم: ۵۰۷۹، صحیح مسلم، الرقم: ۷۱۵)

انسانی فطرت بھی یہی ہے کہ کنواری لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ جلد مانوس ہو جاتی ہے جبکہ رنڈوی اپنے پہلے خاوند اور موجودہ خاوند کے درمیان موازنہ کرتی ہے۔ جب وہ اپنے موجودہ خاوند میں سابقہ خاوند کی نسبت کچھ کمی محسوس کرتی ہے تو پھر اس سے دور رہتی ہے۔

(۸) زیادہ محبت والی اور زیادہ بچے جننے والی کو ترجیح

نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محبت کرنے والی اور کثرت سے بچے جننے والی عورت کے ساتھ شادی کرو۔

کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔''

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۲۰۵۰)

(۹) حسب ونسب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ایک اس کا مال، دوسرا اس کا حسب ونسب، تیسرا اس کا حسن و جمال اور چوتھا اس کا دین۔ پھر فرمایا: ''تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔''

(بخاری شریف: ۳/۶۴، الرقم: ۸۱)

بیوی کا انتخاب کرتے وقت عورت کا حسب ونسب دیکھنا انتہائی ضروری ہے کہ اس عورت کا تعلق کس خاندان، کس گھرانے سے ہے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ عورت کی تربیت کیسے گھرانے میں ہوئی ہے۔ اور ایسی لڑکی سے شادی کی جائے جس کی والدہ نیک اور صالح ہو کیونکہ والدہ اپنے شوہر کی فرمانبردار ہوگی اور اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی ہوگی تو یہ لڑکی بھی اپنے شوہر کی فرمانبردار ہوگی۔

(۱۰) ہم مشرب کو ترجیح

میاں بیوی کا رشتہ ایک مضبوط رشتہ ہوتا ہے اور یکساں معیشت کا حامل ہوتا ہے۔ اس لیے اپنی رفیقۂ حیات کا انتخاب کرتے ہوئے ہم مشرب کو ترجیح دی جائے جو یکساں طبیعت اور یکساں اخلاق کی مالک ہو۔

نوٹ: لڑکے اور لڑکی کے رشتہ کی تلاش کے متعلق اور اسلامی اصولوں کے مطابق رشتہ کرنے کے طریقوں کے بارے میں مفصل معلومات کے لیے مؤلف کی کتاب ''**تحفہ دولہا**'' اور ''**تحفہ دُلہن**'' کا مطالعہ کریں۔

Scanned with CamScanner

(ب) دوران تلاش دعا کرتے رہنا

شریک حیات (Life Partner) کے انتخاب میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ یہ انتہائی سخت اور مشکل مرحلہ ہے۔ اگر دو چار جگہ رشتہ دیکھنے سے بات نہ بنے تو مایوس اور بددل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ مایوسی اور کم ہمتی زہر قاتل ہے عموماً لوگ مایوس ہو جاتے ہیں اور پھر بغیر سوچے سمجھے لڑکے یا لڑکی کا نکاح ایسی جگہ کر دیتے ہیں جو کسی صورت بھی ایک دوسرے کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔ جس کے باعث ان کی ساری زندگی عذاب لگنے لگتی ہے۔

- لہٰذا لڑکے، لڑکی کو چاہئے کہ وہ خود بھی مایوس نہ ہوں اور گھر والوں کو بھی مایوس نہ ہونے دیں بلکہ اللہ کی بارگاہ میں خلوص نیت سے اچھے رشتے کے لیے دعائیں مانگیں اور خوب غور و فکر اور چھان بین کے بعد رشتہ طے کریں۔

دوران تلاش اچھے رشتے کے لیے کی جانے والی دعائیں اور وظائف درج ذیل ہیں:

(۱) صلوٰۃ الحاجت پڑھنا

صلوٰۃ الحاجت پڑھنے کے لیے مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ کوئی بھی وقت مقرر کر لیں اور دو رکعت یا جتنی اللہ توفیق دے نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور رو رو کر انتہائی عاجزی سے بارگاہ الٰہی میں عرض کریں بار بار گڑگڑا کر اللہ کی بارگاہ میں اپنا مدعا پیش کریں۔

(۲) اللہ کریم سے اچھا گمان رکھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

”میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔“

یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے جیسا گمان رکھیں گے ویسا ہی معاملہ ہمارے ساتھ پیش آئے گا اس لیے ہمیشہ اللہ کریم سے اچھا گمان رکھنا چاہئے اور یقین کے ساتھ اللہ سے دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ عزوجل بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے اور بہترین شریک حیات عطا کرنے پر قادر ہے۔

(۳) اسم اعظم کے ساتھ دعا کرنا

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعے جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ جس چیز کا اللہ عزوجل سے سوال کیا جائے اللہ اس کو پورا فرماتا ہے۔ وہ اسم اعظم اس آیت کریمہ میں ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

ان دو آیتوں میں بھی اسم اعظم ہے۔

۱ - وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۝

۲ - الٓمّٓ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۝

(۴) شادی کی نیت سے زم زم کا پانی پینا

زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ ہی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ دوران تلاش رشتہ یہ ایک مجرب نسخہ ہے۔ جس سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جن کے رشتے نہیں مل رہے۔ وہ بہتر رشتہ ملنے کی نیت سے آب زم زم پیئے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس کی مراد ضرور پوری فرمائے گا۔

(۵) غائبانہ دعا کرنا

جن لوگوں کے رشتے نہ آ رہے ہوں ان کو چاہئے کہ وہ دوسروں کے بہتر رشتوں کے لیے دعا کرنا شروع کر دیں اور جس چیز کی خواہش ہو اور وہ اس کے لیے دعا کا طالب ہو تو وہ اسی چیز کے لیے غائبانہ طور پر دوسروں کے حق میں دعا کرنا شروع کر دے۔ انشاء اللہ ایسا کرنے والوں کو بہت جلد بہتر رشتہ مل جائے گا۔

Scanned with CamScanner

(۶) مقبول اوقات میں دعا کرنا

اللہ کریم ہر وقت ہر بندے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔البتہ بعض اوقات ایسے بھی ہیں جن میں دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔اس لیے ان مقبول اوقات میں دعا کا اہتمام کرنا چاہیئے یہ مقبول اوقات اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں:

۱-اذان کے بعد دعا مانگنا

۲-بارش برسنے کے وقت

۳-اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کرنا

۴-مسافر کی دعا

۵-والدین کی دعا

۶-جمعہ کے دن خاص گھڑی میں دعا کرنا (یعنی عصر سے مغرب تک خاص قبولیت کا وقت ہوتا ہے)

۷-فرض نماز کے بعد دعا کرنا

۸-تلاوت کے بعد خاص طور پر ختم قرآن کے بعد دعا کرنا

(۷) نماز تہجد کے بعد دعا کرنا

رات کا آخری پہر خاص قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔اللہ رب العزت خود ندا دیتا ہے کہ مجھ سے کوئی مانگنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔اس وقت جو لوگ رشتوں کے نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہیں اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر اپنی حاجت کے لیے دعا مانگیں۔کم از کم دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ کے حضور اپنا دامن پھیلائیں وہ اس قبولیت کی گھڑی میں ضرور آپ کے دامن کو خوشیوں سے بھر دے گا۔

(۸) لڑکی کون سی دعائیں کرتی رہے؟

لڑکی کو چاہیئے کہ وہ اپنے لیے نیک وصالح شوہر کی دعا مانگتی رہے اور اللہ کی بارگاہ میں اپنے الفاظ میں یہ دعا مانگے۔

”اے اللہ! مجھے ایسا نیک شریک حیات عطا فرما جو قرآن وسنت کے احکام پر

عمل کرنے والا اور عشق الٰہی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والا ہو......دین کے معاملے میں میرا معاون اور مددگار ہو......نرم دل ہو......نیک بیوی کا قدر دان ہو......نیک اولاد اس کے مقدر میں ہو......حسن معاشرت کا حامل اور حقوق اللہ، حقوق العباد کا عامل ہو۔میرے لیے باعث تسکین اور سرمایہ حیات ہو۔“

(۹) چند مجرب وظائف

1-مناسب رشتے کی تلاش کے دوران اکیس دن تک تین سو تیرہ دفعہ یہ پڑھیں۔

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝

2-روزانہ ایک مرتبہ سورہ مریم پڑھ لیا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ چالیس دن تک یہ عمل کریں۔رشتہ نہ ہونے کی صورت میں دوسرا چلہ یا ابھی کام نہ ہوا ہو تو تیسرا چلہ شروع کر دیں۔انشاء اللہ ضرور مناسب رشتہ مل جائے گا۔

Scanned with CamScanner

(ج) رشتہ ہونے میں رکاوٹیں

شریعت اسلامیہ نے والدین، ولی یا سرپرست کے ذمے یہ بھاری ذمہ داری اور مذہبی واخلاقی فریضہ عائد کیا ہے کہ جب لڑکا یا لڑکی سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو بلا تاخیر ان کی شادی کردیں اور انہیں ایمان ویقین کامل کی دولت سے مالا مال کرتے ہوئے کوئی ایسا موقع فراہم نہ کریں کہ وہ حرام کاری کا ارتکاب کربیٹھیں جس سے خاندان کی عزت وآبرو داغدار ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی اپنی شخصیت بھی متاثر ہوجائے لیکن موجودہ دور میں شادی دنیا کا مشکل ترین کام بن چکا ہے۔ اس کی وجہ غلط تصرفات ہیں۔ لوگوں نے شیطانوں، جنوں اور انسانوں کے جھانسے میں آکر شادی کے راستے میں بے شمار رکاوٹیں اور مشکلات کھڑی کردی ہیں۔ اگر ان مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پالیا جائے تو شادی ایک آسان تحریک کی صورت میں عملی شکل اختیار کرلے گی۔

(1)...... برادری کا تصور

اللہ رب العزت نے قبیلہ اور برادری محض تعارف اور پہچان کے لیے بنائے ہیں جبکہ اسلام میں ذات پات کا کوئی نظام نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ

(پ:۲۶، الحجرات:۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ

کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

عصر حاضر میں لوگ برادری کے خول میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ اپنے لڑکے یا لڑکی کا رشتہ برادری سے باہر کرنا معیوب سمجھتے ہیں۔

☆ برادری کا فائدہ

شریعت اسلامیہ نے نکاح کے متعلق ایک حد تک کفو کی رعایت رکھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ برادری میں رشتہ کیا ہی نہ جائے۔ شادی میں چونکہ دو افراد زندگی بھر کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی بنتے ہیں اس لیے میاں بیوی اور دونوں خاندانوں میں ہم آہنگی ہونا ضروری ہے ان کے رہن سہن، طرز فکر اور مزاج میں اتنی مماثلت ہونی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ آسانی کے ساتھ نباہ کرسکیں۔ وہ لوگ جو برادری میں رشتہ کرنے کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اسلامی طرز فکر اپنائیں اور اگر برادری میں ہی ایسا رشتہ جو کفو کی رعایت کے مطابق ہو مل جائے تو ایسے رشتے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

☆ برادری کا نقصان

عموماً لوگوں کا یہ خیال ہے کہ برادری سے باہر رشتہ کرنا ان کے لیے باعث عار ہے اور وہ برادری کے سامنے میں اپنی عزت برقرار رکھنے کے لیے اپنے بچوں کی شادی میں غلط فیصلوں کا ارتکاب کربیٹھتے ہیں۔ بعض اوقات برادری میں موجود لڑکے اور لڑکیاں ہم پلہ نہیں ہوتے اور ان میں ذہنی ہم آہنگی کا بھی فقدان ہوتا ہے مگر پھر بھی ان کو رشتۂ ازدواج میں باندھ دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ لڑائی جھگڑے، گھریلو ناچاقیاں اور بالآخر ترکِ تعلق یا خلع تک پہنچ جاتا ہے۔ کبھی برادری میں رشتہ نہ ملنے کی صورت میں بچوں کی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا جاتا ہے جس سے ان کی فطری حق تلفی ہوتی ہے اور وہ بچوں کو غلط قدم اٹھانے پر مجبور کردیتے ہیں۔ اگر بچے حرام امور کا ارتکاب کرلیں تو نہ گھر کی عزت باقی رہتی ہے اور نہ ہی ایمان کی سلامتی برقرار رہتی ہے۔

☆ ہم پلہ برادری کو چھوڑ کر غیر برادری میں رشتہ کرنے کا نقصان

بعض لوگ برادری میں ہم پلہ رشتے کو چھوڑ کر غیر برادری میں رشتے کرنے کے

Scanned with CamScanner

خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوا کر ڈاکٹر، انجینئر یا آفیسر بنا دیتے ہیں ان کے لیے برادری میں سے اگر کوئی رشتہ آئے تو وہ اعلیٰ عہدے پر ناز کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کر دیتے ہیں کہ وہ تو غیر برادری میں ہی رشتہ کریں گے اور مال و دولت کے گھمنڈ میں برادری والوں کو خود کے برابر نہیں سمجھتے اور برادری سے باہر اونچے خاندان میں رشتہ کرنے کے چکروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

اپنے خاندان کو چھوڑ کر غیر برادری میں اچھے حسب ونسب کا رشتہ تلاش کرنا اور پھر مکمل چھان بین کے بعد مناسب خاندان کا ملنا انتہائی مشکل مرحلہ ہے کیونکہ غیر برادری والے یہ سوچتے ہیں کہ جب ان کے اپنے خاندان میں مناسب رشتے موجود تھے تو پھر یہ لوگ خاندان سے باہر رشتہ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ ضرور ان میں ہی کوئی خامی ہوگی جو یہ لوگ ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ سو اس طرح کے خیالات مناسب رشتوں کے لیے مشکلات کا باعث بنتے ہیں۔

(2) شرعی کفو سے عدم واقفیت

☆ کفو کا مطلب

کفو کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے ۱-نسب، ۲-اسلام، ۳-پیشہ، ۴-حریت، ۵-دیانت، ۶-مال۔

☆ غیر کفو میں نکاح

نکاح کفو میں کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ دونوں خاندانوں میں ذہنی ہم آہنگی ہونے سے ان کے مزاج آپس میں میل کھا سکیں لیکن کفو میں رشتہ نہ ملنے کی صورت میں غیر کفو میں بھی نکاح کیا جا سکتا ہے۔ غیر کفو میں نکاح کرنا شرعاً ناجائز نہیں ہے۔ اگر لڑکی کے اولیاء کفو سے باہر نکاح کرنے پر راضی ہوں تو شرعاً یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ اس میں نہ کوئی گناہ ہے نہ کوئی ناجائز بات ہے کیونکہ کفو میں رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے لڑکی کا فطری حق

تلف نہیں کیا جا سکتا اور عمر بھر شادی کے بغیر لڑکی کو گھر بٹھا دینا درست نہیں ہے۔

(3)......وٹہ سٹہ

بعض علاقوں میں یہ رواج عام ہوتا ہے کہ تم اپنی بہن یا بیٹی کا رشتہ دو ہم تمہیں اپنی بہن یا بیٹی کا رشتہ دے دیں گے یہ رسم وٹہ سٹہ کہلاتی ہے۔

☆ وٹہ سٹہ کا فائدہ

وٹہ سٹہ کی رسم سے طے ہونے والے رشتے اگر لڑکے یا لڑکی کی مرضی کے تحت طے کیے جائیں اور ان میں ذہنی ہم آہنگی پائی جائے تو ایسے رشتے دیرپا اور مضبوط ہوتے ہیں۔ مرد و عورت کا رشتہ صرف دو افراد کا ملاپ نہیں ہوتا بلکہ دو خاندان مل کر بیٹھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ اس رشتے میں مضبوطی کی وجہ ان میں پایا جانے والا دوہرا رشتہ ہوتا ہے۔

☆ وٹہ سٹہ کا نقصان

وٹہ سٹہ کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے نقصان بھی بہت زیادہ ہیں۔ بعض لوگ مشروط رشتے کر لیتے ہیں اور وٹہ سٹہ میں یہ طے کر لیتے ہیں کہ اگر ایک رشتہ ختم ہوا تو ساتھ دوسرا بھی ختم ہو جائے گا۔ ایسے مشروط رشتوں کی اسلام میں ممانعت آئی ہے۔ بسا اوقات وہ بچی جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی ہوتی اس کا رشتہ کر دیا جاتا ہے اور ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا کے تحت اس کو قربانی کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ لڑکی کے بالغ ہوتے ہوتے لڑکا بوڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر علم و عمل اور سیرت و کردار کا تفاوت بھی ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے۔ جس کے تحت وہ اس رشتے کو ختم کرنے کے درپے ہوتے ہیں اور شادی کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

(4)......مطالبات وخواہشات

(i) لین دین کا معیار

والدین اور لڑکے، لڑکیوں کی طرف سے خودساختہ لین دین کا معیار قائم کر لیا گیا ہے

Scanned with CamScanner

جبکہ یہ خودساختہ لین دین کا معیار رشتہ ہونے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر مناسب رشتہ مل جائے تو پھر مال و دولت، ساز و سامان، تعلیمی و مالی خودساختہ معیار کو پس پشت ڈال دینا چاہیے اور رشتہ کرتے وقت اس معیار کو نظر انداز کر کے شرعی تقاضے مدنظر رکھنے چاہئیں۔ ورنہ یونہی لڑکیاں گھر بیٹھی رہیں گی اور معاشرتی فتنہ و فساد اولاد کی زندگی پر اثر انداز ہوگا۔

(ii) جہیز کا مطالبہ

مناسب رشتے ملنے میں ایک بڑی رکاوٹ جہیز کا مطالبہ بھی ہے۔ معاشی بدحالی اور مہنگائی کے اس طوفان میں جہیز کا مطالبہ والدین اور لڑکیوں کو اذیت ناک صورتحال سے دوچار کر دیتا ہے۔ بعض اوقات مناسب رشتہ مل جانے کے بعد جہیز کے مطالبے کی عدم تکمیل رشتے کو ناکام بنا دیتی ہے۔

(iii) بری کا مطالبہ

عصر حاضر میں مال و دولت کے لالچ میں مناسب رشتے ملنے کے باوجود ان میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لڑکی کے والدین اچھی سے اچھی بری کا مطالبہ پیش کر دیتے ہیں جس سے دلوں میں محبت بڑھنے کی بجائے وقت سے پہلے ہی کدورتیں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ فینسی کپڑے اور آرائش و زیبائش کی چند چیزوں کے بدلے زندگی کے ساتھی سے بدمزگی کو پروان نہیں چڑھانا چاہیے ورنہ اچھے رشتے ملنا محال ہو جائے گا۔

(iv) کار کوٹھی کا مطالبہ

بعض اوقات لڑکے کے والدین اپنے بیٹے کے لیے ایسی جگہ رشتہ کرنا چاہتے ہیں جو لڑکی جہیز میں کار کوٹھی لے کر آئے یا لڑکی والے اپنی بیٹی کے لیے امیر گھرانے تلاش کرتے ہیں جو کار کوٹھی، بینک بیلنس کے مالک ہوں اور دنیاوی آسائشات سے لبریز ہوں۔ ایسی خواہشات کرنے والے لوگ جب اپنے مطالبات کے حصول میں کامیاب نہیں ہوتے تو پھر اپنے بچوں کی شادیاں کرنے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔

(v) مہر کی مقدار میں عدم مطابقت

مہر کی مقدار میں عدم مطابقت بھی رشتے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ بعض علاقوں

میں مہر کے لیے خطیر رقم مقرر کر دی جاتی ہے جس کی ادائیگی شوہر کے بس میں نہیں ہوتی۔ اور کچھ علاقوں میں مہر کی مقدار اتنی قلیل ہوتی ہے کہ عورت کی حق تلفی کا اندیشہ امڈ آتا ہے۔ جس کے باعث شادی جیسی سنت، رحمت کی بجائے زحمت بن جاتی ہے۔ مہر کی مقدار میں عدم مطابقت سے معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی کمی کے باعث معاشرے میں شرعی مہر مقرر کرنے کا رجحان نہیں ہوتا۔

(vi) عمر میں کمی و زیادتی

عموماً لوگ عمر میں تفاوت کو شادی میں رکاوٹ کا باعث بنا لیتے ہیں۔ لڑکی کا مناسب رشتہ تلاش کرتے کرتے جب اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے تو پھر لوگ یہ کہہ کر اسے پسند نہیں کرتے کہ لڑکی کی عمر زیادہ ہے ہم نے تو کم عمر لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے۔ بعض دفعہ لڑکے کی عمر میں اضافہ رشتے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ ہمارے ہاں شادی کے لیے لڑکے کی عمر تقریباً پچیس تیس سال اور لڑکی کی عمر بیس بائیس سال ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے شادی ہو یا بعد میں عجیب خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اسلامی اصولوں کے تحت دیکھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

(vii) تعلیم کا مطالبہ

موجودہ دور میں عموماً لوگ معاشرے میں اپنی ساکھ بڑھانے کے لیے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم یافتہ بنا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر، انجینئر اور آفیسر بننے کے بعد وہ مستقل معاشی خوشحالی کی دوڑ میں آگے بڑھتے ہیں مگر جب شادی کرنے کا خیال آتا ہے تو پھر رشتے کرتے وقت یہ مطالبہ پیش کر دیا جاتا ہے کہ ان کے لیے رشتہ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانوں میں طے کیا جائے اور پھر جب ان کے ہم پلہ رشتہ نہیں ملتا تو شادی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(viii) نوکری کا مطالبہ

ملک کی معاشی حالت اور بڑھتی ہوئی بیروزگاری کی شرح نے نوجوان نسل کی سوچ کو بہت متاثر کیا ہے۔ والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کی شادی جس جگہ ہو

Scanned with CamScanner

وہ معاشی حالات کو سدھارنے میں ان کے مددگار ہوں۔ مثلاً لڑکے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ لڑکی ڈاکٹر، لیکچرار ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر لڑکی کے والدین دولت مند ہوں تاکہ لڑکی والے اپنے داماد کو بھی کوئی بڑا کاروبار فراہم کرسکیں۔

اسی طرح لڑکی والوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ لڑکا کم عمر ہونے کے علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو اور اچھی شکل وصورت کے ساتھ اعلیٰ عہدے پر بھی فائز ہو۔

اس طرح کے ذہنی معیارات پاکیزہ اور نیک وصالح رشتے ملنے کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

(ix) نوکری کرنے والی خواتین کی ملازمت

عصر حاضر میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے لیے سعی پیہم میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت اختیار کرنا اور ضروریات زندگی کے ہر شعبے میں قدم بڑھانا خواتین کا شیوۂ عام بن چکا ہے۔ لیکن ملازمت پیشہ خواتین کی ملازمت رشتے میں رکاوٹ بنتی ہے کہ ملازمت کرتے کرتے خواتین کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے یا ان کی آزاد خیالی ان کو شادی پر آمادہ نہیں ہونے دیتی ہے۔

(x) ستارے ملاتے رہنا

رشتہ طے کرتے وقت لڑکا اور لڑکی کے ستارے ملانے کی رسم عام ہوتی جارہی ہے۔ ان ستاروں کو ملانے والے لوگ مخصوص قسم کے عاملوں کے پاس جاتے ہیں۔ جو الٹا سیدھا حساب لگا کر کہتے ہیں کہ یہ رشتہ کامیاب ہوگا یا نہیں یہ غیر شرعی اور ہندوانہ رسم ہے۔ نکاح اور تقدیر کے ساتھ ستاروں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اللہ عزوجل کا ارشاد ہے) اور بلاشبہ ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے مزین فرمایا۔ یہ ستارے تین فائدے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں: آسمان کی زینت کے لیے اور شیطانوں کو سنگسار کرنے کے لیے اور علامتیں ہیں جن سے راستہ جانا جاتا ہے۔ جس نے ان کے علاوہ اور کوئی تاویل کی اس نے غلطی کی اور علم سے اپنا حصہ ضائع کردیا اور

اس کا تلف کیا جس کا اسے علم نہیں۔'' (صحیح بخاری:۴/۱۰۷)

(xi) بلند اور خود ساختہ معیار انتخاب

اس دور میں اچھے اور مناسب رشتوں کے ملنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارا بلند اور خود ساختہ معیار انتخاب ہے۔ جب ہم اپنے بیٹے کے لیے رشتہ تلاش کرتے ہیں تو اپنے سماجی معیار سے کہیں اونچا معیار ہم اپنے ذہن میں قائم کرلیتے ہیں۔ لیکن جب ہم خود اپنی بیٹی کے لیے آنے والے رشتے کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ لڑکے والے چاہے سماجی ومعاشی مقام میں ہم سے کتنے ہی اونچے کیوں نہ ہوں وہ صرف ہماری بیٹی کی شرافت، سیرت اور سگھڑپن کو دیکھ کر رشتہ کرلیں اور ہمارا معیار خود بخود تبدیل ہو جاتا ہے۔

جو لوگ اپنے گھر کے آنگن میں خوشیاں دیکھنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ خود ساختہ بلند معیار انتخاب کی بجائے خاندانی شرافت کو مدنظر رکھیں۔ لڑکے میں کسب کمال کی صلاحیت اور لڑکی میں سلیقہ شعاری اور سیرت کو دیکھیں اور اسلامی اصولوں کے تحت رشتہ کریں تو کبھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

(د) رشتہ کرتے وقت مشاورت کی اہمیت اور برکت

مشورے کا معنیٰ

لفظ ''مشورہ، مشاورت'' کا معنیٰ ہے: کوئی شخص کسی معاملہ میں دوسرے کی طرف رجوع کرے تو وہ اس معاملہ میں غور کرکے اپنی رائے بیان کرے اور جس معاملہ میں غور کیا جائے اس کو شوریٰ کہتے ہیں۔ (المفردات:۱/۳۵۶)

مشورے کا حکم......قرآن کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ (پ:۴، آل عمران:۱۵۹)

اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر

لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکل والوں سے محبت کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فہم وفراست میں سب سے بڑھ کر ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ کرنے کا حکم دیا کہ صحابہ کرام سے مشورہ کیا کریں اور یہ حکم امت کی تعلیم کے لیے دیا گیا ہے۔

مشورے کا حکم......حدیث کی روشنی میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا سَعِدَ اَحَدٌ بِرَاْيِهٖ وَمَا شَقِيَ عَنْ مَّشْوَرَةٍ

اپنی انفرادی رائے سے کوئی کامیاب نہیں ہوا اور مشورے کے بعد کوئی ناکام نہیں ہوا۔ (الجامع الصغیر: ۳/ ۳۱)

مشورے کی اہمیت

(۱) مشورہ......سنت الٰہی ہے

مشورہ کرنا سنت الٰہی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمانا تھا تو فرشتوں سے مشورہ فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (پ:۱، البقرہ: ۳۰)

میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

فائدہ

اللہ تعالیٰ نے مشورہ کرنے کے لیے محض اپنے ارادے کا اظہار فرمایا تھا، اطلاع نہیں دی تھی اسی لیے فرشتوں نے یہ سن کر اپنی رائے دینے کی جرأت کی اور عرض کیا کہ ایسے کو اپنا نائب بنائیں گے جو زمین میں فساد برپا کرے گا اور خون ریزی کرے گا؟

پھر فرشتوں نے اپنی رائے پیش کی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ خلافت الٰہیہ ہمیں ملے اگرچہ ان کی رائے قبول نہ ہوسکی۔ اور اللہ رب العزت نے فرمایا:

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (پ:۱، البقرہ: ۳۰)

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا مشورہ تھا جس کا مقصد بندوں کو تعلیم دینا تھا کہ جب علیم وخبیر رب اپنے کام میں مشورہ کررہا ہے تو تم بھی اپنے کاموں میں مشورہ کرو۔

(۲) مشورہ......سنت رسول ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دینی اور دنیاوی امور میں اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے تھے۔ دینی امور کی مثال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کے بعد اذان کا طریقہ مقرر فرمایا اور دنیاوی امور کی مثال یہ ہے کہ آپ نے جنگ بدر میں قیدیوں کے متعلق اپنے اصحاب سے مشورہ کیا، آیا ان کو قتل کردیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور جنگ احد میں مشورہ کیا کہ شہر کے اندر رہ کر کفار سے مقابلہ کیا جائے یا شہر سے باہر نکل کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب منافقین نے تہمت لگائی تو آپ نے ان کے متعلق اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔

البتہ احکام شرعیہ میں آپ کسی سے مشورہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق آپ جس چیز کو چاہتے فرض یا واجب یا حرام یا مکروہ قرار دیتے۔

(تبیان القرآن: ۱۰/ ۶۱۸)

(۳) مشورہ......سنت صحابہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان باہمی مشورہ سے کتاب اور سنت سے احکام مستنبط کرتے تھے اور سب سے پہلا کام جو انہوں نے باہمی مشورہ سے کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا تھا۔ (ایضاً)

مشورے کی فضیلت

(۱) مشورہ کرنے سے......اللہ کی برکت نصیب ہوتی ہے

رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا

Scanned with CamScanner

کر بھیجا تو یہ نصیحت فرمائی۔

اِسْتَشِرْ فَاِنَّ الْمُسْتَشِیْرَ مُعَانٌ وَالْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

مشورہ لیا کرو کیونکہ مشورہ لینے والے کی (من جانب اللہ) مدد کی جاتی ہے اور جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ (جامع الاحادیث:۹/۲۰۵،الرقم:۸۸۴)

(۲) مشورہ کرنا......اللہ کی رحمت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشورہ سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ میں میری امت کے لیے رحمت بنادیا ہے۔

(روح المعانی:۴/۱۰۷)

(۳) مشورہ......کن افراد سے لیا جائے

مشورہ ان افراد سے لیا جائے جو اس بارے میں اچھی واقفیت بھی رکھتے ہیں یا جس چیز کا مشورہ ان سے لیا جارہا ہے اس کے بارے میں تجربہ رکھتے ہیں۔ جن لوگوں سے مشورہ لیا جائے ان میں درج ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے۔

☆ دین دار ہوں۔
☆ سمجھ دار ہوں۔
☆ تجربہ کار ہوں۔
☆ صالح ہوں۔
☆ عاقل و بالغ ہوں۔
☆ راز دار ہوں۔

شادی کرتے وقت جب رشتہ تلاش کریں تو اپنے خاندان کے بزرگ حضرات سے مشورہ کرنا چاہیے اسی طرح بہن بھائیوں سے اور جہاں ان کے رشتے ہوئے ہیں اچھے تعلقات والے لوگوں سے مشورہ لیا جائے۔

(۴) مشورہ دینے والا......امین ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس سے کسی بات کا مشورہ طلب کیا گیا ہو وہ اس بات کا امین ہے۔

(سنن ابوداؤد، الرقم:۵۱۲۸، سنن ترمذی، الرقم:۲۸۳۳، سنن ابن ماجہ، الرقم:۳۷۴۵، مسند احمد:۵/۲۷۴)

(۵) کن امور میں مشورہ......نہیں لیا جاسکتا

جن امور کا حکم شریعت میں آچکا ہے ان میں مشورہ نہیں کیا جائے گا مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ امور کا حکم جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مل چکا ہے تو پھر مشورہ کیسا؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ:۲۲،الاحزاب:۳۶)

اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرمادیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو۔

اسی طرح راز و نیاز کی خبروں میں مشورہ نہ کیا جائے بلکہ یہ کسی کو بتانے کی چیز ہی نہیں اس لیے ظاہر ہی نہ کریں۔

مشورہ نہ کرنے کا نقصان

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو بندہ مشورہ لے وہ کبھی بدبخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خود رائے ہو اور دوسروں کے مشوروں سے مستغنی ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔ (تبیان القرآن:۲/۴۳۰)

مشورے کی دعا

مشورہ کی دعا درج ذیل ہے:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لیے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما۔ (جامع ترمذی:۲/۱۸۶)

Scanned with CamScanner

مشورہ کے فوائد

لڑکے یا لڑکی کے گھر والے جب کسی جگہ کوئی رشتہ دیکھیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھر کے بزرگوں، دوست احباب، گھر کے افراد سے باہمی مشاورت کے بعد حتمی فیصلہ کریں۔ مشورہ کرنے کے بے شمار فوائد ہیں چند ایک درج ذیل ہیں۔

☆...... جب گھر کے بزرگوں کے ساتھ مشورہ کیا جائے گا تو وہ اپنے سابقہ تجربات کو مدنظر رکھ کر مفید مشورے دیں گے اور ان کے دل مطمئن ہوں گے کہ وہ بھی گھر کے افراد سمجھے جاتے ہیں اور ان کو اپنی اہمیت کا احساس ہوگا۔

☆...... گھر کے باقی افراد بہن بھائیوں سے مشورہ کرنے سے گھر میں سب افراد کے دل میں ایک دوسرے کے لیے محبت بڑھے گی اور سب بہن بھائی یہ سمجھیں گے کہ والد یا والدہ کی نظر میں ان کا کوئی مقام ہے۔ خصوصاً جب گھر کے شادی شدہ بڑے بیٹے سے مشورہ لیا جائے تو اس کی خوشی دیدنی ہوتی ہے کہ اس کے والدین نے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے اس سے مشورہ لیا ہے۔

☆...... جس کام میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہو جائے اس کام میں برکت پیدا ہو جاتی ہے اور مشورہ کرنا سنت رسول ہے۔ سنت رسول کی برکت سے اس رشتے میں بھی اللہ کی رحمتیں شامل ہو جائیں گی۔

☆...... جب فیصلہ انفرادیت کی بجائے اجتماعیت پر مبنی ہو تو اس میں پچھتاوا نہیں ہوتا کوئی کسی کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھا ہوتا تو شاید کچھ بہتر فیصلہ ہو جاتا۔

(۵) رشتہ فائنل کرنے سے پہلے استخارہ کرنا

(۱) استخارہ کا لغوی معنیٰ

استخارہ کا لغوی معنیٰ خیر و بھلائی طلب کرنا ہے۔

(۲) استخارہ کیا ہے؟

استخارہ ایک ایسی دعا ہے جس کا مقصد اعانت علی الخیر طلب کرنا ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتا ہے کہ میں جو کام بھی کروں اس میں بھلائی ہو اور جس کام میں بھلائی نہ ہو وہ کام مجھ سے نہ ہو۔

(۳) استخارے کی وجہ تسمیہ

چونکہ اس نماز و دعا میں بندہ اللہ تعالیٰ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ میں نے جس کام کا ارادہ کیا ہے وہ میرے لیے بہتر ہے یا نہیں، آیا میں وہ کام کروں یا نہ کروں؟ اس لیے اس کو استخارہ کہتے ہیں۔

(۴) استخارے کی اہمیت...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(مسند امام احمد: ۲۲/۲)

(۵) اللہ کریم سے مشورہ میں...... انسان کی بھلائی ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرنا انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب نہ کرنا انسان کی بدبختی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ ہونا (ناراض ہونا) انسان کی بدبختی ہے۔ (مسند امام احمد: ۱/۱۶۸)

(۶) استخارے کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ اِلَیَّ فِیْ دِیْنِیْ وَ

Scanned with CamScanner

مَعَاشِیْ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُہٗ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے تجھ سے خیر و بھلائی چاہتا ہوں۔ تیری قدرت کے ذریعہ سے تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں۔ بلاشبہ تو قادر ہے۔ میں قادر نہیں ہوں۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ امور کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش، معیشت اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش (دنیا) اور میرے انجام کار میں میرے لیے شر ہو تو اس سے مجھے پھیر دے اور مجھ سے اس کو پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی جہاں بھی ہو مقدر کر دے۔ پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔

(صحیح بخاری، الرقم: ۶۳۸۲)

(۷) استخارے کی احتیاطیں

استخارہ کرتے وقت درج ذیل احتیاطیں ملحوظ خاطر رکھنی چاہئیں۔

۱......استخارہ نفلی نماز مثلاً تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد یا کسی بھی نفل نماز کے بعد کیا جاتا ہے نہ فرض نماز کے بعد۔

۲......استخارہ کی دعا نماز کے بعد کی جاتی ہے نماز میں نہیں۔

۳......استخارہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

۴......استخارہ کے بعد خواب میں کچھ نظر آئے یہ ضروری نہیں ہے۔ بلکہ دل ایک بات پر مطمئن ہو جائے یا کوئی فیصلہ خواب میں دیکھ لے یا اس کی حاجت پوری ہو جائے یا حاجت

پوری نہ ہو یہی استخارہ ہے۔ خواب کا نظر آنا ضروری نہیں ہے۔

۵......دعا میں کثرت مستحب ہے اور استخارہ بھی دعا ہے اس لیے اس میں تکرار جائز ہے۔

۶......اس یقین کے ساتھ استخارہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں بہتر فیصلہ کرے گا۔

۷......استخارہ کرنے کی صورت میں حاجت پوری نہ ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ناراض نہ ہوا جائے کہ انسان انجام کار کا انتظار نہیں کرتا ہو سکتا ہے کہ یہ اس کے لیے بہتر ہو۔

استخارہ کے متعلق چند اہم امور

(۱) شادی کی غرض سے استخارہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابوایوب) سے فرمایا: تم خطبۂ نکاح کو چھپاؤ، پھر اچھی طرح وضو کرو اور جتنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز لکھی ہے اتنی نماز پڑھو، پھر تم اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کرو اور اس کی بزرگی بیان کرو، پھر یوں دعا مانگو: اے اللہ! تو قادر ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ امور کو خوب جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں فلاں عورت (اس عورت کا نام لے کر کہو) میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہے (تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے) اور اگر اس عورت کے علاوہ کوئی اور عورت اس سے زیادہ میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے۔ (مسند احمد بن حنبل (اردو): ۲/۶۷)

(۲) مفید استخارہ کون سا ہے؟

استخارہ کا درست طریقہ یہ ہے کہ کسی کام کا ارادہ کرنے سے پہلے استخارہ کیا جائے پھر استخارہ سے جس طرف دل مطمئن (Satisfied) ہو جائے وہ کام کر لیں۔ لیکن اگر پختہ ارادہ کرنے کے بعد برائے نام استخارہ کر لیا جائے تو ایسا استخارہ مفید نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

(۳) استخارہ کس وقت کیا جائے؟

جب کوئی شخص خالی الذہن ہو اور دل کسی ایک کام کی طرف مائل نہ ہو رہا ہو تو وہ شخص استخارہ کرے تاکہ دل کسی ایک کام کی طرف مائل ہو جائے اور مختلف قسم کے خیالات سے چھٹکارا مل جائے اور اس کام میں اللہ کی رحمت شامل ہو جائے۔

(۴) کن معاملات میں استخارہ مشروع نہیں؟

جس فعل کی اچھائی یا برائی دلائل شرعیہ سے متعین ہو ان میں استخارہ مشروع نہیں ہے۔ نیز استخارہ ایسے معاملہ میں ہوتا ہے جس میں دونوں جانب اباحت میں برابری ہو۔ جس میں عادتاً، شرعاً یا یقیناً نفع ونقصان دونوں کا احتمال ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص کھانے پینے یا چوری کرنے کے لیے استخارہ کرنے لگ جائے تو یہ مشروع نہیں۔

(۵) تردد ختم نہ ہو تو کیا کرے؟

جب کوئی شخص کوئی جائز کام کرنا چاہتا ہو مثلاً کاروبار شروع کرنا چاہے...... بچے، بچی کا رشتہ کرنا چاہے...... کسی کے ساتھ شراکت پر کوئی کام شروع کرنا چاہے...... کسی جگہ سفر پر جانا چاہے...... یا کوئی اور الجھن در پیش ہو اور تردد ختم نہ ہو رہا ہو کہ آیا اس کام میں میرے لیے بھلائی ہے یا نہیں تو وہ شخص استخارہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔ اور اس کام کی ان دونوں شقوں میں سے ایک شق کو ترجیح دینے پر دل آمادہ ہو جائے گا۔

(۶) استخارہ کتنی بار کیا جائے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر تم یہ غور کرو کہ تمہارا دل کس طرف مائل ہوتا ہے، پس اسی میں خیر و بھلائی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل (اردو): ۲/۶۸، بحوالہ جمع الجوامع، ج: ۹، الرقم: ۲۷۵۷۲)

تشریح وتوضیح

یعنی اگر ایک مرتبہ استخارہ کرنے سے صحیح رہنمائی نہ ہو تو دوسری رات یہ عمل کرے، دوسری رات بھی نہ ہو تو جب تک صحیح صورت حال معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک مسلسل سات مرتبہ یہ عمل جاری رکھے۔

استخارہ کا مسنون طریقہ

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نماز استخارہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دعا کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ”قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝“ اور ”وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ؕ تا یُعْلِنُوْنَ ۝“ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کے بعد وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ پوری آیت پڑھے اور استخارہ کا عمل سات مرتبہ کرے، اگر کوئی شخص نماز استخارہ پڑھ سکے تو وہ دعا سے ہی استخارہ کر لیا کرے۔

(ردالمحتار: ۱/ ۵۰۷-۵۰۸)

استخارے کا فائدہ

استخارہ کرنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کے دل کا رجحان کسی ایک کام کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور جس مقصد کے لیے استخارہ کیا گیا وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کام بندے کے حق میں بہتر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کام سے پھیر دیتا ہے۔ بظاہر انسان کو اس کام میں خیر نظر آتی ہے لیکن قدرت الٰہی سے اس کام میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں اور بندہ اس کام کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اس راستے کی طرف گامزن ہو جاتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور استخارہ کرنے کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ کسی کام کے لیے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لیا جائے اور بلاشبہ اللہ عزوجل سے بہتر کوئی رہنما نہیں اور نہ کوئی خیر خواہ ہے۔

(و) منگنی

جب کوئی اپنے بیٹے یا بیٹی کے رشتے کی بات کہیں چلاتا ہے، سنجیدگی سے غور و فکر کرتا ہے۔ استخارہ کرتا ہے۔ مکمل چھان بین کرتا ہے پھر گھر کے بڑے لوگ جمع ہو کر کوئی تاریخ

طے کرتے ہیں اور نکاح کی بات پکی کر کے خوشی میں ایک دوسرے کا منہ میٹھا کراتے ہیں۔ پھر اظہار مسرت کے لیے بات پکی ہونے کی خوشی میں تحفے دیئے جاتے ہیں۔

منگنی کا معنیٰ و مفہوم

منگنی کا مطلب ہے ''شادی کی نسبت''

''لڑکے اور لڑکی کو شادی کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ منسوب کر دینا'' منگنی ہے۔

منگنی کا فنکشن/فضول رسمیں

(۱) منگنی پر اٹھنے والے اخراجات

آج کل منگنی کی رسم یوں ادا کی جاتی ہے کہ باقاعدہ فنکشن منعقد کیا جاتا ہے۔ برادری میں دکھلاوے یا شہرت کی خاطر لوگ مقروض ہو کر چار و ناچار زبردستی رسم نبھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ منگنی پر اتنے اخراجات بڑھا دیئے جاتے ہیں کہ گویا بس قاضی کو بلا کر نکاح پڑھوانے کی دیر رہ جاتی ہے۔ لوگوں کا اتنا مجمع اکٹھا ہو جاتا ہے کہ بلاوجہ خرچہ بڑھتا جاتا ہے۔

(۲) مٹھائی اور فروٹ کے ٹوکرے

منگنی کے فنکشن میں جانے کے لیے لڑکا یا لڑکی کے والدین مٹھائیوں اور فروٹ کے ٹوکرے تیار کرواتے ہیں تاکہ برادری میں اور دوست احباب میں شہرت حاصل ہو۔ جبکہ یہ فضول رسم اگر نہ ہو تو منگنی پھر بھی ہو سکتی ہے۔

(۳) مختلف ڈشز بنانا

منگنی کی تقریب میں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد شرکت کرتی ہے اور پھر اتنے افراد کے لیے معمولی کھانا بنانا بھی ایک طرح سے آزمائش ہوتی ہے مگر آج کل یہ رواج ہے کہ قسم قسم کے کھانے تیار کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات باقاعدہ فرمائش کے تحت مختلف ڈشز بنائی جاتی ہیں۔ اور پھر غیر شرعی طریقے سے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کھانے کے آداب کا لحاظ کیے بغیر بدمذہب لوگوں کے طور طریقے اپنائے جاتے ہیں۔

(۴) دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دینا

جب لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر منگنی کرنے کے لیے آتے ہیں تو ایک فضول رسم کا بھی رواج عام ہے کہ دلہن کے گھر والے دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دیتے ہیں اور پھر اپنی ساکھ کے بچاؤ کے لیے قرض لے کر مہنگے ملبوسات خریدے جاتے ہیں تاکہ آنے والے وقت میں سسرال میں ان کی بیٹی کو کوئی بات نہ کرے۔ اس رسم کے ادا کرتے ہوئے لڑکی کے والدین عموماً مقروض ہو جاتے ہیں مگر اس فضول رسم کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ لڑکی والے اپنے جگر کے ٹکڑے کو کسی دوسرے کے سپرد بھی کرتے ہیں اور پھر اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے مقروض بھی ہو جاتے ہیں۔ دولہے والوں کو چاہئے کہ وہ اس فضول رسم کو ختم کر کے لڑکی کو اس کے کردار اور اچھی سیرت کے تحت خوش آمدید کہیں۔

(۵) تحفے تحائف دینا

منگنی کی رسم میں لڑکے اور لڑکی کو تحفے تحائف دیئے جاتے ہیں اور جو لوگ اس تقریب میں شریک ہوتے ہیں ان کو بھی تحفے تحائف دینے کے سلسلے میں مختلف قسم کے جھمیلوں میں پڑنا پڑتا ہے۔ اور فضول رسم کو نبھانے میں اپنے اخراجات میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

منگنی کے فنکشن میں غیر شرعی رسمیں

(۱) مرد و عورت کا اختلاط

منگنی کے فنکشن میں بعض غیر شرعی رسمیں بھی ہوتی ہیں مثلاً مرد و عورت کا اختلاط ہوتا ہے۔ شرعی پردے کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ لڑکے اور لڑکی کے گھر والے، عزیز و اقارب، دوست و احباب کھلے عام ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

(۲) وڈیو بنانا

آج کل منگنی کی تقریب میں ایک اور غیر شرعی رسم کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مرد و زن کے اختلاط جیسے بیہودہ رواج کے ساتھ ساتھ وڈیو فلم بھی بنائی جاتی ہے۔ اور شرعی قوانین کی خلاف ورزی کر کے خوشیاں تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۳) دولہے کو انگوٹھی پہنانا

زیورات اور بناؤ سنگھار کا استعمال خواتین کا شعبہ ہے مگر آج کل سونے کی انگوٹھی مردوں کو بھی پہنائی جاتی ہے۔ اور شریعت کے دائرے سے باہر نکل کر خود ساختہ رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ مرد کے لیے سونا پہننا جائز نہیں مگر پھر بھی لڑکی کے والدین اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے چکروں میں فضول اخراجات پر روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔

(۴) ناچ گانا اور تصاویر بنانا

غیر محرم مرد و عورت منگنی کی تقریب میں کھلے عام گھومتے ہیں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں میں ناچ گانے اور گانے باجے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور نوجوان ایک دوسرے کی تصویریں بناتے ہیں۔ اس رسم میں بھی شریعت کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ خطیر رقم بھی خرچ کی جاتی ہے۔

والدین کو ہدایات

(۱) والدین کی ذمہ داری

والدین، بہن بھائی اور عزیز و اقارب کو چاہیے کہ وہ ان غیر شرعی رسومات کا بائیکاٹ کریں۔ اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے منگنی کی رسم ادا کریں۔ لڑکے کی ماں یا بہن لڑکی کو انگوٹھی پہنائے۔ گانے، باجے، وڈیو فلم، تصاویر بنانا، مرد و زن کا اختلاط یہ سب ناجائز ہے۔ لڑکی کے گھر والوں میں سے مرد حضرات لڑکے سے ملیں اور معاملات طے کریں۔ پردے کا مکمل انتظام ہونے کی صورت میں جائز رسومات کی ادائیگی میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۲) والدین کی ذہن سازی

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی شادیاں شریعت کے دائرے میں رہ کر کریں۔ نکاح کرنے کا مقصد گناہ سے بچنا ہوتا ہے۔ منگنی ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے لیکن اس موقع پر عموماً لوگ اتنا خرچہ کر دیتے ہیں کہ فضول رسومات کی ادائیگی کرتے کرتے سینکڑوں گناہ کر جاتے

ہیں۔ فضول کاموں میں خرچہ کرنے کی بجائے اسی رقم میں اپنی شرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً شادی کے بعد دولہا دلہن کے لیے رہائش کا مسئلہ ہوتا ہے تو والدین کے ساتھ مصلحت کے تحت علیحدہ رہائش کا بندوبست کر لے۔ نان و نفقہ عورت کا بنیادی حق ہوتا ہے تو اگر لڑکے کا کاروبار بہتر نہ ہو تو یہی رقم روزگار کے حصول کے لیے خرچ کی جاسکتی ہے۔ عورت کی پرسکون زندگی کے لیے پہلے سے انتظامات کر لینے چاہئیں۔

درسِ ہدایت

افسوس! صد افسوس! مسلمان موجودہ دور میں اپنے مال و دولت کو ایسی غلط قسم کی رسومات پر خرچ کر رہے ہیں جن کا دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لوگ منگنیوں اور شادیوں پر بلا ضرورت کثیر مال خرچ کر کے شرعی قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں دین و دنیا کی بھلائی حاصل کرنے کی بجائے عذاب کے مستحق ہو رہے ہیں۔

ذرا سوچئے!

اگر مسلمان اپنی جان و مال اور بے پناہ صلاحیتوں کو دین کی ترویج و اشاعت کے لیے خرچ کریں تو ان کی دنیا و آخرت سنور جائے گی۔ اسی رقم سے مساجد و مدارس، مسافر خانے، یتیم خانے اور ہسپتال بنوائے جائیں تو اللہ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے/لڑکی کے لیے احتیاطیں

(۱) نکاح میں تاخیر نہ کی جائے

جب منگنی کے ذریعے دو افراد مرد و عورت کی نسبت ایک دوسرے کے ساتھ طے کر دی جائے تو پھر بلا ضرورت نکاح میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات طویل عرصہ گزرنے میں بہت سی غلط فہمیاں جنم لے لیتی ہیں۔ فضول رسم و رواج کی ادائیگی مثلاً عید اور دیگر مواقع پر مٹھائیوں کے ٹوکرے اور ملبوسات و زیورات اور تحفے تحائف کا سلسلہ بعض اوقات نقصان دہ ہوتا ہے اس لیے ان مواقع پر اس کے خلاف عمل کرنا باعث عار سمجھا جاتا ہے تو بہتری اسی میں ہوتی ہے۔ لڑکا لڑکی کی نسبت کو نکاح کے مقدس رشتے میں تبدیل کر دیا جائے۔

Scanned with CamScanner

(۲) منگنی تڑوانا مناسب نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (پ:۲،البقرہ:۱۹۰)

مگر حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

بعض لوگ دوسروں کی منگنی اس لیے تڑا دیتے ہیں تا کہ وہ اپنے کسی عزیز سے رشتہ جڑوا سکیں۔ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ بلکہ اگر کسی مسلمان کا رشتہ ایک جگہ ہو جائے تو کسی اور کو اجازت نہیں کہ وہ دوسرا رشتہ وہاں پیش کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی کسی خرید وفروخت میں کسی کے سودے پر سودا کرے اور اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ مرد اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام دے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح:۱۹/۷)

(۳) یہ منگنی ہے......نکاح نہیں

منگنی صرف نکاح کا پیغام ہے یا نکاح کا وعدہ کرنے کا نام ہے۔ ان کے لیے نکاح جیسے احکامات نافذ نہیں ہوئے۔ اس عورت کے ساتھ خلوت یا انفرادی طور پر ملنا جلنا درست نہیں ہے۔ منگیتر منگنی کے باوجود ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔ اجنبی کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام وناجائز ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ ہاں کسی محرم کی موجودگی میں بیٹھ سکتا ہے۔ (صحیح بخاری:۳۳۹/۹،صحیح مسلم:۱۰۹/۹)

(۴) موبائل پر منگیتر سے بات کرنا کیسا؟

نوجوان لڑکے لڑکیوں کے موبائل پر بات کرنے سے خطرناک حد تک نتائج سامنے آتے ہیں۔ لیکن اگر مجبوری کے تحت مرد وعورت کو بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو

عورت کا لہجہ اتنا نرم نہ ہو کہ مرد کے دل میں وسوسے پیدا ہوں اور وہ دوبارہ بات کرنے کی خواہش کا اظہار کرے۔

(حقیقت احوال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر) ظاہر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد سے ٹیلی فون کے ذریعے ضروری بات کرنا جائز ہے کیونکہ اس سے روکنے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لیکن عورت کے لیے ضروری ہے کہ مرد سے بات کرتے ہوئے (گفتگو میں) نرمی اختیار نہ کرے اور نہ ہی اچھی بات کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے۔ اور اس کا مرد کے ساتھ کلام صرف اتنا ہو جتنا کہ کسی ضرورت کے وقت شرعاً ہو سکتا ہے۔ (جامع احکام:۳۶۷/۴)

درس ہدایت

مرد وعورت منگنی ہونے کے باوجود بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہوتے ہیں۔ جو بغیر کسی ضرورت کے شرعاً ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کر سکتے۔ مگر ضرورت کے تحت کوئی مجبوری ہو تو بات کی جاسکتی ہے مثلاً کسی ناخوشگوار حادثے کی اطلاع دینے کے لیے یا ایک دوسرے کے خیالات جاننے کے لیے منگنی کے وقت چند لمحوں کے لیے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ مگر ایسی گفتگو جس سے ایک دوسرے سے میل ملاقات کا رجحان بڑھے۔ شوق وخواہشات جنم لیں جائز نہیں ہے بالخصوص مروجہ طریقہ کار جس میں پیکیج کر کے لمبی لمبی کالز کی جاتی ہیں جائز نہیں ہے۔ اسی طرح SMS کا بھی یہی طریقہ ہے کہ ضروری بات چیت تو کی جاسکتی ہے مگر جائز طریقے سے۔ بے ہودہ اور غلط قسم کے اشعار کا تبادلہ اور فحش گفتگو کی ممانعت ہے۔

منگنی سے پہلے منگیتر کو دیکھنے کا شرعی حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منگیتر کو دیکھنے کے بارے میں فرمایا:

"اس عورت کو دیکھ لو! تم دونوں کے درمیان محبت قائم رکھنے کے لیے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔"

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، الرقم:۱۰۸۷، سنن نسائی، کتاب النکاح، الرقم:۳۲۳۷)

منگیتر کی تصویر دیکھنا

عصر حاضر میں یہ پہلو بڑا دلخراش اور دردناک ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد منگیتر کو

Scanned with CamScanner

اپنی بیٹی دکھانا پسند نہیں کرتے اس کے برعکس تصویر بھیج دیتے ہیں۔ یہ تصویر اجنبی فوٹوگرافر بناتا ہے اگر یہ تصویریں فوٹوگرافر کے پاس رہ جائیں یا کوئی اور شخص رکھ لے تو پھر بہت بڑے فتنہ وفساد کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور جو کام سنت نبوی کے خلاف ہو اس کا نتیجہ بھی درست نہیں ہوتا۔

(ذ) شادی سے پہلے طبی معائنہ

متعدد ترقی یافتہ ملکوں نے شادی سے قبل طبی معائنہ کا قانون پاس کیا ہے۔ اسلام اس سلسلے میں اولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس قسم کی طبی جانچ سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ میاں بیوی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ پھر آگے چل کر ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے بڑی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے ایسے لڑکے اور لڑکیاں جو کسی متعدی امراض میں مبتلا ہوں اور وہ شادی کے خواہشمند ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ شادی نہ کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جذامی سے ایسے علیحدہ ہو جیسے شیر سے علیحدہ رہتے ہو۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۵۷۰۷)

ایک اور جگہ پر فرمایا:

''بیمار (اونٹ) کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۵۷۷۱)

(۱) شادی سے پہلے طبی معائنہ کی ضرورت

حدیث مبارکہ میں ہے:

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (مسلم، الرقم:۴۵)

ڈاکٹر وجیہ زین العابدین نے اپنے رسالہ ''اسلام اور جنسی تربیت'' میں لکھا ہے۔ اس حدیث پاک

''نہ خود نقصان اٹھاؤ، نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ'' (سنن ابن ماجہ، الرقم:۲۳۴۰-۲۳۴۱)

وغیرہ سے میں یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ لائق اور مناسب عورت کے انتخاب اور اس سے مضرت کے دفعیہ کے لیے اس لڑکے کو اذیت سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی

نظام میں شادی سے قبل طبی جانچ کا جو عمل مقرر ہے اس کو رواج دیا جائے۔ خاص طور پر یہ جاننے کے لیے بھی کہ کس قسم کی عورتیں زیادہ بچے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ کون سے مرد متعدی امراض سے محفوظ ہیں۔ ان میں کوئی نامرد پاگل یا کوئی لڑکی بانجھ تو نہیں ہے؟

مردوں کی جسمانی صحت کی سلامتی کے لیے ان کے اندر نکاح کی صلاحیت ہو۔ اس لیے کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

''تم میں جو کوئی نکاح کی صلاحیت رکھے اسے شادی کر لینی چاہئے۔''

(صحیح بخاری، الرقم:۱۹۰۵)

نکاح کی استطاعت سے مراد سکونت اور شادی کے دیگر ضروری اسباب کی فراہمی ہے۔ اس سے مراد جنسی قوت بھی ہے۔

(۲) شادی سے پہلے طبی معائنہ کا فائدہ

شادی سے پہلے طبی معائنہ کروا لینے سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ نقص اور کوتاہی کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور کمزوری یا بیماری جو کچھ درپیش ہو اس کا ازالہ ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ بروقت علاج سے شادی کے بعد مسائل پیدا نہیں ہوتے۔

(۳) جنسی طبی معائنہ کروانے کی وجوہات

جنسی طبی معائنہ کروانے کی چند وجوہات درج ذیل ہیں۔

(۱) شادی سے پہلے لڑکی کو چاہئے کہ وہ کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے اپنے اعضاء تناسل چیک کروالے تاکہ پتہ چل سکے کہ لڑکی کا پردہ بکارت سلامت ہے یا نہیں۔ نرم ہے یا سخت ہے اور یہ بہت نازک ہے یا مضبوط ہے تاکہ شب زفاف کے بعد لڑکا اس پر کوئی الزام تراشی نہ کر سکے کہ میں نے خون نہیں دیکھا یا کوئی اور بات وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کیا لڑکی کے بظر یعنی شرمگاہ کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا دانہ جو شہوت کے وقت ابھر جاتا ہے کیا وہ سوجا ہوا تو نہیں یا اس میں کوئی رکاوٹ تو نہیں کیونکہ ان تمام چیزوں کا علاج ممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) لڑکے کو اپنے عضو خاص کو چیک کروانا چاہئے کہ وہ سکڑا ہوا یا بالکل اندر تو نہیں دھنسا ہوا یا ابھی ختنہ تو نہیں ہونے والا کیونکہ لڑکے کا اگر ختنہ نہ ہوا تو شادی کے بعد عورت میں مختلف بیماریاں پیدا کر سکتا ہے۔اور غیر مختون ہونے کی وجہ سے عضو خاص میں جراثیم اور میل کچیل نفرت کا باعث بنتے ہیں۔

(۳) لڑکے یا لڑکی میں سے اگر کوئی کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہو تو بروقت پتہ چلنے سے بروقت علاج بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

(۴) شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو طبی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔جن پر عمل کر کے وہ اپنی ازدواجی زندگی صحیح سلامت گزار سکتے ہیں۔اور وہ ازدواجی زندگی کے دوران ایسی حرکتوں سے اجتناب کرتے ہیں جو ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

باب نمبر 3

(الف) شادی کے دن کا تعین

شادی کے لیے دن مقرر کرنے کے لیے لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں اور گھر کے بڑے بزرگ حضرات بیٹھ کر باہم مشورے سے مناسب دن مقرر کر لیتے ہیں لیکن کچھ جاہل لوگ صفر کے مہینے میں شادی کرنا اچھا نہیں سمجھتے۔

ماہ صفر کو منحوس جاننا

ماہ صفر (محرم شریف کے مہینے کے بعد والا مہینہ) کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے۔خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (منحوس) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔حدیث میں فرمایا کہ صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔اس کے علاوہ اپنی اپنی خاندانی اور برادری کی ریت ورسم کے مطابق دوسری بعض تاریخوں میں شادی کرنا منحوس اور نقصان دہ جانتے ہیں۔یہ سب توہمات خلاف شریعت ہیں مہینے کی ہر ایک تاریخ میں شادی کرنا جائز ہے۔(بہار شریعت:۱۰/۲۱۴)

(۱) بچی کی رائے کی ضرورت واہمیت

شوہر کا انتخاب عورت کا آخری حق ہوتا ہے۔عورت کی رضامندی کے بغیر جبری نکاح جائز نہیں۔کیونکہ عورت نے ایک مرد کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنی ہوتی ہے اس لیے اگر وہ دل سے اس رشتے کو قبول کرے گی تو ہی ازدواجی زندگی خوشگوار اور کامیاب گزرے گی۔شادی کے دن کا تعین کرتے وقت بھی عورت کی رائے لینا بہت ضروری ہے۔

(۲) عورت سے رائے لینے کا بہترین طریقہ

شادی کے دن کا تعین کرنے کے لیے عورت سے رائے لی جائے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھر کی عورتیں لڑکی سے اس کی ماہواری کی تاریخ پوچھیں اور پھر اپنے محرم مرد حضرات سے مشورہ کر کے شادی کا دن متعین کریں اور پاکیزگی کے دنوں میں شادی کریں۔

(۳) عورت سے رائے لینا کیوں ضروری ہے؟

شادی عورت کی فطری ضرورت بھی ہے اور مرد کے لیے عورت تسکین کا باعث ہے۔ عورت سے رائے لے کر اس کی پاکیزگی کے دنوں میں شادی کے دن کو متعین کیا جائے تاکہ شب زفاف میں بدمزگی نہ ہو۔ حیض کی حالت میں مرد عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم نہیں کر سکتا کیونکہ ان دنوں عورت تکلیف کی حالت میں ہوتی ہے اور شرعی طور پر بھی یہ جائز نہیں۔ شادی جنسی تسکین کا ذریعہ ہوتی ہے اور ہر مرد و عورت کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ شب زفاف میں جنسی تسکین حاصل کریں اور پھر مرد و عورت کی زندگی کے آغاز کی پہلی رات ان کے لیے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اس لیے عورت سے رائے لے کر شادی کے دن کا تعین کیا جائے۔

(۴) شادی کے دن کا تعین کرتے وقت ایک قبیح رسم

ہمارے معاشرے میں عموماً یہ رواج عام ہے کہ جب لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر دن لینے کے لیے جاتے ہیں تو لڑکی کے والدین لڑکے کے گھر والوں کو یا پھر جتنے افراد دن لینے آتے ہیں سب کو کپڑے دیتے ہیں۔ یہ ایک قبیح رسم ہے۔ لڑکی کے والدین پہلے ہی بیٹی کے جہیز کی تیاری اور شادی کے اخراجات کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں۔ اس صورت میں کپڑے دینا ان پر بھاری بوجھ ہوتا ہے اور پھر کپڑے انتہائی قیمتی ہوں تو عزت ہوتی ہے دوسری صورت میں اگر کپڑے کم قیمت کے ہوں یا نہ دیئے جائیں تو بیٹی کو شادی کے بعد طعنے دیئے جاتے ہیں۔ اسلام میں اس رسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(ب) آغاز شادی کی رسومات

شادیوں میں مختلف قسم کی رسمیں اپنائی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں نئی نئی رسمیں اور ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے الگ الگ ہیں۔ یہ جاننا چاہئے کہ رسموں کی بنا عرف پر ہے کوئی ان کو شرعاً واجب یا سنت یا مستحب نہیں سمجھتا لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس وقت تک اسے حرام یا ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے مگر یہ بات ضروری ہے کہ رسموں کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی حرام فعل میں مبتلا نہ ہو بعض لوگ رسموں کی اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑتا ہے تو پڑے مگر رسم نہیں چھوڑ سکتے۔ ایسی رسمیں جن میں حرام و ناجائز باتیں ہوں وہ بھلا کیسے جائز ہو سکتی ہیں۔ (خلاصہ عبارت بہار شریعت: ۷/۶۹)

(1) ڈھولکی اور گیت

بعض گھروں میں عموماً رواج ہوتا ہے کہ تقریباً شادی سے ایک ہفتہ پہلے محلہ یا رشتہ کی عورتیں شادی والے گھر میں جمع ہوتی اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی۔ عورتیں رات کو دیر تک بیٹھی عشق و ہجر و وصال کے گیت گاتی ہیں۔ وہ عورتیں جو اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو برا اور معیوب جانتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر وہ بھی اس محفل میں شریک ہوتی ہیں۔

نیز ایسی محفلوں میں کنواری لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا اور سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا ان کے اخلاق و عادات پر کہاں تک اثر پڑے گا۔ ڈھولکی اور گیت کی یہ ناپاک رسم چند گھرانوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہے۔

یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا اور مجلس میں موجود مردوں عورتوں کو لچھے دار سنانا...... خصوصاً اس ملعون بے حیا رسم کا عورتوں کے مجمع میں ہونا...... ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا...... قہقہے اڑانا...... اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظیاں سکھانا...... ایسی

Scanned with CamScanner

رسم میں انتظام کرنے والے لوگ غضب خداوندی کے سزاوار ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (پ:۲۱،لقمان:۶)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ کلام خریدتے ہیں تا کہ بغیر سوچ بوجھ کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں۔

☆ گانے باجے کا حکم

حضرت سیّدنا امام الحرمین عبدالملک بن عبداللہ جوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ (یعنی والد محترم) حضرت سیّدنا ابومحمد عبداللہ جوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ گانے باجے سننا گواہی مردود ہونے کا موجب نہیں بلکہ اس پر اصرار کرنے سے یہ مردود ہوتی ہے اور عراقیوں اور ہمارے عظیم شافعی ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے قطعی طور پر گناہ کبیرہ قرار دیا اور حجۃ الاسلام حضرت امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر (اردو):۲/۷۴۸)

☆ محفل موسیقی کا انعقاد

موجودہ دور میں رات کو محفل موسیقی کے انعقاد کا رواج بھی مقبول ہو رہا ہے ایسی محفلیں منعقد کروانے والے ادارے بھی عروج پر ہیں مختلف قسم کے بینڈ ز بھی نوجوانوں میں مشہور ہیں۔ شہروں میں یہ جدید بینڈ ز اپنی آواز کا جادو جگاتے ہیں تو دیہات میں جاگیردار اور زمیندار شادی کے موقع پر موسیقی اور مجرے کی محفلیں منعقد کرنے میں عار نہیں سمجھتے۔ ایسی روایات سراسر غلط اور گناہ کبیرہ میں شمار ہوتی ہیں۔

☆ خوشی کے موقع پر دف بجانا

خوشی کے موقع پر دف بجانے کی اجازت ہے۔ لیکن مشروط۔ ایک تو یہ کام صرف نابالغ چھوٹی بچیاں کریں۔ دوسرے قومی وملی نغموں کے ساتھ، جن میں آباؤ اجداد کے قومی کارناموں یا ان کے خاندانی شرف ومجد کا تذکرہ ہو۔ فلمی دھنوں پر عشقیہ اور بازاری قسم کے

گانوں کا قطعاً کوئی جواز نہیں۔

گانے باجے کی مذمت ...... حدیث کی روشنی میں

☆ دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت

دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔

(۱) نعمت کے وقت باجا۔ (۲) مصیبت کے وقت چلانا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر (اردو):۲/۳۸۵، بحوالہ، الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:۷/۷۹۹)

☆ بروز قیامت کانوں میں سیسہ

جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عزوجل بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا۔ (ایضاً، بحوالہ ابن عساکر:۵۱/۲۶۳)

☆ گانا، غیرت کو برباد کرتا ہے

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ شہوت کو ابھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔

(تفسیر در منثور:۶/۵۰۶، شعب الایمان:۴/۲۸۰، الرقم:۵۱۰۸)

☆ گانے والے پر دو شیطان مسلط

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ گاتا ہے اللہ اس پر دو شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اس کے کندھوں پر بیٹھ کر اس کے چپ ہونے تک اپنی ایڑھیوں سے اس کے سینے پر مارتے رہتے ہیں۔“

(تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۱)

(2) دعوتی کارڈ

دعوتی کارڈ کی تقسیم بھی شادی کی رسومات کا حصہ بن چکے ہیں۔ اب کوئی امیر ہو یا غریب شادی کے موقع پر خاص مہمانوں کو دعوت دینے کے لیے دعوتی کارڈ تیار کروائے

Scanned with CamScanner

جاتے ہیں۔ان میں اگر فضول خرچی ہو تو پھر جائز نہیں ورنہ جائز۔

(3) لائٹنگ

شادی کے موقع پر کچھ لوگ ہفتہ پہلے ہی گھر پر لائٹنگ کر دیتے ہیں بعض لوگ دور دور تک قمقموں سے جگمگاتی ہوئی آرائشی محرابیں تیار کراتے ہیں۔ یہ لائٹنگ کئی روز تک جاری رہتی ہے۔ یہ ایک فضول رسم ہے۔ دنیاوی چمک دمک کے پیچھے خواہ مخواہ ہزاروں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔اس سے بچنا چاہیے۔

(4) قرآن خوانی/محفل ذکر الٰہی کا انعقاد

مذہبی گھرانوں میں شادی سے قبل قریب قریب دنوں میں گھروں میں قرآن خوانی اور ذکر الٰہی کی محفلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ مرد و عورت کی خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ ایسا کرنا جائز اور مستحب ہے کہ اللہ کی رضا کے حصول اور اس کے شکرانے کے ساتھ اپنی خوشیوں کا آغاز کیا جائے۔ (الحمدللہ! راقم الحروف نے ایسا ہی کیا تھا)

(5) دولہے، دلہن کو مائیوں بٹھانا

یہ ایک مشہور رسم ہے۔ اس میں لڑکی/لڑکے کو گھر بٹھا دیا جاتا ہے۔ شادی سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے۔

(i) شرعی حیثیت

دولہے، دلہن کو مایوں بٹھانے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایک معاشرتی رسم ہے۔ لیکن اگر اس رسم میں خلاف شرع باتیں شامل ہو جائیں مثلاً بے پردگی، گانا بجانا، مردوں و عورتوں کا اختلاط وغیرہ تو ان محرمات کے سبب یہ حرام ہوگی۔

(ii) زرد کپڑے پہنا کر ابٹن ملنا

شادی سے کچھ دن پہلے مائیوں کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں لڑکی کو زرد کپڑے پہنا کر ابٹن لگا کر گھر بٹھا دیا جاتا ہے اب اس کا گھر سے نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ اس گوشہ نشینی کو مائیوں بٹھانا کہا جاتا ہے۔

(iii) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

دولہا دلہن کو خوشبو یعنی ابٹن ملا جائے تو کوئی حرج نہیں کہ یہ ابٹن ایک طرح کی خوشبو ہے اور خوشبو استعمال کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ لیکن ان کاموں کے ساتھ حرام رسمیں گانا بجانا، عورتوں مردوں کا خلط ملط ہونا بیہودہ مذاق سب بند کر دیئے جائیں۔

(اسلامی زندگی، ص:۲۶)

(iv) نامحرم کو ابٹن ملنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ابٹن ملنا جائز ہے اور کسی خوشی پر گڑ کی تقسیم اسراف نہیں اور دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ و ممنوع نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے۔ یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ اور عورت و مرد کے مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: ۲۲/۲۴۵)

(v) مائیوں کے بعد گھر سے باہر نکلنا کیسا؟

مائیوں کے بعد لڑکا لڑکی کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا اور بعض لوگ ان کے ساتھ چھری، چاقو رکھتے ہیں تاکہ ان کو بھوت نہ چمٹ جائے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ گھر سے باہر نکل سکتے ہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ صبح شام آیت الکرسی پڑھ کر خود پر دم کر لیا جائے۔ اور دلہن کو الگ کمرے میں بٹھانا کوئی ضروری نہیں نہ ہی گھر کے سارے افراد سے بول چال، بات چیت بند کی جانی چاہیے۔

(6) تیل/رسم حنا

تیل مہندی کی رسم مختلف علاقوں اور برادریوں میں مختلف طریقوں سے ادا کی جاتی ہے۔ رسم حنا ایک عرصہ سے چلی آ رہی ہے۔ اگر اس میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(i) تیل مہندی میں ہوتا کیا ہے؟

بعض علاقوں میں رواج ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر اور لڑکے والے لڑکی

Scanned with CamScanner

والوں کے گھر مہندی لے کر جاتے ہیں۔ دولہے کے گھر کی خواتین دلہن کے گھر آ کر اس کو مہندی لگاتی ہیں۔ خواہ انہیں کتنا ہی سفر کر کے آنا پڑے۔ جبکہ بعض علاقوں میں محض قرب و جوار کے عزیز واقارب، ہمسائے یا دوست احباب مہندی لے کر آتے ہیں۔ رات کے وقت نوجوان لڑکیاں اور چھوٹے بچے بچیاں ہاتھوں میں مہندی اور موم بتیاں، قندیلیں اور پھلجھڑیاں وغیرہ پکڑ کر اور بھڑکیلے رنگ کے لباس زیب تن کر کے دولہا یا دلہن کے گھر جاتی ہیں۔ گھر والے مہمانوں کے لیے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔

(ii) تیل مہندی کی رسم میں قبیح حرکات

جب رسم حنا کا آغاز ہوتا ہے تو اس رسم میں بہت سی قبیح حرکات بھی شامل ہوتی ہیں۔
مثلاً

(۱) مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے۔ بے پردگی کی انتہاء ہوتی ہے۔

(۲) عورتیں بن سنور کر مردوں کے سامنے جاتی ہیں۔ مخلوط ماحول میں بہت سی غیر اخلاقی باتیں رونما ہوتی ہیں۔

(۳) دلہن کو مہندی لگانا اگرچہ مستحب عمل ہے مگر اس رسم میں دولہے کو بھی مہندی لگائی جاتی ہے جو ناجائز فعل ہے۔

(۴) ناچ گانے، ڈھول باجے کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے۔

(iii) پیارے آقا کی بعثت کا مقصد.....گانے باجے ختم کرنا

رسم حنا میں ناچ گانا، نامحرموں کا چھونا، عورتوں مردوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ پیارے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد گانے باجے ختم کرنا بھی تھا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور مجھے تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا ہے۔ (مشکوۃ شریف: ۳۳۲/۲)

درس عبرت

افسوس! صد افسوس!

جس فعل کو ختم کرنا مقصدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور ایسا فعل کرنے پر سخت وعید ہو۔ دوسری طرف مسلمانوں کا یہ حال ہو کہ وہ اسے کرتے وقت عار محسوس نہ کریں۔ ماں باپ اسے بے غیرتی نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی سڑک پر ناچ رہی ہے، غیر محرم مردوں کے سامنے بھنگڑے ڈال رہی ہے۔ رشتہ دار یہ کہیں کہ خوشی میں (معاذ اللہ) سب چلتا ہے۔ اگر تیل مہندی پر گانا باجا نہ ہو تو سمجھا جائے کہ یہ شادی نہیں جنازہ ہے (العیاذ باللہ) صد افسوس! ایسی حرکات پر.....توبہ کرنی چاہیے۔

(7) ناچ رقص

شادی کی تقریب میں تیل مہندی کی رسم کے رات دیر تک بعض دفعہ پوری پوری رات گانا، ڈھول تماشا، ناچ رقص کی بے ہودہ اور مذموم حرکات کی جاتی ہیں۔ ان لغویات و خرافات کی تردید اسلامی تعلیمات میں بالکل واضح ہے۔ اس کے باوجود لوگ ان بے ہودہ اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب نہیں کرتے۔ بلکہ ان قبیح و تشنیع حرکتوں کو مختلف طریقوں سے اپنایا جاتا ہے۔

(i) شادی میں دو قسم کے ناچ

شادی بیاہ کی تقریب میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے۔ دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی یا مراثن ناچتی ہے اور کمر کو لہے مٹکا مٹکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشا کرتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ناچ ناجائز و حرام ہیں۔

درس عبرت

رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں۔ یہ کانوں کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس

کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف چل کر داد دیتے ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدکاری بھی کر لیتے ہیں یہ اصل زنا ہے۔

(ii) ہیجڑے اور مخنث کو دعوت

بعض لوگ اس طرح کی محفل میں ہیجڑے اور مخنث نما مردوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اور اپنی محفل کو ان سے مزین و آراستہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مردوں پر لعنت کی گئی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔ ایسے لعنت زدہ مردوں پر کثیر رقم خرچ کر کے ایسی بیہودہ محفل کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

(8) گانا باندھنا

تیل مہندی کی رسومات میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ دولہے کو اس کے ماموں اور دلہن کو اس کے ماموں گانا باندھتے ہیں جو بارات تک دونوں پہنے رکھتے ہیں۔ شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

(9) آتش بازی

تیل مہندی کی تقریب کے اہتمام پر آتش بازی کی جاتی ہے۔ جو انتہائی فضول اور بے ہودہ رسم ہے۔ رات کے وقت آتش بازی سے اردگرد کے لوگوں کے آرام میں خلل پڑتا ہے۔ یہ ایک قسم کا تخریبی بھونچال ہوتا ہے۔ یہ فعل حرام اور اس میں مال کا ضیاع ہے۔ ایسا کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔

(i) شیطان سے تشبیہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○ (پ:۱۵، بنی اسرائیل:۲۶-۲۷)

اور اپنا مال فضول خرچی سے مت اڑاؤ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

درس ہدایت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا فرمائی اور دولت بخشی کہ وہ اس دولت کو اپنے رب کی اطاعت و بندگی کے کاموں میں صرف کرے۔ اپنی ضروریات اور مفید کاموں کے لیے صرف کرے۔ اللہ کریم کا شکر بجا لائے مگر یہی انسان اپنی دولت کو فضول کاموں میں اڑاتا ہے۔ اپنے عظیم رب کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو یہ شیطانی راستہ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ شیطان سے وفاداری نہیں تو اور کیا ہے؟ وقتی نمائش اور واہ واہ کے لیے اپنے مال کو خرچ کر ڈالنا کہاں کی عقل مندی ہے؟

اگر گھر کی مائیں، بہنیں، بزرگ حضرات اپنے بچوں کو خدا اور رسول کے احکام کی تعمیل کی ترغیب دیں تو ان فضول خرچیوں سے رکا جا سکتا ہے۔ دین و دنیا کی بھلائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ii) جان اور مال کا نقصان

بسا اوقات آتش بازی سے کوئی نہ کوئی نذر آتش ہو جاتا ہے۔ کسی کے ہاتھ پاؤں جل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی فضول رسم کو ادا کرتے کرتے جان و مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ وہ گھر جو خوشیوں کا گہوارہ بننا چاہیے ماتم کدہ بن جاتا ہے۔

(11) ویڈیو اور فوٹو گرافی

اب ہمارے دور میں ایک نئی بلا رسم کے طور پر گھر گھر میں جنم لے رہی ہے۔ وہ ویڈیو اور فوٹو گرافی ہے۔ شادی بیاہ کے موقع پر ویڈیو اور فوٹو گرافی معمول بنتی جا رہی ہے۔ پہلے صرف فوٹو گرافی کی جاتی تھی اب ویڈیو فلم شادی کا لازمی جز و تصور ہونے لگی ہے۔ مایوں سے لے کر مہندی، رخصتی اور ولیمے تک ایک ایک لمحے کو فلم میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ ہزاروں روپے اس رسم کی ادائیگی پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ یہ انتہائی فضول اور غیر شرعی رسم ہے۔ اس رسم کی ادائیگی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

فلمی ریکارڈنگ کے نقصانات

فلمی ریکارڈنگ میں فلمی گانے تنہائی میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے زہر قاتل

Scanned with CamScanner

اور بڑے بوڑھوں کے لیے سوہان روح ہوتے ہیں۔ مخلوط ماحول میں فلمی ریکارڈنگ کی جاتی ہے جس کے باعث لڑکیاں بے پردہ بیہودہ لباس پہنے لڑکوں کے ساتھ گھل مل کر فلمی ریکارڈنگ کرواتی ہیں۔ جو ذلت و رسوائی کا باعث اور دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ نہ خدا اور رسول کا خوف اور نہ قیامت میں گرفت کی پرواہ ہوتی ہے۔ اپنے اس ناجائز شوق کی تکمیل میں مصروف، اپنے پیسے اور وقت کے ضیاع میں مشغول، دنیا و مافیہا سے بے خبر خدا اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کے باعث عذابِ خداوندی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(ج) غیر شرعی رسومات کی خرابیاں

غیر شرعی رسومات کی خرابیاں چند نکات کی صورت میں درج ذیل ہیں۔

☆......ان رسموں نے مسلمان مالداروں کو غریب کنگال کر دیا ہے۔ گھر والوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ مال کی بربادی کے ساتھ ساتھ اللہ کی نافرمانی بھی ہو جاتی ہے۔

☆......سوائے بدنامی کے اور کچھ نہیں ملتا۔ کھانے والے کھانے میں عیب نکال کر چلے جاتے ہیں۔

☆......ان رسموں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنی اولاد وبال جان معلوم ہونے لگی، لڑکی والوں کو فکر لاحق ہوتی ہے کہ وہ ان رسومات کی ادائیگی کیسے کریں گے تو دوسری طرف لڑکے والے اپنے گھر انتظامات کے لیے فکرمند ہوتے ہیں۔

☆......اگر کسی شخص کے چند بچے ہیں تو وہ پہلے کی شادی کر کے ہی تھک جاتا ہے۔ فضول رسومات کی ادائیگی کرتے کرتے بڑی مصیبت کو دعوت مل جاتی ہے۔

☆......غیر شرعی رسومات کے ادا کرنے سے گھر سے برکت ختم ہوتی ہے پھر طرح طرح کے مسائل جنم لیتے ہیں۔

☆......اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں میں ذلت و رسوائی مقدر بنتی ہے۔

(د) دولہا، دلہن بیوٹی پارلر میں

☆دلہن بیوٹی پارلر میں

گزشتہ چند برسوں سے شادی کی تقریبات میں یہ رسم لازمی جزو بنتی جا رہی ہے کہ دلہن کو بیوٹی پارلر سے تیار کرایا جاتا ہے۔ اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ میک اپ کے بغیر شادی کی تقریب نامکمل رہتی ہے۔ پہلے وقتوں میں لڑکیاں خود ابٹن وغیرہ لگا لیتی تھیں لیکن اب یہ سارا کام بیوٹی پارلر میں کیا جاتا ہے۔

چار قسم کا میک اپ

دلہن شادی سے کچھ دن پہلے ہی بیوٹی پارلر کے چکر لگانا شروع کر دیتی ہے۔ اور ''برائیڈل پیکیج'' کے تحت مختلف قسم کے میک اپ کرواتی ہے۔ مثلاً مایوں اور مہندی کا میک اپ الگ الگ ہوتا ہے۔ اس کے بعد رخصتی کا میک اپ ہوتا ہے اور پھر ولیمے کا میک اپ بھی ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اچھی خاصی رقم صرف ہو جاتی ہے۔ اس فضول رسم کے بغیر بھی شادی ہو سکتی ہے مگر ہمارے معاشرے میں دلہن اور بیوٹی پارلر کو لازم و ملزوم سمجھا جاتا ہے اور کئی کئی دن پہلے بیوٹی پارلر سے ٹائم فکس کروالیا جاتا ہے۔

☆دولہا بیوٹی پارلر میں

پہلے صرف دلہن کو تیار کیا جاتا تھا مگر اب تو ایک نیا رجحان چل پڑا ہے کہ دولہا بھی بیوٹی پارلر میں جاتا ہے۔ دولہا بھی شادی سے پہلے بیوٹی پارلر سے میک اپ کرواتا اور سجنے سنورنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ دلہن کی خوبصورتی کا مقابلہ کرنے کے چکروں میں مرد بھی فیشل، سکن پالش اور ہیئر ڈرائی کرواتے ہیں۔ کیونکہ خصوصی میک اپ کرنے کے بعد فوٹو سیشن ہوتا ہے تو دولہا دلہن کے ساتھ کھڑا حسن کا مقابلہ کر رہا ہوتا ہے۔ جو انتہائی قبیح اور غیر شرعی رسم ہے کہ دولہا دلہن کا مقصد محض دنیا والوں کی داد وصول کرنا ہوتا ہے وہ اپنے حسن کے چرچے سننے کے لیے دن رات صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن اللہ کی رضا کے حصول کے لیے چند لمحے بھی نکالنے مشکل لگتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(۵) غیروں سے مشابہت کا نقصان

عورت کے لئے حرام ہے کہ وہ چال ڈھال میں، لباس میں، وضع قطع میں اور بول چال میں مردوں کا انداز وطریقہ اپنائے۔ اس لیے کہ ہر قسم کی مشابہت ممنوع ہے اور بول چال وغیرہ میں مرد بھی عورتوں کی طرح کی چال ڈال اختیار نہ کرے۔

اے مسلمان بہنو! آپ نے لباس کے معاملے میں فضول خرچی کر کے غیروں کی نقالی کی ہے۔ آپ نت نئے فیشنوں کی متوالی ہو۔ نت نئے فیشنوں پر اپنا قیمتی وقت اور قیمتی پیسے برباد کرتی ہو۔ نت نئے فیشنوں میں پڑ کر دن بہ دن اپنے لباس کو فٹنگ کے نام پر تنگ اور چھوٹا کر رہی ہو۔ آپ اپنی قبا کے چاک اونچے رکھواتی ہو۔ کہیں آپ اپنے پائنچے اوپر اٹھاتی ہو۔ اور کہیں آپ کے ہاف بازوؤں والے کرتے لوگوں کو نظارے کی دعوت دیتے ہیں۔

لباس کے معاملے میں تمہارا اسراف سراسر زیادتی ہے اور گناہ کا باعث ہے، اس سے بچیں کہ یہ دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سبب ہے اور سراسر نقصان ہے۔

مرد کا زیور......داڑھی

(۱) مرد کا داڑھی منڈوانا......کافروں کی نقل

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں، ہندوؤں اور قلندروں کا طریقہ ہے۔ اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے۔ (اشعۃ اللمعات: ۱/ ۲۲۸)

(۲) داڑھی بڑھانا......مشرکین کی مخالفت کرنا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ اور ایک روایت میں ہے مونچھوں کو خوب کم کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس: ۴/ ۷۵، الرقم: ۵۸۹۳ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، ص: ۱۵۴، الرقم: ۵۴-(۲۵۹)

(۳) ایک مشت سے کم داڑھی کاٹنا حلال نہیں

داڑھی جب کہ ایک مشت سے کم ہو تو اس کو کاٹنا کسی کے نزدیک حلال نہیں اور کل داڑھی کا صفایا کرنا یہ کام تو ہندوستان کے یہودیوں اور ایران کے مجوسیوں کا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم: ۳/ ۴۵۶)

عورت کی زینت پردہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(پ: ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

(۱) تبرج کے معنیٰ

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت لکھتے ہیں:

اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت ومحاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ (خزائن العرفان، ص: ۶۷۳)

افسوس!

موجودہ زمانے میں بھی پرانی جاہلیت کی طرح زیب وزینت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بے پردگی کی انتہا ہو رہی ہے۔ یقیناً اس دور میں بھی ویسا ہی پردہ کرنے کی ضرورت ہے جیسا اس جاہلیت کے دور میں ضروری تھا۔

(۲) حجاب ذریعۂ تکریم وحفاظت

حجاب کے ذریعے عورت کی حفاظت ہوتی ہے وہ برے لوگوں کی نظروں سے محفوظ ہو جاتی ہے جس سے اس کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسلام کی نظر میں عورت بیش قیمت خزانہ ہے۔ ایسا قیمتی موتی ہے جسے اس کا مالک

Scanned with CamScanner

لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھتا ہے۔

عورت کی خوبصورتی کا اظہار فتنے فساد کا باعث بنتا ہے۔ جب عورت پردے میں رہتی ہے تو میاں بیوی میں محبت و الفت قائم رہتی ہے کیونکہ مرد کو اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کا یقین ہوتا ہے لیکن بے پردہ عورت سے اس کا شوہر بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۳) مسلمان عورت کا عریانی تہذیب سے کیا رشتہ؟

مسلمان عورت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ گھر میں ہو یا بازار میں پردہ کرتی ہے اور اپنی زیب و زینت کی آرائش و زیبائش کرنے کی بجائے اپنے آپ کو غیر محرموں سے بچا کر رکھتی ہے۔ نامحرم رشتہ داروں سے میل ملاقات کرتے وقت باپردہ رہتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں حیا ہوتی ہے۔ وہ نظریں جھکا کر خشیت الٰہی سے اپنے دل کو بھی جھکائے رکھتی ہے۔ جبکہ عریانی تہذیب نے معاشرے کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ بے پردگی کی انتہا کر دی ہے۔ بازاروں میں گھومتے ہوئے عورتیں کھلے منہ پھرتی ہیں۔ ننگے سر باریک لباس پہنے ہوئے اپنے جسم کی نمائش کرتی ہوئی شادی، بیاہ کی تقریبات میں شامل ہوتی ہیں۔ عورت کی عریانی سے کس قدر فتنے اور فساد برپا ہوتے ہیں اگر عورت کو اس بات کا ادراک ہو جائے تو وہ کبھی بھی احکامات الٰہی کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(۴) لباس میں غیروں کی نقالی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔''

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۰۹۸)

فیشن پرستی کا وبال

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی کرنے سے منع کیا ہے اور ہر کام کے کرنے کی اجازت شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کرنے کی دی ہے۔ اگر دائرے کے اندر رہتے ہوئے فیشن کو اپنائے اور بناؤ سنگھار کرے تو اس میں بھی رضائے

الٰہی کو پیش نظر رکھے۔ اگر شریعت کے دائرے سے باہر نکل گئے تو غضب الٰہی کے مستحق ہو جائیں گے۔

☆ بھنویں اور چہرے کے بال اکھیڑنا

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے گودنے والیوں پر، گدوانے والیوں پر، چہرے پر سے بال نوچنے والیوں پر، نچوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لیے دانتوں کی جھریاں بنانے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، الرقم: ۵۹۳۱، صحیح مسلم، الرقم: ۲۱۲۲-۲۱۲۵)

☆ عورتوں کو سر کے بال منڈوانے کی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔'' (جامع ترمذی، الرقم: ۹۱۴)

☆ ناخن بڑھانا، نیل پالش لگانا

ایک قبیح رسم ناخن بڑھانا بھی فیشن پرستی کی علامت ہے۔ اور مسلمان عورتوں میں یہ قباحت پھیل رہی ہے۔ ناخن بڑھا کر ان پر پالش لگائی جاتی ہے۔ جس میں واٹر پروف کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو وضو اور غسل میں مانع ہوتے ہیں۔ یہ غیروں سے مشابہت اور غیر فطری فعل کی طرح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے، زیر ناف بال صاف کرنے کا وقت مقرر کیا کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

(صحیح مسلم: ۱/۱۵۳، سنن ابو داؤد: ۲/۱۹۵، نسائی: ۱/۷، ترمذی: ۴/۷، مسند احمد: ۳/۱۲۲-۲۰۳)

Scanned with CamScanner

بے غیرتی کی انتہا

آج کے دور میں بے غیرتی کی انتہا یہ ہے کہ بیوٹی پارلر میں لڑکے لڑکیوں کو تیار کرتے ہیں ان کی تزئین و آرائش کرتے اور ان کو مجسمہ بنا کر نمائش کے لیے پیش کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف لڑکیاں لڑکوں کو تیار کرتی ہیں۔ اجنبی لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو دیکھنا بھی منع ہے مگر یہاں تو چھو کر غلطی پہ غلطی کی جاتی ہے اور ایک دوسرے کو گناہ کے لیے ابھارا جاتا ہے۔

(و) شادی کے دن کی رسومات

(i) مسہری بنانا

شادی والے دن دولہے کے دوست احباب مل کر حجرۂ عروسی کو سجاتے ہیں اور دولہے کے لیے کمرۂ خاص تیار کر کے اسے خوشبوؤں سے لبریز کر دیتے ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں تو عزیز برادران مل کر یہ کام کر لیتے ہیں مگر آج کل شہری علاقوں میں باقاعدہ تزئین و آرائش کے سینٹر بنے ہوئے ہیں۔ جو مختلف ترکیبوں سے حجرۂ عروسی کو تیار کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ عموماً لوگ بناوٹی پھولوں سے اس کمرے کو سجاتے ہیں۔ مگر اب تازہ پھولوں سے سجانے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ اس طرح کے التزامات فضول خرچی کے زمرے میں آتے ہیں۔ اگر معمولی سجاوٹ سے کام لیا جائے اور فضول خرچی نہ کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر حد سے زیادہ اسراف معاشرتی تفاوت کا سبب بن جاتا ہے۔

(ii) عروسی ملبوسات

دولہا، دلہن کے لیے عروسی ملبوسات تیار کروائے جاتے ہیں۔ اور پھر شادی والے دن خاص عروسی جوڑا پہنتے ہیں۔ جو انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔ بڑھتے ہوئے مقابلے کے دور میں ہر کوئی مہنگے سے مہنگا عروسی جوڑا خریدنا چاہتا ہے۔ جو سراسر اسراف ہے۔ کم قیمتی ملبوسات سے بھی گزارا ہو سکتا ہے اس لیے کوشش کرنی چاہئے کہ سادگی کو اپنایئے۔ کیونکہ فیشن کی دنیا میں بھاگنے سے انسان خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اس لیے ان فضول رسموں سے اجتناب

کرنا چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں امیر طبقے کے لوگ صرف ایک دن کی خاطر لاکھوں روپے ایک عروسی جوڑے پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اگر یہی رقم کسی غریب کو دی جائے تو اس کی بیٹی کی شادی ہو سکتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ:۶، المائدہ:۲)

(iii) دولہا کا لباس کیسا ہونا چاہئے؟

دولہا کے لیے مستحب یہ ہے کہ سفید لباس پہنے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ بہت پسند ہے۔ ایسا لباس جو زنانہ مشابہت رکھتا ہو اور ریشم کا بنا ہوا حرام ہے۔ اسی طرح دولہا سونے کی انگوٹھی نہیں پہن سکتا۔ البتہ چاندی کی انگوٹھی اگر ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ہو تو جائز ہے۔

(ز) بارات کی روانگی

شادی کے دن جب دولہے کی تیاری مکمل ہو جاتی ہے۔ مثلاً وہ غسل کے بعد عروسی جوڑا پہن لیتا ہے۔ اور خوشبو وغیرہ استعمال کر لیتا ہے تو بارات ک روانگی کی تیاری کی جاتی ہے۔ بارات کی روانگی کے وقت بھی بے شمار رسومات معاشرے کا حصہ بن چکی ہیں۔ آیئے ان رسومات کا ناقدانہ جائزہ لیتے ہیں۔

بارات کی روانگی کی رسومات

(i) دو رکعت نفل پڑھنا

شادی کے دن جب دولہے کو سجا سنوار کر تیار کر لیا جاتا ہے تو اس موقع پر ایک رسم دو رکعت نفل پڑھنا بھی ہے۔ دولہے کے دوست اسے محلے کی مسجد میں لے جاتے ہیں۔ اور دولہا مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔ نفلی نماز ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں مگر مکروہ اوقات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

روانگی سے قبل نفل پڑھنا شرعی نہیں عرفی تعیین ہے۔ اگر کوئی اس کو شرعاً پڑھنا لازمی

Scanned with CamScanner

جانے اور یہ خیال کرے کہ نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا تو یہ غلط ہے کیونکہ اگر کوئی اس وقت نفلی نماز نہیں پڑھتا تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر پڑھ لے تو بہت بہتر ہے۔

(ii) دولہے میاں کا دربار پر دعا کے لیے جانا

بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ دولہے کو تیار کرنے کے بعد اس کے دوست احباب اور برادران اس کے ساتھ قریبی دربار پر جاتے ہیں اور ولیوں کے صدقے خیر و عافیت کی دعا مانگتے ہیں۔ اللہ کے نیک لوگوں کی دعا لینا جائز ہے مگر اس رسم کو لازمی سمجھ کر ادا نہیں کرنا چاہئے بلکہ عرفاً دعا لینا مقصود ہو۔ دربار پر حاضری کے لیے قبروں کی زیارت اور ولی کے مزار کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ پھر ضرور برکات نصیب ہوں گی۔

(iii) سہرا بندی

بارات کی روانگی سے قبل ایک رسم سہرا بندی کی پائی جاتی ہے جس میں پھولوں یا موتیوں کا سہرا دولہے کو باندھا جاتا ہے۔ شرعاً سہرا باندھنے میں کوئی قباحت نہیں جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (پ:۸، الاعراف:۳۲)

فرما دیجئے: اللہ کی زینت و (آرائش) کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی ہے۔

بعض علاقوں میں یہ رسم اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ سہرا بندھائی کے نام سے کچھ رقم بھی لیتے ہیں اگر لینے دینے والے راضی ہوں تو یہ آپس کے معاملات ہیں جن پر شرع سے منع وارد نہیں۔ البتہ رقم نہ ملنے کی صورت میں ناراضگی کا اظہار کرنا اور ملنا جلنا چھوڑ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح اس رسم کو شرعاً ضروری سمجھنا اور اس پر اصرار کرنا بھی قبیح ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی مسئلہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک مخترع (ایجاد کی ہوئی یعنی بنائی ہوئی) رسم ہے اسے ضروری سمجھنا ناجائز اور اگر اصرار حد ناگواری تک ہو تو حرام ورنہ آپس کے معاملات ہیں جن میں شرع سے منع وارد نہیں۔

(فتاوی رضویہ: ۵/۷۱)

(iv) ہار پہنانا

کچھ عرصہ پہلے یہ رواج عام تھا کہ دولہے کو نوٹوں کے ہار پہنائے جاتے تھے۔ ہر صاحب استطاعت دو سو سے دس ہزار یا اس سے زیادہ تک اصلی قیمتی نوٹوں کے بنے ہوئے ہار پہناتا تھا۔ مگر بعض علاقوں میں ابھی بھی یہ رواج ہے کہ دولہے کو گرمی ہو یا سردی نوٹوں کے ہاروں میں دبا دیا جاتا ہے۔

دور جدید میں تازہ پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں یا پھر سجاوٹی پھولوں کے ہار بھی پہنائے جاتے ہیں۔ شرعاً ہار پہنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

(v) گھوڑی چڑھانا

سہرا بندی کے بعد دولہے کو گھوڑی چڑھایا جاتا ہے یا پھر کسی سجی ہوئی گاڑی میں بٹھایا جاتا ہے۔ جب دولہا گھوڑی پر بیٹھتا ہے تو دولہے کی بہنیں گھوڑی کی لگام (واگ) پکڑ لیتی ہیں اور بھائی سے پیسے مانگتی ہیں۔ اگر زیادہ رقم کا مطالبہ نہ کیا جائے تو شرعاً اس رسم میں کوئی قباحت نہیں۔ یہ آپس کے لین دین کے معاملات ہیں۔ لڑکے کی حیثیت سے زائد رقم نہ مانگی جائے اور نہ مجبور کیا جائے۔

(vi) دولہے کا سربالا

کسی چھوٹے بچے کو دولہے کا سربالا بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ دولہے کے بھانجے یا بھتیجے کو سربالا بنایا جاتا ہے اور اسے بھی خوبصورت قیمتی لباس پہنایا جاتا ہے۔

(vii) فائرنگ

بارات کی روانگی کے وقت اور دلہن کے گھر پہنچنے تک اور پھر رخصتی کے وقت فائرنگ کی جاتی ہے انار، پٹاخے، آتش بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے یہ سب ناجائز اور جان و مال کا ضیاع ہے۔ اپنی جان کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا برا فعل ہے۔ اور یہ رسم ہندوؤں کی رسم دیوالی سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس لیے اس بری رسم سے اجتناب کرنا چاہئے۔

Scanned with CamScanner

(viii) بینڈ باجے اور ناچ گانے کا اہتمام

بارات کی روانگی کے وقت بینڈ باجے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور دولہے کے دوست برادران ناچ گانے میں مشغول ہوتے ہیں یہ سب ناجائز ہے کہ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستہ میں تھا کہ آپ نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں لگالیں اور راستہ سے ہٹ گئے اور دوسری طرف چلنے لگے پھر دور جا چکنے کے بعد مجھ سے فرمایا اے عبداللہ! کیا تم کچھ سن رہے ہو۔ میں نے کہا نہیں تب آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں فرمایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سنی تو یونہی کیا جو میں نے کیا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔
(مشکوۃ شریف: ۲/۴۱۱)

(ح) استقبال بارات کی رسومات

(i) پیسے لٹانا

بارات جب دلہن کے گھر پہنچ جاتی ہے تو دولہے کے برادران اپنے فخر وریا کی نمائش کے لیے پیسے لٹاتے ہیں۔ ایسا کرنا پیسوں کا ضیاع ہے اور غرور وتکبر کی علامت ہے۔ یہی پیسے کسی غریب، مسکین کو صدقہ کردینے چاہئیں۔

(ii) ملنی کرنا

دلہن کے گھر والوں کی طرف سے بارات کا استقبال کیا جاتا ہے اور گھر کے بزرگ حضرات دروازے پر بارات کا استقبال کرتے ہیں۔ لڑکے کے گھر کے مرد حضرات لڑکی کے گھر کے مردوں سے مصافحہ ومعانقہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینے سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے مگر اسے رسم کے طور پر لازمی قرار دینا درست نہیں۔ کسی کو تحائف کے لیے زبردستی مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

(iii) پھول نچھاور کرنا

لڑکی کے گھر والوں کی طرف سے بارات کے استقبال کے لیے خاص انتظام یہ کیا جاتا ہے کہ عزیز واقارب کی لڑکیاں گلاب کے پھول لے کر راستے میں کھڑی ہوجاتی ہیں یہ رسم انتہائی غلط اور فضول ہے۔ اس رسم میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے خاص طور پر نوجوان لڑکیاں ننگے سر، چست لباس پہنے راستے میں کھڑی ہوتی ہیں اور بارات پر پھول پھینکتی ہیں۔ اس فضول رسم سے اجتناب کرنا چاہئے کہ مخلوط ماحول بے شمار برائیوں کا سبب بنتا ہے۔

(iv) بارات کو روک لینا

ہر علاقے میں مختلف طریقوں سے بارات کو روک کر نیگ وصول کیا جاتا ہے۔ دلہن کے گھر کی لڑکیاں بارات کے سامنے کھڑی ہوجاتی ہیں اور چنی (دوپٹہ) تان کر بارات کا راستہ روک لیتی ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے مطابق نیگ وصول کر کے بارات کو جانے دیا جاتا ہے یہ ایک فضول اور بے ہودہ رسم ہے کہ نوجوان لڑکیاں راستے میں کھڑی ہوجاتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں کا مجمع لگا ہوتا ہے اور پھر اس رسم میں بہت سی غیر اخلاقی باتیں بھی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو بعد میں بڑے مسائل کا سبب بنتا ہے۔ اس فضول رسم سے اجتناب کرنا چاہئے۔

باب نمبر 4

تقریب نکاح

نکاح کا معنیٰ ومفہوم

علامہ ابن منظور لکھتے ہیں: ازہری نے کہا ہے کہ کلام عرب میں نکاح کا معنیٰ عمل ازدواج ہے اور تزوج (شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ نکاح کا اطلاق عمل ازدواج پر ہوتا ہے۔ اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے۔

(شرح صحیح مسلم:۳/۴۷۷، بحوالہ، علامہ جمال الدین محمد بن کرم ابن منظور، لسان العرب:۲/۴۲۶)

نکاح کی فضیلتیں مذاہب فقہاء کا اختلاف

امام غزالی فرماتے ہیں کہ نکاح کی فضیلت میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے نکاح کی فضیلت میں مبالغہ کیا اور کہا تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نکاح افضل ہے۔ اور بعض دوسرے علماء نے کہا کہ نکاح میں فضیلت ہے لیکن عبادت الٰہی سے افضل نہیں ہے۔ اور نفلی عبادات نکاح سے افضل ہیں تاوقتیکہ خواہشات نفسانیہ اتنی بڑھ جائیں جس سے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ (احیاء العلوم الدین:۲/۲۱)

(الف) نکاح کی ضرورت

نکاح انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور نسل انسانی کی افزائش کے لیے ضروری ہے۔ مرد وعورت کے جنسی اختلاط کا شرعی طریقہ نکاح ہے۔ اسلام فطری تقاضوں کو پامال کرنے کی بجائے ان کو پورا کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ لیکن جنسی تقاضوں کی تکمیل اور جنسی خواہش کی تسکین کے لیے اصول وضوابط کی پابندی ناگزیر ہے۔ نکاح انسان کی فطرت کا ایسا تقاضا ہے جس کے بغیر زندگی بسر کرنا ناممکن ہے۔

(i) مرد وعورت...... ایک دوسرے کے رفیق

خالق کائنات نے انسان کی اس فطری ضرورت کی تکمیل کے لیے شرعی ضابطۂ نکاح عطا فرمایا۔ نکاح کے ذریعے مرد وعورت ساری زندگی کے لیے ایک دوسرے کے رفیق بن جاتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے جنسی تسکین حاصل کر کے پرسکون زندگی بسر کرتے ہیں۔ نسل انسانی کی افزائش میں حصہ لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں زندگی کے پرخطر طوفان کا بآسانی مقابلہ کرنے کے لیے ایک دوسرے کے کفیل بن جاتے ہیں۔

(ii) معاشی ومعاشرتی امور میں...... معاون ومددگار

میاں بیوی معاشی ومعاشرتی امور میں ایک دوسرے کے معاون ومددگار ہوتے ہیں۔ ایک اچھے معاشرے کے لیے خاندانی نظام ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میاں بیوی اس خاندانی نظام کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہیں اور معاشرے کو افرادی قوت فراہم کرتے ہیں۔

(iii) شادی شدہ کی...... معاشرے میں عزت

نکاح شدہ مرد وعورت کو معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تن تنہا زندگی گزارنے والے مرد وعورت کو معاشرے میں گندی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور ان کو عیاش وبدمعاش مردوں اور عورتوں کی بدنیتی کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے نکاح کی ضرورت مسلم ہے کہ نکاح سے عزت محفوظ ہوتی ہے۔

(ب) نکاح کی فضیلت

(i) نکاح...... نظر کی حفاظت کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح نظر کو زیادہ نیچے رکھتا ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے اور تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو کم کریں

گے۔ (صحیح بخاری، الرقم:۱۹۰۵، صحیح مسلم، الرقم:۱۴۰۰، جامع ترمذی، الرقم:۱۰۸۱)

(ii) نکاح...... پیارے آقا کی سنت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ میرے طریقہ (کاملہ) پر نہیں ہے۔ نکاح کرو کیونکہ تمہاری وجہ سے میری امت دوسری امتوں سے زیادہ ہوگی۔ جس کے پاس طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جس کے پاس طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو کم کریں گے۔ (سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۸۴۶)

(iii) بہترین نفع کی چیز عورت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا عارضی نفع کا سامان ہے اور اس میں بہترین نفع کی چیز نیک عورت ہے۔

(صحیح مسلم:۱۴۶۷، سنن نسائی، الرقم:۳۲۳۲، سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۸۵۵)

(ج) نکاح کی اہمیت

انسان کی زندگی میں نکاح کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام، صلحاء عظام رضی اللہ عنہم نے اسے ضروری قرار دیا ہے۔

(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکاح نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں عجز یا گناہ۔

(احیاء العلوم الدین:۲/۲۴-۲۱)

(ii) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تک انسان شادی نہ کرے اس کی عبادت مکمل نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباس کا ارادہ یہ تھا کہ انسان شادی کے بغیر وساوس شہوانیہ سے محفوظ نہیں رہتا اور جب تک وساوس شہوانی سے دل محفوظ نہیں ہوگا۔ خضوع و خشوع سے عبادت نہیں کر سکے گا۔ (ایضاً)

(iii) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری عمر میں دس روز بھی باقی ہوں گے تو میں نکاح کرنا پسند کروں گا کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں غیر شادی شدہ ہوں۔ (ایضاً)

(iv) دنیا کا بہترین متاع...... نیک بیوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا استعمال کا سامان ہے اور اس کی بہتر متاع وہ بیوی ہے جو آخرت کے کاموں میں اپنے شوہر کی مددگار ہو۔ مسکین ہے مسکین ہے وہ آدمی جس کی بیوی نہ ہو اور مسکین ہے مسکین ہے (بے یار و مددگار ہے) وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔ (بے نکاح ہونا بھی بڑی مصیبت ہے) (الترغیب والترہیب:۲/۳۳)

(د) خطبہ نکاح

(i) خطبہ نکاح کا معنیٰ ومفہوم

نکاح کی تقریب میں ایجاب وقبول سے پہلے نکاح خواں ایک خطبہ پڑھتا ہے اسے خطبہ نکاح کہتے ہیں۔

(ii) سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اگرچہ نکاح کی صحت کے لیے خطبہ نکاح لازمی نہیں ہے۔ دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کرنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ لیکن نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ خطبہ نکاح پڑھا جائے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خطبہ نکاح کے ابتدائی الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے۔

(سنن ابی داود، النکاح، الرقم:۱۸۰۹)

(iii) خطبہ نکاح کا مقصد

خطبہ نکاح کا مقصد شادی کے موقع پر دولہا کو یہ ترغیب دلانا ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کی کون کون سی ذمہ داریاں ہیں۔ دو افراد بطور رفیق حیات جب زندگی کے

سفر کا آغاز کرتے ہیں تو ان کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور دعا کے ذریعے یہ سفر شروع کریں۔توحید ورسالت پر مستحکم ایمان کے ساتھ صراط مستقیم پر چلیں اور گمراہی سے دور رہیں۔

(iv) موجودہ رسم خطبہ نکاح

موجودہ دور میں نکاح کی تقریب میں خطبہ نکاح محض ایک رسم بن کر رہ گیا ہے۔کثیر تعداد میں افراد کی موجودگی میں خطبہ خواں کی آواز تمام لوگوں تک نہیں پہنچ پاتی۔شادی کے ہنگاموں میں اس کو بے توجہی کے ساتھ سنا جاتا ہے۔اور محض تبرک سمجھ کر اس کی برکت حاصل کرنا مقصد ہوتا ہے۔اس کے معنیٰ اور مقصد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

(v) خطبہ نکاح کے اصل عربی الفاظ

خطبہ نکاح کے اصل عربی الفاظ درج ذیل ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔اسی سے مدد مانگتے ہیں۔اسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔اسی پر ایمان لاتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ہم اپنی نفسانیت کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔جسے وہ ہدایت دے اسے اور کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ تنہا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے تمام آل واصحاب پر اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل

فرمائے۔(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ:۱/۲۸۵)

(vi) قرآن کریم کی چار آیات کی تلاوت

خطبہ کے بعد قرآن کریم کی چار آیات کی تلاوت کی جاتی ہے۔

☆ پہلی آیت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (پ:۴، آل عمران:۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہو۔

☆ دوسری آیت

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

(پ:۴، النساء:۱)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتوں (میں بھی تقویٰ اختیار کرو) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

☆ تیسری آیت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

(پ:۲۲، الاحزاب:۷۰)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو اور صحیح اور سیدھی بات کہا کرو۔

Scanned with CamScanner

☆ چوتھی آیت

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝ (پ:۲۲،الاحزاب:۷۱)

وہ تمہارے لیے تمہارے (سارے) اعمال درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ تمہارے لیے بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بیشک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔

(vii) انتخاب آیات میں مصلحت

ویسے تو قرآن کریم کی بے شمار آیات ہیں جو خطبہ نکاح میں پڑھی جا سکتی تھیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آیات کو کیوں منتخب فرمایا۔ یقیناً اس میں کوئی بڑی مصلحت موجود ہے۔

دو افراد کے ملاپ اور سفر زندگی کے آغاز میں ان آیات کا انتخاب کس قدر قابل رشک اور قابل عمل ہے۔ آیئے ملاحظہ کیجئے۔

(viii) سب ایک ہی باپ کی اولاد ہیں

سورۃ النساء کی آیت میں اولاد آدم کی یکسانیت کو بیان کیا گیا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں حسب ونسب، خاندان و برادری اور نسل و وطن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حسب ونسب کے سبب سے کوئی کسی سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ خطبہ نکاح میں اس آیت کو بیان کرنے کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میاں بیوی جو الگ الگ خاندانوں میں پرورش پاتے ہیں تو جب ان کو ایک مضبوط بندھن میں باندھ دیا جائے تو دونوں ایک دوسرے پر اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور طعن و تشنیع کے ذریعے اپنی زندگی میں نفرت کا زہر گھول کر اسے ناخوشگوار نہ بنائیں۔

(ix) تقویٰ اور پرہیز گاری

خطبہ نکاح کی تمام آیات میں تقویٰ اور پرہیز گاری کا ذکر ہے۔ ان آیات کے انتخاب میں ایک مصلحت میاں بیوی کے دل میں خوف الٰہی موجزن کرنا ہے۔ میاں بیوی گھر کی چار

دیواری میں، اپنے حقوق کی ادائیگی اور اسلامی قوانین کی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے تقویٰ کا لبادہ اوڑھتے ہیں تاکہ ان کے دل میں اللہ کا خوف ہو اور وہ ظلم و زیادتی اور تلخیوں و کشیدگیوں سے دور رہیں۔ جن لوگوں کی زندگیوں میں تقویٰ مفقود ہو وہاں خوشگوار ماحول کا فقدان ہوتا ہے اور زندگی عذاب لگنے لگتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو شخص تقویٰ کی نعمت سے مالا مال ہو اسے کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے اور دنیا و آخرت کی نعمتیں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔

(i) تقویٰ.....نجات کی راہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

(پ:۲۸، الطلاق:۲-۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ii) متقی.....سب سے زیادہ عزت والا ہے

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہم اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے، فرمایا: یوسف (علیہ السلام) جن کے والد اور دادا نبی ہیں اور جد اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام اللہ عزوجل کے خلیل ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ہم ان کے متعلق نہیں پوچھ رہے، فرمایا: تو عرب کے خاندان کے متعلق پوچھتے ہو؟ (سنو!) جو جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے۔ وہی اسلام میں بھی بہتر

Scanned with CamScanner

ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں۔ (بخاری:۲/۴۲۱،الرقم:۳۳۵۳)

(iii) سرکارِ دوجہاں کی تقویٰ کے لئے دعا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۔

حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم،ص:۱۴۵۷،الرقم:۲۷۲۱)

(iv) سچ بولنے کی تاکید

سچائی، خیر خواہی کی علامت ہوتی ہے۔ ہیرا پھیری بربادی کا باعث بنتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان خوشگوار تعلقات کی ایک علامت سچائی اور راست گوئی ہے۔ سیدھی اور سچی بات کہنے سے دل میں اخلاص و محبت اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سچائی کی اہمیت

سچ بولنے والے کا چہرہ پرنور اور قلب مطمئن و پرسکون ہوتا ہے۔ سچ بولنے سے کبھی شرمندگی اور ندامت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی بندہ کبھی خوفزدہ اور غمزدہ ہوتا ہے۔

(i) سچائی میں بھلائی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ۝ (پ:۲۶،محمد:۲۱)

تو اگر وہ اللہ سے (اپنی اطاعت اور فرمانبرداری میں) سچے رہتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔

(ii) سچائی میں ہی جنت کا راستہ ہے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی

ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل کے ہاں ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے ہاں کذاب (یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔'' (بخاری،کتاب الادب:۴/۱۲۵،الرقم:۶۰۹۴)

(iii) حضرت لقمان حکیم کا قول

حضرت سیّدنا حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: آپ کو یہ بلند مرتبہ و مقام کس عمل کے سبب حاصل ہوا؟ فرمایا: ''سچی بات کہنے، امانت میں خیانت نہ کرنے اور فضول باتوں کو چھوڑ دینے کے سبب۔'' (شرح بخاری لابن بطال:۹/۲۸۰)

(iv) توبہ و استغفار

انسان فطرتاً کمزور ہوتا ہے اور کوشش کے باوجود بھی غلطی سے بچنا اس کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے انسان کو توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ میاں بیوی اگر توبہ و استغفار کرتے رہیں تو ان کی زندگی میں آنے والی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اعمال و احوال کو درست کرنے کی کوشش کرتے رہیں تو کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

(v) حکم الٰہی

ارشاد خداوندی ہے:

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ (پ:۱۲،ھود:۹۰)

اور تم اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کے حضور (صدق دل سے) توبہ کرو۔

توبہ و استغفار کی اہمیت

(i) ایک دن میں 70 مرتبہ سے زیادہ توبہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ

Scanned with CamScanner

اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک دن میں 70 مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(بخاری: ۴/۱۹۰، الرقم: ۶۳۰۷)

(ii) توبہ کرنے والا بہتر ہے

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: ہر آدمی گنہگار ہے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو توبہ کر لیتا ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد: ۴/۴۹۱، الرقم: ۴۲۵۱)

(۵) حق مہر

نکاح کے بعد حق مہر عورت کو دیا جاتا ہے جو مرد کے ذمہ ہوتا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں عورتوں کے حق کا کس درجہ اہتمام کیا گیا ہے کہ مرد اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے چھوٹی بڑی رقم عورت کو دے۔ قرآن کریم میں بار بار مختلف عبارتوں اور اسلوبوں میں حق مہر کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے۔

(i) ارشاد خداوندی

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ○ (پ: ۴، النساء: ۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔ پھر اگر وہ اس (مہر) میں سے کچھ تمہارے لیے اپنی خوشی سے چھوڑ دیں تو تب اسے (اپنے لیے) سازگار اور خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔

(ii) حق مہر عورت کی ملکیت ہے

مرد عورتوں کی ضروریات کے کفیل ہوتے ہیں۔ جب وہ مہر کی صورت میں ڈھیروں

مال دے چکے ہوں تو واپس نہ لیں کیونکہ یہ عورت کی ملکیت ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○

(پ: ۴، النساء: ۲۰)

اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس مت لو، کیا تم بہتان تراشی کے ذریعے اور کھلا گناہ کر کے وہ مال واپس لو گے۔

(iii) حق مہر ادا نہ کرنے والا......زنا کار کے روپ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے تھوڑے یا زیادہ جس قدر مہر پر بھی کسی عورت سے نکاح کیا اور اندر سے یہ تہیہ کر لیا کہ بیوی کے اس حق کو ادا نہیں کرے گا تو یہ اس (عورت) کو دھوکہ دینا ہوگا۔ اور اگر اس نے اس حق کو ادا نہ کیا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے زنا کار کے روپ میں پیش ہوگا۔ (المعجم الصغیر: ۱/۴۳، المعجم الاوسط، الرقم: ۸۵۱)

(iv) مہر کا شرعی حکم

وہ معین رقم جس کی ادائیگی از روئے شریعت، شوہر پر واجب ہو، اصطلاع شرح میں اسے مہر کہتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں مہر کا التزام اس حد تک کیا گیا ہے کہ اگر نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہو یا اس کی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو یا نفی کر دی گئی ہو اور اس نفی پر مرد و عورت دونوں راضی ہوں کہ نکاح بلا مہر قبول کیا تو اس صورت میں بھی مہر واجب قرار پائے گا۔

(v) مہر کی مقدار

مہر کی مقدار کا تعین خاوند کی حیثیت پر موقوف ہے۔ صاحب حیثیت شخص اگر گرانقدر مہر مقرر کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے معمولی مقدار مقرر کرتا ہے تو اس کی بھی گنجائش موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

مہر کی اقسام

مہر کی تین اقسام ہیں:

(۱) مہر معجّل

(۲) مہر مؤجل

(۳) مہر مؤخر

(۱) مہر معجّل

مہر معجّل رخصت سے پہلے دینا قرار پاتا ہے۔ اس کے لیے عورت کو اختیار ہے کہ جب تک وصول نہ کرے، رخصت نہ ہو اور اگر رخصت ہوگئی تو اسے اب بھی اختیار ہے کہ جب چاہے مطالبہ کرے بلکہ مہر معجّل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے۔ اگرچہ اس سے پیشتر عورت کی رضامندی سے خلوت و وطی ہو چکی ہو۔ یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرلے۔

(۲) مہر مؤجل

دوسرا حق مہر مؤجل ہے۔ جس کی میعاد قرار پائی ہو کہ دس برس یا بیس برس یا پانچ دن کے بعد ادا کیا جائے گا تو جب تک وہ میعاد نہ گزرے عورت کو مطالبہ کا اختیار نہیں اور میعاد گزرنے کے بعد ہر وقت مطالبہ کرسکتی ہے۔

(۳) مہر مؤخر

مہر مؤخر وہ ہے کہ نہ پیشگی کی شرط ٹھہری ہو، نہ کوئی میعاد معین کی گئی ہو، یونہی مطلق و مبہم طور پر باندھا ہو جیسا کہ آج کل یونہی باندھتے ہیں اس میں تاوقتیکہ موت یا طلاق نہ ہو عورت کو مطالبہ کا حق نہیں۔

(و) نکاح کے بعد کی رسومات

(i) مبارکباد دینا

نکاح کے بعد دولہا کو اس کے عزیز برادران اور دوست احباب مبارکباد دیتے ہیں اور

دلہن کو گھر کی عورتیں اور سہیلیاں مبارکباد دیتی ہیں۔

(ii) چھوہارے لوٹانا

نکاح کے بعد چھوہارے لوٹانے میں کوئی حرج نہیں۔ چھوہارے لوٹاتے ہوئے دھما چوکڑی، دھینگا مشتی اور آپس میں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچنے کا امکان ہو تو چھوہارے نہ لوٹائے جائیں کیونکہ چھوہارے لٹانے پر عموماً لوگ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہیں۔ آج کل جو طریقہ رائج ہے کہ چھوہاروں کو پلاسٹک وغیرہ کی تھیلیوں میں بند کر کے تقسیم کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے اور کوئی ہنگامہ بھی برپا نہیں ہوتا ہے۔

(iii) کھانا پیش کرنا

نکاح کے بعد دلہن والوں کی طرف سے دولہے والوں کے لیے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اکثر دعوتوں میں عورتوں اور مردوں کے لیے الگ الگ کھانے پینے کا اہتمام ہوتا ہے مگر آج کل کچھ لوگوں میں اغیار کی پیروی کا بھی بھوت سوار ہے۔ یورپ کی تقلید کی ایسی ہوا چلی ہے کہ ہر فعل میں بے حیائی کا پہلو نمایاں ہو رہا ہے۔ عموماً بڑے بڑے گھرانوں میں کھانا کھڑے ہو کر کھانا اور پھر کھانے کے دوران ویڈیو فلم کا رواج ہے اور مردوں عورتوں کا اختلاط بڑھتا جا رہا ہے جو ایک قبیح رسم ہے۔ پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھانا، الٹے ہاتھ سے کھانا دینا، کھڑے ہو کر کھانا پینا معیوب خیال نہیں کیا جاتا۔ اور اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

دلہن کے گھر والے کھانے کا انتظام اگر اپنی حیثیت کے مطابق کریں تو ان پر بوجھ نہیں پڑتا اور پھر اگر نیت مہمان نوازی کی ہو تو ثواب حاصل ہوتا ہے کیونکہ مہمان نوازی سنت انبیاء ہے۔

(ز) مہمان نوازی کے فضائل

(i) مومن وہ ہے...... جو مہمان کا اکرام کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ص: ۶۸۸، الرقم: ۱۷۳-۱۷۴، مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ: ۲/ ۴۵۶، الرقم: ۴۲۴۳)

درس ہدایت

مہمان کی عزت و توقیر کرنے والا اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ تو شادی کے موقع پر بے شمار مہمان آتے ہیں۔ ان سب مہمانوں کی عزت و اکرام کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کو صاف ستھری اچھی جگہ پر بٹھانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ ان کے لیے کھانے کا اہتمام کر کے اللہ عزوجل سے رحمت کی دعا مانگنی چاہئے۔

(ii) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ (مسند امام احمد: ۲/ ۶۱۳، الرقم: ۶۵۸۷، سنن دارمی: ۱/ ۴۴۸، الرقم: ۲۰۸۵)

(iii) جنت کے بالا خانے نصیب ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کا ظاہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔ تو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ کس کے لیے ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا جو اچھی بات کہے اور کھانا کھلائے اور کھڑے ہو کر (یعنی نماز پڑھتے ہوئے) رات گزارے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ (مسند امام احمد: ۲/ ۶۱۹، الرقم: ۶۶۱۵)

(ح) آداب طعام

اللہ رب العزت نے انسان کو پاکیزہ اور حلال روزی کھانے کا حکم دیا ہے۔ رزق دینے والی اللہ کی ذات ہے۔ اس کے عطا کردہ رزق کی قدر کرتے ہوئے اسلامی اصولوں کے مطابق کھانا تناول کرنا چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (پ: ۸، الانعام: ۱۴۲)

تم اس (رزق) میں سے کھایا کرو جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے اور شیطان کے راستوں پر نہ چلا کرو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(i) کھانے میں اسراف نہ کریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (پ: ۸، الاعراف: ۳۱)

اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

درس ہدایت

آج کل شادی کی تقریب میں جہاں رنگ برنگے پکوان بنے ہوں، کھانے پینے کا وسیع انتظام ہو لوگ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ ان کا انتظام بہت وسیع ہے۔ اور جو لوگ مالی حالت کو دیکھ کر مناسب کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ لوگ اور برادری والے ان پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ ایسا کرنا سراسر غلط اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کیونکہ حد سے زیادہ اسراف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر لوگ زیادہ کھانا دیکھ کر زیادہ سے زیادہ کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سنت کے خلاف اپنے پیٹ بھرنے میں مگن ہوتے ہیں۔

(ii) کھانا مل کر کھانے کی برکات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجتمع ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو۔ تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ (سنن ابو داؤد، ص: ۱۵۰۱، الرقم: ۳۷۶۴)

ایک اور روایت میں ہے لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھاتے

Scanned with CamScanner

ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ارشاد فرمایا: کہ ''شاید تم الگ الگ کھاتے ہوگے۔عرض کی، ہاں۔ فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، برکت ہوگی۔''

(سنن ابن ماجہ،ص:۲۶۷۶، الرقم:۳۲۸۶)

(iii) برکت سے خالی کھانا کون سا ہے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کھانے پر اللہ (عزوجل) کا نام ذکر نہ کیا ہو، وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دستر خوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دستر خوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔(تاریخ دمشق:۶۰/۳۲۵، الرقم:۱۲۷۴)

(iv) گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھانے کی برکت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے، جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا، اس کی مغفرت ہوجائے گی۔'' (الجامع الصغیر،ص:۸۸، الرقم:۱۴۲۶)

درس ہدایت

آج کل شادی و بیاہ وغیرہ تقریبات میں کھانے کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔کھانے کی کثیر تعداد کو ضائع کردیا جاتا ہے۔کھڑے کھڑے، چلتے پھرتے کھاتے ہوئے کھانا زمین پر گر جاتا ہے۔اور پھر پاؤں تلے روند دیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے کھانے میں برکت نہیں رہتی۔سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی زور و شور سے کی جاتی ہے۔ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچنا چاہئے۔

باب نمبر 5

(الف) دلہن کے گھر کی رسومات

(i) دودھ پلائی کی رسم

دودھ پلائی کی رسم میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ نکاح کے بعد عورتیں بالخصوص سالیاں بے پردہ دولہے کے گرد جمع ہوجاتی ہیں اور ہنسی مذاق، ٹھٹھہ کرتی ہیں۔پھر مختلف تدبیریں کرکے دودھ میں کوئی تکلیف دہ چیز شامل کرکے دولہے کو پلایا جاتا ہے اور نازیبا حرکات کے باعث دولہے کو شرمسار کیا جاتا ہے۔یہ سب خرافات ہیں۔

اگر مذکورہ بالا خرافات سے اجتناب کرتے ہوئے دودھ پلائی کی رسم کی جائے تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی فضول اور بے حیائی پر مبنی رسمیں نہ کی جائیں۔

(ii) تحفے تحائف دینا

دولہا دلہن کو عزیز و اقارب، دوست و احباب کی طرف سے تحفے تحائف ملتے ہیں۔تحفے تحائف لینا دینا اچھی بات ہے۔اس سے باہمی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے مگر جب یہ تحفے مفاد پرستی، ریاکاری کے لیے دیئے جائیں تو پھر نتیجہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باہم ہدیہ کرو اس سے دونوں میں محبت ہوگی۔(فتاوی رضویہ:۱۰/۹۴)

(iii) دولہا/ دلہن کو سلامیاں

شادی پر دولہا، دلہن کو جو پیسے دیئے جاتے ہیں اسے سلامی (نیوتا) کہتے ہیں۔
سلامیاں دینے کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) سلامی بطور قرض

(ب) سلامی بطور ہدیہ

Scanned with CamScanner

(الف) بطور قرض

قرض کی صورت میں جو سلامی دی جاتی ہے۔ اسے باقاعدہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اور واپسی نہ ہونے پر مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایسا برادری والے نظام میں ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

''اب جو نیوتا دیا جاتا ہے۔ وہ قرض ہے اس کا ادا کرنا لازم ہے اگر رہ گیا تو مطالبہ رہے گا۔ اور بغیر اس کے معاف کیے معاف نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۱/۲۵۶)

اس قرض سے جان چھڑانے کا حل صرف یہ ہے کہ جو شخص سلامی دینے آئے اسے صاف لفظوں میں کہہ دیں کہ وہ یہ پیسے بطور امداد دے دے اگر ممکن ہوا تو ان کی تقریب میں امداد کروں گا مگر بطور قرض نہیں لینا چاہتا۔ اس صورت میں اگر کوئی شخص دے گا تو وہ اس کے ذمے قرض نہ ہوگا۔

(ب) بطور ہدیہ

جن علاقوں میں برادری نظام نہیں ہوتا یا پھر برادریوں کی طرف سے مطالبہ نہیں ہوتا وہاں سلامیاں بطور ہدیہ دی جاتی ہیں۔

درس ہدایت

خوشی و غمی کے موقع پر عزیز و اقارب، رشتہ دار، دوست احباب ایک دوسرے کو پیسے دیتے ہیں۔ تو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ لینے دینے کا نظام بطور قرض نہ ہو۔ کیونکہ جب اس کو قرض تسلیم کرلیا جائے تو پھر ہر حال میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً شادی کے موقع پر سالگرہ پر، حج و عمرہ پر جانے پر لوگ پیسے دیتے ہیں اور نیت یہ رکھتے ہیں کہ جب ان کے گھر یہ تقریب ہوگی تو ان کو یہ پیسے واپس مل جائیں گے۔ لیکن واپس دینے والے کے حالات اگر اس کا ساتھ نہ دیں تو اس کی خوشی غمی میں بدل جاتی ہے۔ وہ اپنا پچھلا قرض اتارنے کے چکروں میں نیا قرض لے لیتا ہے اور مجبوراً قرض کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔

(iv) وری دکھانا

لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کے لیے جو سامان تیار کیا جاتا ہے اسے وری کہتے ہیں۔ عموماً بارات والے دن وری لوگوں کو دکھانے کا رواج ہے۔ شرعی طور پر تو اس طرح

سامان دکھانے میں کوئی حرج نہیں مگر اس میں بہت سی قباحتیں ہیں۔ لوگ فخر کی نیت رکھ کر دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے ایسا کرتے ہیں جبکہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ آج کل یہ رواج تقریباً بعض علاقوں میں ختم ہو رہا ہے۔

(v) دلہن کو نصیحتیں

☆ بیوی کے لیے چند سلیقہ شعار باتیں

عورت کو اس کی ازدواجی زندگی میں قدم رکھتے ہوئے بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر عورت سلیقہ مند ہو تو اپنے آپ کو ایک اچھی بیوی ثابت کرتی ہے۔ بیوی کے لیے چند سلیقہ شعار باتیں درج ذیل ہیں۔

☆......شوہر کے رہنے کا کمرہ ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔ بستر میلا کچیلا نہ ہو۔ شوہر کے کہنے سے پہلے اس کی ہر چیز خوب سلیقے اور تہذیب سے رکھیں۔ تکیہ کے غلاف کی شکنیں نکال کر رکھیں۔

☆...... جو چیزیں آپ کو رکھنے کے لیے دی جائیں ان کو حفاظت سے رکھیں۔ لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کریں۔

☆......شوہر جب سفر پر جائے تو بیوی خیر و عافیت کے لیے دعا کرے اور جب شوہر سفر سے واپس آئے تو اس کا مزاج پوچھیں۔ خیریت دریافت کریں۔ اور خیریت سے واپس آنے پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

☆......اگر ساس، سسر زندہ ہوں تو ان کی تابع داری کو اپنا فرض سمجھیں اور ان کی عزت کریں۔

☆......آپ خود گھر کے کام کاج میں حصہ لیں۔ جو کام ساس اور نندیں کرتی ہیں وہ آپ بھی خوش دلی سے کریں۔

☆......غیبت، چغلی، حسد اور دیگر غیر اخلاقی حرکات سے دور رہیں۔

☆......شوہر کی والدہ کو اپنی والدہ کی طرح سمجھ کر عزت کریں اور اپنے منہ سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالیں جس سے ان کو تکلیف ہو۔

Scanned with CamScanner

☆......اگر کبھی کوئی تلخ اور ناگوار بات ہو جائے تو اس کو برداشت کریں۔ اور سختی سے جواب نہ دیں۔

(vi) بیوی کا شوہر کی نظر میں...... محبوب بننے کا طریقہ

بیوی کو شوہر کی نظر میں محبوب بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ درج ذیل چار باتوں پر عمل کرلے گی تو شوہر کی نظر میں محبوب ہو جائے گی۔

(۱) بیوی نیک بنے اور ارکان اسلام کی پابندی کرے۔ نماز پڑھے، بے پردگی نہ کرے۔

(۲) شوہر کے مزاج کو پہچانے اور مزاج دیکھ کر بات کرے۔

(۳) شوہر اور اس کے گھر والوں کی تعریف کرے اور ان کے ساتھ سچی محبت کرے۔

(۴) بیوی شوہر کے لیے کھانا پکائے۔ دستر خوان سجائے اور سلیقہ مندی کا مظاہرہ کرے۔

(vii) سسرال جانے والی بیٹی کو نصیحتیں باپ کی طرف سے

اے بیٹی!

(۱) اپنی صحت کا خیال رکھنا۔ اپنے چہرے کی تروتازگی کبھی ختم نہ ہونے دینا۔

(۲) گھریلو ذمہ داریوں کو ایمانداری سے سرانجام دینا۔

(۳) اپنے رازوں سے کسی دوسرے کو آگاہ نہ کرنا۔

(۴) شوہر کی فرمانبرداری کرنا۔

(۵) شوہر کے ساتھ استہزاء و مذاق نہ کرنا۔

(۶) زیادہ غصہ نہ کرنا اور نہ زیادہ ناراض ہونا کیونکہ اس سے بغض پیدا ہوتا ہے۔

(۷) ہمیشہ شوہر کی خوشی کا خیال رکھنا۔ اپنے اور شوہر کے درمیان کسی بھی نفرت کو پیدا نہ ہونے دینا۔

(۸) ہمیشہ اپنے گھر کے کاموں میں مشغول اور فکر مند رہنا۔

(۹) شوہر کے خطوط اور ذاتی موبائل کو اس کی اجازت کے بغیر چیک نہ کرنا۔

(۱۰) جو بات شوہر بتانا نہ چاہے اس پر اصرار نہ کرنا۔

(۱۱) سمجھداری اور سلیقہ مندی کے ساتھ گھر کے معاملات خود ہی نمٹا لینا۔ ہر چھوٹی بڑی بات کا شکوہ شکایت شوہر کے پاس نہ لانا۔

(۱۲) ان نصیحتوں کو پلے باندھ کر وقتاً فوقتاً ان کا مطالبہ کرتی رہنا۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

عورت کو سلیقہ مندی کا منظوم پیغام

ے دنیا کا یہ دستور ٹھہرا، مرد کما کر گھر لائے
عورت کا فرض ہے اس کو اچھی طرح سے کام لگائے
جتنی چادر اتنا بچھونا، چین سے وہی رہتے ہیں
عاقل لوگ جہاں میں اس کو تدبیر منزل کہتے ہیں
جس لڑکی کو گر نہ یہ آئے، اس کو کب یہ خوشحالی ہے
اس کو پھوہڑ ہے کہنا لازم جو عقل و خرد سے خالی ہے
خرچ کرو اس صورت سے، جو خرچ کی صورت رہ جائے
خسر بھی خوش، خاوند بھی خوش، اپنی صورت بھی رہ جائے

(viii) سسرال جانے والی بیٹی کو نصیحتیں ماں کی طرف سے

اے میری بیٹی!

اپنی زندگی میں لطف و سرور پیدا کرنے کے لیے درج ذیل نصیحتوں کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا۔

(۱) انتہائی خوشگوار حالت میں دستر خوان پر بیٹھو کہ ترش روئی کے سبب لذیذ کھانا بھی ہاضمہ خراب کرسکتا ہے۔

(۲) جو لوگ تمہارے شوہر پر تنقید کریں ان کی باتیں نہ سنو۔ کیونکہ وہ تمہارے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

(۳) محبت کرنے والی، صبر کرنے والی، تسلی دینے والی، درگزر کرنے والی بن جاؤ۔

(۴) اپنے شوہر کا ادب واحترام کرو اور اس کے احسانات کی قدر کرو۔

Scanned with CamScanner

(۵) کبھی بھی شوہر سے لڑنے اور جیتنے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ تم سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہوتا ہے۔

(۶) اپنی خوبصورتی، فرمانبرداری، سکون، اعتماد، بردباری سے اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کرو۔

(۷) شوہر سے اس کی سابقہ زندگی کے بارے میں دریافت نہ کرو۔ گزشتہ زمانے کو چھوڑ کر آئندہ آنے والے حالات کی فکر کرو۔

(۸) شوہر کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر کوشش کرو۔ اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کرو جن سے شوہر کے دل میں تمہارا احترام پیدا ہو۔

(۹) گھر میں درپیش مسائل پر صبر کر کے ہر حال میں خوش رہو اور مسکراتے ہوئے شوہر کے سامنے جاؤ۔

(۱۰) اپنے شوہر کی کمائی کو بے جا اخراجات میں کنگال نہ کرو۔ اسراف سے اجتناب کرو۔

(۱۱) شوہر کی ضروریات کا خیال رکھو۔ شوہر کے مزاج کے مطابق اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھو۔ اپنے شوہر کا ہر کام خود کرو۔

(۱۲) اپنے شوہر کے گھر میں موجود اس کے والدین کی عزت وتکریم کرنا۔

ماں کی طرف سے بیٹی کو منظوم نصیحت

ماں ہوئی بیٹی سے اپنی ہم کلام
جا کے کرنا ساس کو بیٹی سلام
اور خسر کا اپنے تو کرنا ادب
تاکہ کہلائی نہ جائے تو بے ادب
اپنے شوہر کا تو کرنا احترام
زندگی تیری نہ ہو جائے حرام
سب ہی گھر والے ہوں تجھ سے باغ باغ
تو اندھیرے گھر کا کہلائے چراغ

سخت لہجے میں نہ کرنا گفتگو
سادگی سے گھر میں رہنا نیک خو
اور ننگے سر نہ رہنا رکھ خیال
سر سے تو ڈھلکی ہوئی چندری سنبھال

(ب) رخصتی

(i) دلہن کے سر پر قرآن رکھنا

رخصتی کے وقت ایک رسم یہ کی جاتی ہے کہ دلہن کے سر پر قرآن اٹھا کر رکھا جاتا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں سفر میں حفاظت کے لیے سر پر قرآن رکھنے کو جائز کہا گیا ہے۔

''سفر میں حفاظت کے لیے سر پر قرآن رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے''

(عالمگیری، کتاب الکراہیت: ۳۲۲/۵)

(ii) دلہن کا چاول پھینکنا

رخصتی کے وقت دلہن چاول اٹھا کر پیچھے پھینکتی ہے۔ چاول پھینکنا جائز نہیں ہے کہ اس میں اسراف ہے۔ اور رزق پاؤں میں آتا ہے۔

(iii) رخصتی کا اسلامی طریقہ

رخصتی نہایت سادگی کے ساتھ ہونی چاہیے۔ لڑکی کے گھر والوں میں سے کوئی خاتون یا لڑکے کے گھر والوں سے کوئی عورت دلہن کو ہمراہ لے کر دولہے کے گھر آئے۔ اور اسے حجرۂ عروسی تک پہنچا دے۔

شریعت میں رخصتی کا کوئی خاص طریقہ نہیں۔ نہ ہی کسی قسم کے رسم ورواج کی پابندی ہے۔

(iv) باپ کے بیٹی کے لیے الوداعی اشعار

اے لخت جگر! چند باتیں میری یاد رکھنا
کبھی اف نہ کرنا گر دکھ بھی سہنا

نہ گھبرانا طوفان باطل سے ڈر کر
قدم حق کی جانب تو رکھنا سنبھل کر
کبھی حکم شوہر سے غفلت نہ کرنا
صداقت سے جینا شریعت پر مرنا
محمد ﷺ کے پیغام پر دل سے چلنا
غریبوں فقیروں سے نفرت نہ کرنا
نماز اور روزہ وہ فرمان حق کے
نہ چھوٹیں کبھی جان کر بیٹی تجھ سے
شکایت کا موقع کسی کو نہ دینا
کبھی بھول کر بھی تو چغلی غیبت نہ کرنا
رہے گا تیرے در پر دامان رحمت
تری گود بچوں سے بھر دے گی قدرت
ترے سائے میں جب یہ بچے پلیں گے
تو مذہب کی راہ کے مجاہد بنیں گے
یہ دین اور دنیا میں اجالا کریں گے
یہ توقیر ملت دوبالا کریں گے
مبارک ہو تجھ کو اپنا گھر بنانا
مبارک ہو شوہر کی گلیاں بسانا

(۷) دلہن کے لئے مدنی پھول

(از شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ)

تجھ کو ہی شادی مبارک اب ہے تیری رخصتی
رخصتی میں تیری پنہاں رخصت ہے قبر کی

گھر تیرا ہو مشکبار اور زندگی بھی پر بہار
رب ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تاجدار
میری بیٹی کا خدایا گھر سدا آباد رکھ
فاطمہ زہرا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ
یہ میاں بیوی الٰہی مکر شیطان سے بچیں
یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنتوں پر بھی چلیں
یہ میاں بیوی چلیں حج کو الٰہی! بار بار
بار بار ان کو دکھا میٹھا مدینہ کردگار
میکا و سسرال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں
دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں
اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تو
حشر میں پچھتائے گی اے پیاری بیٹی ورنہ تو
میری بیٹی! یا الٰہی! نہ بنے غصے کی تیز
یہ کرے سسرال میں ہر دم لڑائی سے گریز
یاد رکھ! تو آج سے بس تیرا گھر سسرال ہے
نفرت سسرال سن لے آفتوں کا جال ہے
ماں سمجھ کر ساس کو، خدمت جو کرتی ہے بہو
راج سارے گھر یہ سن لے تو وہ کرتی ہے بہو
ساس اور نندوں کی خدمت کر کے ہو جا کامیاب
ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب
ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صبر کر
صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر
ساس اور نندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر
اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی تیرا گھر

Scanned with CamScanner

میکے کے مت کر فضائل تو بیاں سسرال میں
اب تو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں
ساس چیخی تو بھی بپھری اور لڑائی ٹھن گئی
ہے کہاں بھول ایک کی، دو ہاتھ سے تالی بجی
یاد رکھ تو نے اگر کھولی زباں سسرال میں
پھنس کے رہ جائے گی بیٹی! قضیوں کے جنجال میں
میری پیاری بیٹی سن فیضان سنت پڑھ کے تو
التجا ہے روز دینا درس اپنے گھر یہ تو
گر نصیحت پر عمل عطار کی ہو گا ترا
ان شاء اللہ! اپنے گھر میں تو سکھی ہو گی سدا

☆☆☆

(ج) جہیز

لڑکی کے والدین دلہن کو ضروریات زندگی کی چیزیں دیتے ہیں اسے جہیز کہا جاتا ہے۔ دلہن کو جہیز دینا جائز ہے۔ مگر شادی میں جہیز دینے کا مروجہ طریقہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نے لڑکی کو وراثت میں حقدار ٹھہرایا ہے۔ لیکن آج کل لوگ لڑکی کو شادی کے موقع پر کافی سامان دے کر اسے خوش کر دیتے ہیں اور اس کے شرعی حق سے اسے محروم رکھا جاتا ہے۔ مروجہ جہیز حقیقتاً اسلام کے قانون وراثت سے فرار کی تلاش ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو ان کو اپنے پاس سے جہیز بھی دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی دیا اس کا کسی طرح بھی مروجہ جہیز سے تعلق نہیں۔

(i) جہیز کی شرعی حیثیت

جہیز دینا سنت ہے۔ سنت متوارثہ یہی چلی آرہی ہے کہ والدین اپنی بیٹی کو شادی پر جہیز دیتے ہیں۔ اور فقہا نے اس جہیز کی شرعی حیثیت کو بھی واضح کیا ہے کہ یہ کس کی ملک ہے۔

لہٰذا جہیز میں سنت یہی ہے کہ اپنی خوشی سے حسب توفیق دیا جائے۔

(ii) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں لحاف، مشک، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں درخت خرما کی چھال بھری ہوئی تھی دیا۔ (سنن نسائی، کتاب النکاح: ۶/۱۳۵)

(iii) دعوت عمل

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کائنات نے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی تھیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا مختصر جہیز دے کر یہ سنت قائم کر دی کہ بیٹی کے والدین حسب توفیق جہیز دیں، ضروریات زندگی کی خاص خاص اشیاء دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(iv) جہیز......ایک آزمائش بن گیا

وہ جہیز جو سنت تھا موجودہ دور میں آزمائش بن گیا ہے کہ اس کے سبب بچیوں کی شادی نہیں ہو پاتی۔ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ کثرت جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورتحال اختیار کر لی ہے کہ جس کی وجہ سے بہت سے والدین کے لیے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھن گیا ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے۔ ان کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اسلامی معاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر پہلے قدم اٹھانا چاہئے جو بے تحاشا جہیز دیتے ہیں وہ آگے آئیں اور اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون کریں اور وہ جہیز کی مقدار اتنی کم رکھیں کہ جو غریب لوگ بھی دے سکیں۔" (وقار الفتاوی: ۳/۱۳۵)

(v) جہیز ایک بری رسم......کیسے؟

شرعاً لڑکی کے ماں باپ اگر اپنی خوشی سے سامان وغیرہ دیں تو جائز ہے۔ البتہ آج کل جو رائج ہے کہ لڑکے والے مخصوص چیزوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں نہ ملنے پر نکاح نہیں کرتے یہ سب ناجائز ہے۔

Scanned with CamScanner

مفتی عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت وشفقت کی نشانی ہے اوران کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پرلڑکی کو جہیز دینا فرض واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے سامان جہیز وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اوران کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی اور داماد کی خواہش پوری کریں یہ خلاف شریعت بات ہے۔

بلکہ آج کل ہندوؤں جیسی رسم مسلمانوں میں چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی۔ چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اس لیے بیاہی نہیں جارہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ سب رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمان پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کردیں۔ (جنتی زیور، ص:۱۱۱)

(vi) لڑکے والوں سے پیسے لینا

بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے پہلے پیسے لیتے ہیں پھر شادی کرتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ورشوت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

”عورت کے گھر والوں نے رخصتی کے وقت کچھ لیا تھا تو شوہر کو اس کے واپس لینے کا شرعاً حق ہے اس لیے کہ وہ رشوت ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری:۱/۳۰۶)

(vii) جہیز کا سامان لڑکی کی ملکیت ہے

ماں باپ لڑکی کو جو چیزیں دیں وہ لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے۔ اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو جو کچھ دیا جائے مثلاً سونا، چاندی، کپڑے وغیرہ وہ بھی لڑکی کی ملکیت ہوتے ہیں۔ شوہر کی طرف سے بھی جو کچھ عورت کو بطور تحفہ ملے اس کی مالک بھی عورت ہوتی ہے۔ اب اس مال کی زکوٰۃ وغیرہ دینے کی ذمہ داری بھی عورت پر عائد ہوتی ہے۔

(viii) جہیز میں سب سے اعلیٰ چیز

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں ہر چیز دوں گا، اب کیا کروں کہ قسم پوری ہو کیونکہ ہر چیز تو بادشاہ بھی نہیں دے سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی لڑکی کو جہیز میں قرآن شریف دے دے کیونکہ قرآن شریف میں ہر چیز ہے اور یہ آیت پڑھی۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ (پ:۷، الانعام:۵۹)

اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے) (روح البیان، پ۱۱، یونس۱)

باب نمبر 6

(الف) دلہن سسرال میں

لڑکی اپنے والدین کے گھر سے رخصت ہوکر اپنے سسرال میں پہنچ جاتی ہے۔ یہاں بھی کچھ رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ آیئے ان رسومات کا ناقدانہ جائزہ لیتے ہوئے ان کی شرعی حیثیت معلوم کریں۔

(i) دہلیز پر تیل ڈالنا

دلہن جب رخصت ہوکر لڑکے والوں کے گھر آتی ہے تو دہلیز پر تیل ڈالا جاتا ہے۔ یہ جائز نہیں بلکہ اسراف ہے۔

(ii) ایک جاہلانہ رسم

جب دلہن، دولہا کے گھر جاتی ہے تو ایک انتہائی جاہلانہ رسم ادا کی جاتی ہے کہ دلہن دروازے پر رک کر کچھ مطالبہ کرتی ہے۔ جو نہایت گھٹیا اور معیوب حرکت ہے۔ پھر دلہن کے سر پر دودھ یا پانی کا برتن سات مرتبہ گھمانا جو کہ جاہلوں کا طریقہ کار ہے۔

(iii) منہ دکھائی کی رسم

جب دلہن پہلی مرتبہ اپنے والدین کے گھر سے رخصت ہوکر سسرال پہنچتی ہے۔ تو دلہن کو ایک الگ کمرے میں بٹھا دیا جاتا ہے اور محلے، پڑوس اور رشتہ کی عورتوں کو دعوت دی جاتی ہے اور دلہن کی منہ دکھائی کی رسم کی جاتی ہے۔ عورتیں یکے بعد دیگرے آتی ہیں اور دلہن کا چہرہ دیکھتی ہیں اور کچھ رقم ہدیے کے طور پر دلہن کے ہاتھ میں رکھ دیتی ہیں۔ اس رقم کا بھی وہ ہی حکم ہے جو سلامیاں دینے کا ہے۔ یعنی تحفے تحائف کے طور پر دیا جائے تو ٹھیک ہے۔

اس رسم میں عموماً پردے کا خیال نہیں رکھا جاتا اور بعض رشتے دار مرد اور شریر لڑکے بھی دلہن کا چہرہ دیکھتے ہیں لہٰذا گھر کے سرپرست کو چاہئے کہ اس رسم میں بے پردگی نہ ہونے دیں۔

(iv) گود بٹھائی کی رسم

منہ دکھائی کی رسم کے بعد گود بٹھائی کی رسم کی جاتی ہے۔ کسی کا بچہ دلہن کی گود میں بٹھایا جاتا ہے تاکہ دلہن کی گود بھی ہری ہو اور دلہن بانجھ نہ ہو۔ اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ اگر کوئی چھوٹا بچہ نہ ملے تو دیور یا جیٹھ کو دلہن کی گود میں بٹھا دیا جاتا ہے اور دلہن سے کوئی تحفہ لیے بغیر گود کو نہیں چھوڑتا۔ یہ رسم غیرت کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے اس غیر شرعی رسم سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(ب) شب زفاف......آداب مجامعت

وہ رات جس میں میاں بیوی نکاح کے بعد عملاً ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ شب زفاف کہلاتی ہے۔ یہ اعلان مسنون طریقے سے ہونا چاہئے اور گانے باجے، مردوں اور عورتوں کے اختلاط، محافل موسیقی کے انعقاد، ہلڑ بازی اور ہٹر بونگ مچانے سے احتراز کرنا چاہئے۔ یہ اعلان جائز طریقے سے خوشی کے مظاہر کے جلو میں ہو۔

یحییٰ بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن حاطب سے کہا:

میں نے دو عورتوں کے ساتھ شادی کی اور کسی ایک کے ہاں بھی کوئی آواز نہیں تھی، یعنی گانے اور دف کی آواز تو محمد کہنے لگے: دف کی آواز حلال اور حرام کے درمیان فرق کرتی ہے۔ (سنن ترمذی، الرقم: ۱۰۸۸، سنن نسائی، الرقم: ۳۳۶۹)

(i) جماع سے پہلے دعا پڑھنا

جماع سے پہلے دعا پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ امام بخاری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جماع کے لیے آئے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطٰنَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

اللہ کے نام سے، اے اللہ! مجھے اور جو تو مجھے عطا کرے۔ اس کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔ پھر اگر ان کی قسمت میں (اس ملاپ کے نتیجے میں) اولاد

Scanned with CamScanner

ہوئی تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(صحیح بخاری، الرقم:۵۱۶۵، صحیح مسلم، الرقم:۱۴۳۴)

فائدہ

بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے اور ہر حال میں اس میں برکت ہوتی ہے۔ اس لیے جماع کرنے سے پہلے بھی اللہ کے نام کی برکت حاصل کرنی چاہئے اور شیطان سے اس کی پناہ میں آنا چاہئے کیونکہ کسی وقت بھی انسان سے دور نہیں ہوتا تو جب اللہ کا ذکر کرلیا جائے تو پھر شیطان کے شر کا خوف نہیں رہتا۔ یاد رہے کہ بسم اللہ برہنہ نہ پڑھیں۔

(ii) شب زفاف میں بیوی کے پاس آئے......تو خاوند کیا کرے؟

حدیث پاک میں ہے۔ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی (سر کے اگلے حصے) کو پکڑ کر اللہ رب العزت کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے اور یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ ۔

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور وہ بھلائی جو اس کے اندر پیدا کی گئی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے ساتھ پیدا کی گئی ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، الرقم:۲۱۶۰، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، الرقم:۱۹۱۸)

(iii) دخول سے پہلے ایک ساتھ نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کی۔ اس نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی تھی لیکن اسے اندیشہ تھا کہ لڑکی اس سے بغض رکھے گی۔ آپ نے فرمایا: جب تو اس کے پاس جائے تو اسے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے کہنا پھر یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَبَارِکْ لَھُمْ فِیَّ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَیْرٍ وَّفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ بِخَیْرٍ ۔

اے اللہ! میرے اہل وعیال میں برکت فرما اور ان کے لیے میرے اندر برکت فرما، اے اللہ! جب تک ہمیں یک جا رکھ خیر اور بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھ اور جب ہمیں علیحدہ فرما خیر اور بھلائی کے ساتھ علیحدہ فرما۔

(المعجم الاوسط، الرقم:۳۰۱۸)

فائدہ

جب عورت اپنے والدین کے گھر سے اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو اس پر فطری طور پر خوف، دہشت اور اجنبیت طاری ہوتی ہے۔ تو جب دونوں میاں بیوی ایک ساتھ نماز پڑھیں گے اور دعا کے ساتھ شب زفاف کی ابتداء کریں گے تو یقیناً ایک دوسرے سے انسیت محسوس کریں گے۔

(iv) خوشبو کا استعمال

خوشبو کا استعمال میاں بیوی میں باہمی محبت، الفت، چاہت اور پسندیدگی پیدا کرتا ہے۔ فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

''تمہاری اس دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو محبوب ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' (سنن نسائی، الرقم:۳۹۴۰، مسند احمد:۳/۲۸۵)

شب زفاف میں خوشبو لگا کر میاں بیوی ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ایک دوسرے سے خوشی اور محبت محسوس کرتے ہیں۔ خوشبو کی قوت تاثیر سے مرد وعورت میں ہیجان خیزی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(v) دولہا، دلہن خوب آرائش کریں

عورت اپنے کمال حسن کے ساتھ صفائی، ستھرائی اور زیبائش و آرائش کا اہتمام کرے۔ خوبصورت زیورات اور عمدہ لباس استعمال کرے۔ خاوند کا اپنی بیوی کے لیے آراستہ ہونا سنت ہے۔ جس طرح بیوی اپنے شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کرتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو کس کام سے ابتداء کرتے؟ آپ نے جواب دیا: ''مسواک کے

ساتھ۔'' (صحیح مسلم، الرقم:۲۵۳)

اسی طرح عورت بھی اپنے خاوند کے لیے زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کرے کہ خوبصورتی اور سجنا سنورنا مرد کی شہوت کو ابھارتا ہے، اس کی آنکھوں کو بھرنے، عورت کے محاسن کو کھولنے اور الفت ومحبت کو دوام بخشتا ہے۔

(vi) اللہ سے توبہ کرنا

عورت جب رخصت ہو کر اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ شب زفاف میں اپنے ظاہری اور باطنی تمام گناہوں سے پاک ہو کر توبہ کرے۔ میاں بیوی اپنے ظاہر اور باطن کو پاک وصاف کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کریں۔ اور اپنی اس شادی کو اپنے دین کو مکمل کرنے کا ذریعہ بنائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے شادی کی تو اس کا آدھا دین مکمل ہو گیا، لہٰذا اسے باقی نصف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔'' (الترغیب والترہیب:۲/۱۹۲)

(vii) مجامعت سے پہلے......دل لگی کرنا

شوہر کو چاہیئے کہ وہ اچانک ہی مباشرت شروع نہ کر دے بلکہ مجامعت سے پہلے بیوی کو مس کرے۔ اس کے ساتھ معانقہ کرے۔ بوس وکنار کرے۔ اس کے ساتھ دل لگی اور اٹھکیلیاں کرے۔ دلہن کے ساتھ محبت بھری باتیں کرے۔ بے تکلفی پیدا کرنے کے لیے اچھی دل پسند باتیں کرے۔

میاں بیوی کی زندگی میں پہلی رات کا محبت یا نفرت پیدا کرنے میں بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ دولہا، دلہن کی گفتگو ایسی ہونی چاہیئے کہ جس سے وہ ایک دوسرے کو پسند کرنے لگیں اور ایک دوسرے کے جذبات سے واقف ہو جائیں۔

دولہا کو چاہیئے کہ وہ کوئی کھانے پینے کی چیز بیوی کو پیش کرے۔ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بناؤ سنگھار کیا۔ پھر انہیں خدمت اقدس میں لے کر

حاضر ہوئی۔ آپ کو ان کے دیکھنے کی دعوت دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں تشریف لائے پھر آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے اسے گھونٹ گھونٹ پیا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیالہ بڑھا دیا انہوں نے سر کو جھکا لیا اور شرما گئیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرزنش کی اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پیالہ لے لے۔ کہتی ہیں: تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالہ لے لیا۔ (مسند احمد:۶/۴۵۸،۲۷۵۹۱)

شب زفاف کے سنہری اصول

☆ شب زفاف میں کمرہ سجایا جائے۔ اور کمرے میں پھول وغیرہ اور خوشبو وغیرہ چھڑ دیں۔ کمرہ صاف ستھرا ہو۔ اکثر دلہنیں شرم وحیاء کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتی۔ انہیں کھانا بھی کھلایا جائے۔

☆ خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے نرم لہجے میں اچھی اچھی باتیں سے اس کے خوف اور شرم کو دور کرے۔ دلہن شروع میں اس کی باتوں کا جواب نہیں دیتی۔ لیکن اس کے اچھے سلوک کی وجہ سے وہ اس کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

☆ دولہا دلہن سے اس انداز میں گفتگو کرے کہ دلہن اسے پسند کرنے لگے۔ عورت کا دل خوش ہو اور مطمئن ہو اور یہی کامیابی کا پہلا مرحلہ ہے۔

☆ خاوند کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کی بیوی کے جذبات کیا ہیں؟ وہ کیا چاہتی ہے؟ وہ اپنے گھر والوں کو چھوڑ آئی ہے اس لئے وہ پریشان ہوگی۔ اس کو ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کرے۔

(x) جماع کا فطری طریقہ

جماع سے مراد ہے کہ آدمی اپنی بیوی کی شرمگاہ (کھیتی) میں آگے پیچھے دائیں بائیں جس سمت سے چاہے دخول کر سکتا ہے۔ البتہ لواطت (دبر میں صحبت) حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ (پ:۲، البقرہ:۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔

(xi) پردہ بکارت

پردہ بکارت عورت کے رحم کے منہ پر موجود ایک نامکمل جھلی کا نام ہے۔ صدیوں سے پردہ بکارت کنوار پن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ جاہل گھرانوں میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ اگر شادی کی رات پردہ بکارت پھٹ کر خون نہ نکلے تو لڑکی ہرگز کنواری نہیں ہو سکتی۔ جبکہ حقیقت اس سے کافی مختلف ہے۔

پردہ بکارت کی حالت ہر ایک کے ہاں مختلف ہوتی ہے۔ اگر پردہ بکارت باریک ہے تو وہ شادی کی رات آسانی سے پورا پھٹ جاتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ خون نہ نکلے شادی سے پہلے کسی لڑکی کا پردہ بکارت کسی اور وجہ سے بھی پھٹ سکتا ہے۔ اس کے لیے اندام نہانی میں کسی چیز کا داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ یہ جمپ دینے، اچھلنے کودنے محض شدید حرکت یا کسی سخت چوٹ کی وجہ سے بھی پھٹ سکتا ہے۔ اور لڑکی کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا اسے اس بات کا علم شب زفاف میں ہوتا ہے کہ اس کا پردہ بکارت پھٹ چکا ہے۔ پھر اسے ذلت کی المناک علامت سمجھ کر شرمندگی اور عار کا احساس دلایا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے بالکل بری ہوتی ہے۔

لہٰذا میاں بیوی کو چاہئے کہ وہ پردہ بکارت ہی کو پاکیزگی کا معیار نہ سمجھیں بلکہ دیندار بیوی مل جانے کو ہی طہارت کا معیار سمجھیں۔

(xii) خلوت کے راز و نیاز بتانا حرام ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (پ:۵، النساء:۳۴)

پس نیک بیویاں اطاعت شعار ہوتی ہیں شوہروں کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ (اپنی عزت کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ خدمت اقدس میں حاضر تھیں کچھ مرد اور عورتیں اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں جو

اپنی اہلیہ کے ساتھ گزری باتوں کو دوسروں کو سناتے ہیں۔ بعض عورتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو اپنی سرگزشت اوروں کو بتاتی ہیں، لوگ چپ رہے میں نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''لیکن دیکھو تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ وہ شیطان ہوتے ہیں جو راستے میں کسی مادہ شیطان سے مل کر اس سے لپٹ جاتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے رہتے ہیں۔''

(مسند احمد: ۶/ ۴۵۶، ۴۵۷، الرقم: ۲۷۵۸۳، صحیح مسلم، کتاب النکاح، الرقم: ۱۴۳۷)

(ج) لواطت سے پرہیز

(i) معنیٰ و مفہوم

عورت کی دبر میں صحبت کرنا لواطت کہلاتا ہے۔ دبر پچھلے مقام کو کہتے ہیں۔ مرد عورت کی دبر کو استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسلام میں لواطت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

(ii) لواطت......قوم لوط کا فعل

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رّحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔''

(جامع ترمذی، ص: ۱۸۰۰، الرقم: ۱۴۵۷)

(iii) قوم لوط کا انجام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝

(پ:۱۲، ھود: ۸۲-۸۳)

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے (الٹ کر) اس بستی کے اوپر کے حصہ کو نچلا حصہ کر دیا اور ہم نے اس پر پتھر اور پکی ہوئی مٹی کے کنکر برسائے جو

پے در پے (اور تہہ بہ تہہ) گرتے رہے۔ جو آپ کے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے۔ اور یہ (سنگریزوں کا عذاب) ظالموں سے (اب بھی) کچھ دور نہیں ہے۔

(د) لواطت کی مذمت احادیث مبارکہ میں

(i) اللہ......دست رحمت اٹھالیتا ہے

سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: جب زمیوں پر ظلم کیا جائے گا تو سلطنت دشمنوں کے پاس چلی جائے گی اور جب زنا بہت زیادہ ہو جائے گا تو قیدیوں کی کثرت ہو جائے گی اور جب لواطت کی کثرت ہو جائے گی تو اللہ عزوجل مخلوق سے اپنا دست رحمت اٹھا لے گا۔ پھر وہ جس وادی میں بھی ہلاک ہو جائیں گے اللہ عزوجل کوئی پرواہ نہ کرے گا۔ (المعجم الکبیر: ۲/۱۸۴، الرقم: ۱۷۵۲)

(ii) اللہ عزوجل کی لعنت

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے 7 بندوں پر 7 آسمانوں کے اوپر سے لعنت فرماتا ہے ان میں سے ایک پر 3 بار لعنت لوٹتی ہے۔ اللہ عزوجل ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کرتا ہے جو اسے کافی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: (۱) جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا وہ ملعون ہے۔ جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ ملعون ہے، جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ ملعون ہے۔ (المعجم الاوسط: ۶/۱۹۹، الرقم: ۸۴۹۷)

(iii) توحید کی گواہی قبول نہیں کی جاتی

سرکار دو عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ تین آدمیوں کی توحید کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔

(۱) لواطت کرنے اور کروانے والا

(۲) آپس میں بدکاری کرنے والی دو عورتیں

(۳) ظالم امام۔ (المعجم الاوسط: ۲/۲۳، الرقم: ۳۱۰۴)

(iv) پچھلے مقام میں وطی کی ممانعت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کرو! بے شک اللہ عزوجل حق بات سے حیا نہیں فرماتا اور عورتوں کے پچھلے مقام میں وطی نہ کرو۔

(سنن کبریٰ: ۵/۳۲۲، الرقم: ۹۰۰۹)

(ہ) دولہا/ دلہن کو ہدایات

دولہا، دلہن پہلی بار شب زفاف میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اپنی زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ اس موقع پر دولہا، دلہن کو چند اہم ہدایات بتانا بہت ضروری ہیں تاکہ وہ اپنے لیے ایک لائحہ عمل تیار کر لیں اور پھر اس کے مطابق اپنی ساری زندگی گزاریں۔

(i) نماز عشاء

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ دولہا، دلہن رات کے وقت عشاء کی نماز پڑھنا بھول جاتے ہیں۔ جبکہ عشاء کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید ہے اور پھر مرد کے لیے باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ دلہن کو چاہیے کہ وہ گھر میں نماز کی پابندی کرے اور دولہا کو چاہیے کہ وہ مسجد میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے جائے۔

☆ عشاء کی باجماعت نماز......آدھی رات کا قیام ہے

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ (صحیح مسلم ص: ۳۲۹، الرقم: ۶۵۶)

☆ منافقین پر بھاری نماز

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

نے فرمایا: ''منافقین پر سب نمازوں سے بھاری فجر اور عشاء کی نماز ہے، اگر جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ہے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے، اور بیشک میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور کسی شخص کو نماز پڑھانے پر مقرر کروں پھر کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہوں جو لکڑیاں اٹھائے ہوئے ہوں پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔''

(صحیح بخاری:۱/۲۳۵، الرقم:۶۵۷)

(ii) عشاء کے بعد فضول گفتگو سے پرہیز

اکثر اوقات لوگوں کا معمول ہے کہ رات کو دیر تک بیکار میں بلاضرورت...... الٹے سیدھے کام کرنا...... گپ شپ لگانا...... فلمیں دیکھنا...... ناجائز اور گناہ کے کام کرنا اور فضول گفتگو میں محو رہنا ہے۔ دولہا، دلہن کو چاہئے کہ وہ ابتداء ہی سے عزم مصمم کر لیں کہ وہ اس طرح فضول کاموں میں اپنا وقت برباد نہیں کریں گے۔

☆ رات کے آخری حصے میں سونا کیسا؟

موجودہ دور میں لوگوں کی یہ عادت بنتی جا رہی ہے کہ رات کو دیر تک جاگ کر رات کے آخری حصے میں سو جاتے ہیں۔

اگر کوئی نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قضا ہو گئی تو قطعاً گنہگار رہا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا ہو اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت پر آنکھ نہ کھلے گی۔ (بہار شریعت:۴/۴۲)

☆ رات کو سونے سے پہلے کرنے والے کام

سونے سے پہلے بہتر ہے کہ وضو کر لیں بستر پر لیٹنے سے پہلے سورۃ فلق، والناس، آیت الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات، تسبیحات فاطمہ، سورۃ ملک پڑھ لیا کریں۔ پھر بستر پر سیدھی کروٹ لیٹ کر سونے کی دعا: ''اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا'' پڑھ کر سو جائیں۔

(iii) بروقت غسل

دولہا دلہن کو چاہئے کہ وہ شب زفاف کے بعد سحری میں ہی اٹھ کر بروقت غسل کر لیں، گھر والوں کو چاہئے کہ وہ رات کو ہی دولہا دلہن کے غسل کا بندوبست کر دیں تاکہ صبح کے وقت کوئی پریشانی نہ ہو۔ کیونکہ جنبی (حالت جنابت میں مبتلا شخص) کے بارے میں شریعت کے احکامات درج ذیل ہیں۔

☆ جنبی قرآن مجید نہ پڑھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

جنبی اور حائضہ قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھے (نہ تھوڑا نہ بہت)۔

(سنن ترمذی، ابواب الطہارۃ:۱/۴۷، الرقم:۱۳۱)

☆ پاکی کی حالت میں کیا جانے والا کام ناپاکی میں نہ کرے

کوئی ایسا شرعی کام جو بغیر وضو کے نہیں کیا جا سکتا حالت جنابت میں اس کا کرنا حرام ہے جیسا کہ ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے خواہ نفل نماز ہو یا فرض۔

☆ جنبی کے گھر رحمت کے فرشتے نہیں آتے

جس گھر میں جنبی ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا یا جنبی ہو۔

(سنن ابوداؤد، کتاب اللباس:۴/۴۳، الرقم:۴۱۵۲)

(iv) نماز فجر کی ادائیگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○ (پ:۱۵، بنی اسرائیل:۷۸)

Scanned with CamScanner

اور نماز فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کرلیں)، بے شک نماز فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)

☆ نماز فجر کے لیے جانے والا ایمان کا جھنڈا لے کر چلا

حضرت سیّدنا سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو صبح کو فجر کی نماز کے لیے چلا وہ ایمان کا جھنڈا لئے چلا اور جو صبح کو بازار کی طرف چلا تو شیطان کا جھنڈا لے کر چلا۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن فجر کی نماز میں میرے والد سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کو نہ پایا تو بازار کی طرف چلے کیونکہ حضرت سیّدنا سلیمان رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ مسجد اور بازار کے بیچ میں تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ شفاء ام سلیمان کے قریب سے گزرے تو ان سے کہا کہ ''میں نے فجر کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا؟'' تو انہوں نے جواب دیا ''وہ ساری رات عبادت کرتے رہے صبح کو ان کی آنکھ لگ گئی۔'' یہ سن کر حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا میرے نزدیک ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ: ۳/۵۳، الرقم: ۲۲۳۴)

☆ نماز فجر کے لیے جلدی اٹھنے کے لیے تدابیر

رات کو قدرے کم کھانا کھائیں اور سخت محنت کے کام سے بچیں تاکہ نیند گہری نہ ہو۔
نماز فجر کے لیے اٹھنے کا دل میں پختہ ارادہ کرلیں۔ گھڑی الارم والی استعمال کریں یا موبائل پر الارم یا کوئی اور چیز جو آپ کو نماز فجر کے لیے بیدار کرسکے اس کا انتظام کریں یا اپنے کسی ساتھی کو جو خود نماز فجر کے لیے اٹھتا ہو یا فجر کے اوقات میں اپنی ڈیوٹی وغیرہ پر جاتا ہو اس سے مدد لیں وہ آپ کو فون یا کسی اور ذرائع سے اطلاع کردے۔ جب ہم دنیاوی معاملات میں اپنے ساتھیوں سے مدد لے سکتے ہیں تو دین کے معاملے میں ایسا کیوں نہیں کرسکتے؟

(۷) سحر خیزی کے فوائد

صبح کا وقت انتہائی پاکیزہ، مقدس اور انمول ہوتا ہے...... کائنات کے لیے زندگی،

رعنائی اور تروتازگی کا وقت...... اندھیرے چھٹتے اور روشنی پھوٹتی ہے...... تازہ ہوائیں چلتی اور خوشبوئیں پھیلتی ہیں......

جو لوگ سحر کے وقت جاگتے...... اور تسبیح واستغفار میں مشغول رہتے ہیں...... وہ اس دنیا میں بھی خوشحالی اور آسودگی کی بے شمار نعمتیں حاصل کرتے ہیں...... اور ابدی جنت کا بہترین ٹھکانہ اور رضاوخوشنودی کا اعلیٰ ترین انعام بھی ان کے لیے موجود ہے......

صبح کا وقت...... قبولیت دعا اور رحمت الٰہی سے فیض یاب ہونے کا وقت ہے...... سحر کے وقت میں خدا نے ساری برکتیں، فضیلتیں اور سعادتیں رکھی ہیں...... اللہ اپنے بندوں پر صبح کے وقت اپنے خصوصی لطف وکرم کی بارش برساتا ہے۔

صبح سویرے جلدی اٹھنا...... نماز فجر ادا کرنا...... جلدی کام پر نکل جانا...... خیر وبرکت اور کامیابی کا ضامن ہے...... اس وقت خدا کی رحمت برستی ہے...... انسان جو کچھ مانگے اسے ملتا ہے...... رزق حلال کی طلب عین عبادت ہے...... جو شخص صبح سویرے رزق کی تلاش میں نکلتا ہے...... اسے خوب رزق ملتا ہے۔

صبح سویرے جلدی اٹھنا کامیابی کا راستہ ہے...... آج ہماری معاشی پریشانیوں...... فقر وافلاس...... اور رزق سے محرومی کا ایک بہت بڑا سبب صبح کی غفلتوں بھری نیند ہے...... پس اگر کوئی چاہتا ہے کہ...... اپنی معاشی پریشانیوں سے چھٹکارا پائے...... رزق حلال کی فراوانی سے بہرہ ور ہو...... تو لازم ہے کہ اپنے سونے جاگنے کے معمولات کو بدلے...... اور صبح سویرے اٹھ کر...... نماز وعبادت سے اپنے دن کا آغاز کرنے کی عادت ڈالے۔

(و) ولیمہ

ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب، عزیز واقارب اور محلّہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کے لیے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرنا جائز ہے اور جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہئے کہ ان کا جانا اس کے لیے باعث مسرت ہوگا۔

دعوت ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ میں جس شخص کو دعوت دی جائے اس کو جانا سنت ہے یا

Scanned with CamScanner

واجب۔علماء کے دونوں قول ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنت مؤکدہ ہے۔

ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں جانا بھی افضل ہے اور یہ شخص اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا افضل ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شرکت اور اس کا دل خوش کرنا ہے۔اور اگر روزہ دار ہو تو پھر بھی جائے اور صاحب خانہ کے لیے دعا کرے اور ولیمہ کے علاوہ دوسری دعوتوں کا بھی یہی حکم ہے کہ روزہ دار نہ ہو تو کھائے، ورنہ اس کے لیے دعا کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

(پ:۲۲،الاحزاب:۵۳)

جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو۔

احادیث مبارکہ میں......ولیمہ کی فضیلت

(i) ولیمہ کرنا واجب ہے

شب زفاف کے بعد دولہا پر ولیمہ واجب ہے۔حضرت بریدہ بن حصیب کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شادی کرنے والے یا شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے۔

(مسند احمد:۵/۳۵۹)

(ii) دعوت میں حاضر ہونا واجب ہے

جب کسی کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو اس کے لیے دعوت میں حاضر ہونا واجب ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے۔

”جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو وہ (شادی وغیرہ) پر حاضر ہو جو ایسی دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“ (صحیح بخاری:۹/۱۹۸،صحیح مسلم:۴/۱۵۲،مسند احمد،الرقم:۶۳۳۷)

فائدہ

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دعوت ولیمہ میں جانا واجب ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی واجب چھوڑنے پر ہی ہوتی ہے۔

(iii) حضرت صفیہ اور زینب کا ولیمہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر ولیمہ سفر میں ہوا اور اس طرح ہوا کہ دستر خوان بچھا دیا گیا اور اس پر کچھ کھجوریں، کچھ پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا، بس ولیمہ ہو گیا۔ البتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر روٹی اور بکری کے گوشت سے دعوت دی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح:۲/۷۷۷)

(iv) ولیمے کی ناقدری، توہین نہ کریں

آج کل ولیمہ کے لیے جو طریقہ کار رائج ہے اس میں ولیمے کی ناقدری، توہین کی جاتی ہے۔ ولیمہ کی تقریب میں مصروفیت کے تحت نمازیں ضائع کر دی جاتی ہیں۔ مرد و عورت خوب آراستہ ہو کر ایک دوسرے سے آزادانہ ملتے ہیں۔ محض نام و نمود اور شان و شوکت کی خاطر اس تقریب کو منعقد کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے منکرات سے ولیمے کی برکات اور فضائل پر پانی پھیر دیا جاتا ہے۔ اس لیے اس تقریب کو سنت کے مطابق منعقد کرنا چاہیے۔

(ذ) ولیمہ کی اہمیت

(i) ولیمہ کرو......چاہے ایک بکری سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیے یہ کیونکر لگا) عرض کی: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی) فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔“ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، ص:۴۴۶، الرقم:۵۱۵۵)

Scanned with CamScanner

(ii) ولیمہ کی دعوت میں صاحب ثروت لوگوں کا حصہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے واقعہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں تھے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں بناؤ سنگھار کر کے تیار کیا اور رات کو خدمت اقدس میں پیش کیا۔ صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحالت عروسی تھے۔ ارشاد فرمایا:

جس کے پاس کوئی چیز (کھانے پینے کی) ہو تو میرے پاس لے آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر خود آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان بچھوا دیا۔ حسب حکم بعض لوگ پنیر، بعض چھوہارے اور بعض گھی لے کر حاضر ہوئے اور سب نے مل کر مالیدہ بنایا۔ لوگوں نے مالیدہ تناول کیا اور بارش کا جمع پانی جو قریب کے حوضوں میں تھا اسے نوش کیا۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، الرقم: ۳۷۱، صحیح مسلم، کتاب النکاح، الرقم: ۱۳۶۵)

(iii) دعوت ولیمہ میں صرف مالداروں کو بلانا کیسا؟

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو چھوڑ دیا جائے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح: ۳/۴۵۵، الرقم: ۵۱۷۷، صحیح مسلم، کتاب النکاح، ص: ۷۴۹، الرقم: ۱۰۷-(۱۴۳۲))

(iv) جس ولیمے میں اللہ کی نافرمانی ہو...... وہاں جانا کیسا؟

ایسا ولیمہ جس میں اللہ کی نافرمانی کی جا رہی ہو اس کی دعوت میں جانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی کی نیت وہاں جا کر اس برائی کو ختم کرنے یا ان کو سمجھانے کی ہو تو اس غرض سے جانا جائز ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

میں نے اپنے گھر میں کھانا تیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کی نظر گھر میں موجود تصاویر پر پڑی تو آپ واپس چلے گئے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کو کس چیز نے واپس جانے پر مجبور کر دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارے گھر میں ایک ایسا پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر تصاویر ہیں۔ یقیناً (رحمت) کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔ (ابن ماجہ: ۲/۳۲۳، مسند ابو یعلی: ۱/۳۱، ۱/۳۷، ۲/۳۹)

ایک اور روایت میں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو۔" (مسند احمد، الرقم: ۱۹۴۹)

(v) دعوت قبول نہ کرنے پر وعید

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے دعوت دی گئی مگر اس نے قبول نہ کی تو بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے داخل ہوا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا۔ اور ڈاکو بن کر نکلا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، ص: ۱۴۹۹، الرقم: ۳۷۴۱)

(ح) ولیمے کے احکام

(i) ولیمے کے اخراجات

موجودہ معاشرے میں اس کو عزت کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ اپنی عزت کی خاطر ولیمہ میں زیادہ سے زیادہ اخراجات کیے جاتے ہیں۔ چاہے اتنی وسعت اور گنجائش نہ ہو پھر بھی خاندان، برادری والوں میں ناک رکھنے کے لیے اور طعنہ زنی سے بچنے کے لیے بھاری

Scanned with CamScanner

ولیمہ کا بندوبست کرتے ہیں۔ اگر ان کے پاس اخراجات کی گنجائش نہ ہو تو قرض لے کر ولیمہ کرتے ہیں۔ پھر دوسری بڑی مصیبت یہ کہ کھانا بھی صرف ایک قسم کا نہیں ہوتا بلکہ مختلف قسم کے کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑا انتظام کرنے کے باوجود بھی لوگ وقتی طور پر تو واہ واہ کرتے ہیں اور دولہا کی بڑائی کے گیت گاتے ہیں مگر کچھ وقت گزرنے پر اس پر تکلف دعوت سے حسد کرتے ہوئے اس کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اور دعوت کرنے والا قرض کے بوجھ تلے دب کر اپنی زندگی کو عذاب بنالیتا ہے۔

(ii) ولیمہ کیسے کیا جائے

تکلفات کو چھوڑ کر سادگی سے ولیمہ کرنا چاہئے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اپنی مالی وسعت کے مطابق کھانے کا بندوبست کرنا چاہئے۔ اور اپنی دولت مندی اور بڑائی کا اظہار کرنے کی بجائے سادگی اور جفاکشی کو اپنائیں۔ قرض لے کر عزیز و اقارب کو دعوت دینے کی بجائے بقدر وسعت ولیمہ کریں اور سنت کی ادائیگی کی برکت اور مسرت بھی حاصل کریں۔

(iii) کتنے لوگوں کو بلایا جائے؟

عصر حاضر میں ولیمہ کی دعوت میں تمام عزیز و اقارب، دوست احباب، واقف کار، پڑوسی اور دور دراز کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ خوب نام روشن ہوگا اور لوگ واہ واہ کریں گے کہ فلاں نے ولیمہ کی دعوت بہت بڑی کی تھی۔ اتنے ہزار افراد کو بلایا تھا لیکن یہ تو دعوت دینے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ کس طرح قرض کا طوق اس کے گلے میں اٹک رہا ہے۔ اور یہ بھی فکر لاحق ہوتی ہے کہ اگر کسی کو نہ بلایا تو وہ طعنہ دیں گے اس لیے کوشش کی جاتی ہے کہ دور و نزدیک کے تمام عزیز و اقارب کو دعوت دی جائے۔

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اگر ولیمہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کے لیے کرتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنے افراد کو دعوت ولیمہ میں بلانے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل یہ تھا کہ موقع پر جتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوتے تھے ان کو کھلا کر ولیمہ کر دیتے۔ (صحیح بخاری: ۲/۷۷۷)

اگر اس سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھیں تو گنجائش کے مطابق اختصار اور سادگی کے ساتھ چند افراد کو کھانا کھلا کر دعوت ولیمہ کی جاسکتی ہے۔

(iv) ولیمہ کتنے دن سنت ہے؟

ولیمہ تین دن سنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، آپ نے ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنایا۔ اور آپ نے تین دن تک ولیمہ کیا۔''

(صحیح بخاری: ۷/۳۸۷)

(ط) ولیمے کے مسائل

(i) ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں اور پریشان رہتے ہیں کہ اگر شب زفاف میں میاں بیوی صحبت نہ کر سکیں تو کیا ولیمہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ تو اس غلط فہمی کا ازالہ کر لیجئے کہ اگر دولہا دلہن پہلی رات صحبت نہ کر سکیں پھر بھی ولیمہ ہو جاتا ہے۔

(ii) کھڑے ہو کر کھانا پینا منع ہے

عموماً ولیمے میں کھانے پینے کا جو انتظام کیا جاتا ہے اس میں لوگ کھڑے ہو کر چلتے پھرتے کھاتے پیتے رہتے ہیں یہ طریقہ غیر اسلامی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ احادیث میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کی ممانعت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی کھڑے ہو کر پیئے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کا حکم دریافت کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کھڑے ہو کر کھانا کھڑے ہو کر پینے

Scanned with CamScanner

سے زیادہ برا اور زیادہ بدتر ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ: ۲/۱۷۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص نہ پیئے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے تو وہ قے کر دے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الأطعمۃ: ۲/۱۰۵، الرقم: ۴۲۶۷)

دعوتِ فکر:

کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہئے جو تمام قباحتوں سے پاک ہو۔ موجودہ دور میں میز کے گرد مہمانوں کے بیٹھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے تو کھانا بھی اسی میز پر لگا دینا چاہئے تاکہ مہمان خود اس میں سے حسب ضرورت نکال کر کھالیں۔ اور اطمینان وسکون کے ساتھ کھا کر واپس جائیں۔

(iii) کھانے میں اعتدال

ولیمے کی دعوت میں آنے والے حضرات کھانے میں بے اعتدالی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ایک ہی وقت میں زیادہ کھانے کے لالچ میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول جاتے ہیں۔ پھر جب ان کی صحت خراب ہوتی ہے تو علاج میں مزید اخراجات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کھانے میں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔

سرکارِ دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے تو (پیٹ کے تین حصے کرلے) ایک تہائی حصہ کھانے کے لیے، دوسرا تہائی پینے کے لیے اور تیسرا تہائی سانس کے لیے چھوڑے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الأطعمۃ، ص: ۲۶۷۹، الرقم: ۳۳۴۹)

(iv) اسراف اور تکبر کی ممانعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو مگر اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۳۶، الرقم: ۱)

(v) دعوت ولیمہ کرنے والے کے اصرار پر روزہ افطار کرنا

جب ولیمہ کی دعوت میں آنے والے نے روزہ رکھا ہو تو اسے چاہئے کہ اگر دعوت

دینے والا اصرار کرے تو روزہ افطار کرلے۔ (بشرطیکہ روزہ نفلی ہو، فرضی نہ ہو)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی ایک کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ ضرور حاضر ہو اگر وہ چاہے تو کھالے، اور اگر چاہے تو ترک کردے۔''

(صحیح مسلم، مسند احمد: ۳/۳۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں پھر روزہ سے ہوں۔'' پھر ایک دن ایسا آیا کہ مجھے کسی نے حیس (کھجور، ستو، گھی کا حلوہ) ہدیہ دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ دیا۔ کیونکہ آپ حیس بہت پسند کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے حیس ہدیہ دیا گیا ہے۔ میں نے آپ کے لیے بچا کر رکھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ لے کر آؤ۔'' پھر فرمایا: ''صبح تو میں نے روزہ رکھ لیا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا پھر کہنے لگے: ''بے شک نفلی روزہ کی مثال تو اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ کرتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو صدقہ کردے اور اگر چاہے تو روک لے۔''

(سنن نسائی: ۴/۱۳۵، الرقم: ۲۳۲۶)

(ی) ولیمہ میں شریک ہونے کے لیے مستحبات

(i) رزق میں برکت کے لیے دعا کرنا

جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائیں تو دعوت دینے والے کے رزق میں برکت کے لیے دعا کریں۔

عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت میں حاضر ہوئے جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو کہا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَبَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ

''اے اللہ! تو ان کو بخش دے، ان پر رحم فرما، اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔''

(صحیح مسلم: ۱۲۲/۶، ابوداؤد: ۱۳۵/۲، ترمذی: ۲۸۱/۴، مسند احمد: ۱۸۷/۴-۱۸۸)

(ii) دولہا، دلہن کے لیے دعا

حضرت بریدہ بن حصیب کہتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس مینڈھا ہے۔ انصار کے بعض لوگوں نے ان کے لیے کچھ ''جو'' وغیرہ جمع کیے۔ جب شادی کی رات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھ سے ملنے سے پہلے کسی سے کوئی بات نہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اس میں وضو کیا۔ پھر اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بہا دیا اور کہا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْھِمَا وَبَارِكْ لَھُمَا فِیْ بَنَائِھِمَا

''اے اللہ ان دونوں میں برکت پیدا فرما۔ اور ان کی شب زفاف کو بابرکت بنا۔'' (مسند احمد: ۳۵۹/۵، الرقم: ۲۳۰۳۵، ابن سعد: ۲۰/۸، ۲۱)

(iii) بھلائی کے لیے دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی شادی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دعا دیتے اور فرماتے:

بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ، وَ بَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا عَلٰی خَیْرٍ

اللہ تجھے برکت عطا فرمائے، اور اللہ تیرے اوپر برکتوں کا نزول فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی پر جمع کرے۔

(ترمذی: ۱۷۱/۲، ابن ماجہ: ۲۸۹/۱، مسند احمد: ۳۸/۲)

(ای) ولیمے کی رسومات

(i) ملنی کرنا

جب دلہن کے گھر والے ولیمے کے دن دولہے کے گھر جاتے ہیں تو لڑکے کے گھر والے استقبال کے طور پر ملنی کرتے ہیں۔ اور دونوں گھرانوں کے بزرگ آپس میں ملتے ہیں عورتوں کے ساتھ عورتیں ملتی ہیں۔ اور تحفے تحائف دیے جاتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے اختلاط سے بچتے ہوئے اس رسم کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ تحفے تحائف لینے دینے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

(ii) پھول نچھاور کرنا

مہمانوں کے استقبال کے لیے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ ایسا کرنے سے پھول پاؤں تلے روندے جاتے ہیں جس سے پھول کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ وہ پھول جو خوشبو اور پیار محبت کا باعث بنتے ہیں ان کو پاؤں تلے روندنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی طرح ملنی کرنے والوں کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں اس رسم میں بھی پھول نیچے گرتے ہیں اس لیے انتہائی احتیاط کے ساتھ یہ پھول رسم کرنے کے بعد اٹھا لینے چاہئیں۔

(iii) گھٹنا بٹھائی کی رسم

جب دلہن شوہر کے گھر جاتی ہے تو چھوٹا دیور دلہن کے گھٹنے کو پکڑ کر اس سے پیسے لیتا ہے۔ اگر دیور چھوٹا بچہ ہو تو اس رسم میں حرج نہیں لیکن اگر دیور بڑا ہو تو پھر وہ بھابھی کے پاس بیٹھ کر پیسے لیتا ہے ایسا کرنا جائز نہیں کہ دیکھنے چھونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں یہ رسم شب زفاف کے آغاز سے پہلے جب دلہن رخصت ہو کر آتی ہے تب کی جاتی ہے۔ جبکہ بعض علاقوں میں ولیمے والے دن یہ رسم کی جاتی ہے۔

(بی) مکلاوہ

عموماً ولیمے والے دن دولہا دلہن کو لڑکی والے اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ دولہا اگلے دن واپس آ جاتا ہے۔ پھر لڑکے والے ایک یا دو دن بعد لڑکی کو لینے جاتے ہیں۔ اس رسم کو

Scanned with CamScanner

مکلاوہ کہتے ہیں۔بعض قوموں یا علاقوں میں اس رسم کے متعلق مختلف طریقے اور نظریات رائج ہیں۔بعض علاقوں میں مکلاوے کو دودن سے زیادہ لیٹ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتے۔اس کی کوئی اصل نہیں۔

مکلاوہ کی رسومات

(i) کھانے کا اہتمام

جب ولیمے کے دودن بعد لڑکے کے گھر والے لڑکی کو لینے کے لیے جاتے ہیں تو لڑکی کے گھر والوں کی طرف سے کھانے کا خوب اہتمام کیا جاتا ہے۔کھانا کھلانا اور دعوت کرنا اچھی بات ہے مگر بعض لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ انتظامات کرتے ہیں تاکہ ان کی بیٹی کو سسرال میں کوئی طعنہ نہ دے سکے۔مگر اس طرح اپنی وسعت اور گنجائش سے زیادہ اخراجات نہیں کرنے چاہئیں کہ بعد میں مشکلات کا شکار ہونا پڑے۔

(ii) دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دینا

جب دولہا کے گھر والے دلہن کو لینے آتے ہیں تو دلہن کے گھر والے ان کو کپڑے دیتے ہیں۔یہ سراسر غلط رسم ہے اور لڑکی والوں پر بوجھ ہے۔اس رسم کو ختم ہونا چاہئے۔بیٹی والے پہلے ہی شادی کی رسومات اور جہیز کی تیاری کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں، پھر اگر مکلاوہ پر بھی اس طرح کے اخراجات کرنے پر زور دیا جائے تو بیٹی والوں کی کمر قرض کے بوجھ سے جھک جاتی ہے۔اس رسم سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(iii) دولہے کا جوتا چھپانا

جب دولہا ولیمے کے بعد دلہن کے ساتھ اس کے گھر آتا ہے تو دلہن کی بہنیں دولہے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اس کا جوتا چھپا کر پیسے وصول کرتی ہیں اس رسم میں بے پردگی اور مذاق مسخری ہوتی ہے۔اس لیے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(ج ی) دولہا سسرال میں (ہدایات)

شادی سے پہلے لڑکے کی زندگی میں صرف اس کے والدین اور اس کے بہن بھائی

اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔لیکن شادی کے بعد اس کی زندگی کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے۔اس کی زندگی میں ایک فرد کے شامل ہوتے ہی بہت سے افراد اس سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔دلہن کے گھر والے بھی اس کی زندگی میں اہم مقام رکھتے ہیں۔سسرال میں دولہا کے لیے اپنی عزت کو برقرار رکھنے اور بیوی کو خوش رکھنے کے لیے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(i) دلہن کے گھر والوں کی عزت کرے

شادی دو خاندانوں میں باہمی الفت و محبت اور تعلقات کو استوار کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے گھر والوں کی عزت کرے۔ان کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی اور محبت و تکریم و تعظیم کے ساتھ پیش آئے۔بڑوں کا مثلاً ساس و سسر کا اپنے بڑوں کی طرح ادب و تکریم کرے اور اپنے سے چھوٹوں، سالوں وغیرہ سے محبت و اخلاق سے پیش آئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نَسَبًا وَّ صِهْرًا ط (پ:١٩،الفرقان:٥٤)

پھر اسے نسب اور سسرال (کی قرابت) والا بنایا۔

(ii) سالیوں سے بے تکلفی سے پرہیز

دولہے کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کی بہنوں (سالیوں) سے حد سے زیادہ بے تکلفی سے پرہیز کرے۔ان کے ساتھ ٹھٹھہ، ہنسی مذاق نہ کرے۔اور پھر اس معاملے میں عموماً پردے کا خیال نہیں رکھا جاتا۔شرعی تقاضوں کی حد تک ان سے بات چیت کرے۔فضول گفتگو سے اجتناب کرے۔کیونکہ حد سے زیادہ بے تکلفی بہت بڑے فتنہ وفساد کو جنم دیتی ہے۔

(iii) مطالبات سے پرہیز

شوہر اپنی بیوی کو مجبور نہ کرے کہ وہ اپنے والدین سے کچھ مانگے بلکہ بیوی مکمل طور پر شوہر کے زیر سایہ ہوتی ہے۔عموماً ایسا ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں سے کار، کوٹھی لے کر آئے یا پھر کوئی کاروبار شروع کرنا ہو تو سسرال والوں کو پیسے

Scanned with CamScanner

دینے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر بیوی کو اس کی وراثت میں سے حصہ ملتا ہو تو شوہر اسے مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ ہر حال میں ضرور اپنے میکے سے حصہ لے کر آئے۔ اس طرح کے مطالبات کے تحت میاں بیوی کے حالات میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے اور لڑکی کے والدین بھی اسے قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

(iv) سسرال میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے پرہیز کرے

جب دولہا اپنی بیوی کے ساتھ لمبے عرصے تک اپنے سسرال میں قیام کرتا ہے تو اس بات سے اس کی ساکھ متاثر ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت بھی کرے گا اور بیوی کے قریب قریب رہے گا جبکہ اسی گھر میں لڑکی کے والدین اور اس کے بہن بھائی بھی رہتے ہیں تو ایسا کسی صورت بھی مناسب نہیں لگتا۔ بہتر یہی ہے کہ شرم وحیا کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے گھر میں قیام کرے۔

جب داماد گھر میں ہو تو لڑکی کے والدین بڑھ چڑھ کر اس کی عزت، ادب واحترام اور خدمت کرتے ہیں۔ اس کے لیے اچھے اچھے کھانے تیار کیے جاتے ہیں۔ مگر جب داماد اپنے سسرال میں بیٹھا رہے اور جانے کا نام نہ لے تو اس کی عزت بڑھنے کی بجائے کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والدین ایک عرصے تک خدمت کرتے کرتے اکتا جاتے ہیں اور دل میں عزت واحترام کی جگہ بغض وکینہ جنم لینے لگتا ہے۔ حالات کی کشیدگی بڑھنے سے پہلے ہی لڑکے کو اپنی اصل جگہ اپنے گھر میں قیام کرنا چاہیے۔

(v) میاں بیوی کے عزیز واقارب کی مساوی قدر

جس طرح شوہر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بیوی اس کے گھر والوں کو اپنے گھر والے سمجھے اور اس کے بہن و بھائیوں کی خوشی و غمی میں شریک ہو اور ان کی عزت واحترام کرے۔ اسی طرح بیوی کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے ماں باپ کی عزت کرے اور اس کے بہن و بھائیوں کی قدر کرتے ہوئے ان کے دکھ سکھ میں ان کا ساتھ دے۔ اور خوشی و غمی کے موقع پر ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھے۔ ان کے ساتھ اپنائیت کا اظہار کرے۔
جب میاں بیوی ایک دوسرے کے عزیز واقارب کی مساوی قدر نہیں کریں گے تو پھر میاں

بیوی کی زندگی میں ناخوشگوار حالات جنم لیں گے اور ذہنوں میں کشیدگی پیدا ہونے سے لڑائی جھگڑے ہوں گے جس کے باعث بعض اوقات نوبت طلاق یا خلع تک پہنچ جاتی ہے۔

(vi) شوہر بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے نہ روکے

شوہر اپنی بیوی کو اس کے والدین کے ساتھ قطع تعلق کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ نہ شوہر کے کہنے پر والدین سے تعلق توڑنا جائز ہے کیونکہ والدین کے اولاد پر بے شمار احسانات ہوتے ہیں۔ لیکن اگر شوہر کی ممانعت کسی معقول وجہ سے ہو تو وہ الگ بات ہے۔ کیونکہ بیوی پر والدین کی نسبت شوہر کا حق مقدم ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

باب نمبر 7

(الف) واپسی (دلہن سسرال میں)

مکلاوے تک شادی کی تمام رسومات کی ادائیگی کے بعد دولہے کے گھر والے دلہن کو واپس سسرال میں لے جاتے ہیں۔ یہیں سے لڑکی کی نئی زندگی کے سفر کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے وہ اپنے جیون ساتھی کی زندگی کو خوشیوں کے رنگ میں رنگنے کے لیے نئی امنگ کے ساتھ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتی ہے۔

وہ لڑکی جو اپنے والدین کے گھر میں اپنی ہر خواہش دوسروں سے منواتی تھی۔ بسا اوقات معمولی باتوں پر بری طرح ضد کرتی اور خوابوں کی دنیا میں رہنے والی تھی مگر آج سے وہ ہی لڑکی اپنے رفیق حیات اور اس کے رشتے داروں کے لیے اپنے برتاؤ، اپنی زندگی کی ترتیب، اپنی رفتار، اپنی گفتار غرض ہر چیز میں انقلاب پیدا کرتی ہے۔

عورت کے لیے کامیاب زندگی گزارنے کے سنہرے اصول

عورت چاہے کتنی ہی پڑھی لکھی، مالدار اور خوبصورت ہو جب تک وہ مناسب حکمت عملی کے تحت زندگی گزارنے کے زریں اصولوں پر عمل نہ کرے وہ کامیاب ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی۔

(الف) ازدواجی زندگی کے زریں اصول

وہ عورتیں جو خاوند کی خدمت کرتی ہیں اور ان سے محبت کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی شوہر کے قدموں میں گزارنے کو اپنی زندگی کا اہم جز سمجھتی ہیں۔ وہ حقیقت میں کامیاب زندگی گزارتی ہیں۔ کامیاب ازدواجی زندگی کے چند زریں اصول درج ذیل ہیں۔

(i) کفایت شعاری سے کام لو

اگر عورت کفایت شعاری سے کام لے۔ کم خرچ کرے۔ رقم کو معمولی سمجھ کر نہ اڑائے۔ کپڑے خود سلائی کرے۔ کھانا خود پکائے۔ بچوں کی دیکھ بھال خود کرے۔ گھر میں ملازمہ رکھنے کی بجائے گھر کے کام خود کرے تو وہ رقم جو یہ کام کروانے کے لیے ادھر ادھر خرچ ہوتی تھی وہ اس کے پاس جمع رہے گی۔ اور پھر جب مصیبت کے وقت وہ کام آئے گی تو شوہر بھی خوش ہوگا اور کسی کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلانا پڑے گا۔

عورت کی عقلمندی اور ہوشیاری مرد کے غصے کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔ اگر مرد اس سے خوش نہ بھی ہو پھر بھی عقلمند عورت اس کی خدمت کرتی رہتی ہے اور اس کے حقوق ادا کر کے اپنے رب کو راضی کرتی ہے۔ مرد کا کام حلال کمائی باہر سے لا کر عورت کے ہاتھ میں دینا ہے اور آگے عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس رقم کو کہاں کہاں خرچ کرتی ہے۔ اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی کو دیانتداری سے خرچ کرے اور اپنی صلاحیت ولیاقت کا بھرپور استعمال کر کے اس رقم کو کفایت شعاری سے خرچ کرے تو یہی عورت اپنے گھر کو جنت کی مثل بنا دیتی ہے۔

(ii) زندہ دلی کا مظاہرہ کرو

عورت جب اپنے شوہر کی ضروریات اپنی ضروریات سے پہلے پوری کر دے۔ ساری پریشانیوں کو پس پشت ڈال کر جہاں تک ہو سکے اپنے شوہر کا ساتھ دے۔ اس کے سب کام اپنے ہاتھ سے کرے۔ شوہر کو سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب اس کی بیوی اس کے ہر کام کو اپنے ہاتھ سے کرے اور عملی طور پر اپنی چاہت اور محبت کا ثبوت پیش کرے۔ وہ عورت جو اپنی قسمت پر راضی رہتی ہے اور زندہ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جو مل جائے اس پر کفایت کرتی ہے۔ وہ کبھی بے سکون نہیں ہوتی۔ اور شوہر کے سامنے اپنی فرمائشوں کے ڈھیر لگا کر اسے پریشان نہیں کرتی۔

سمجھدار عورت پر اگر کوئی پریشانی آ بھی جائے تو وہ خندہ پیشانی سے اس کو برداشت کرتی ہے اور ہر وقت شوہر کے سامنے اس کا رونا نہیں روتی۔ بعض ناسمجھ خواتین ہر وقت شوہر کا چین برباد کرتی رہتی ہیں۔ جب وہ کھانے بیٹھے یا پھر سونے کے لیے جائے اسے اپنی

Scanned with CamScanner

دکھ بھری داستان سنا سنا کر اس کا دماغی سکون برباد کر دیتی ہیں۔ایسی عورتوں سے خاوند بھی نا خوش ہوتے ہیں اور اللہ بھی ان سے ناراض ہوتا ہے۔

(iii) سلیقہ مندی اختیار کرو

سلیقہ مند بیویاں ہمیشہ سکون اور چین کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ایسی عورت اپنی خوبصورتی اور روشن خیالی سے تمام گھر والوں کو آرام مہیا کرتی ہے۔اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں سے شوہر کے دل میں جگہ بناتی ہے۔شوہر کتنا ہی لاپرواہ کیوں نہ ہو سلیقہ مند بیوی اسے اپنا غلام بنا ہی لیتی ہے اور یہ کوئی مشکل بھی نہیں ہے۔کیونکہ گھر کا بہتر انتظام، صاف ستھرا ماحول ہر ایک کو اپنی طرف راغب کرتا ہے۔باتمیز اور سلیقہ شعار عورت اپنے گھر کے حسن انتظام سے مرد کو اپنا تابع فرمان بنا لیتی ہے۔

وہ عورتیں جو گھر میں بدنظمی پھیلاتی ہیں۔وہ روز نئی مصیبتوں کا سامنا کرتی ہیں۔مرد کی زندگی کو عذاب بنا کر رکھ دیتی ہیں۔نہ چین سے کھانا نصیب ہوتا ہے اور نہ سونا۔ایسی عورت شوہر کے لیے وبال جان بن جاتی ہے جس کے باعث شوہر کے دل میں اس کے لیے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔وہ سکون کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔اپنے گھر سے فرار حاصل کر کے خوشی محسوس کرتا ہے۔ایسی عورتیں تیزی اور رعب دکھانے کے چکروں میں اپنے گھر سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔

(iv) خدمت کرتی رہو

اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی صلاحیت ضرور عطا کی ہے۔ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے عورت ہر قدم پر شوہر کی خدمت کرتی رہے۔اس کے دکھ سکھ میں شریک ہو۔اپنی زبان کی مٹھاس اور سچے دل کی محبت سے اس کے غم غلط کر دے۔اگر شوہر پریشان ہو تو اس کی پریشانی کو دور کر دے۔اگر وہ قرضدار ہے تو اپنے ہاتھوں کے ہنر سے اس کے قرض کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں مدد کرے۔اس کے ہر کام میں اس کا ہاتھ بٹائے۔ضرورت پڑنے پر اپنے زیور، ذاتی نقدی بھی اس کی خدمت میں پیش کر دے کیونکہ عورت کی اصل خوشی اس کے شوہر کی خوشی سے وابستہ ہوتی ہے۔

اگر عورت ہر وقت خدمت بھی کرتی رہے اور ساتھ ہی ساتھ احسان بھی جتلاتی رہے تو یہ اس کی سب سے بڑی بیوقوفی ہوگی۔اس کی ساری محنت پر پانی پھر جائے گا۔سب کچھ بے کار ہو جائے گا کیونکہ احسان جتلا کر کی جانے والی محنت اور خدمت سکون نہیں پہنچا سکتی۔اس لیے شوہر کی خدمت محض اللہ کی رضا کے لیے کی جائے۔اور سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر کے شوہر کی نگاہ میں بھی عزت حاصل کی جا سکتی ہے۔

(v) شوہر کی خوشی کا خیال رکھو

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنی خوشی پر شوہر کی خوشی کو ترجیح دے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے شوہر کو دکھ پہنچے۔اور شوہر غریب ہو تو اس کی تونگری کو مالداری سمجھ کر اس کی عزت کرو۔ہر کام میں اس سے مشورہ لو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔وہ جو کچھ تمہیں لا کر دے اس کو ہنسی خوشی قبول کر لو۔اور تھوڑی آمدن پر کسی قسم کی الجھن پیدا نہ کرے۔اس طرح جب عورت شوہر کی خوشیوں کا خیال رکھے گی تو لازمی طور پر شوہر بھی اس کی طرف مائل ہوگا اور اس کی خوشیوں کا خیال رکھے گا۔

(ب) ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے کلیے

ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے درج ذیل کلیوں پر عمل کریں تو نتائج مثبت سامنے آئیں گے۔

☆......اپنے نفس کا بار بار جائزہ لیں کہ کیا آپ ہر ایک کا حق ادا کر رہے ہیں؟

☆......کیا آپ کی گھریلو اور بیرونی زندگی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزر رہی ہے؟

☆......کیا آپ گھر میں مسکراتے ہوئے تشریف لاتے ہیں؟

☆......کیا معاملات اور تعلقات میں حدود کے اندر رہ کر حق ادا کر رہے ہیں؟

☆......کیا آپ اپنے اندر عبادات، ذکر واذکار، شرافت کے ذریعے خصوصیات انسانی پیدا کر رہے ہیں؟

☆......کیا گھر میں بیوی، اولاد اور عزیز واقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش

آتے ہیں؟

☆......کیا آپ اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے اعمال ونفس کا محاسبہ کرتے ہیں؟

درج بالا نکات کا اپنی زندگی کے ساتھ موازنہ کریں اور اپنی اہمیت اور عظمت کا تاثر اجاگر کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔

(ج) شوہر کا دل جیتنے والی عورت کی خوبیاں

ہر شخص کا مزاج الگ الگ ہوتا ہے کوئی بناؤ سنگھار کا دلدادہ ہوتا ہے تو کوئی سادگی کو پسند کرتا ہے۔کوئی بھولی بھالی سیدھی سادھی عورت سے محبت کرتا ہے تو کوئی فیشن پرستی کی طرف رغبت رکھتا ہے۔البتہ بعض خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو ایک عورت میں موجود ہوں تو وہ شوہر کا دل جیتنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔اور شوہر اس کی طرف راغب ہو کر اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔چند اہم خوبیوں کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(i) جاذب نظر مسکراتا چہرہ

عظیم ہے وہ عورت جو خود بھی خوش رہتی ہے اور دوسروں کو بھی خوش رکھتی ہے۔اس لیے عورت کا جاذب نظر مسکراتا ہوا چہرہ شوہر کو اطمینان، سکون، تازگی اور ہمت بخشتا ہے۔ تھکے ماندے شوہر کے لیے بیوی کی مسکراہٹ خوش دلی کا باعث بنتی ہے۔مرد اپنے فکر وغم، تکان و پریشانی اور اپنے ہزاروں دکھ بھول کر بیوی کے ہنستے مسکراتے چہرے کی جھلک میں مگن ہو جاتا ہے اور زندگی کی تلخیوں کا مقابلہ بہت آسانی سے کر لیتا ہے۔لہٰذا ہمیشہ مسکرانے والی عورت ہی شوہر کے دل پر راج کر سکتی ہے۔

(ii) خدمت گزاری اور عاجزی کی پیکر

اگر عورت خدمت گزار ہو اور اپنے شوہر کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے تو وہ بہت جلد شوہر کے دل کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے۔شوہر کے دل میں اس کی محبت بڑھ جاتی ہے۔جس سے عورت کو بھی اطمینان نصیب ہوتا ہے اور وہ شوہر کا دل بھی جیت لیتی ہے۔

(iii) درگزر کرنے والی

مرد ایسی عورت کی بہت قدر کرتا ہے جو درگزر کرنے والی ہو اور شوہر کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے والی ہو۔اور اس کے عیبوں کو جانتے ہوئے بھی اس سے محبت کرنے والی ہو۔

(iv) چالاکی اور ہوشیاری سے بچنے والی

مرد یہ بات پسند نہیں کرتا کہ عورت اس سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار ہو اور چالاکی، ہوشیاری میں اس پر فوقیت رکھتی ہو۔اس لیے وہ عورت جو شوہر کے دل میں جگہ بنانا چاہتی ہے اسے چاہئے کہ وہ چالاکی اور ہوشیاری سے پرہیز کرے اور اپنے آپ کو برتر ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے۔کیونکہ مرد اس عورت سے کبھی محبت نہیں کر سکتا جو اسے کمزور سمجھے اور اپنی عقل پر فخر کر کے اس کی توہین کرے۔

(v) حسن اور خوبصورتی

حسن اور خوبصورتی کی کشش شوہر کے دل میں محبت پیدا کر دیتی ہے۔اگرچہ عورت زیادہ خوبصورت نہ بھی ہو پھر بھی اگر وہ زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کر کے اچھا لباس پہن کے اپنے آپ کو جاذب نظر بنا لے اور اپنی جسمانی صفائی اور کشش کو شوہر پر ظاہر کرے تو شوہر بھی اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

(vi) عورت کی پاکدامنی

عورت کی پاکدامنی اور اس کی وفاداری شوہر کو اس کے قریب کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔وہ اپنی پاکدامنی کے نور سے شوہر کے دل میں ایسی روشنی بھر دیتی ہے جس کی چمک سے اس کی پوری زندگی روشن ہو جاتی ہے۔وہ اپنے چھوٹے سے گھر کو بھی جنت کا نمونہ تصور کرتا ہے۔اور آرام وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

(vii) رحم دلی کا جذبہ

جس عورت کے دل میں رحمدلی کا جذبہ موجزن ہو اور وہ انسانیت اور مروت کے جذبات سے پر ہو۔وہ عورت شوہر کی بہت پسندیدہ ہوتی ہے۔

(viii) قدردانی کا جذبہ

قدر کرنے والی عورت کی مرد بھی قدر کرتا ہے۔ کینہ پرور، جھوٹی اور میلے دل والی عورت کو مرد ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اپنائیت کا جذبہ رکھنے والی عورت شوہر کو محبت پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کی خوبصورتی اور حیا اسے کامیاب بیوی بنا دیتی ہے۔ جبکہ زیادہ بولنے والی عورت یا پھر ہر وقت مایوس رہنے والی عورت سے شوہر بہت جلد اکتا جاتا ہے۔

(د) کامیاب زندگی کا ایک انمول نگینہ

میاں بیوی کو چاہئے کہ وہ خوشگوار اور پرسکون زندگی گزارنے کے لیے اپنی زندگی کی انگوٹھی میں محبت کا انمول نگینہ جڑ لیں اور جب کبھی میاں بیوی ایک دوسرے سے ناراض ہوں تو اس وقت تک نہ سوئیں جب تک ایک دوسرے کو منا نہ لیں۔ جس طرح انگوٹھی گول ہوتی ہے اس کا کوئی کنارہ کوئی سرا نہیں ہوتا اور اس میں جڑا ہوا نگینہ اپنے آپ کو ہر طرح سے محفوظ سمجھتے ہوئے دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مسائل اپنی مشکلات کو اپنے آپ تک رکھیں اور اپنی محبت کو ایسے سمندر کی طرح وسیع کر دیں جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔ اگر ان میں کسی بات پر تکرار یا بحث ہو جائے تو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں کروٹ بدل کر سونے کی بجائے اپنے جیون ساتھی کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور آپس کے اختلاف ختم کرنے سے پہلے ہرگز نہ سوئیں۔

بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کو ناراض کر کے نہ سوئے اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے خاوند کو منا لے کیونکہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور یہ حاضر نہ ہو پھر مرد ناراضگی کی حالت میں رات گزارے۔

لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ

تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب: ۲/ ۴۵)

بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے شریک حیات کو تکلیف نہ پہنچائے اور موقع کی مناسبت سے

خود معذرت کر کے شوہر کی ناراضگی کو ختم کر لے۔ کیونکہ یہ زندگی بہت مختصر ہے اسے محبتوں کے سفر میں گزارنے سے ہی سکون میسر آ سکتا ہے۔

مرد کے لیے کامیاب زندگی گزارنے کے سنہری اصول

جس طرح عورت اپنے گھر کو جنت بنانے کے لیے تگ و دو کرتی ہے اور اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کرتی ہے جس سے وہ شوہر کے لیے سکون و اطمینان کا باعث بن سکے۔ اسی طرح مرد کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رویے کو اتنا سخت نہ بنائے کہ گھر کی فضا مکدر ہو جائے اور ہر کوئی محبت کے سائے میں زندگی گزارنے کی بجائے خوف کی دہشت میں سانس بند کرتا جائے۔ مرد کے لیے بہترین زندگی گزارنے کے بہترین رہنما اصول درج ذیل ہیں۔

(i) عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ کَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا کَثِیْرًا ○ (پ:۴، النساء:۱۹)

اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہیں عورتوں کے متعلق اچھی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا فرمائی گئی ہے اور پسلی میں زیادہ ٹیڑھا اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے (اشارہ عورت کے سر کی طرف ہے جس میں منہ، زبان، آنکھیں، کان وغیرہ ہیں اور یہی اعضاء مرد کی اذیت کا باعث بنتے ہیں) اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم، الرقم: ۱۴۶۶، الترغیب والترہیب: ۲/ ۳۸)

(ii) گناہ اور قرض کے فتنہ سے پناہ مانگو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں گناہ اور قرض کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

آپ فرماتی ہیں: ایک شخص نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض سے کس قدر زیادہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہوجاتا ہے تو وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۱/۲۱۷)

دعوت عمل

مرد کو چاہئے کہ وہ اپنے اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے کے لیے محنت کرتا رہے اور بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے قرض لینے کی عادت نہ ڈالے کیونکہ بندہ جب ایک بار قرض کے بوجھ تلے دب جاتا ہے تو پھر اس کا قرض سے دامن بچانا مشکل ہوتا ہے۔ پھر قرض کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب جھوٹ بولا جاتا ہے وعدہ خلافی کی جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ قرض جیسی بیماری سے بچائے رکھے۔

(iii) ہمیشہ اپنے سے کمتر شخص کو دیکھو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جس کو تخلیق اور رزق میں اس پر فوقیت حاصل ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ان لوگوں کو بھی دیکھے جو تخلیق اور رزق میں اس سے کمتر ہیں، جن پر اس کو فضیلت بخشی گئی ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ خدا کی نعمتوں کو حقیر سمجھنے (کی غلطی سے) بچ سکتا ہے۔

اور عون بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے امیروں کی صحبت اختیار کی تو مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہ آتا تھا جو مجھ سے زیادہ پریشان ہو۔ مجھے ان کی سواری اپنی سواری سے اور ان کا لباس اپنے لباس سے اچھا نظر آتا تھا (اور یہ بات میرے لیے پریشانی کا باعث تھی) اور جب میں نے فقیروں کی صحبت اختیار کی تو مجھے (ان پریشانیوں سے) نجات مل گئی۔ (جامع ترمذی: ۱/۲۱۰)

(iv) شام کے کھانے کی تاکید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کا کھانا (ضرور) کھایا کرو خواہ مٹھی بھر خشک انگور ہی کھالو کیونکہ شام کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کا باعث بن جاتا ہے۔ (جامع ترمذی: ۲/۷)

(v) رات کو زیادہ نہ سویا کرو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا: رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ رات کو زیادہ سونا قیامت کے دن آدمی کو غریب بنا دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، ص: ۹۴)

(vi) طاقت سے باہر آزمائش میں نہ پڑو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ فرمایا: یوں کہ وہ اپنے آپ کو ایسی آزمائش میں ڈال دے جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ (جامع ترمذی: ۲/۵۰)

گھریلو ماحول خوشگوار بنانے کا فارمولا

(i) مسکراہٹیں بکھیرتے جاؤ

گھر میں مسکراتے ہوئے داخل ہونا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مگر آج کل یہ سنت ہمارے گھروں میں مفقود ہوتی جارہی ہے۔ عموماً مرد گھر میں داخل ہوتے وقت بہت زیادہ غصے میں یا رعب جمانے کے ارادے سے داخل ہوتے ہیں جبکہ گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کا فارمولا مسکراہٹیں بکھیرنا ہے۔ جو مرد گھر میں داخل ہوتے وقت مسکراتے ہیں اور اپنی باہر کی پریشانیوں کو باہر ہی چھوڑ کر پس پشت ڈال کر اپنے چہرے کو مسکراہٹ

Scanned with CamScanner

سے سجاتے ہیں ان کے گھر ہمیشہ خوشیوں سے لبریز رہتے ہیں۔

(ii) بیوی کے ساتھ ہنسی، مذاق لطف اندوزی

بعض حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ وہ باہر دوستوں کے ساتھ تو خوش مزاج، خوش گفتار اور خوب لطیفے سناتے، ہنستی مذاق کرتے ہیں مگر جیسے ہی گھر کا رخ کرتے ہیں ان کے چہرے پر سنجیدگی کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ اور وہ منہ سکیڑے ہوئے ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں جیسے ان سے بڑا بزرگ سنجیدہ کوئی نہ ہو۔

ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اگر وہ اپنے گھر کی فضا کو خوشگوار بنانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنے اندر اعتدال پیدا کرنا چاہئے۔ بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور لطف اندوز ہونا چاہئے۔ بیوی کی غلطیوں کو درگزر کر کے غصہ برداشت کرنا چاہئے۔ بیوی پر توجہ دے کر اس کی توجہ حاصل کرنی چاہئے۔ تو زندگی خود بخود خوشیوں کی منزل کی طرف رواں دواں ہو جائے گی۔ بیوی کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دیں مگر اس کا حساب نہ لیں وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے خرچ کرے یہ اس کی ملکیت ہے۔ اس کی تکلیف و راحت کی باتیں سنیں۔

(iii) غصے پر کنٹرول کرنا

وہ مرد جو اپنے غصے کو کنٹرول میں رکھتے ہیں اور گھر میں بلند آواز سے بات کرنے کی بجائے پیار سے بات کرتے ہیں بیوی بچوں پر رعب جمانے کی خاطر بڑھ چڑھ کر غصہ کرنے سے بچتے ہیں ان کے گھر میں ماحول خوشگوار رہتا ہے اور پرسکون زندگی گزارنے کے لیے راہ ہموار ہوتی ہے۔

اگر مرد غصہ کرنے کا عادی ہو تو گھر میں بے سکونی چھا جائے گی اور ذہنی سکون مفقود ہو جائے گا۔ بات بات پر جھگڑے ہوں گے اور حالات کی کشیدگی بڑھتے بڑھتے گھر کو برباد کر دے گی۔ تحمل مزاجی سے میاں بیوی ایک دوسرے کو جلی کٹی سنانے کی بجائے نرم اور پیار بھرے لہجے میں بات کرتے ہیں۔ اور عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گھر کا سکون برباد نہیں کرتے۔

(ب) اے نوجوانو!

آج کے نوجوان درحقیقت مستقبل کے معمار ہیں۔ انہی نوجوانوں کے ذریعے ہم امت کے مستقبل کی عمارت قائم کر سکتے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کو بھلائی اور حسن سلوک پر ابھارا جائے تو یہ نوجوان سدھر جاتے ہیں اور یہی امت کی عمارت کی مضبوط بنیاد بن سکتے ہیں۔ جن پر مستقبل کی عمارت استوار کی جا سکتی ہے۔ ان کے دین و ایمان کی پختگی اور ان کے بہترین اخلاق و کردار کی اصلاح کے ذریعے ہی وہ امت کا روشن مستقبل بن کر ابھریں گے۔

نوجوانوں کی اقسام

بالعموم نوجوانوں کی تین اقسام ہیں۔

(۱) تعلیم یافتہ نوجوان

(۲) بگڑے ہوئے فساد زدہ نوجوان

(۳) کچھ سدھرے ہوئے اور کچھ بگڑے ہوئے نوجوان۔

(۱) تعلیم یافتہ نوجوان

ایسے نوجوان امت کے لیے فخر و اعزاز کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک عظیم مقصد ہوتا ہے۔ یہی نوجوان حقیقت میں سچے مومن ہیں۔ وہ دین اسلام پر کامل یقین رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہیں۔

یہ نوجوان ارکان اسلام مثلاً نماز قائم کرنے والے...... روزہ رکھنے والے...... زکوٰۃ ادا کرنے والے...... حج کرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ عقائد و عبادات کے پابند ہوتے ہیں۔ اللہ کو ایک مانتے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی مانتے...... تقدیر پر ایمان لاتے...... فرشتوں پر ایمان لاتے...... اللہ کی آسمانی کتابوں کو برحق مانتے...... آخرت پر ایمان لاتے...... برائی سے منع کرتے اور نیکی کا حکم دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Scanned with CamScanner

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ
بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط (پ:۱۴، النحل:۱۲۵)

(اے رسول معظم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو۔

ایسے نوجوان شریعت کے قوانین کی مکمل پابندی کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے دین پر استقامت رکھتے ہیں۔ نرم مزاج، کشادہ دل اور کریم النفس ہوتے ہیں۔ یہی نوجوان دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل کرتے ہیں۔

(۲) بگڑے ہوئے فساد زدہ نوجوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ
یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○ (پ:۱۶، الکہف:۱۰۴)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیا کی زندگی میں ہی برباد ہوگئی اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بڑے اچھے کام انجام دے رہے ہیں۔

ایسے نوجوان جو اپنے عقائد سے منحرف...... برائیوں میں ڈوبے ہوئے...... اپنے آپ میں مغرور...... کردار کے اعتبار سے پریشان کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے نوجوان گندے خیالات اور فاسد افکار کے حامل ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کو پامال کرتے اور حقوق انسانی کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اور پھر یہ لوگ اپنے وہم وگمان میں اپنے آپ کو حق پر خیال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو خطاؤں سے پاک تصور کرتے ہیں۔ یہ صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے اور بہت برے کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ بذات خود تو بدبخت ہوتے ہیں ساتھ اجتماعیت کا شیرازہ بھی بکھیر دیتے ہیں اور امت کی عزت کو پامال کردیتے ہیں۔

(۳) کچھ سدھرے اور کچھ بگڑے ہوئے نوجوان

یہ نوجوانوں کی وہ قسم ہے جو زندگیاں مفلوج کر چکے ہیں۔ اور دوراہے پر کھڑے ہو کر

تردد اور تذبذب کا شکار ہیں۔ جب ان کو حق بات بتائی جائے تو اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر برائیوں کی راہ دیکھ لیں تو اپنے راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ ان کے عمل میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ باطل افکار کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

ایسے نوجوانوں کو مخلص اور تجربہ کار داعیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ان کو باہمی محبت اور خلوص کی دولت سے آگاہ کریں اور خیر خواہی کے جذبہ کے تحت ان کی زندگیوں کا رخ موڑ دیں۔

نوجوانوں کی مشکلات اور ان کے لیے ہدایات

انسان جب جوانی کے مرحلے میں داخل ہوتا ہے تو وہ جسمانی، فکری، ثقافتی اور عقلی اعتبار سے بھی پروان چڑھنے لگتا ہے۔ اس مرحلہ میں اپنے نفس پر اور جذبات پر قابو پانا ایک مشکل ترین مرحلہ اور انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ ذیل میں نوجوانوں کی مشکلات اور پھر ان کے لیے باعمل منصوبہ بندی کے تحت ہدایات بیان کی جارہی ہیں۔

نوجوانوں کی مشکلات کے اسباب اور ان کا علاج

(i) فارغ البالی

فارغ البالی، فراغت، فکری اور عقلی صلاحیتوں کو سست اور کاہل بنا دیتی ہے اور حرکت نفس کو کمزور کردیتی ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے جو عقلی توانائیوں اور جسمانی قوتوں کو ختم کردیتی ہے۔ جس کے باعث وہ مختلف قسم کے وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ دل میں برے خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں جس سے کبھی کبھار ناپسندیدہ افعال جنم لیتے ہیں۔

فارغ البالی کا علاج

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے کوئی مناسب کام تلاش کریں۔ پڑھائی کا کام ہو یا لکھائی کا یا پھر خرید وفروخت (تجارت کا) غرض کسی مفید ہنر کو سیکھ کر اپنی فراغت کے درمیان حائل ہو جانے والے کام کریں۔ جس سے اُن کے جسمانی اعضاء بھی سلامت رہیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

(ii) بری صحبت

نوجوانوں کی عقل اور ان کے سلوک و کردار پر ان کے ساتھیوں کا بہت اثر ہوتا ہے۔ منحرف نوجوانوں کی صحبت اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ان کے ساتھ تعلقات و روابط قائم کرنا ان کی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا کسی کو دوست بنانے سے پہلے تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے''۔

(ترمذی، کتاب الزہد، باب: ۴۵، الرقم: ۲۳۷۸)

حل

نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی دوستی اور مصاحبت کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کریں جو خیر خواہ ہو، اصلاح پسند اور عقلمند ہو، دوستی کرنے سے پہلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اطمینان حاصل کرلے کہ وہ بااخلاق، دیندار ہو۔ اس کی صحبت سے دنیاوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں۔ شر پسند لوگوں سے پرہیز کریں۔ اور فتنہ وفساد برپا کرنے سے اجتناب کریں۔

(iii) موبائل فون کا غلط استعمال

عصر حاضر میں موبائل کا غلط استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ پہلے ضرورت کے تحت اس کا استعمال ہوتا تھا مگر اب نوجوان نسل کے بچے بچے کے ہاتھ میں موبائل ہے۔ جس کے باعث معاشرتی بے راہ روی بڑھتی جا رہی ہے۔ نوجوان موبائل کے استعمال کے باعث اپنے والدین سے دور ہوتے ہیں۔ جس سے ان کا ذہن انحراف کا شکار ہو جاتا ہے۔ ذہنی عدم استحکام انہیں بعض غلط افعال کے لیے اکساتا ہے۔

نوجوانوں کو ہدایات

اس سلسلے میں نوجوان نسل کو مکمل رہنمائی کی ضرورت ہے اور وقفے وقفے سے ان کی

ذہنی تربیت کرتے رہنے سے وہ اس قسم کی بے راہ روی سے بچ سکتے ہیں۔ موبائل کے غلط استعمال کے نقصانات سے آگاہی دیتے رہنا چاہیئے اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔

(iv) انٹرنیٹ کا آزادانہ استعمال

انٹرنیٹ پر فحش فلمیں اور دل سوز موسیقی نوجوان نسل کے جذبات میں اشتعال پیدا کرتی ہے، جس سے وہ اپنے جذبات میں کنٹرول نہیں کر سکتے تو پھر افعال بد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی ویب سائٹس پر سیکس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس سے نوجوانی کے ابتدائی دور میں جب ذہنی پختگی نہیں ہوتی بچہ بھٹک جاتا ہے اور انحراف کی صورتحال سے دوچار ہو جاتا ہے۔

ہدایات

انٹرنیٹ کے فوائد اور نقصانات الگ الگ بیان کیے جائیں اور نوجوانوں کو مذہبی تعلیم کی طرف راغب کیا جائے۔ قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارنے کی تعلیم دی جائے۔ والدین کی صحبت میں رہ کر بچے مثبت کردار کے حامل ہوتے ہیں لیکن افسوس! موجودہ دور میں بچے اور والدین کی دوریاں بڑھتی جارہی ہیں۔

(v) فحش لٹریچر پڑھنا

جب نوجوان نسل کو گندہ اور فحش لٹریچر پڑھنے کے لیے میسر آئے تو پھر نتیجہ دین سے دوری ہوتا ہے۔ جس کے باعث ان کے ذہن مختلف شکوک وشبہات سے بھر جاتے ہیں۔ اخلاقی برائیوں کی دلدل میں انسان پھنستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ کفر کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے۔ حق وباطل میں تمیز کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسے نوجوان اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی تباہ کر لیتے ہیں۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ فحش اور گندے لٹریچر کی جگہ تہذیبی اور مذہبی رسائل کا اجرا کیا جائے۔ جس میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا درس دیا جائے۔ اعمال صالحہ کی جستجو پیدا

Scanned with CamScanner

کی جائے۔ مفید اور نفع بخش کتابیں نفس کی خواہشات کو قابو کرنے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

(vi) بزرگوں کی صحبت سے دوری

نوجوان نسل اپنے بزرگوں اور عمر رسیدہ لوگوں کی صحبت سے دور رہتے ہیں اور پھر ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب سن رسیدہ لوگ نوجوانوں کی گندی عادتوں اور فحش خیالات کو دیکھتے ہیں تو ان کی رہبری، رہنمائی کرنے کی بجائے ان کو اپنی محفلوں سے دور رکھتے ہیں اور ناامید ہو کر ان سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرہ مزید خراب اور تباہ و برباد ہوتا جا رہا ہے۔

بہترین حل

اس مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ نوجوانوں اور بزرگوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلاف کو ختم کیا جائے۔ اور معاشرتی ترقی کے لیے بزرگوں اور نوجوانوں کو مل کر ایک جسم کی حیثیت سے آگے بڑھنا چاہئے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک عضو کے خراب ہونے سے پورا جسم بیزار ہو جاتا ہے۔

(ج) مشت زنی

موجودہ دور میں فحاشی و عریانی کا رجحان...... مخلوط تعلیمی نظام...... مردوں و عورتوں کا اختلاط...... انٹرنیٹ، کیبل پر بے حیائی کے چرچے اور شہوت افزاء مناظر...... بے ہودہ فیشن کا پرچار نوجوان نسل میں مشت زنی کو جنسی مشغلہ بناتا جا رہا ہے۔ بظاہر عقل مند اور سمجھ دار شخص بھی عقل و جسم میں بھڑکتی ہوئی شہوت کی آگ کو تسکین پہنچانے کے لیے کسی ساتھی کے نہ ہونے کی وجہ سے صرف اپنی ذات پر انحصار کرنے کی کوششوں تک جا پہنچا ہے۔ اگر شہوت سے مغلوب ہو کر اس کی تسکین کے لیے ناجائز ذرائع اختیار کیے جائیں تو دونوں جہاں کا نقصان اور جہنم کا سامان ہے۔ لیکن اگر صبر کیا جائے تو ثواب کمایا جا سکتا ہے۔

اس فعل کی وعید...... احادیث کی روشنی میں

(i)...... ملعون ہے

سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ:۱۰/۸۰)

(ii)...... نگاہ رحمت سے محروم

علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ''سات لوگ ایسے ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور بروز قیامت ان کی جانب نگاہ رحمت نہ فرمائے گا۔ اور ان سے فرمائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ بشرطیکہ یہ توبہ نہ کریں۔

(۱) بدفعلی کرنے والا

(۲) کروانے والا

(۳) جانور سے برا کام کرنے والا

(۴) ماں اور بیٹی سے نکاح کرنے والا

(۵) اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے والا۔ (کتاب الکبائر، ص:۶۳)

(iii) بروز قیامت ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ ''میں نے سنا ہے کہ بروز قیامت ایک قوم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے۔ میرے خیال میں یہ وہ ہوں گے جو اپنے ہاتھ سے غسل واجب کیا کرتے تھے۔''

مزید لکھتے ہیں: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو عذاب میں مبتلاء فرمایا جو اپنی شرمگاہوں کا غلط استعمال کیا کرتے تھے۔''

(روح المعانی:۹/۱۶)

Scanned with CamScanner

(iv) مشت زنی کا نقصان

یہ غیر فطری فعل صحت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ایک بار یہ فعل کر لینے کے بعد بار بار کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اگر چند بار کر لیا جائے تو ورم آ جاتا ہے۔ اور عضو کی نرم و نازک رگیں رگڑ کھا کر دب کر سست ہو جاتی ہیں اور پٹھے بے حد حساس ہو جاتے ہیں اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ذرا بدنگاہی ہوئی، بلکہ ذہن میں تصور قائم ہوا اور منی خارج، بلکہ کپڑے سے رگڑ کھا کر ہی منی ضائع ہو جاتی ہے۔

''منی'' اس خون سے بنتی ہے جو تمام جسم کو غذا پہنچانے کے بعد بچ جاتا ہے۔ جب یہ کثرت کے ساتھ خارج ہونے لگے گی تو خون بدن کو غذا کیسے فراہم کرے گا؟ نتیجتاً جسم کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

(v) مشت زنی سے جسمانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

(1) دل کمزور، (2) معدہ، (3) جگر اور (4) گردے خراب، (5) نظر کمزور، (6) کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آنا، (7) چڑچڑا پن، (8) صبح اٹھتے تو بدن سست، (9) جوڑ جوڑ میں درد اور آنکھیں چپکی ہوئی، (10) ''منی'' پتلی پڑ جانے کی صورت میں تھوڑی تھوڑی رطوبت بہتی رہنا، نالی میں رطوبت پڑی رہنا اور سڑنا، پھر اس سبب سے بعض اوقات زخم ہو جانا اور اس میں پیپ پڑ جانا، (11) شروع میں پیشاب میں معمولی جلن، (12) پھر مواد نکلنا، (13) پھر جلن میں اضافہ، (14) یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر زندگی کو ایسا تلخ کر دیتا ہے کہ آدمی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے، (15) ''منی'' کا پتلی ہونے کے سبب بلا کسی خیال کے پیشاب سے پہلے یا بعد پیشاب میں مل کر نکل جانا اس کو ''جریان'' کہتے ہیں جو شدید ترین امراض کی جڑ ہے، (16) عضو میں ٹیڑھا پن، (17) ڈھیلا پن، (18) جڑ کمزور، (19) شادی کے قابل نہ رہنا، (20) اگر جماع میں کامیاب ہو بھی گیا تو اولاد کی امید نہیں، (21) کمر میں درد، (22) چہرہ زرد، (23) آنکھوں میں گڑھے، (24) شکل وحشیانہ، (25) تپ دق (یعنی پرانا بخار)، (26) پاگل پن۔

مشت زنی سے بچاؤ کے لیے حفاظتی تدابیر

مشت زنی کی سب سے بڑی پریشانی اس کے متوسط اور دور رس نفسیاتی اثرات ہیں۔ عصر حاضر میں جب ہر طرف نگاہ و قلب کی پاکیزگی شہوت آمیز گفتگو اور فحش مناظر کے ذریعے سخت امتحان سے دوچار ہے۔ جسمانی اور نفسیاتی راحت کے حصول کے لیے ناجائز ذرائع بڑی آسانی سے دستیاب ہیں۔ اس دور میں اپنے آپ کو اس فعل بد سے بچانا انتہائی مشکل مرحلہ ہے۔ لیکن یہ ناممکن نہیں ہے اگر پختہ ارادہ کر لیا جائے اور حفاظتی تدابیر پر عمل کیا جائے تو اس فعل بد سے بچا جا سکتا ہے۔ چند حفاظتی تدابیر ذیل میں درج کی جا رہی ہیں جن پر عمل کر کے اپنے آپ کو اس غلیظ فعل سے نجات دلائیے۔

(i) شادی کرنے کا حکم

جنسی تحریک نفسیاتی دباؤ اور جنسی اعضاء میں خود کا انجماد پیدا کر دیتی ہے اور یہ فطری چیز ہے کہ اس تناؤ اور گھٹن میں کمی صرف بیوی کے ساتھ مکمل آسودگی مہیا کرنے والے جماع ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو تم میں سے شادی کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرے، کیونکہ یہ غض بصر اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا، وہ روزے رکھے۔ یہ اس کے لیے ڈھال ثابت ہوگا۔''

(صحیح بخاری، الرقم: ۵۰۶۶، صحیح مسلم، الرقم: ۱۴۰۰)

(ii) نظر کی حفاظت

جب نظر بہکتی ہے تو پھر دل بھی بہکتا ہے تو پھر ستر بھی بہک جاتا ہے اس لیے ہر جگہ ہو یا بازار، دفتر ہو یا فیکٹری اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

يَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَيَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ (پ:۱۸، النور:۳۰-۳۱)

آپ مومن مردوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزہ بات ہے۔ بے شک اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو یہ انجام دے رہے ہیں۔ اور آپ مومن عورتوں سے فرمادیں کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

مرد کو چاہئے کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف نگاہ نہ کرے اور اگر کبھی نگاہ پڑ جائے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہ فوراً جھکالے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مسلمان عورت کے محاسن کی طرف دیکھے پھر اپنی نگاہ جھکالے اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔'' (مسند احمد بن حنبل:۸/۲۹۹، الرقم:۲۲۳۴۱)

(iii) شہوت بھڑکانے والے اسباب کا خاتمہ

شہوت بھڑکانے والے اسباب ختم کیے جائیں۔ مثلاً گندی تصویریں اور فلمیں وغیرہ یا کوئی اور خاص سبب مثلاً شوہر بیوی سے دور ہو، یا وہ حالت حیض میں ہو، لیکن غیر شادی شدہ کے لیے ان اسباب کا قلع قمع کرنا نہایت ضروری ہے۔

(iv) اجنبی عورتوں سے تعلقات نہ رکھے

عموماً اجنبی مرد اور عورتیں آپس میں تعلقات رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر شعبے میں مرد و زن کا اختلاط موجود ہے۔ گھر میں بھی غیر محرم عورتیں، بھابھی، ممانی، چچی یا کزنز وغیرہ ہوتی ہیں۔ ان سے بے تکلفی اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا۔ جو عورتوں کے فتنے سے زیادہ مردوں کو نقصان پہنچانے والا ہو۔'' (بخاری، کتاب النکاح:۳/۴۳۱، الرقم:۵۰۹۶)

(v) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:''تم میں سے کوئی کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (مسند امام احمد)

خلاصہ کلام

ان تمام حفاظتی تدابیر پر عمل کرنے کے ساتھ اللہ سے توبہ کریں کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتا ہے مگر شیطان اور برائی کا حکم دینے والا نفس بعض اوقات انسان کے احساسات کے ساتھ کھیلتے ہیں اس میں مایوسی پیدا کردیتے ہیں۔ اور اس کے تصور میں یہ منظر کشی کرتے ہیں جس میں وہ ٹوٹا ہوا اور شکست خوردہ نظر آتا ہے جبکہ گناہ سے توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

وہ لوگ مشت زنی کے سفر کے آغاز پر ہیں یا آدھا سفر طے کر چکے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مزید آگے نہ بڑھیں وگرنہ مشکل دوچند ہوجائے گی۔

(د) جنسی توانائی کی اہمیت

انسانی جبلتوں میں سب سے طاقتور، شدید تر اور انتہائی گہری جبلت جنسی جبلت ہے۔ اس فطری تقاضے کی سیرابی کے ذریعے تسکین نفس حاصل ہوتی ہے...... پریشانی اٹھ جاتی ہے...... بدنی اضطرابات تھم جاتے ہیں...... جسمانی توازن قائم ہو جاتا ہے...... نوجوان مرد ہو یا عورت اس جبلت کو نہ دبا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے قبضے میں لا سکتے ہیں۔ اگر اسے مکمل آسودگی نہ پہنچائی جائے تو انسانی جسم بہت ساری الجھنوں اور اضطرابات کا شکار ہو جاتا ہے۔

(i) تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے

انسانی زندگی میں جنسی توانائی کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے لیے حضرت عثمان بن

مظعون رضی اللہ عنہ کا قصہ پیش کیا جاتا ہے۔

سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی عبادت الٰہی کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ دن کو روزہ رکھتے اور رات قیام میں گزارتے۔ ایک دن انہیں یہ خیال سوجھا: کیوں نہ اس جنسی جبلت اور حیوانی پکار سے جان چھڑالی جائے؟

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئے، وہاں کچھ عورتیں بھی تھیں۔ انہیں میں سے ایک ایسی عورت بھی تھی جس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ اس پر اداسی، غم، آزردگی اور پژمردگی کے سائے چھائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ عثمان بن مظعون کی بیوی ہے۔ جو عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس کی طرف دھیان نہیں دیتے، دوسرے لفظوں میں حق زوجیت ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا: کیا تمہارے لیے ہم میں کوئی نمونہ نہیں؟ عثمان نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: تم دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات قیام میں بسر کرتے ہو۔ کہنے لگے: جی ہاں! میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے نہ کیا کر، تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیرے گھر والوں کا بھی۔ (مسند احمد: ۶/۱۰۶)

(ii) زندگی کا ایک اہم جزو......جنس

جنس زندگی کا ایک اہم جزو ہے۔ ہر مرد وعورت کا یہ حق ہے کہ وہ اس قدر لذت سے لطف اندوز ہو جو اس کے کردار کی اصلاح کے لیے ضروری ہے...... انسان خوشی، اطمینان اور سکون حاصل کر سکے...... حزن وملال کی کیفیت چھٹ جائے...... افسردگی کے بادل ختم ہو جائیں...... نفس کو قرار آ جائے۔

(iii) جنسی جبلت......تمام جبلتوں پر حاوی

نر اور مادہ کے ملاپ کی خواہش تمام مخلوقات میں دیگر جبلتوں اور فطری افعال سے زیادہ گہری ہے۔ زندگی کے ہر طبقے کے ذی روح میں یہ خلقت اور سرشت اس قدر منہ زور

ہوتی ہے کہ دیگر تمام جبلتوں پر حاوی ہوتی ہے۔

(iv) جنس کے متعلق......امام غزالی کی گفتگو

امام غزالی ''احیاء العلوم الدین'' میں جنسی توانائی کی اہمیت کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نکاح دین میں صحت مند اور خوشحال مرد کے لیے انتہائی ضروری ہے، کیونکہ یہ شہوت کا شر ختم کرتا ہے اگر شہوت غالب آ جائے اور تقویٰ کی قوت سے اس کی سرکوبی نہ کی جائے تو یہ فاشی کی دلدل میں گھسیٹ کر پھینک دیتی ہے۔''

(v) زمین میں غیر متناہی فساد پھیلنے کا اندیشہ

حدیث شریف میں ہے۔

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ .

اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں غیر متناہی فساد پھیل جائے گا۔

(سنن ترمذی، الرقم: ۱۰۸۴، صحیح الجامع، الرقم: ۲۷۰)

اس حدیث پاک میں اس بات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ اگر شہوت کو تقویٰ کی لگام دے دی جائے تو بدن کے اعضاء شہوت کا جواب دینے سے رک جائیں گے، نگاہ جھک جائے گی اور شرمگاہ محفوظ رہے گی۔

البتہ شیطان اکثر اوقات ایسے انسان کے دل ودماغ پر مسلسل قبضہ جمائے بیٹھا رہتا ہے اس لیے دل کو خیال اور اندیشوں سے محفوظ رکھنا انسان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

(vi) پارسائی کی تکمیل کے لیے نکاح لازمی ہے

دل ودماغ پر جنسی کیفیات اور حرکات کی عکس نمائی ہوتی رہتی ہے۔ اور تصور کی آنکھ ایسے فحش مناظر دیکھتی ہے جو اگر کسی حقیر سی مخلوق کے دل میں بھی گزریں تو وہ شرم سے نظریں جھکا لے۔ اس لیے پاکیزگی اور پارسائی کی تکمیل کے لیے اپنے آپ کو ان الجھنوں سے پاک کرنا ضروری ہے۔ اور اس کا جائز راستہ شادی ہے۔ جنسی تسکین کے حصول کے بعد دل میں پراگندہ خیالات چھٹ جاتے ہیں۔ روحانی پاکیزگی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(vii) جنس کی حقیقت سے عدم واقفیت کا نقصان

اکثر شادیاں جنس کی حقیقت سے عدم واقفیت کی بنا پر ناکام ہو جاتی ہیں۔ شادی کے ابتدائی سالوں میں میاں بیوی کے درمیان جو اختلافات پیدا ہوتے ہیں اور پھر طویل جھگڑوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کا بنیادی سبب جنس کے بارے میں ناسمجھی اور بے شمار غلط فہمیاں ہیں۔

شوہر کے لیے ضروری ہے کہ اسے جنسی توانائی کی حقیقت کا علم ہو کیونکہ یہ اس کی جنس سرشت کی سیرابی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ مذکر اور نر کی جنسی خواہش اور تڑپ زیادہ زور آور ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی جبلت ہر وقت بیدار اور ہوشیار رہتی ہے۔ اس کے برعکس عورت کی جنسی جبلت مرد کی نسبت کم بیدار رہتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی جنسی تڑپ کمزور ہوتی ہے۔

(viii) مرد کی جنسی جبلت کے متعلق سائنسی نظریہ

سائنسی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرد کے ایک مکعب سینٹی میٹر مادہ منویہ میں 60 ملین (چھ کروڑ) کرم منی ہوتے ہیں۔ اور ہر جنسی ملاپ کے نتیجے میں 3 سے لے کر 6 مکعب سینٹی میٹر مادہ منویہ کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دن میں تین سے لے کر چھ مرتبہ تک عمر کے اعتبار سے جنسی ملاپ ممکن (Possible) ہے۔

یعنی اگر اوسطاً ایک دن میں تین مرتبہ جماع کیا جائے تو تقریباً 540 ملین (54 کروڑ) کرمہائے منی کا اخراج ہوگا۔ اس طرح اگر اس کثیر تعداد میں پیدا ہونے والے کرمہائے منی کی، جن کا اخراج عضو تناسل کرتا ہے، کھپت (Consumption) نہ ہو تو یہ ناقابل برداشت نفسیاتی اور جسمانی دباؤ اور پریشر پیدا کر دیں گے۔ اگر اس خواہش کی سیرابی کا بندوبست صحیح معنوں میں نہ کیا جائے تو فرد کا کردار اور جنسی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اور اس کی شخصیت، کاروبار اور زندگی کا ہر گوشہ ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔

(ہ) جنسی توانائی کی افادیت

(i) جنسی آسودگی...... خاوند کے دل میں بیوی کی محبت

اگر عورت اپنی دلکشی، چلبلے پن اور لذت سے اپنے خاوند کو محظوظ رکھے اور اس پر ہزار جان سے نثار ہو جائے۔ لطف، مستی اور محبت کے لذیذ و شیریں چشموں سے سرتا سر اسے سیراب کر دے۔ خاوند کے ساتھ جنسی تعاون برقرار رکھے۔ اس کی جذباتی اور خلقی پیاس کو مٹائے۔ اور بلا مشروط محبت کا تحفہ دے کر اس کی ضروریات کا بھرپور کفارہ ادا کرے تو شوہر بھی محبت کا بدلہ محبت کی صورت میں دیتا ہے۔ جنسی آسودگی سے خاوند کے دل میں بیوی کے لیے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر عورت مرد کو جنسی آسودگی فراہم نہ کرے تو وہ عورت سے کبھی محبت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آدمی کی جنسی فطرت بڑی زور آور ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ باہر آنے اور آسودگی کی متمنی ہوتی ہے۔ تو جو اس معاملے میں اس کا معاون ہو وہ اس پر محبت کے پھول نچھاور کرتا ہے۔

(ii) جنسی تعلق سے محبت پھلتی پھولتی ہے

عورت کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنسی عمل محض خاوند کا حق نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ تحفہ ہے جس سے میاں بیوی کے تعلقات مضبوط اور پرجوش بنائے جاتے ہیں۔ عورت جب اپنا سب کچھ مرد کے لیے پیش کر دیتی ہے تو بلاشبہ وہ شوہر کی توجہ اور محبت حاصل کر لیتی ہے۔ اور شوہر جب بیوی سے جائز طریقے سے جنسی آسودگی حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ اسے باہر تلاش نہیں کرتا۔ میاں بیوی کی محبت پھلتی پھولتی ہے اور جنسی تعلق لذت رضا سے اس کی آبیاری کرتا ہے۔

(iii) جنسی آسودگی کے بعد معاملات زندگی میں آسانی

مرد کی جنسی توانائی بہت زور آور ہوتی ہے۔ سمجھدار اور زیرک عورت کو ہمیشہ اس کی فکر سب سے آگے ہونی چاہئے۔ جب جنسی اعتبار سے شوہر آسودہ حال ہوگا اور جنسی عمل اور تعلق اس کی خواہش کے مطابق ہوگا تو اس کے لیے دیگر معاملات زندگی چلانا آسان ہوں

Scanned with CamScanner

گے۔ گھر میں بچوں کا شور شرابا اسے بالکل نہیں بھڑکائے گا۔ وہ لوگوں کے ساتھ پر سکون اور تحمل سے پیش آئے گا۔

(iv) میاں بیوی میں جنسی ہم آہنگی سے پر جوش تعلق

میاں بیوی کے درمیان پائی جانے والی جنسی ہم آہنگی سے ان کے درمیان پر جوش اور شفقت آمیز تعلق جنم لیتا ہے۔ جنسی ملاپ اور محبت کے کھیل کھیلنے کی وجہ سے وہ ایسے ہیجان خیز تجربات سے گزرتے ہیں جو ان کی زندگی میں مسرتیں بکھیر دیتے ہیں۔ جتنی بھی مشکلات اور پریشانیاں آئیں انہیں مسرتوں کے سائے تلے خوش اسلوبی سے ان کو حل کرلیا جاتا ہے۔ جس سے ان کی ازدواجی زندگی کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

(v) محبت میں عورت کا درجۂ فیاضی

بیوی کے لیے جنسی توانائی کی افادیت یہ ہے کہ اس کے ذریعے وہ اپنی نسوانیت کی پیاس بجھاتی ہے۔ عورت محبت کرنے اور محبت بانٹنے میں انتہا درجے کی فیاض ہے۔ خاوند کی محبت اس کا اطمینان بڑھا دیتی ہے۔ لہٰذا مردوں کو بھی عورتوں کی ضروریات کا ادراک ہونا چاہیے۔ اگر کوئی مرد اس کی نسوانی اور جذباتی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہو تو عورت کے لیے ایسے مرد پر اپنی محبت اور گہرے نسوانی جذبات نچھاور کرنا انتہائی مشکل ہے۔ شوہر کا فرض ہے کہ وہ عورت کی جذباتی، نسوانی کیفیات کا ادراک حاصل کرے اور اس کی شدید ضرورت کو پورا کرے۔

(vi) زندگی کے ہر پہلو سے لطف اندوز ہونا

عورت جب اپنے آپ کو خاوند کا جنسی ساتھی خیال کرے اور گھریلو ذمہ داریوں اور بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے اپنی محبت اور رغبت کو اس کی ضروریات کی تکمیل کے لیے اس کا مکمل غلام بنا دے تو وہ زندگی کے ہر پہلو سے لطف اندوز ہو سکتی ہے۔

عورت اپنی کامل نسوانیت کے احساس سے اس وقت سرشار ہوتی ہے جب خاوند اس کے ساتھ جنسی عمل کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے ذہن میں عورت کی جذباتی، جسمانی ضروریات پوری کرنے کا احساس ہو۔

(vii) ہم خیالی اور سرشاری حاصل ہوتی ہے

میاں بیوی کے درمیان جنسی ملاپ سے ان میں محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ دو پیار کرنے والوں کو جب جنسی تعلق سے آسودگی حاصل ہوتی ہے تو ان میں محبت اور ہم آہنگی کے نتیجے میں انہیں فکری اور جذباتی ہم خیالی اور سرشاری حاصل ہوتی ہے۔ یہ تعلق عقل اور دل کو، احساسات اور جسم کو ایک دوسرے کے ساتھ چپکا دیتے ہیں، میاں بیوی فرط محبت اور نشۂ لذت سے چور مست اور مخمور رہتے ہیں۔

(viii) جنسی معاملات...... عبادت کا درجہ رکھتے ہیں

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض رسا ہوئے: اے رسول خدا! مالدار لوگ بہت سا اجر لے گئے، ہماری طرح وہ نماز پڑھتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں اور زائد مال سے صدقہ کر دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی صدقہ کرنے کا سامان پیدا نہیں کیا؟ یقیناً ہر بار ”سُبْحَانَ اللّٰہِ“ کہنا ایک صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ کہنا ایک صدقہ ہے۔ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کا ہر ورد ایک صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا ایک صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا بھی ایک صدقہ ہے، یہاں تک کہ تمہاری شرمگاہ (میاں بیوی کے ملاپ) میں بھی صدقہ ہے۔“

وہ کہنے لگے: اے اللہ کے حبیب! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرے تو کیا اسے اس کا اجر ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بتلائیں! اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اسے گناہ نہیں ہوگا؟ ایسے ہی اگر وہ اسے جائز طریقے سے استعمال میں لائے تو یقیناً اس کو اجر بھی ملے گا۔“ (صحیح مسلم، الرقم: ۱۰۰۶)

Scanned with CamScanner

درس عمل

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جائز امور اچھی نیت کی وجہ سے نیکی بن جاتے ہیں۔ اگر جماع کرتے وقت مرد کی نیت عورت کا اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ حدود میں رہ کر، حق زوجیت ادا کرنا، یا نیک اولاد طلب کرنا، یا خود پاکدامن رہنا اور اپنی بیوی کو بھی عفیفہ رکھنا، اس کو اور اپنے آپ کو حرام نظر بازی، فحش خیالات اور جنسی تفکیر سے بچائے رکھنا، نیز دیگر نیک مقاصد مدنظر ہوں تو یہ عمل عبادت بن جاتا ہے۔

باب نمبر 8

امید کی کرن (حمل)

(الف) حاملہ عورت کی فضیلت

ایک مرتبہ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے۔ اور اسے دردزہ (یعنی وقت ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان و زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہ خدا عزوجل میں 70 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر:۱/۹۹، الرقم:۱۵۹۲)

(ب) حمل کی نشانیاں

حمل کی نارمل نشانیاں درج ذیل ہیں۔

(۱)...... ماہواری رک جاتی ہے (اکثر یہی پہلی نشانی ہوتی ہے)

(۲)...... متلی (خاص طور پر صبح کو متلی ہوتی ہے اور الٹی آتی محسوس ہوتی ہے) یہ حالت حمل کے دوسرے اور تیسرے مہینوں میں اور خراب ہوجاتی ہے۔

(۳)...... پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔

(۴)...... پیٹ پھولتا جاتا ہے۔

(۵)...... چھاتیاں بڑی ہونے لگتی ہیں اور چھونے سے دکھنے لگتی ہیں۔

(۶)...... حمل کی جھائیاں (چہرہ، چھاتیوں اور پیٹ پر گہرے رنگ کے دھبے)

(۷)...... آخر کار حمل کے تقریباً پانچویں مہینے میں بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(ج) والدین اچھی اچھی نیتیں کریں

جب اللہ تعالیٰ امید کی کرن دکھادے تو والدین کو چاہئے کہ وہ اچھی اچھی نیتیں کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ ۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر: ۶/۱۸۵، الرقم: ۵۹۴۲)

چند اہم نیتیں درج کی جاتی ہیں جو والدین کو اولاد کی خوشخبری ملتے ہی کر لینی چاہئیں۔

(۱) اپنی اولاد کی تربیت سنت کے مطابق کریں گے۔

(۲) اگر لڑکا ہوا تو حصول برکت کے لیے اس کا نام "محمد" یا "احمد" رکھیں گے۔

(۳) بچی پیدا ہوئی تو ناخوشی کا اظہار نہیں کروں گا بلکہ رحمت الٰہیہ پر اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

(۴) جب بچہ پیدا ہو تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہیں گے۔

(۵) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کروائیں گے۔

(۶) ساتویں دن اس کا عقیقہ کریں گے۔

(۷) اپنی اولاد کو حلال کمائی کھلائیں گے۔

(۸) اپنی اولاد کو علم دین سکھائیں گے۔

(د) حمل کے دوران کیے جانے والے اعمال

ماں کو چاہئے کہ وہ حمل کے دوران

(1) نمازوں کی پابندی کرے۔ اور ہرگز نماز میں سستی نہ کرے کہ اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں۔

(2) تلاوت قرآن پاک کرتی رہے کہ مقدس اور پاکباز عورتیں اس حالت میں قرآن کے نور سے اپنے دلوں کو روشن کرتی تھیں۔

☆ چار برس کی عمر میں پندرہ پارے سنا دیئے

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس

چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو وہ بھی بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ بسم اللہ پڑھنا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔

قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آپ نے پڑھا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔

حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا:

"صاحبزادے آگے پڑھئے" فرمایا: "میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے۔ اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔"

(الملفوظ: ۴/۳۱۵)

(3) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔

(4) اپنے معاملات میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنائے مثلاً کھانے پینے، لباس، چلنے، اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے وغیرہ میں سنتوں کی پابندی کرے۔

(5) دعائیں کرتی رہے کہ حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ (پ: ۳، آل عمران: ۳۶)

مولا! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے، حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ اسے خوب جانتا تھا (وہ بولی) اور لڑکا (جو میں نے مانگا تھا) ہرگز اس لڑکی جیسا نہیں (ہو سکتا) تھا (جو اللہ نے عطا کی ہے) اور میں نے اس کا نام ہی مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے اور بیشک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر)

Scanned with CamScanner

سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

☆ماں اپنی اولاد کے لیے کون سی دعا کرے

ماں کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور اللہ کی عطا کردہ نعمت (اولاد) کی پیدائش میں آسانی کے لیے دعا کرے......اور اپنی اولاد کے لیے اس طرح دعا کرے: اے اللہ تو اسے اپنا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار بنا......اسے سچا عشق رسول عطا فرما......اسے متقی پرہیز گار بنا......اسے سنتوں کا پابند بنا......اسے میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا......اسے درازی عمر بالخیر عطا فرما......اسے ایمان کی حالت میں موت نصیب فرمانا۔آمین۔

(6) اس کے لیے حلال روزی کا اہتمام کرے۔اور حرام روزی سے اس کو دور رکھے۔حالت حمل میں رزق حلال کا استعمال کرے۔

☆مشتبہ غذا سے بے چینی

حضرت سیّدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ: ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔(تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۹)

(7) صدقہ وخیرات کی کثرت کرنی چاہئے کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

(ہ) حمل کے دوران احتیاطیں

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے افکار وخیالات کو پاکیزہ رکھتے ہوئے ہم بستری کریں کیونکہ اس کے بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اور پھر حمل کے دوران اگر ماں ہر وقت فلمیں، ڈرامے دیکھتی رہے۔فحش کلام کرتی رہے تو اس کے شکم میں پلنے والے بچے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔وہ بچہ بھی ذہنی انحراف کا شکار ہوتا ہے۔لیکن اگر ماں عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔اسلامی تعلیمات کے تحت زندگی بسر کرے تو یقیناً بچہ بھی نیک اور متقی وپارسا ہوگا۔

حمل کے دوران کی جانے والی احتیاطیں درج ذیل ہیں۔

(i) گھر میں تصاویر نہ لگائیں

عموماً عورتیں زمانہ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصاویر لگا دیتی ہیں، یاد رکھیے:

مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔(بہار شریعت:۱۶/۲۰۸)

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(صحیح بخاری:۳/۱۹،الرقم:۳۰۰۲)

(ii) والدین اپنے افعال واحوال درست کریں

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے احوال وافعال درست رکھیں کیونکہ اگر والدین نیک ہوں گے تو اولاد بھی نیک ہوگی۔حمل قرار پانے کے وقت والدین کی اچھی بری حالت کا اثر بچے پر بھی پڑتا ہے۔

(iii) زمانہ حمل کی چند طبی احتیاطیں

☆......حمل کے آخری مہینے میں سب سے اچھا یہ ہے کہ فرج کا ڈوش نہ کیا جائے اور جنسی ملاپ سے پرہیز کیا جائے تاکہ پانی کی تھیلی نہ پھٹے اور انفیکشن نہ ہو۔

☆......اگر ممکن ہو تو ہر قسم کی دوائی سے پرہیز کیا جائے اور کوئی دوا نہ کھائیں۔بعض دواؤں سے پیٹ کے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔اصول یہ بنالیں کہ صرف ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوا ہی استعمال کریں۔اپنے آپ یا کسی اور کی بتائی ہوئی دوا ہرگز نہ کھائیں (اگر آپ کو ڈاکٹر کوئی دوا دینے لگے اور آپ یہ سمجھتی ہوں کہ آپ کو حمل ہے تو ڈاکٹر کو بتادیں)۔

☆......ایسپرین، ایسیڈا مینوفین یا سینہ کی جلن دور کرنے والی دوائیں اگر ضروری ہوں تو کبھی کبھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔وٹامن اور فولادی گولیاں اکثر مفید ثابت ہوتی ہیں اور اگر صحیح مقدار میں کھائی جائیں تو نقصان نہیں دیتیں۔

☆......خسرہ کے مریض اور خاص طور پر جرمن خسرہ کے مریض بچوں سے دور

رہیں۔

☆......کام اور ورزش جاری رکھیں مگر ضرورت سے زیادہ مشقت سے باز رہیں۔

☆......زہر اور کیمیائی مادوں سے دور رہیں۔ ان سے پیٹ کے بچہ کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆......کیڑے مار دواؤں، پودے مار دواؤں اور کارخانوں کے کیمیائی مادوں سے دور رہیں۔ ان کی خالی بوتلوں اور ڈبوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہرگز نہ رکھیں۔ کیمیائی اشیاء کے بخارات یا سفوف کو سانس کے ساتھ اندر نہ جانے دیں۔

☆......اگر ڈاکٹر نے لمبا سفر کرنے سے منع کیا ہو تو سفر کرنے میں احتیاط کریں۔

(و) حمل کے دوران طبی مسائل

(1) معدہ یا سینے میں جلن

تیزابیت کی وجہ سے بدہضمی اور سینے کی جلن۔ ایک وقت میں تھوڑا کھانا کھائیں اور بار بار پانی پئیں۔ تیزابیت مارنے والی دواؤں سے خاص طور پر اگر ان میں کیلشیم کاربونیٹ ہو۔ فائدہ ہوسکتا ہے۔ سخت ٹافی یا مٹھائی چوسنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سینے اور سر کو تکیوں اور کمبلوں کے ذریعے اونچا رکھنے کی کوشش کریں۔

(2) متلی اور الٹیاں

یہ شکایات عام طور پر حمل کے دوسرے یا تیسرے مہینے میں زیادہ شدید ہوجاتی ہیں۔
رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو بستر سے اٹھنے سے پہلے کوئی خشک چیز مثلاً سوکھے بسکٹ یا سوکھی روٹی کھانے سے فائدہ ہوسکتا ہے۔ مقررہ وقت پر بہت زیادہ کھانے کے بجائے دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا کھاتے رہیں۔ چکنائی والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ پودینے کی چائے بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر شکایت شدید ہوجائے تو کوئی الرجی روکنے والی اینٹی ہسٹامین دوا رات کو سوتے وقت اور صبح جاگ کر استعمال کریں۔

(3) پیروں کی سوجن

دن کے مختلف اوقات میں پیر اٹھا کر آرام کریں۔ نمک کم کھائیں اور نمکین کھانوں

سے پرہیز کریں۔ بھٹے کے بالوں کو پانی میں ابال کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پیر بہت سوج گئے ہوں اور ہاتھ پیروں پر بھی سوجن ہو تو طبی مشورہ حاصل کریں۔ پیروں کی سوجن کی عام طور پر یہ وجہ ہوتی ہے کہ آخری مہینوں میں رحم کے اندر بچے کا وزن دباؤ ڈالتا ہے۔ خون کی کمی، ناقص غذائیت یا زیادہ نمک کھانے والی عورتوں کو یہ شکایت ہوتی ہے۔ لہٰذا کم نمک والی عمدہ صحت بخش متوازن غذا کھانی چاہئے۔

(4) کمر کے نچلے حصے میں درد

حمل کے دوران یہ تکلیف عام ہوتی ہے۔ ورزش اور پیٹھ سیدھی رکھ کر کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

(ز) متوازن غذا کی ضرورت

حمل کے دوران تندرست رہنے کے لیے کافی غذا کھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وزن مناسب بڑھتا رہے خاص طور پر اگر عورت دبلی ہو۔

اچھی غذا کھانا بہت ضروری ہے۔ جسم کو لحمیات (پروٹین) وٹامن اور معدنیات کی اور خاص طور پر فولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

زندہ بچہ اور دماغی طور پر نارمل بچہ پیدا ہونے کے لیے آیوڈین والا نمک کھانا ضروری ہے (لیکن پیروں کی سوجن اور دوسرے مسائل کے خطرہ کی وجہ سے بہت زیادہ نمک استعمال نہ کیا جائے۔)

ناقص غذائیت سے خون کی کمی

دیہاتی علاقوں کی عورتوں میں حمل سے پہلے بھی خون کی کمی ہوتی ہے جو حمل کے زمانہ میں اور بڑھ جاتی ہے۔ صحت مند بچہ کی خاطر عورت کو اچھی اور کافی غذا کھانی لازمی ہے۔ اگر عورت بہت کمزور ہو اور اس کی رنگت پھیکی پڑ گئی ہو یا اس میں خون کی کمی اور ناقص غذائیت کی اور علامتیں ہیں تو اس کے لیے زیادہ لحمیات (پروٹین) کھانا اور فولاد والی غذائیں، مثلاً پھلیوں کے بیج (Grounduats)، مرغ، دودھ، پنیر، انڈے، گوشت، مچھلی اور گہرے ہرے رنگ کی پتوں والی ترکاریاں کھانا بے حد ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

اسے فولادی گولیاں، خاص طور پر اگر کافی صحت بخش غذا نہ مل سکے تو استعمال کرنی چاہئیں۔ اس طرح اس کے خون میں طاقت آئے گی اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا خون خطرناک حد تک ضائع نہیں ہوگا۔ اگر ممکن ہو تو فولادی گولیوں میں فولک ایسڈ اور وٹامن سی بھی شامل ہونی چاہئے۔

(ح) دورانِ حمل چیک اپ کروانا

بہت سے صحت کے مراکز اور دائیاں حاملہ عورتوں کو بچے کی پیدائش سے قبل کے معائنوں کے لیے آنے اور اپنی صحت سے متعلق ضروریات پر گفتگو کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ حاملہ عورت کو یہ چیک اپ ضرور کروانا چاہئے۔ اس چیک اپ سے ایسی بہت سی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ جن سے مسائل پیدا نہیں ہوتے اور بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے۔

(ط) دورانِ حمل خطرہ کی علامتیں

(1) خون آنا

اگر حمل کے دوران عورت کو ذرا سا بھی خون آ جائے تو یہ خطرہ کی نشانی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اسقاط ہو رہا ہو یعنی بچہ ضائع ہو رہا ہو یا بچہ رحم کے باہر بڑھ رہا ہو (Ectopic یعنی بے محل حمل) عورت کو چاہئے کہ لیٹی رہے اور ڈاکٹر کو بلائے۔

چھ ماہ کے حمل کے بعد خون آنے کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آنول نال بچہ کی پیدائش کے سوراخ کو روک رہی ہے۔ ڈاکٹر کی مدد کے بغیر عورت خون ضائع ہونے کی وجہ سے مر سکتی ہے فوراً ہسپتال لے جانے کی کوشش کریں۔

(2) خون کی شدید کمی

عورت کمزور، تھکی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی کھال پھیکی پڑ جاتی ہے یا شفاف معلوم ہوتی ہے۔ اگر علاج نہ ہو تو بچہ کی پیدائش کے وقت خون ضائع ہونے سے مر سکتی ہے۔ اگر خون کی کمی شدید ہے تو صرف اچھی غذا سے یہ کمی صحیح وقت پر دور نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے فولادی نمکیات کی گولیاں حاصل کرنا ضروری ہے۔ ممکن ہو تو بچہ کی پیدائش ہسپتال میں ہونی چاہئے تاکہ خون کی ضرورت ہو تو مل سکے۔

(3) زہر باد کی علامتیں

پیروں، ہاتھوں اور چہرہ کی سوجن کے ساتھ سر درد، چکر اور کبھی نظر کی دھندلاہٹ زمانہ حمل کے سمیت یعنی زہر باد کی علامتیں ہیں۔ اچانک وزن بڑھنا، خون کے دباؤ (بلڈ پریشر) میں اضافہ اور پیشاب میں لحمیات (پروٹین) کا زیادہ خارج ہونا اس کی مزید علامتیں ہیں۔ اس لیے ممکن ہو تو ایسی ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ جو ان چیزوں کی پیمائش کر سکتی ہو۔

حمل کے زمانہ میں زہر باد کا علاج کرنے کے لیے حاملہ عورت کو یہ کرنا چاہئے کہ

☆……بستر پر لیٹی رہے۔

☆……زیادہ لحمیات (پروٹین والی غذائیں) لیکن بہت کم نمک کے ساتھ کھائے بلکہ نمکین کھانوں سے پرہیز کرے۔

☆……اگر جلد کی حالت بہتر نہ ہو، نظر کمزور ہونے لگے۔ چہرہ پر زیادہ سوجن ہو یا دورے پڑیں تو جلد از جلد طبی مدد حاصل کریں کیونکہ اس کی زندگی کو خطرہ ہے۔

بچہ/ بچی کا پوچھنا (الٹرا ساؤنڈ کروانا) کیسا

بعض اوقات والدین کو بہت زیادہ جستجو ہوتی ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ یہ معلوم کرنے کے لیے حاملہ عورت کی الٹرا ساؤنڈ کروائی جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ نتیجہ ان کی خواہش کے مطابق نہیں ہے تو حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ بیٹی کی پیدائش کو بعض علاقوں میں برا خیال کیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ کی رضا میں راضی رہنا ہی مومن کی علامت ہوتی ہے۔ دوسری طرف الٹرا ساؤنڈ کروانا سائنسی تحقیقات کی روشنی میں معلوم کروانا کہ بچہ ہے یا بچی تو یہ سب محض گمان کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں حتمی بیان نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اللہ عزوجل بڑا کارساز ہے وہ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

(ی) حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج کروانا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرد اور عورت اولاد کے خواہش مند ہوتے ہیں مگر عورت کو حمل نہیں

Scanned with CamScanner

ہوتا۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورت یا مرد بانجھ ہوتا ہے یعنی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔کبھی اس کا علاج ممکن ہوتا ہے مگر بعض اوقات اس کا علاج بھی ممکن نہیں ہوتا۔علاج کا دارومدار بانجھ پن کی وجوہات پر ہوتا ہے۔

بانجھ پن کی وجوہات

۱-پیدائشی بانجھ پن

بعض مرد اور عورت پیدائشی طور پر بانجھ ہوتے ہیں۔ان کا جسم ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کو کبھی بھی اولاد نہیں ہوسکتی۔

۲-کمزوری یا غذائی کمی

بعض عورتوں میں خون کی شدید کمی، ناقص غذائیت یا آیوڈین کی کمی کی وجہ سے حمل قرار پانے کا امکان کم ہو جاتا ہے یا ان وجوہات کی بنا پر پیٹ میں بچہ پوری طرح شکل اختیار کرنے سے پہلے اور ماں کو شاید حمل کا پتہ چلنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

۳-پرانا انفیکشن

خاص طور پر پیڑو کی سوجن کی بیماری عورتوں کے بانجھ پن کی عام وجوہات ہیں۔علاج سے فائدہ ہوسکتا ہے۔بشرطیکہ بیماری بہت آگے نہ بڑھی ہو۔سوزاک اور کلامیڈیا سے بچاؤ اور ابتدا میں ہی علاج سے بانجھ عورتوں کی تعداد کم ہوسکتی ہے۔

۴-مردوں میں بانجھ پن کی بیماری

اکثر مرد بھی عورتوں کو حاملہ نہیں کرسکتے ان کی منی اسپرمز کی تعداد جتنی ہونی چاہیے اس سے کم ہوتے ہیں اگر ایسے مرد ہر ماہ عورت کے بار آور دنوں کا (یعنی جن دنوں میں اس کے جسم میں انڈے پیدا ہوتے ہوں) انتظار کریں اور ان ہی دنوں میں جنسی ملاپ کریں تو حمل ہوسکتا ہے۔بار آور دن دو ماہواریوں کے یہ درمیانی دن ہوتے ہیں۔اس طرح اگر مرد عورت سے ان دنوں میں جنسی ملاپ کرے۔جب عورت حاملہ ہوسکتی ہو تو مرد اس کے جسم میں منی کے اسپرمز کی پوری تعداد داخل کرسکتا ہے۔

بانجھ پن کا علاج

(i) دوا سے علاج

اگر شادی کے ایک سال بعد تک اولاد نہ ہو تو میاں بیوی دونوں کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کریں کیونکہ میڈیکل سائنس ہی کے ذریعے یہ پتا لگایا جاسکتا ہے کہ کس جوڑے کے یہاں اولاد کیوں نہیں ہو رہی ہے۔

اس کے لیے بنیادی طور پر تین چیزوں کے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

۱-شوہر کے مادۂ تولید Semen کا ٹیسٹ۔

۲-بیوی کی بیضہ دانی کے کام یعنی ہر مہینے ایک انڈہ بنانے کی صلاحیت کا ٹیسٹ۔

۳-بیوی کی ٹیوب (نلے) کے کام کا ٹیسٹ۔

شوہر کے مادہ تولید کے ٹیسٹ میں مادہ تولید میں جرثوموں (Sperm) کی تعداد دیکھی جاتی ہے۔اسپرم وہ مردانہ جرثومہ ہوتا ہے جو حمل ٹھہرنے کے لیے لازمی ہوتا ہے۔اگر مرد کے تولیدی مادے میں تھوڑی بہت خرابی ہو تو امید ہوتی ہے کہ یہ علاج سے ٹھیک ہو جائے گی۔اگر زیادہ خرابی ہو تو ایسے مردوں کا باپ بننا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔یہ خرابی یا تو پیدائشی ہوتی ہے یا بعد میں چوٹ لگنے یا عفونت کے اثر یعنی انفیکشن سے پیدا ہو جاتی ہے۔

عورتوں میں اگر ماہواری کی خرابی ہو یا انڈے دانی کا کام ٹھیک نہ ہو تو دوائیوں کے ذریعے کسی حد تک علاج ہوسکتا ہے اگر ٹیوبز بند ہوں تو پھر ایسی عورتوں کا نارمل طریقے سے حمل ٹھہرنا مشکل ہوتا ہے۔

(ii) دعا سے علاج

اولاد کے لیے دعائیں مانگنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ:۲۳،صٰفّٰت:۱۰۰)

(پھر ارض مقدس میں پہنچ کر دعا کی:) اے میرے رب! صالحین میں سے مجھے ایک (فرزند) عطا فرما۔

Scanned with CamScanner

رب کریم سے اپنے لیے ایسی اولاد کی دعا مانگیں جو آپ کے لیے اور آپ کے خاندان اور نسلوں کے لیے بھی دین و دنیا کی کامرانیوں کا سبب بنے اور ہدایت کا ذریعہ بنے۔ اللہ رب العزت بڑا کارساز ہے ناممکن کو ممکن بنانے والا ہے۔ حمل نہ ہونے کی صورت میں مایوس نہ ہوں امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنے رب کے حضور دست بدعا رہیں۔

☆ دعا مومن کا ہتھیار ہے

حمل نہ ہونے کی صورت میں دعاؤں کی کثرت کرنی چاہیے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: ''ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلہ بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا۔'' اور یہ دعا بھی کرتیں: ''تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے۔'' اور دنیا نے یہ دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمیٰ بنا دیا۔

(حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص:۳۰)

☆ حصول اولاد کے لیے اہم دعائیں

۱۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ (پ:۱۷، انبیاء:۸۹)

اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں۔ ان شاء اللہ صاحب اولاد ہو جائیں۔

۲۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ○

(پ:۳، آل عمران:۳۸)

اس دعا کی کثرت کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

(iii) قرآن سے علاج

حمل نہ ہونے کی صورت میں جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے ہوں ان کو چاہیے کہ وہ قرآن کی طرف رجوع کریں قرآن کی بہت سی آیات اولاد کے حصول کے لیے پڑھی جاتی ہیں۔ چند آیات درج ذیل ہیں جن کو ایک خاص طریقے سے پڑھنے سے انشاء اللہ اولاد کی خوشخبری ملے گی۔

(۱) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ (پ:۲۵، شوریٰ:۴۹)

فجر کی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے زوجین پئیں۔

(۲) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (پ:۶، مائدہ:۱۷)

روزانہ ۴۱ دن تک ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے زوجین مل کر کھائیں۔

(۳) الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (پ:۲۱، سجدہ:۷تا۹)

روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ اولاد سے محروم شخص کی مراد انشاء اللہ جلد پوری ہوگی۔

(۴) وَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ○ (پ:۲۳، صٰفٰت:۷۶)

روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں۔

(iv) گھریلو علاج

بانجھ پن کے چند گھریلو علاج درج ذیل ہیں۔

(۱) پپیتا کا پھل خرید کر اس میں سے اس کے بیج لے کر حفاظت سے رکھ لیں اور اسے سایہ میں خشک کر لیں۔ اور مریضہ سے ہدایت کر دیں کہ وہ ایک دانہ صبح و شام دودھ سے استعمال کرتی رہے۔ مگر ہدایت کر دیں کہ یہ تخم ٹوٹنے نہ پائے۔

یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ سوکھی گود ہری ہو جائے گی اور اجڑا ہوا گھر آباد ہو جائے گا۔

(۲) ایک عدد جائفل باریک پیس کر سات حصے کر لیجیے۔ تین ماہ تک عورت ایک ایک حصہ روزانہ صبح پانی سے استعمال کرے۔ مگر حیض کے دوران نہ لے۔

(۳) 12 گرام سونف اور 50 گرام گلقند روزانہ رات کو گرم دودھ سے کھائیے۔

Scanned with CamScanner

(۴) آدھا کلو شکر، آدھا کلو سونف، 250 گرام مغز بادام، آدھا کلو دیسی گھی، سونف کو باریک پیس کر گرم گھی میں ملا دیجئے نیز شکر ڈال دیجئے پھر چولہے سے اتار کر کوٹے ہوئے بادام اوپر ڈال دیجئے۔

جس دن ماہواری شروع ہو اس دن سے میاں بیوی دونوں تیس تیس گرام صبح وشام دودھ کے ساتھ استعمال کرنا شروع کردیں۔ (مدت علاج کم از کم 92 دن)

(ای) حمل نہ ہونے کی صورت میں منت ماننا

(i) نذر کا لغوی معنیٰ

نذر کے لغوی معنیٰ ہیں ڈرانا یا ڈر سنانا۔

(ii) نذر کا شرعی معنیٰ

نذر کے شرعی معنیٰ ہیں غیر لازم عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔

(iii) نذر کا عرفی معنیٰ

نذر کے عرفی معنیٰ ہیں نذرانہ، ہدیہ۔

☆ نذر و نیاز کا حکم

علماء کرام، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہمیں فائدہ عطا فرمائے فرماتے ہیں: کہ اولیاء اور علماء کرام کی درگاہوں پر نذرانے پیش کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ نذر ماننے والے کا یہ ارادہ ہو کہ یہ رقم اصحاب مزارات کی اولاد یا قیام کرنے والے فقراء پر صرف کی جائے یا ان بزرگوں کی قبروں کی تعمیر اور مرمت پر خرچ کی جائے۔ کیونکہ تعمیر مزارات میں زیارت مشروعہ کا احیاء ہے۔ اسی طرح اگر نذر ماننے والے نے مطلق نذر مانی اور مذکورہ صورتوں میں سے کسی کا ارادہ نہیں کیا، تو یہ رقم مذکورہ مصارف میں صرف کی جائے گی۔ ہاں! اگر کسی شخص نے نذر کے ذریعے قبر کی تعظیم اور صاحب قبر کا قرب حاصل کرنے کی نیت کی یا خود صاحب قبر کے لیے نذر (شرعی) کا ارادہ کر لے، تو یہ نذر منعقد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حرام ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی مسلمان نذر ماننے والا یہ نیت نہیں کرتا (اور نہ ہی یہ نیت ہونی چاہیے)

☆ نذر و نیاز کا مقصد

ذبح اور نذر سے مسلمانوں کا ارادہ صرف یہ ہوتا ہے کہ اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی ولی کے لیے جانور ذبح کرے یا ان کے لیے کسی چیز کی نذر مانے تو اس کا ارادہ فقط یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ دے اور صدقے کا ثواب انہیں پہنچائے، پس یہ زندوں کا اصحاب قبور کے لیے ہدیہ ہے جس کا شرعاً حکم دیا گیا ہے، اہل سنت و جماعت اور علماء امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ زندوں کا صدقہ اصحاب قبور کے لیے فائدہ مند ہے اور انہیں پہنچتا ہے۔

☆ جائز نذر کون سی ہوتی ہے؟

ایسی نذر یا منت ماننا جس سے غیر ضروری عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا جائے یہ نذر عبادت ہے کہ یہ نذر محض خدا کے لیے مانی جائے۔ دوسرے لفظوں میں شرعی نذر ماننا جائز ہے اللہ کو معبود برحق مان کر نذر ماننا صحیح ہے۔

☆ ناجائز نذر کون سی ہوتی ہے؟

اگر کوئی کسی بندے کے نام پر نذر مانے اور اس کی الوہیت کا قائل ہو کر منت مانے تو یہ شخص مشرک ہوگا اور یہ کام حرام ہوگا۔ بتوں کے نام پر مانی گئی نذر جائز نہیں ہے۔

نوٹ: حمل نہ ہونے کی صورت میں عموماً لوگ مختلف قسم کی منتیں مانتے ہیں تو اگر ان کی یہ منت شرعی دائرے میں ہو تو درست ہے۔

Scanned with CamScanner

باب نمبر 9

بچے/بچی کی پیدائش

(الف) زچگی

زچگی یعنی بچہ کی پیدائش ایک بالکل قدرتی واقعہ ہے۔

بچہ کی پیدائش سے پہلے ماں کے پاس کیا چیزیں تیار ہونی چاہئیں

حمل کے ساتویں مہینے سے ہر ماں کو مندرجہ ذیل چیزیں تیار رکھنی چاہئیں۔

(۱)......بہت سے صاف کپڑے۔

(۲)......جراثیم کش صابن یا کوئی اور صابن۔

(۳)......ہاتھوں اور ناخنوں کو صاف رکھنے کے لیے کھرچنے کا صاف برش۔

(۴)......ہاتھ دھونے کے بعد ملنے کے لیے اسپرٹ۔ صاف روئی۔

(۵)......نیا بلیڈ (جب تک آنول نال کاٹنے کا وقت نہ آئے، بلیڈ کھولیے نہیں)

(اگر نیا بلیڈ نہ ہو تو صاف زنگ سے پاک قینچی ہونی چاہئے۔ آنول نال کاٹنے سے پہلے قینچی کو ابلتے پانی میں ڈال کر صاف کرلیں۔)

(۶)...... بچہ کی ناف ڈھکنے کے لیے جراثیم سے پاک گاز یا صاف کپڑے کے ٹکڑے۔

(۷)......نال باندھنے کے لیے صاف کپڑے کی دو پٹیاں یا فیتے۔ دونوں پٹیوں یا فیتوں کو کاغذ میں لپیٹ کر بند کردیں اور اسے تندور میں پکائیں یا استری کرلیں۔

حمل کے نویں مہینے میں احتیاطیں

حمل کے نویں مہینے میں خصوصاً اور پوری مدت حمل میں اپنی اور آنے والے بچے کی سلامتی کے لیے درج ذیل احتیاطوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

۱- بہت چست لباس پہننے سے گریز کرنا چاہئے کہ اس سے خون کے دورانیہ میں کمی

آنے کی وجہ سے بہت جلدی تھکاوٹ محسوس ہوگی اور جی گھبرانے کا سبب بھی ہوگا۔ لہٰذا ڈھیلا ڈھالا لباس پہننے کی کوشش کریں۔

۲- بڑی ایڑیوں والے جوتے سینڈل پہننے سے بھی احتراز کرنا چاہئے کہ اس سے ریڑھ کی ہڈی پر [illegible]تا ہے اور کمر میں درد ہونے اور جوڑوں اور پٹھوں میں درد کا سبب ہو سکتا ہے۔

۳- شروع کے مہینوں میں تو ہر مہینہ اپنی معالجہ لیڈی ڈاکٹر کو اپنے حالات سے آگاہ رکھیے اور ساتویں آٹھویں مہینہ میں ہر دو ہفتہ بعد لیڈی ڈاکٹر کے پاس جائیے اور نویں مہینے ہر ہفتہ اس کو اپنے حالات کی اطلاع دیتی رہیں۔

۴- اپنا خون اور پیشاب حمل کے دوران لیڈی ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق چیک کرواتی رہیں تاکہ کسی بیماری پر آسانی سے تشخیص ہوسکے، اور جلد ہی بیماری کو دور کرنے کا علاج ہوجائے۔

پیدائش کی تیاری

ماں تندرست اور صحت مند ہو اور ہر چیز ٹھیک ہو تو بچہ کسی کی مدد کے بغیر پیدا ہوسکتا ہے۔ نارمل پیدائش میں دائی جتنا کم کام کرے، ہر چیز ٹھیک ہونے کا امکان اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

زچگی یا بچہ کی پیدائش میں مشکلات بیشک پیدا ہوتی ہیں اور کبھی کبھی بچہ یا ماں کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اگر زچگی میں کسی وجہ سے بھی مشکل یا خطرہ کا امکان ہو تو ماہر دائی یا تجربہ کار ڈاکٹر کو موجود ہونا چاہئے۔

ذیل کی صورتوں میں ہسپتال میں زچگی کی ضرورت

اگر زچگی کے وقت زچہ کو بخار، کھانسی، گلے میں خراش یا جلد پر پھوڑے یا انفیکشن ہوں تو بہتر ہے کہ کوئی دوسری عورت زچگی کرائے۔ خصوصی خطرہ کی مندرجہ ذیل نشانیاں جن کی وجہ سے زچگی میں دائی یا ڈاکٹر کی موجودگی بلکہ ممکن ہو تو ہسپتال میں زچگی ضروری ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

☆......اگر بچہ کی متوقع پیدائش سے ۳ ہفتہ یا اس سے بھی پہلے ماں کو درد اٹھنے لگے۔

☆......اگر حمل کی زہر باد کی علامتیں پیدا ہو جائیں۔

☆......اگر عورت پرانی یا شدید بیماری میں مبتلا ہے۔

☆......اگر عورت کو خون کی بہت کمی ہو یا (زخم یا خراش لگنے پر) جس سے بہنے والا خون نارمل طور پر نہ رکے۔

☆......اگر عورت کے پہلے ۵ یا ۶ بچے ہوں۔

☆......اگر عورت خاص طور پر چھوٹے قد کی ہو اور اس کے کولہے بلے ہوں۔

☆......اگر اور بچوں کی پیدائش میں عورت کو شدید مسئلے پیدا ہوئے ہوں یا بہت خون نکلا ہو۔

☆......اگر عورت ذیابیطس یا دل کی بیماری کا شکار ہے۔

☆......اگر عورت کو فتق (ہرنیا یعنی آنت اترنے کا مرض) ہے۔

☆......اگر ایسا نظر آتا ہو کہ عورت کے جڑواں بچے ہوں گے۔

☆......اگر رحم میں بچہ کی پوزیشن نارمل معلوم نہ ہو۔

☆......اگر پانیوں کی تھیلی پھٹ جائے اور دردزہ چند گھنٹوں میں شروع نہ ہو۔ بخار ہونے کی صورت میں خطرہ اور بھی شدید ہوتا ہے۔

☆......اگر حمل کے ۹ مہینے کی مدت پوری ہو جانے کے ۲ ہفتے بعد بھی بچہ پیدا نہ ہو۔

ولادت میں آسانی کے لیے آیات

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝ (پ:۳۰، الانشقاق:۱تا۴)

ان آیات کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لیے بائیں ران میں باندھے، ان شاء اللہ بہت آسانی سے ولادت ہوگی، مگر ولادت کے بعد فوراً کھول دینا چاہیے۔

حمل میں آسانی کے لیے تدابیر

حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کرانے کی ضرورت

ہے اس وقت حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل تدابیر کا خاص خیال رکھیں۔

☆ روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں اور دو تولہ روزانہ کھائیں۔

☆ گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں۔ مکھن وغیرہ بھی کھلائیں ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ جب ولادت کا وقت آجائے اور دردزہ شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔

(ب) بیٹے کا مقام و مرتبہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ (پ:۱۵، الکہف:۴۶)

مال اور اولاد (تو صرف) دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔

ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ اولاد کے بغیر انسان کی زندگی بے کیف اور بے مزہ ہوتی ہے۔ بیٹے انسان کی دنیاوی زینت ہوتے ہیں۔ اولاد کی خوشی سے ہی انسان خوش ہوتا ہے۔

☆ بیٹا باپ کا خیر خواہ

بیٹا اپنے باپ کا خیر خواہ، فرمانبردار، مددگار ہوتا ہے۔ باپ کو بیٹے پر بڑی امیدیں ہوتی ہیں کہ جوان بیٹا باپ کا سہارا بنے گا اس کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے۔ باپ کی ذمہ داریاں خود پوری کرے گا۔ اگر بیٹا نیک اور فرمانبردار ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی باپ کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

☆ بڑھاپے کا سہارا

بیٹا اپنے والدین کے بڑھاپے کا سہارا ہوتا ہے۔ بیٹیاں تو بیاہ کر اپنے اصل گھر میں

Scanned with CamScanner

چلی جاتی ہیں مگر بیٹے آخری دم تک اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں۔ والدین جب اپنے بیٹے کی بچپن میں پرورش کرتے ہیں تو ان کو یہ امید ہوتی ہے کہ جب وہ بوڑھے ہو جائیں گے تو ان کا یہی بیٹا ان کا سہارا بنے گا۔

☆ نسل کی سلامتی

باپ کی نسل بیٹے کے ذریعے ہی چلتی ہے۔ اگر بیٹا فرمانبردار ہو، دین کے راستے پر چلنے والا ہو۔ نیک و پرہیزگار ہو تو نئی نسل بھی سلامتی کے ساتھ دین کے راستے پر گامزن رہتی ہے۔ اور باپ اپنے بیٹے پر فخر کرتا ہے۔ لیکن اگر اولاد بے دین ہو تو نسل بھی دین سے دوری میں آگے بڑھتی ہے۔

☆ آخرت میں بخشش کا ذریعہ

نیک اولاد دنیا میں فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کی بخشش کا ذریعہ بنتی ہے۔ بیٹا اپنے والدین کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے۔ اور مرنے کے بعد ان کے لیے ایصال ثواب کرتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے۔ دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، اور تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(صحیح مسلم: ۳/۱۲۵۵، الرقم: ۱۶۳۱، سنن ابو داؤد: ۳/۱۱۷، الرقم: ۲۸۸۰)

(ج) بیٹی کا مقام و مرتبہ

☆ بیٹی کی عظمت......قرآن کی روشنی میں

قرآن میں بیٹی کی عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے بھی پہلے کیا ہے۔ تاکہ ان کے مرتبے میں کسی قسم کا کوئی شک نہ رہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ (پ: ۲۵، الشوریٰ: ۴۹)

اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔

☆ بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ ۔

بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ یقیناً وہ تو پیار کرنے والیاں اور قیمتی چیز ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب: البر والصلۃ: ۸/۱۵۶)

اس حدیث پاک میں بیٹیوں سے نفرت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو۔ کیونکہ وہ پیار کرنے والیاں ہیں۔ بیٹیوں کی فطرت ہی پیار کرنا ہے اور یہ قیمتی چیز ہیں اس لیے ان کا دھیان رکھو ان سے پیار کرو۔

☆ بیٹیاں دوزخ کے مقابلے میں آڑ

جو باپ بیٹیوں پر احسان کرنے والا ہوتا ہے۔ بیٹیوں کی بہترین پرورش کرتا ہے۔ اور مختلف قسم کی صعوبتیں برداشت کر کے ان کو راحت پہنچاتا ہے۔ اس کے بارے میں حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ، وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں۔ اور وہ ان پر صبر کرے، انہیں اپنی استطاعت کے مطابق کھلائے، پلائے اور پہنائے تو وہ اس کے لیے روز قیامت پردہ ہوں گی (یعنی دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو جائیں گی)

(المسند: ۲۸/۶۲۲، الرقم: ۱۷۴۰۳، سنن ابن ماجہ: ۲/۳۱۰، الرقم: ۳۷۱۳)

☆ بیٹیاں باپ کو جنت میں داخل کروا دیں گی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ، اَوْ صَحِبَهُمَا، اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ .

کوئی شخص ایسا نہیں، کہ اس کے ہاں دو بیٹیاں ہوں اور وہ دونوں جب تک اس کے ساتھ رہیں، یا وہ ان کے ساتھ رہے۔ ان کے ساتھ احسان کرتا رہے۔ مگر وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کروا دیں گی۔ (سنن ابن ماجہ: ۲/۳۱۰، الرقم: ۳۶۷۰)

(د) اگر بچہ زندہ رہے تو شکر کریں

☆ نعمت پر شکر ادا کرنا

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر اللہ عزوجل کسی کو نعمت اولاد سے سرفراز کر دے تو اس کا شکر بجالانا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت سیّدنا عطارد قرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں فرماتا۔''

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ:۱۳، ابراہیم:۷)

اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کروں گا۔

(شعب الایمان: ۴/۱۲۴، الرقم: ۴۵۲۶)

☆ نعمت اور شکر لازم وملزوم ہیں

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اہل ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا:

''بے شک نعمت کا تعلق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلق نعمتوں کی زیادتی کے

ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے نعمتوں میں اضافہ اس وقت تک نہیں رکتا جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رک جائے۔'' (شعب الایمان: ۴/۱۲۷، الرقم: ۴۵۳۲)

☆ ناشکری باعث عذاب ہے

حضرت سیّدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیشک اللہ عزوجل جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی نعمت کو ان کے لیے عذاب بنا دیتا ہے۔ (الدر المنثور: ۱/۳۶۹)

(ہ) اگر بچہ فوت ہو جائے تو صبر کریں

☆ صابرین کے لیے خوشخبری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (پ:۲، البقرہ:۱۵۵)

اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ عزوجل کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ وصدقات دینا، جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا اور پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے۔

جنت میں محل کی بشارت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب کسی کا بچہ مرتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ (فرشتوں) سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں! یارب عزوجل! پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ عرض

کرتے ہیں: ہاں! پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

مصیبت کی خبر دینے میں حکمتیں

مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو مصیبت کے وقت صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت سے قبل اطلاع دے دینا، غیبی خبر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلا کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہو جائے۔ (خزائن العرفان، پ:۲، البقرہ:۱۵۵)

☆ اولاد کے فوت ہو جانے میں حکمتیں

اگر اولاد چھوٹی عمر میں یا پیدائش کے وقت ہی فوت ہو جائے تو درج ذیل حکمتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

☆...... والدین کو اولاد کی محض ایک خوشی ہوتی ہے ان کو کیا خبر کہ یہ اولاد بڑی ہو کر کیا کرے گی۔ والدین کی راحت کا ذریعہ ہو گی یا وبال جان بنے گی۔

☆...... اگر یہی اولاد بڑی ہو کر مرتی تو نہ جانے وہ والدین کے لیے آخرت میں نفع بخش ہوتی یا پھر خود ان کے سہارے کی محتاج ہوتی۔

☆...... چھوٹے بچے جو فوت ہو جاتے ہیں وہ والدین کی بخشش کا ذریعہ بنتے ہیں۔

☆...... اللہ عزوجل اولاد چھین کر آزماتا ہے کہ میرا بندہ نعمت چھن جانے پر بھی شکر اور صبر کرتا ہے یا نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ جس کی اولاد فوت ہو جائے یا وہ بے اولاد ہو تو یہی سمجھے کہ اگر یہ اولاد ہوتی تو نہ معلوم کیسی ہوتی کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ اللہ کی رضا میں راضی رہنا ہی عقلمندی ہے۔

(و) اولاد کی موت پر صبر کا اجر

☆ جہنم کی آگ نہ چھوئے گی

رسول نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی مگر صرف اتنی دیر کہ اللہ عزوجل کی قسم پوری ہو جائے۔" (مسلم، کتاب البر والصلۃ، ص:۱۴۱۵، الرقم:۲۶۳۲)

☆ بچے جنت میں داخلے کا سبب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت میں سے جس کے دو بچے پیشوائی کرنے والے ہوں گے (یعنی فوت ہو چکے ہوں گے) اللہ عزوجل ان کے سبب اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لیے گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ ایک بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔ عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جس کی پیشوائی کے لیے کوئی نہ ہو تو؟ فرمایا: ایسوں کی پیشوائی میں کروں گا اور وہ میرے جیسا پیشوا ہرگز نہ پا سکیں گے۔" (ترمذی، کتاب الجنائز:۲/۳۳۳، الرقم:۱۰۶۴)

☆ بچے کے انتقال پر صبر کا انعام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس مسلمان جوڑے کے تین بچے انتقال کر جائیں اللہ عزوجل ان بچوں پر فضل و رحمت کرتے ہوئے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔"

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اور دو بچے؟ فرمایا اور دو بچے بھی۔ پھر عرض کی: اور ایک؟ فرمایا: ایک بھی۔ پھر فرمایا: اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچا بچہ فوت ہو جائے (یعنی حمل ضائع ہو جائے) اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔

(مسند امام احمد:۸/۲۵۴، الرقم:۲۲۱۵)

Scanned with CamScanner

باب نمبر 10

بچے کی پیدائش کے بعد کے کام

(i) کان میں اذان پڑھنا

بچے کی پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان و اقامت کہنا مستحب ہے اس طرح ابتداء سے ہی بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا۔ اور مسلمان بچے کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد سیکھنے کا آغاز بھی ہو جائے گا۔

پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی۔

حضرت سیّدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔''

(جامع ترمذی: ۳/۱۷۳، الرقم: ۱۵۱۹)

(ii) بچے کے کان میں اذان کہنے سے بلائیں دور ہوتی ہیں

حضرت سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے۔''

(شعب الایمان: ۶/۳۹۰، الرقم: ۸۶۱۹)

(iii) گھٹی دینا

دورِ رسالت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول تھا کہ ان کے گھر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور

اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک (گھٹی دینا) کہتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، ص: ۱۱۸۴، الرقم: ۲۱۴۷)

نوٹ: اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

(iv) نام رکھنا

والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے۔ جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ میدان حشر برپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالک کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا۔

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علہ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اچھے نام رکھو۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الادب: ۴/۳۷۴، الرقم: ۴۹۴۸)

درسِ عبرت

وہ لوگ جو اپنے بچوں کے نام فلمی اداکاریا (معاذ اللہ) کافروں کے نام پر رکھ دیتے ہیں وہ اپنی ذلت و رسوائی کے بارے میں سوچیں کہ قیامت کے دن ان کا انجام کیا ہوگا! ان کی رسوائی کا عالم کیا ہوگا جب کل کو ان کو کافروں کے نام پر بلایا جائے گا۔

☆ بنیادی تحفہ

بچوں کے اچھے نام رکھنا چونکہ والدین کی طرف سے بچے کے لیے بنیادی تحفہ ہوتا ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر نام رکھیں؛ جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی

Scanned with CamScanner

برکت سے اس کی زندگی پر اس نام کے اثرات مرتب ہوں گے۔

☆ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الآداب، ص:۱۱۷۸، الرقم:۲۱۳۲)

تنبیہ

عموماً اس زمانہ میں دیکھا گیا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن کے اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں۔ اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں۔ اس طرح کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔

☆ نام محمد کی برکات

رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح:۱۶/۱۷۵، الرقم:۴۵۲۱۳)

☆ باپ اور بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے

حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور میری محبت اور حصول برکت کے لیے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔''
(کنز العمال، کتاب النکاح:۱۶/۱۷۵، الرقم:۴۵۲۱۵)

(v) عقیقہ کرنا

بچہ کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ عقیقہ کہلاتا ہے۔

☆ عقیقہ میں جانوروں کی تعداد

بچہ یا بچی کے عقیقہ میں جانوروں کی تعداد یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے

ایک ہو۔

اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (دونوں کے لیے) کم سے کم ایک (ایک جانور) تو ہے اور پسر (یعنی بیٹے) کے لیے دو (جانور) افضل ہیں (بیٹے کے لیے دو کی) استطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ:۲۰/۵۸۶)

☆ عقیقے کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں

بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اتار لیا جائے یہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت:۳/۳۵۷)

☆ ایک اہم بات

عقیقے کا گوشت پکا کر کھلانا کچا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔

☆ جو عقیقہ نہ کر سکے

عقیقہ فرض یا واجب نہیں صرف سنت مستحبہ ہے ترک کرنا گناہ نہیں (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہیے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتہ عقیقہ کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سودی قرضہ لے کر عقیقہ کرے۔ (اسلامی زندگی، ص:۲۷)

(vi) ختنہ کرنا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا۔'' (صحیح مسلم، ص:۱۵۳، الرقم:۲۵۷)

☆ ختنہ کرنا کیسا عمل ہے؟

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائر اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لیے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔ (بہار شریعت:۱۶/۲۰۰)

Scanned with CamScanner

(vii) سر منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الاضاحی: ۳/۱۷۷، الرقم: ۱۵۲۷)

☆زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں سر منڈوانے میں فرق

حضرت سیّدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم زمانہ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے۔ لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے۔ اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔''

(مستدرک حاکم، کتاب الذبائح: ۵/۳۳۸، الرقم: ۷۶۶۸)

باب نمبر 11

بچوں کی تعلیم و تربیت

والدین جب اپنے بچوں کی آنکھوں کی چمک دیکھتے ہیں۔ ان کی شوخی اور کلکاریاں دیکھتے ہیں تو سارے گھر میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ان کے گلابی ہونٹ، معصومانہ ادائیں ان کا منہ اور سر چومنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اگر ایسے پیارے بچوں کو آگ میں دھکیل دیا جائے یا کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جائے تو ذرا سوچیں آپ کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً آپ ایسا کرنے والے کا منہ نوچ لیں گے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اگر آپ نے ان پھول سے بچوں کی مناسب پرورش اور عمدہ تعلیم و تربیت کی طرف سے بے پرواہی برتی تو آپ نے یقیناً انہیں آگ میں ڈال دیا یا اندھے کنوئیں میں دھکیل دیا۔

یہی بات قرآن کریم نے نہایت بلیغ انداز میں یوں سمجھائی ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ:۲۸، التحریم:۶)

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

گویا اولاد کی تربیت کی طرف سے غفلت برتنا نہ صرف اس کو آگ میں ڈالنے کے مترادف ہے بلکہ اپنے آپ کو بھی عذاب الٰہی کا مستوجب بنانا ہے۔

والدین اولاد کی زندگی میں دو طرح سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(۱) تعلیم کے لحاظ سے

(۲) تربیت کے لحاظ سے

(۱) تعلیم کے لحاظ سے

والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو علم کے نور سے بہرہ ور کریں اور تعلیم کے چراغ جلا کر ان کی زندگی کو روشن کریں۔ دنیا کی زندگی عارضی اور چند روزہ ہے اس لیے دنیاوی کاموں میں مصروف ہو کر بچوں کی تعلیم سے روگردانی نہیں کرنی چاہئے بلکہ خاندان کی دینی تعلیم کو

سرفہرست رکھ کر اہم کام سمجھتے ہوئے یہ فریضہ ادا کریں۔ بلاشبہ والدین کے فرائض میں بچوں کی خوراک، کپڑے پہنانا اور رہائش مہیا کرنا شامل ہے مگر دینی و اخلاقی تعلیم دینا بھی والدین کا اولین فرض ہے۔

(الف) علم کی فضیلت

قرآن مجید میں علم کی فضیلت پر چند ارشادات درج ذیل ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(i) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ:۲۲، فاطر:۲۸)

اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

(ii) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ:۲۸، المجادلہ:۱۱)

اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کرے گا۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

(iii) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ:۲۳، الزمر:۹)

سمجھ والے اور بے سمجھے کہیں برابر ہوتے ہیں (یاد رہے کہ دین کی صحیح سمجھ ہی علم ہے لیکن یہ بات تو) وہی سوچتے ہیں (اور سمجھتے ہیں) جو صاحب عقل ہیں (وہی حصول علم میں کوشاں اور معرفت الٰہی کے جویا ہیں)

احادیث مبارکہ میں علم کے فضائل کے متعلق چند ارشادات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم درج ذیل ہیں۔

(i) علم عبادت سے بہتر ہے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ''تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے فقیہ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہی کافی ہے اور انسان کے جاہل ہونے کے لیے اپنی رائے کو پسند کرنا ہی کافی ہے۔'' (طبرانی اوسط:۶/۲۵۷، الرقم:۸۶۹۸)

(ii) عالم کی فضیلت عابد پر

حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہوا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اور زمین و آسمان والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو خیر سکھانے والوں کی بھلائی کی خواہاں ہیں۔'' (ترمذی، کتاب العلم:۴/۳۱۳، الرقم:۲۶۹۴)

اولاد کو جو علوم سکھانے والدین کے لیے ضروری ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کلمہ طیبہ

ارشاد خداوندی ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۗ

(پ:۱۳، ابراہیم:۲۴-۲۵)

اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کیسی (اچھی) مثال بیان فرمائی (اس کی مثال یوں ہے) جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہے اور ڈالیاں آسمان میں (پھیلی ہوئی) ہیں۔ ہر فصل اپنے رب کے حکم (اپنے رب کے فضل) سے پھل لاتا رہتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

''اس آیت مبارکہ میں پاکیزہ بات سے مراد لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔''

Scanned with CamScanner

(۱) زمین وآسمان پر غالب چیز

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ”یا اللہ عزوجل! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ذریعے میں تجھے یاد کیا کروں اور تجھے پکارا کروں۔“ فرمایا: لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔“ عرض کیا: ”یا رب عزوجل! یہ تو ہر بندہ کہتا ہے۔“ فرمایا: ”لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔“ عرض کیا: ”اے اللہ عزوجل! میں ایسی چیز سیکھنا چاہتا ہوں جو میرے لیے خاص ہو۔“ فرمایا: ”اے موسیٰ اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ ان پر غالب آجائے گا۔“

(صحیح ابن حبان: ۸/۳۵، الرقم: ۲۱۸۵)

(۲) سب سے افضل ذکر

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوجہاں رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب: ۴/۲۴۸، الرقم: ۳۸۰۰)

(۳) اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھنے والا عرش تک پہنچ جاتا ہے

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس بندے نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔“ (سنن ترمذی: ۵/۳۴۰، الرقم: ۳۶۰۱)

والدین کے لیے درس

قرآن وحدیث کی روشنی میں کلمہ طیبہ کے فضائل بیان کرنے کا مقصد والدین کو یہ بتانا

ہے کہ بچے کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے تاکہ پاکیزہ بات سے اس کی زندگی کا آغاز ہو۔ اور توحید ورسالت کی گواہی اس کی رگ وپے میں بس جائے۔ سب سے افضل ذکر سے وہ اپنی زندگی کا سفر شروع کرے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتا ہوا آگے بڑھتا جائے۔

قابل افسوس بات

عصر حاضر میں قابل افسوس بات ہے کہ والدین بچے کی پیدائش کے بعد اس کی زندگی کا رخ دین اسلام کی تعلیمات کی طرف موڑنے کی بجائے اسے انگریزی طرز عمل سکھا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ابتداء ہی سے بچے کو غیروں کا مقلد بنادیا جاتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کروانے کے بارے میں توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ یہی بچے غیروں کی تقلید کرتے ہوئے اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ پھر والدین کے لیے وبال جان بن جاتے ہیں۔

(ii) قرآن کریم کی تعلیم

قرآن کریم اللہ رب العزت کی لاریب کتاب ہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے اپنا یہ آخری کلام اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں عطا فرمایا۔

والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی بچپن ہی میں اس کی تعلیم دلوائیں۔ بچپن ہی سے بچوں کے دلوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کردیں۔

(الف) قرآن کریم کی تعلیم کی فضیلت

(۱) فضل الٰہی کا حصول

تجربہ شاہد ہے کہ جب بچے کو شروع ہی میں صحیح مخارج (آواز کی ادائیگی) کے ساتھ قرآن کریم پڑھوایا جائے تو بچے کا ذہن اور حافظہ قدرتی طور پر کئی گنا تیز ہوجاتا ہے اور اس کی صلاحیتوں میں نکھار آجاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ

Scanned with CamScanner

سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (پ:۲۲،الفاطر:۲۹-۳۰)

بے شک جولوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسارہ نہ ہوگا۔ وہ منتظر کرم ہیں تاکہ (اللہ) ان کو (ان کے عمل کا) پورا پورا صلہ دے اور اپنے فضل سے (کچھ) زیادہ ہی دے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

(۲) تم میں قرآن پڑھنے والا بہتر ہے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(صحیح بخاری، کتاب: فضائل القرآن: ۳/۴۱۰، الرقم: ۵۰۲۷)

(۳) ہر حرف کے بدلے نیکی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الم کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب: فضائل القرآن: ۴/۴۱۷، الرقم: ۲۹۱۹، سنن دارمی: ۲/۵۲۱، الرقم: ۳۳۰۸)

(ب) قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت

ایک مسلمان ہونے کے واسطے سے قرآن کریم کا ہم پر یہ حق سب سے مقدم ہے کہ ہم مسلمانوں سے کسی کا بچہ قرآن کی تعلیم سے بے بہرہ نہ رہے اور اسے روزانہ پڑھ کر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کا اہتمام کرے۔

جب بچے کی عمر بڑھتے ہوئے اس سٹیج تک پہنچ جائے کہ بچے میں سمجھ پیدا ہو جائے تو بچے کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف راغب کرنا شروع کردیں۔

(۱) تلاوت قرآن......علامت ایمان ہے

ارشاد خداوندی ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

(پ:۱،البقرہ:۱۲۱)

(اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جو پڑھنے کا حق ہے (یعنی زبان اور دل کی یکسانیت کے ساتھ پڑھتے ہیں) وہی اس پر یقین لاتے ہیں۔

(۲) قیامت کے دن والدین کو تاج پہنایا جائے گا

حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی تو تمہارا قرآن پر عمل کرنے والے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (ابوداؤد: ۲/۱۰۰، الرقم: ۱۴۵۳)

(۳) جنت کے درجات طے کرنا

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب، حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہی تیرا ٹھکانہ ہوگا۔''

(ابوداؤد: ۲/۱۰۴، الرقم: ۱۴۶۴)

(ج) قرآن کریم کی تعلیم کی ضرورت

عصر حاضر میں نئی نسل دین سے باغی اور اخلاقی قدروں سے روگردانی کر رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

اور فساد فی الارض کا باعث بن رہی ہے۔اس کا سبب کیا ہے؟ان کی اصلاح وفلاح کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

اس کا سبب یہ ہے کہ ان کی تربیت اسلامی خطوط پر نہیں کی جارہی اورزاسلامی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے۔ بچے کو ابتداء سے ہی وہ رہنمائی اور ان کی ذہنی استعداد کے مطابق لٹریچر مہیا نہیں کیا جاتا۔اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین خود بھی قرآن پڑھنا جانتے ہوں اور بچوں کو بھی پڑھا سکتے ہوں۔خود اس کا آسان ترجمہ کر سکتے ہیں تو بہتر ورنہ مترجم قرآن کریم سے مدد لے سکتے ہیں اور قرآن حکیم کے معارف، احکام اور قصص کو بچوں کے ذہن نشین کرا سکتے ہیں۔

(۱) قرآن قیامت کے دن شفاعت کرے گا

حضرت سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ’’قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔‘‘ (مسلم، ص:۴۰۳، الرقم:۸۰۴)

(۲) قرآن پڑھنے والا جنتی ہے

حضرت سیّدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں سے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔‘‘ (ترمذی:۴/۴۱۴، الرقم:۲۹۱۴)

(۳) کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤوف رّحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: ’’اے اللہ عزوجل! اسے حلہ پہنا۔‘‘ تو اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا۔’’یارب! اس میں اضافہ فرما۔‘‘ تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن

عرض کرے گا۔’’اے رب عزوجل! اس سے راضی ہو جا۔‘‘ تو اللہ عزوجل اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا۔’’قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا‘‘، اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔

(ترمذی، کتاب: فضائل القرآن:۴/۴۱۹، الرقم:۲۹۲۴)

(iii) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اپنے محبوب، محسن کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔آپ کے افعال واقوال راہ حق کے متلاشیوں کے لیے نور ہدایت ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ:۲۱، الاحزاب:۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

(الف) حدیث رسول کی اہمیت

والدین کو چاہئے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ن تعلیم بھی بچوں کو سکھائیں۔والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے مکمل طور پر واقفیت رکھتے ہوں۔اسی صورت میں وہ رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے واقعات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ سے بچوں کو آگاہ کر سکیں گے۔

(ا) اطاعت رسول فرض ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○ (پ:۲۶، محمد:۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال (اپنی نادانی یا نافرمانی سے) ضائع نہ کرو۔

Scanned with CamScanner

(۲) محبت مصطفیٰ رکھنے والا جنتی ہے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابن عساکر: ۹/۳۴۳)

(۳) قرآن وسنت لازم وملزوم ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَفْعَلُوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَ عَلَی الْحَوْضَ ۔

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں) اور یہ میدان محشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ (مستدرک حاکم: ۱/۱۷۲، الرقم: ۳۱۹)

(ب) حدیث رسول کی فضیلت

قرآن کریم سے صحیح رہنمائی وہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوتا ہے جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نظر آئیں۔

(۱) امر مصطفیٰ کے انکار سے دین نامکمل ہے

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اے میری امت!) میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے: میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی

پیروی کریں۔

(سنن ابن ماجہ: ۱/۳۲، الرقم: ۱۳، مسند امام احمد: ۱۷/۱۵۱، الرقم: ۲۳۷۵۱، سنن ابی داؤد: ۳/۱۱۸، الرقم: ۴۶۰۵)

(۲) احادیث سے محبت کرنے والا حضور کا امین ہے

حضرت ابو حاتم الغربری فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو خواب میں جنت کے دروازے پر دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں چابی ہے۔

میں نے عرض کی: آپ کو یہاں کس نے کھڑا کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا:

یہ جنت کی چابی ہے مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی اور فرمایا: اسے تھامے رکھو یہاں تک کہ میں اپنے ربّ تعالیٰ کا دیدار کرلوں۔

تم آسمان میں میرے ایسے امین بن جاؤ جیسے زمین میں میرے امین ہو۔

(سیر اعلام النبلاء: ۸/۴۱۹)

(۳) اہل سنت کا ایک فرد فوت ہونے پر پورے جسم میں تکلیف

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حضرت ایوب سختیانی کے پاس جایا کرتے تھے جب ہم ان کے پاس حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ذکر کرتے تو وہ رو دیتے اور اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے یہ خبر کہ اہل سنت کا آدمی فوت ہو گیا ہے پہنچتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خبر نے میرے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۳-۱۲)

(ج) حدیث رسول کی ضرورت

بلاشبہ قرآن کریم ایسی جامع کتاب ہے جس میں عقائد واعمال، عبادات، اخلاق، حلت وحرمت کے احکام اور بنی نوع انسان کی تمام جسمانی وروحانی ضرورتوں کے پورا ہونے اور دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی حاصل کرنے کے اصول موجود ہیں، باوجود اس

کے یہ بات نیم روز کی طرح روشن و واضح ہے کہ قرآن کریم میں ان اصولوں کی ایسی تشریحات وتفصیلات مذکور نہیں ہیں جو پیش آنے والی ضروریات کے تمام جزئیات پر منطبق ہو جائیں، ظاہر ہے کہ ان تشریحات کے بغیر کوئی شخص اپنی زندگی قرآنی اصول کے مطابق نہیں گزار سکتا۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں حدیث کی اشد ضرورت ہے۔ حدیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر فراہم کرتی ہے، پس قرآن کریم کو احادیث نبویہ کے بغیر سمجھنا ممکن ہی نہیں۔

(۱) رسول جو دیں لے لو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (پ:۲۸، الحشر:۷)

اور جو کچھ رسول تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ۔

(۲) حضور کا حکم ماننا ضروری ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دے دوں تو اسے کر گزرو جتنی تم میں طاقت ہے۔ (صحیح بخاری:۶/۲۶۷۵، الرقم، صحیح مسلم:۴/۵۰۹، الرقم:۱۳۳۷، مسند امام احمد:۷/۲۹۳، الرقم:۷۴۹۲)

(۳) حضور کریم سب سے بڑے عالم باللہ ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(کوئی کام کیا پھر اس کی اجازت ہوگئی، مگر ایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ)

ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے خوف والا ہوں۔

(صحیح مسلم:۴/۱۸۲۹، الرقم:۲۳۵۶، صحیح بخاری:۴/۱۹۲۴، الرقم:۶۱۰۱، مسند امام احمد:۱۷/۲۵۲، الرقم:۲۴۰۶۲)

(iv) فقہ/دینی فرائض

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں قیامت تک کے لوگوں کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ یہ آفاقی، عالمگیر اور دائمی مذہب ہے۔ زمانے میں شب و روز ہونے والی تبدیلیوں سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ان مسائل کا حل بتاتا ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں انسانیت کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

بعض مسائل ایسے بھی ہیں جو دور رسالت کے بعد پیدا ہوئے اور قیامت تک اس طرح کے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔

ہر نو پید مسئلے کا حل قرآن وسنت میں موجود ہے۔ لیکن اس کے لیے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فقہی بصیرت اور اجتہادی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جن نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ ان صلاحیتوں سے نوازتا ہے اور امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ سونپتا ہے انہیں بھلائی کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔

فقہ کا معنیٰ

اگرچہ علم وفقہ کو ہم معنیٰ سمجھا جاتا ہے اور بعض کتب میں فقہ کا معنیٰ "اَلْعِلْمُ بِالشَّیْءِ" کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے مگر عندالمحققین علم وفقہ کے مابین فرق ہے وہ یہ کہ علم کے ساتھ فہم بھی ہو تو اسے فقہ کہا جائے گا ورنہ محض علم رہے گا۔

مفردات امام راغب میں ہے:

"علم شاہد سے علم غائب تک پہنچنا فقہ ہے اور یہ علم سے اخص ہے۔"

(المفردات، ص:۳۸۴)

(الف) فقہ کی اہمیت

علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے جو خوش نصیب

مسلمان علم دین سیکھتا ہے اس پر رحمت خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث وجانشین ہیں۔

(ب) فقہ کی ضرورت

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔

(شعب الایمان: ۲/۲۵۴، الرقم: ۱۶۶۵)

تشریح وتوضیح

اس حدیث پاک کی تشریح میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب میں اہم ترین فرض بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد مسائل نماز یعنی اس کے فرائض وشرائط ومفسدات سیکھے پھر روزوں کے مسائل، زکوٰۃ کے مسائل، مسائل حج، نکاح کے مسائل سیکھنے ضروری ہیں۔ اسی طرح ہر ایک کے لیے مسائل حلال وحرام بھی سیکھنا ضروری ہے۔ تمام ظاہری وباطنی مسائل جاننا اور ان کا علاج سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۳/۶۲۳-۶۲۴)

دور جدید کے مسائل

دور جدید میں بے شمار مسائل ایسے ہیں جن سے ہر بندے کو واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں سے چند بنیادی مسائل درج ذیل ہیں جن کے حل کے لیے فقہ کا علم حاصل کرنا ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

☆ لاؤڈ سپیکر پر نماز ☆ ریل گاڑی اور طیارہ میں نماز ☆ اعضاء کی پیوند کاری ☆ انگریزی دواؤں سے علاج ☆ مردے کا پوسٹ مارٹم ☆ قطبین میں نماز اور روزے کا مسئلہ ☆ نئے اوزان کی اوزان شرعیہ سے تطبیق ☆ غیر سودی بینکاری ☆ چور کے کٹے ہوئے ہاتھ سے انتفاع ☆ بیمہ کا جواز یا عدم جواز ☆ پراوڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ ☆ انعامی بانڈ لینے کا جواز یا عدم جواز ☆ ایک شخص شہر میں عید کر کے آیا اور دوسرے شہر میں رمضان پایا تو روزے رکھے یا نہیں۔

کسی شخص نے تیس سال پہلے ایک ہزار روپیہ قرض لیا اب تیس سال بعد وہ قرض خواہ کو ایک ہزار ہی ادا کرے گا جب اس کی مالیت پر سو روپیہ رہ گئی ہے یا ڈالر پونڈ کے حساب سے زیادہ رقم...... نوٹوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے سونا معیار ہوگا یا چاندی...... مخلوط نظام تعلیم...... تعدد ازواج...... آنکھوں کا عطیہ...... چائلڈ لیبر...... ٹیسٹ ٹیوب بے بی...... خاندانی منصوبہ بندی...... فوٹو گرافی...... ویڈیو فلم...... جہیز...... رؤیت ہلال...... ٹی وی کا جواز یا عدم جواز...... کوٹ، پینٹ، ٹائی کی حیثیت۔ الغرض ایسے تمام مسائل کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

درس ہدایت

آج ہر بندہ دوسروں سے پوچھتا ہے کہ میرا یہ مسئلہ ہے اس کا حل بتادیں، کوئی مفتیوں کے پاس جاتا ہے تو کوئی کسی کے پاس جاتا ہے۔ بعض اوقات جعلی اور محض نام کمانے کی خاطر علم کا جھنڈا لہرانے والے اور نمود ونمائش کی خاطر اڈے لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور جاہلانہ طور طریقے اپنائے ہوتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو فقہ کا علم حاصل نہ ہو اور کوئی مسئلہ درپیش ہو جائے تو اگر غلطی سے وہ ان نام نہاد عالموں کے پاس پہنچ جائے تو وہ بدمذہب اسے غلط مسئلہ بتادیں تو اس طرح انتہائی سنگین قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔ جس کا خمیازہ انسان کو یہ بھگتنا پڑتا ہے کہ اس کی دنیا وآخرت تباہ ہوسکتی ہے۔

(ج) فقہ کی فضیلت

فقہ کی فضیلت کے بارے میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

لَا عِبَادَةَ اِلَّا بِفِقْهٍ وَمَجْلِسُ فِقْهٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً

فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (کنز العمال: ۱۰/۱۷۶)

(۷) دنیوی تعلیم

دینی علوم حاصل کرنا سب سے اولین فرض ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیاوی علوم کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے بلکہ دینی اور دنیوی علوم کا ایسا حسین امتزاج قائم کرنا چاہیے کہ امت مسلمہ کی عظمت کی معترف پوری دنیا ہو جائے۔

دنیا میں غیر مسلم اقوام اگر آگے بڑھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں تو اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم پر حد درجہ زور دیتے ہیں۔ آج اسلامی ممالک ترقی کی دوڑ میں پیچھے ہیں تو اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ وہ دینی اور دنیاوی علوم میں فرق کو اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ دنیوی تعلیم سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

غیر مسلموں کا مقابلہ کرنے کے لیے اور ترقی کی دوڑ میں آگے نکلنے کے لیے ہمیں دنیاوی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مثلاً سائنس کا دور ہے تو ہمیں سائنسی علوم میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ کمپیوٹر جدید تعلیم کا لازمی جز و بن چکا ہے۔ اپنے بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دلوائیں تاکہ وہ تمام شعبوں میں ترقی کی منازل طے کرتا جائے۔

جب امت مسلمہ تمام شعبوں میں آگے آئے گی۔ ڈاکٹر، انجینئر، پائلٹ، سائنس دان، سیاست دان غرض ہر موضوع پر ان کا نام ہوگا تو دنیا میں کوئی بھی غیر مسلم طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

یہاں یہ بات بہت ضروری ہے کہ دنیوی تعلیم حاصل کرتے وقت نیت رضائے الٰہی کے حصول کی ہونی چاہیے۔ اگر فخر و غرور اور اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے یہ علوم حاصل کیے جائیں تو ثواب کی بجائے وبال ہوگا۔ اس لیے ان علوم کو اس نیت سے حاصل کریں کہ دین کی سربلندی ہو اور کافروں، غیر مسلموں کے سامنے شرمندگی سے بچا جا سکے۔

(۲) تربیت

اسلامی نظریہ حیات آفاقیت اور پوری انسانیت کی فلاح کا علمبردار ہے۔ دین اسلام زندگی کے ہر شعبے میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور انسانوں کے ہر طبقے کے حقوق

متعین کرتا ہے۔ اس نے والدین پر بچوں کی پرورش کے ساتھ ان کی عمدہ تربیت کی ذمہ داری بھی عائد کی ہے۔ اسلام میں بچوں کی عمدہ تربیت سے مراد یہ ہے کہ وہ سچے مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بنیں اور ساتھ وہ اچھے شہری بنیں اور مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کریں۔

اسلامی معاشرے میں بچوں کی تربیت کے معاملے میں دین کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ والدین بچے کی دلچسپیوں اور ضروریات کے تقاضوں کو اسلامی حدود میں رکھتے ہوئے اور اس کے طبعی رجحانات، فطری میلانات اور نفسیاتی کیفیات کا لحاظ رکھ کر اس کے ذہن کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔ بچوں کو اچھی تربیت اور اسلامی خطوط پر ان کی سیرت و کردار کی تشکیل کریں۔

(الف) تربیت کی اہمیت

اگر والدین نیک اور پرہیزگار ہوں اور خود وہ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے منکرات و معاصی سے بچے ہوئے ہوں تو ان کو چاہیے کہ وہ بچے کی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر بھی زور دیں۔ اگر وہ اپنی اس دینداری کو نسلوں تک باقی رکھنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے گھر کو ان غلاظتوں سے پاک کریں جو معصوم ذہنوں کو گناہوں پر ابھارتی اور دہکتی ہوئی آگ میں دھکیلنے کا سبب بنتی ہیں۔ گھر بچے کی اولین درسگاہ ہوتی ہے۔ اگر گھر کو ہی شیطانی اثرات سے محفوظ نہ کیا جا سکے تو پھر بچوں کی زندگیوں میں انقلاب کیسے آئے گا؟ گھر میں بچوں کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ اسلامی خطوط پر زندگی بسر کر کے اپنے آپ کو ایک مثالی نمونہ بنا کر پیش کریں۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان جس طرح سے اپنے بچوں کی تربیت کرتے تھے ویسے ہمیں بھی ان کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے بچوں کی دینی نشوونما کرنی چاہیے۔ چند مثالوں پر غور کیجیے۔

یہ حضرت اسماعیل کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ جب اللہ عزوجل کی طرف سے ان کو قربانی کے لیے پیش ہونے کا حکم ہوا تو ان کے قدم ایک بار بھی نہیں ڈگمگائے۔ ان کے والدین نے ان کے ذہن میں اللہ کی وحدانیت کا ایسا پختہ نظریہ پیدا کر دیا تھا کہ دین کی خاطر اپنے رب کا

Scanned with CamScanner

حکم ماننے کے لیے تیار ہو گئے اور شیطان کے بار ہا ورغلانے پر بھی اس کی طرف قدم نہیں بڑھایا۔

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تربیت ہی اس انداز سے کی تھی کہ وہ ساری ساری رات عبادت کرتیں۔ دن کے وقت چکی پیس پیس کر آٹا بناتیں مگر ایک بار بھی حرف شکایت ان کی زبان مبارک پر نہیں آیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لخت جگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میدان کربلا میں دین کی خاطر انہوں نے اپنا سر کٹا دیا مگر باطل کے سامنے جھکانا گوارا نہ کیا۔

ان مثالوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نسل در نسل دین اسلام کی اشاعت اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تربیت پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ کیونکہ زندگی کے ہر شعبے میں بچوں کی تربیت کی اہمیت مسلم ہے۔

(ب) تربیت کی ضرورت

ہر زمانے اور ہر شہر میں بچوں کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ عقلمند شخص وہ ہوتا ہے جو وقت اور جگہ کی مناسبت سے موقعہ کے مطابق بچوں کی مناسب انداز میں تربیت کرے۔ بچوں کے اس حد تک نخرے نہ اٹھائیں کہ وہ ناپاک عادتوں کو اپنانا شروع کر دیں، ان کو اس قدر شتر بے مہار نہ چھوڑا جائے کہ وہ جائز و ناجائز میں فرق کی پہچان نہ کر سکیں۔

بچوں کے سامنے گندی، بیہودہ اور فحش گفتگو نہ کریں...... ان کے ساتھ جھوٹے وعدے نہ کریں...... ان کو کھانے پینے...... اٹھنے بیٹھنے...... چلنے پھرنے...... ماں باپ اور استاد وغیرہ کی تعظیم وتکریم کا طریقہ سکھائیں...... بچوں کو نماز سکھائیں...... وضو و غسل کے مسائل بتائیں...... ان کو بری صحبت سے بچائیں۔

الغرض زندگی کے ہر پہلو میں بچوں کی تربیت سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

(ج) تربیت کی برکت

والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کو ادب واحترام سکھائیں۔ ان کی رفتار وگفتار پر نظر رکھیں۔ اس کے ساتھیوں سے سلام دعا کے ساتھ تعلق رکھیں تا کہ اس کی صحبت کا پتہ چلتا

رہے۔ بری صحبت اور برے اخلاق سے محفوظ رکھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ ۔

کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب: البر والصلۃ: ۳/۳۸۲، الرقم: ۱۹۵۸)

(د) تربیت کے چند پہلو

(ا) نماز

نماز دین کا ستون ہے۔ ایمان کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے۔ بچوں کو نماز سکھانے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے سختی سے کام لیں اور آغاز ہی سے بچوں کے ذہن کو دین کی آماجگاہ بنا دیں اور اسے آخرت کی فکر سے آگاہ کر دیں۔

☆ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کر دو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ: ۱/ ۲۰۸، الرقم: ۴۹۵)

☆ قابل توجہ بات

بچے سے اگر کوئی دنیوی نقصان ہو جائے تو ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے۔ لیکن نماز کے لیے صرف ہلکے سے لہجے میں کہہ دیا جاتا ہے۔ اس بارے میں والدین سرزنش کرنا بھول جاتے ہیں۔ اگر آخرت کا خوف دل میں جاگزیں ہوتا تو صلوٰۃ کے ناغہ کرنے کو دنیا کے کسی بڑے سے بڑے نقصان کے مقابلے میں بڑا نقصان سمجھتے اور اس کے لیے فکر مند ہوتے۔

Scanned with CamScanner

☆نماز سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں (اور انہیں ہلایا) تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ۸/۱۳۳، الرقم: ۲۱۶۱۲)

ذرا سوچو!

اگر تمہارا بچہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں تو وہ دوزخ سے بچ گیا گو دنیا میں تنگ دست رہا بھی تو یہ بڑی کامیابی ہوگی لیکن اگر اس کی توجہ صرف مال و دولت کمانے کی طرف رہی اور اس نے بڑی شان و شوکت حاصل کر لی مگر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل رہا اور گناہوں کی دلدل میں پھنس کر دوزخ ملی تو یہ چند روزہ دنیوی زندگی کا آرام وچین بے سود ہے۔ جائیداد اور مال و دولت بے کار بلکہ وبال آخرت ہے۔

(ii) حسن کلام

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے ساتھ ہر معاملہ میں غصہ سے پیش نہ آئیں بلکہ نرمی سے پیش آئیں اور ان سے اچھا کلام کریں تاکہ ان کو استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

☆اچھی بات کہنا صدقہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری، کتاب الادب: ۲/۸۹۰)

☆اچھی بات سے دوزخ سے نجات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِتَّقُوا النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .

تم آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور آدھے حصے کے بقدر کیوں نہ ہو (اس کو صدقہ کر دیں) اگر یہ بھی نہ ہو تو اچھی بات ہی کہہ دیں۔ (ایضاً)

☆اچھا کلام...... جنت میں مقام

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے، جس سے میں جنت کا مستحق بن جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور اچھی بات کہنا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب: البر والصلة: ۳/۲۸۴)

☆جنتی محلات پانے کا آسان عمل

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے محلات ہیں، جس کے ظاہری حصے اندر سے اور اندرون حصے ظاہر سے نظر آئیں گے اس پر حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ محلات کن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے، جس نے اچھی بات کہی اور کھانا کھلایا اور رات نماز میں گزاری، جب کہ لوگ سو رہے ہوں''۔

(مستدرک حاکم، کتاب الایمان: ۱/۱۴۳، الرقم: ۲۷۱)

(iii) زبان کی حفاظت

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی تربیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ بدزبانی نہ کریں۔ اپنی زبان کا بہتر استعمال کر کے بچوں کو اس کی تلقین کریں کہ وہ غلط قسم کی گفتگو سے پرہیز کریں اور اچھے الفاظ میں دوسروں سے گفتگو کریں۔ اپنی زبان سے ہمیشہ نیکی اور خیر کے الفاظ نکالیں۔

اللہ رب العزت نے انسانی جسم کے اندر مختلف قسم کے اعضاء رکھے ہیں۔ ان میں

Scanned with CamScanner

سے ہر عضو کی اپنی قیمت ہے۔ آنکھ کی قیمت اپنی جگہ ہے۔ کان اپنی جگہ ایک قیمت رکھتا ہے۔ اسی طرح زبان بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کا استعمال بھی اسی انداز میں کرنا چاہئے جس سے اللہ راضی ہو۔

☆ تمام اعضاء کی زبان سے درخواست

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا فَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا.

جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء عاجزی اور لجاجت کے ساتھ زبان سے کہتے ہیں، کہ (خدا کی بندی ہم پر رحم کر) اور ہمارے بارے میں خدا سے ڈر، کیونکہ ہم تیرے ہی ساتھ بندھے ہوئے ہیں تو اگر ٹھیک رہی تو ہم ٹھیک رہیں گے۔ اور اگر تو نے غلط روی اختیار کی، تو ہم بھی غلط روی کریں گے (اور پھر اس کا خمیازہ بھگتیں گے) (ترمذی، ابواب الزہد: ۲/۶۶)

☆ زبان انسان کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی

زبان انسان کی بہترین دوست ہے لیکن کبھی کبھی بدترین دشمن ثابت ہوتی ہے۔ عربی کا مشہور شعر ہے۔

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ
وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

نیزوں سے لگے زخم کبھی نہ کبھی بھر جایا کرتے ہیں۔ لیکن زبان سے لگائے گئے زخم کبھی نہیں بھرتے۔

☆ زبان سے زخم لگانے سے بچو

تلوار جسم کو کاٹتی ہے اور زبان دل کو کاٹ دیا کرتی ہے۔ تیر جسم کو زخمی کرتا ہے اور زبان

دل کو زخمی کرتی ہے جسم کے زخموں کا علاج مرہم تو موجود ہے وہ تو مندمل ہو جایا کرتے ہیں لیکن دلوں پر لگے زخم مندمل نہیں ہوا کرتے۔ اس لیے اپنے بچوں کو سکھائیں کہ آپ کی باتوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اور آپ کی بدزبانی سے کسی کا دل نہ ٹوٹے کیونکہ پاؤں سے پھسلنے والا پھر بھی سنبھل سکتا ہے لیکن زبان کا پھسلا ہوا نہیں سنبھلا کرتا۔

☆ لوگوں کو اپنی زبان کے شر سے محفوظ رکھو

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟

فرمایا: اپنے وقت پر نماز ادا کرنا، پوچھا: اس کے بعد سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا:

"اَنْ تَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِكَ"

کہ لوگ تمہاری زبان کے شر سے مامون و محفوظ رہیں۔ (الترغیب والترہیب: ۳/۳۳۵)

(iv) اچھی صحبت

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کی روش کی نگرانی کریں کہ وہ کن کن لڑکوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اگر لڑکا کھیلنے والے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے گا تو کھیل کا عادی ہوگا۔ اگر تاجر لڑکے سے مراسم رکھے گا تو اس کے ذہن پر تجارت کے اثرات ہوں گے۔ اگر بدچلن لوگوں سے تعلق رکھے گا تو خود بھی بدمعاش اور بدچلن ہو جائے گا۔

☆ قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

جو شخص دنیا میں جس سے محبت کرے گا بروز قیامت وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا؟ فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہو گے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب: ۴/۴۲۹، الرقم: ۵۱۲۶)

Scanned with CamScanner

فائدہ

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اور ان کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اچھوں کی صحبت دنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی سرخروئی کا باعث ہے جبکہ برے لوگوں اور بد مذہبوں کی صحبت صاحب ایمان کے لیے زہر قاتل ہے۔

☆ بری صحبت سے بچنے کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (پ: ۷، الانعام: ۶۸)

اور اگر شیطان تجھ کو بھلا دے (اور تو ان کے پاس سے اٹھ جانا بھول جائے) تو یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

درس ہدایت

بچوں کو بگاڑنے اور خراب کرنے کا سب سے بڑا سبب بری صحبت اور بد کردار ساتھی ہوتے ہیں۔ اسلام نے اپنی تربیتی توجیہات اور تعلیمات کے ذریعے والدین اور تربیت کرنے والے حضرات کو اپنی اولاد کی مکمل نگرانی کرنے کا حکم دیا۔ خاص کر اس عمر میں جب وہ ہوشیار ہو جائیں اور بالغ ہونے کی عمر کو پہنچ جائیں تا کہ ان کو معلوم ہو کہ بچے کس کے ساتھ رہتے ہیں۔

☆ بچے کو اچھی صحبت فراہم کریں

بچے کو شروع سے ہی نیک صالح لوگوں کی صحبت مہیا کی جائے تا کہ بچہ ان سے وہ شاندار روحانیت، نافع علم اور عمدہ اخلاق حاصل کر سکے۔ جس سے اس کی شخصیت اجاگر ہو۔ والدین کو اپنے بچوں کے لیے ایسے دوست اور ایسی شخصیات تلاش کرنی چاہئیں جو اعلیٰ ترین کمال رکھتے ہوں۔ بچے کو درج ذیل جگہوں پر اچھی صحبت کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ گھر میں صحبت

☆ محلے میں صحبت

☆ مسجد کے ساتھی

☆ مدرسے یا کام کی جگہ کے رفقاء

☆ اولاد کے دل میں علماء کی محبت پیدا کریں

علماء و معلمین کا احترام و اکرام کرنے سے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ بچوں کی تربیت میں علماء کی محبت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ علم نور ہے۔ جو انسان کو مکمل طور پر منور کرتا ہے۔ اور ہر طرح رہنمائی کرتا ہے اور دنیا و آخرت کی سعادت مندی اور خوش بختی کا باعث ہے۔

(۷) سنت کے مطابق لباس

جب بچے کو آداب سکھلائے جائیں تو اس سے بچے کے چال چلن، معاملات اور اخلاق، کردار کو ضرور مدنظر رکھیں لہٰذا بچوں کو سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے آداب سکھائے جائیں۔

والدین کی تربیت کا عکس اولاد پر مرتب ہوتا ہے۔ والدین خود سنت کے مطابق لباس پہنیں اور پھر اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

☆ سفید لباس پاکیزہ اور پسندیدہ ہے

عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ۷/ ۲۶۰، الرقم: ۲۰۱۷۴)

☆ لباس داہنی جانب سے پہنو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا اَبَدًا بِمَیَامِنِہٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب

کرتا پہنتے تو داہنی جانب سے شروع فرماتے۔

(سنن ترمذی، کتاب اللباس: ۳/ ۳۹۷، الرقم: ۱۷۶۶)

☆ باریک دوپٹہ پھاڑ دیا

حضرت علقمہ بن ابو علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا۔

(موطا امام مالک: ۲/ ۴۱۰، الرقم: ۱۶۳۹، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس: ۲/ ۱۲۱، الرقم: ۴۳۷۵)

درس عبرت

آج کل عورتیں بہت باریک اور چست کپڑا پہننے لگی ہیں جس سے بدن کے اکثر اعضاء ظاہر ہوتے ہیں۔ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے۔ آج کل مرد بھی اسٹیبل وغیرہ کا ہلکا تہبند پہننے لگے ہیں جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہے اور ستر نہیں ہوتا مردوں کو بھی ایسا تہبند حرام ہے۔ بعض لوگ اسی کو پہن کر نماز بھی پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ستر عورت نماز میں فرض ہے اور بعض لوگ دھوتی باندھتے ہیں۔ دھوتی باندھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور اس سے ستر بھی نہیں ہوتا کہ چلنے میں ان کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور نیکر جانگھیا پہننا کہ جس سے گھٹنا کھلا رہتا ہے حرام ہے۔

☆ قابل عبرت واقعہ

جالی کی آستینیں، کھلے گلے کے بلاؤز اور ننگی ٹانگیں دوسروں کی محتاج ہوتی ہیں۔ انجانے میں نگاہ بد پڑتی ہے۔ جن گھروں میں نوکر خانساماں، ڈرائیور وغیرہ ہوں، وہ ایسی بچیوں کو خواہ مخواہ پیار کرتے ہیں۔

ایسی ہی ایک چھ سالہ بچی کا سچا واقعہ ہے۔ خوبصورت گوری گول مٹول بچی سب کی نگاہوں کا مرکز تھی، ان کے گھر کا اوپر والا پورشن کرائے پر تھا۔ پوری فیملی سعودیہ میں رہتی تھی صرف صاحب خانہ یہاں تھے۔ اس بچی کو انہوں نے اپنے سے بہت مانوس کرلیا تھا۔ دفتر سے آتے ہی اسے پیار کرتے ڈھیر ساری چاکلیٹ اور چپس کے لفافے پکڑاتے، پھر اسے

اپنے ساتھ اوپر لے جاتے۔ کبھی کبھی بچی کی ماں اعتراض کرتی تو وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتے، اسے دیکھ کر مجھے اپنی بے بی یاد آتی ہے۔ آپ نے تو دیکھا ہے اتنی عمر کی ہے۔

یوں وقت گزرتا رہا اور بچی ساتویں جماعت میں آ گئی۔ ان صاحب نے اسے انجانے طریقے سے بہلا پھسلا کر اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور یہ سلسلہ کالج جانے تک چلتا رہا۔ وہ خود اسے کپڑے تحفے میں دیتے۔ ان کپڑوں میں بھی عریانیت ہوتی۔ پھر ان صاحب کے خاندان کو ایک حادثہ پیش آ گیا اور انہیں پاکستان سے باہر جانا پڑا۔ لڑکی جوان تھی، اس کے رشتے آنے شروع ہوئے۔ یہ لڑکی ناکردہ گناہ میں ملوث رہی تھی اور اس کے ذہن پر بوجھ تھا۔ وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔ آلودگیوں نے اسے جکڑ لیا تھا۔ سوچوں کے بھنور میں پھنسی لڑکی خودکشی کرنا چاہتی تھی۔ پارسا باپ اور پیار کرنے والی ماں اور چھوٹے بہن بھائی اس کے سامنے آ جاتے اس کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ وہ معصوم نہیں۔ پارسا نہیں، پھر وہ اپنے ہونے والے شوہر کا کیسے سامنا کرے گی، اسے پتہ لگ گیا تو کیا ہوگا؟ اس کی روح زخمی تھی اور جسم پارہ پارہ۔

کسی نے اسے نماز کی طرف راغب کیا۔ اس نے اپنے سارے ملبوسات جلا دیئے۔ عریانیت سے نجات ملی تو وہ کہنے لگی کہ اب سب کی نگاہوں میں اس کے لیے احترام ہے۔ اس نے توبہ کی۔ اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر معافی مانگی۔ اس کے باوجود اس کے دل میں خوف تھا۔ پھر اس کی شادی ہوگئی۔ (اولاد کے حقوق اور والدین کی ذمہ داریاں بیت العلوم لاہور)

ہمیں ایسے واقعات سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

(vi) نرمی اور حسن خلق

والدین بچوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں اور ان کے اخلاق کی تربیت احسن انداز میں کریں، شفقت و محبت کے ذریعے ان کے دلوں کو موم کریں اور غصہ سے اجتناب کریں۔

☆ خدا مہربانی کو پسند فرماتا ہے

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، ص:۱۳۹۸، الرقم:۷۷، (۲۵۹۳)

اولاد کے ساتھ مہربانی اور رحم دلی کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور ان کی غلطیوں کی اصلاح پیار و محبت سے کرنی چاہئے۔

☆نرمی سے محروم، بھلائی سے محروم ہے

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا جاتا ہے، وہ (دوسرے لفظوں میں) بھلائی سے محروم کیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، ص:۱۳۹۸، الرقم:۷۵، (۲۵۹۲)

درس ہدایت

والدین کو چاہئے کہ وہ نرمی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور بچہ اگر بلوغت کی عمر نہیں پہنچا تو اس کی خطاؤں پر اس کو طعن و ملامت نہ کریں اور سزا نہ دیں کیونکہ بچہ اپنی غلطی سے بے خبر ہوتا ہے۔ سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد اگر بچے نے اس کی ناصحانہ طرز گفتگو کو سمجھ لیا ہو اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو تو بلا وجہ اس کی غلطیوں کو نہ دہرائیں ورنہ اس کے رویے میں انحراف پیدا ہو جائے گا۔

☆بچے کو نرمی اور پیار سے تنبیہ کریں

بچے کی تحقیر و تذلیل اور اس کو ہمیشہ ڈانٹنا اور جھڑکنا اور خصوصاً دوسرے کے سامنے ایسا کرنا بچے میں احساس کمتری اور نقص و کمی کا شعور پیدا کرنے کا سب سے اہم سبب اور بچے کے نفسیاتی و اخلاقی انحراف کی یہی سب سے بڑی وجہ ہے اور اس مرض کا بہترین علاج یہ ہے کہ اگر بچہ کوئی غلطی کرے تو نرمی اور پیار سے تنبیہ کر دی جائے اور ساتھ ہی اس کو اس

طرح سمجھا دیا جائے جس سے آئندہ کے لیے وہ غلطی سے باز رہے۔

تربیت کرنے والے کو چاہئے کہ اگر وہ بچے کو ڈانٹنا اور سرزنش کرنا چاہے تو دوسروں کے سامنے ایسا نہ کرے تو ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ مربی بچے کی اصلاح اور اس کی کجی دور کرنے کے لیے شروع میں نہایت نرم و اچھا طریقہ اختیار کرے۔

(vii)ٹی وی سے بچائیں

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن ہیروازم کا ایسا تصور پیش کرتا ہے کہ ناپختہ ذہن اس کا اثر قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بچوں کو ٹیلی ویژن اور ڈش کی وبا برباد کر رہی ہے۔ مثلاً بچوں کی پڑھائی میں عدم دلچسپی...... وقت کا زیاں...... بچوں کی آنکھوں پر ٹیلی ویژن سے نکلنے والی شعاعوں کے مضر اثرات اور سب سے بڑھ کر آخرت کا نقصان...... بے ہنگم جنسی خیالات...... بدزبانی...... اخلاقی برائیاں...... بے ہودہ اداکاروں، گویوں اور کھلاڑیوں کے نام رٹنا وغیرہ۔

بچے اتنے قریب سے ٹیلی ویژن دیکھنے کے عادی ہیں کہ ان کی گردن کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لیے ٹی وی ایک نشے کا سا اثر رکھتا ہے۔ ایسا نشہ چھڑانا والدین کے لیے دن رات کی پریشانی بن گیا ہے۔

☆ٹی وی کا نشہ چھڑانے کا بہترین حل

ٹی وی کا نشہ چھڑوانے کے لیے والدین کو چاہئے کہ وہ گھر میں ٹی وی پر اسلامی چینل لگائیں۔ بالخصوص دیکھنا ہو تو مدنی چینل دیکھیں یا Qtv یا اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات پر مبنی پروگرام دیکھیں۔ اور چھوٹے بچے اگر ٹی وی دیکھنے کے لیے زیادہ اصرار کریں تو ان کے لیے کارٹون کا چینل لگایا جا سکتا ہے۔ مگر بے ہودہ اور عریانی و فحاشی پھیلانے والے چینل ہرگز نہ چلائیں۔

(viii)موبائل

موبائل عصر حاضر کی ایک اہم ایجاد ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ چھوٹی عمر کے بچوں کے ہاتھوں میں موبائل نہ دیں کیوں کہ اس کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصان بھی بہت زیادہ

Scanned with CamScanner

ہیں۔ بچے کم عمری میں اس کا غلط استعمال کر لیتے ہیں بعد میں سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتداء ہی سے احتیاط سے کام لیتے ہوئے بچوں کو اس کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کریں اور اس کے غلط استعمال سے بچنے کی ہدایت کریں اور صحیح استعمال کا طریقہ بتائیں۔

(ix) جھگڑے

والدین بچوں کو اپنے جھگڑوں سے دور رکھیں اور ان کو گھر میں عفو و درگزر کا درس دیں اور جھگڑوں کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ اور انبیاء، صحابہ کرام علیہم السلام اور صلحاء عظام کی زندگی میں ہونے والے عفو و درگزر کے واقعات بچوں کو سنائیں۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ان بھائیوں کو جنہوں نے ان کو ہلاک و برباد کرنے کی تدابیر کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اور ان کے والد اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کو اتنے سال بیٹے کی جدائی برداشت کروائی کہ روتے روتے ان کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ ان سب زیادتیوں کے باوجود بھائیوں سے کہا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(پ:١٣، یوسف:٩٢)

(اب اس بات کو چھوڑو) آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں (میری طرف سے تم پر کوئی مواخذہ نہیں جو ہونا تھا ہو گیا میں تمہاری سب غلطیاں پہلے ہی سے معاف کر چکا ہوں آج اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ) اللہ تم کو معاف فرمائے اور وہ تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

(x) جھوٹ

بچوں کو بچپن سے ہی اس بات کی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ ہر حال میں سچ بولیں، سچائی کو اپنا شعار بنائیں۔ جھوٹ سے نفرت کریں کیونکہ جھوٹ کا انجام بالآخر شرمساری اور رسوائی ہے۔ بچوں کو جھوٹ کی مذمت کے متعلق احادیث مبارکہ سنائیں۔ اور یہ بتائیں کہ جھوٹ بولنے والے فاسق و فاجر کہلاتے ہیں۔

☆ جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، ص:١٤٠٥، الرقم:١٠٤-(٢٦٠٧)

☆ جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ:٣/٣٩٢، الرقم:١٩٧٩)

اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ فرشتوں کو جھوٹ سے بہت زیادہ نفرت ہے اور ان کو جھوٹ سے ایسی گھن آتی ہے کہ جونہی کسی کے منہ سے جھوٹ نکلا فرشتہ وہاں سے چل دیتا ہے۔ اور ایک میل تک چلا جاتا ہے۔

(xi) حسد

بعض اوقات بچے ابتدائی عمر سے ہی حسد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ماں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے درمیان محبت و شفقت سے مساوات قائم کرے۔ بہن بھائی ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھنے کی بجائے ان کو اپنے لیے بھلائی اور برکت کا ذریعہ سمجھیں۔

☆ حسد ایک باطنی روگ ہے

حسد ایک صفت رزیلہ ہے...... باطن کا روگ ہے...... اہل باطل کا شیوہ ہے......

Scanned with CamScanner

فسادیوں کا پیشہ ہے......اوروں سے نعمت چھن جانے کی حرام تمنا کرنے والے کے لیے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی بلکہ کلہاڑی پر پاؤں مارنے کے مترادف ہے......اوروں کا سکون چھیننے کی ناپاک کوشش کے روپ میں خود اپنے سکون کی بچی کھچی پوٹلی میں آگ لگانے کی احمقانہ کوشش ہے......خود اپنی سلگائی آگ میں جل جانے کا پیش خیمہ ہے......تقدیر و تقسیم پر راضی نہ رہنے کی مہلک بیماری کی علامت ہے اور گویا اس امت کے مجوسیوں (تقدیر کا انکار کرنے والوں) کی صف نامبارک میں خود لپک کر شامل ہونے کی بیہودہ جسارت ہے۔

☆حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الأدب: ۴/۳۶۰، الرقم: ۴۹۰۳)

(xii) غصہ

اگر والدین بچوں پر غصہ کریں گے اور ان پر اپنا رعب جمانے کے لیے غصے والی حرکات کریں گے تو بچوں کے دل میں غصہ کے جائز ہونے کا یقین اتنا ہی زیادہ پختہ ہوگا۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو سکے ان رویوں سے اجتناب کریں۔

اگر بچے چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ کریں تو ان کو پیار سے سمجھایا جائے اور غصے پر قابو رکھنے کے فضائل بیان کریں اور غصہ ٹھنڈا کرنے کے طریقے بتائیں۔ عقلمند والدین ایسے رویوں پر سختی بھی کرتے ہیں مگر حد پار نہیں کرتے اور نہ ہی لاپرواہی برتتے ہیں کہ بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔

☆غصہ نفسیاتی کیفیت ہے

غصہ ایک نفسیاتی کیفیت اور انفعالیت ہے جس کا احساس بچے کو اپنی زندگی کے شروع

کے دنوں میں ہی ہو جاتا ہے۔ پھر یہ احساس مرتے دم تک اس کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔

☆بڑا پہلوان کون ہے؟

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پا لے۔

(بخاری، کتاب الادب: ۴/۱۳۰، الرقم: ۶۱۱۴)

دعوتِ فکر

غصہ......تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ خود اس سے بچیں......بچوں کو بچائیں۔ یہ آپ کا اپنی اولاد پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

Scanned with CamScanner

باب نمبر 12

خاوند کے حقوق

مرد و عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں ان کے درمیان ازدواجی تعلق ایک ابدی قانون اور سنت الٰہی ہے۔ جس کے باعث ہر دو جنس کی فطرت اور طبائع میں باہمی میلان اور کشش ودیعت کی گئی ہے تاکہ یہ تعلق گہری محبت کے سایہ میں اپنے مطلوبہ مقاصد اور اہداف کی تکمیل کرسکے۔

دین اسلام میں جس طرح دیگر شعبہ ہائے زندگی کی رہنمائی اور سعادت کے لیے واضح احکامات اور روشن تعلیمات موجود ہیں۔ اسی طرح ازدواجی زندگی اور زوجین کے باہمی تعلقات کے متعلق بھی اس میں نہایت صریح اور عادلانہ ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ایک شادی شدہ جوڑا خوش کن اور پر لطف زندگی کی ابتداء کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ تعلیمات کسی انسانی فکر وارتقاء اور جدوجہد کا نتیجہ نہیں بلکہ خالق کائنات کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔

عموماً لوگ ازدواجی راحت وسکون کے حریص اور خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اپنے غلط طرز عمل اور قوانین شرعیہ سے غفلت کی بنا پر طرح طرح کی مشکلات اور مصائب سے دوچار ہو جاتے ہیں اور اپنی زندگی کا سکون واطمینان غارت کر لیتے ہیں۔ ان ازدواجی مصائب اور خانگی مشکلات کے کئی اسباب ووسائل ہیں۔ جن میں سرفہرست احکام شرعیہ کی خلاف ورزی اور خواہشات کی پیروی ہے۔

اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت اور دوری کے باعث عورت کو اپنے فرائض کی پہچان ہی نہیں ہوتی کہ ایک شادی شدہ زندگی میں اس کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اگر عورت اپنے گھر کو امن وسلامتی کا گہوارا بنانے کی خواہشمند ہے اور پرسکون ازدواجی زندگی بسر کرنا

چاہتی ہے تو اپنے معاشرتی رہن سہن اور طرز حیات کو شریعت اسلامیہ کا پابند بنالے۔ اور احکامات خداوندی پر عمل کر کے دنیا وآخرت کی فوز وفلاح کی ضمانت حاصل کرے۔ چند ایک حقوق خاوند درج ذیل ہیں۔

حق نمبر 1: وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی

بیوی کو چاہئے کہ اس کا شوہر جس وقت بھی اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس کو بلائے وہ فوراً اپنے شوہر کی بات مان لے۔ بیوی کا یہ فرض ہے کہ اس کا شوہر جب بھی اس کا تقاضا کرے خواہ حکماً ہو یا اشارۃً، شوہر کی خواہش پوری کرے۔ (جب کہ کوئی شرعی عذر مانع نہ ہو) اور شوہر کا یہ عمل اور بیوی کا اس میں ساتھ دینا، دل کے وسوسوں کا ازالہ کر دے گا۔ اور اس مرحلے پر بیوی کی طرف سے ذرا سی غفلت اور کوتاہی شوہر کے لیے بہت سے دینی و دنیاوی، جسمانی وروحانی اور نفسیاتی وطبی لحاظ سے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

(i) اللہ کی لعنت

حدیث شریف میں ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُسَوِّفَاتِ الَّتِیْ یَدْعُوْھَا زَوْجُھَا اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَقُوْلُ سَوْفَ حَتّٰی تَغْلِبَہٗ عَیْنَاہُ

اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے (اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے) ان عورتوں کو جو "ابھی آئی، ابھی آئی" کہتی ہیں۔ ایسی عورتیں جن کو ان کا شوہر بلائے اپنے ساتھ لیٹنے کے لیے وہ کہیں "ابھی آتی ہوں" یہاں تک کہ شوہر کو نیند آجائے۔

(کنز العمال: ۱۶/۱۶۱، الرقم: ۴۵۰۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی مرد اپنی عورت کو بلائے اپنے بستر پر اور وہ عورت انکار کر دے تو جو آسمان میں ہیں (یعنی فرشتے) وہ اس عورت سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

(مسلم، الرقم: ۱۴۳۶)

Scanned with CamScanner

(ii) زوجین کے باہمی تعلقات پر اجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے جو باہمی تعلقات ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان پر بھی اجر عطا فرماتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سوال کیا: یا رسول اللہ! وہ تو انسان اپنی نفسانی خواہشات کے تحت کرتا ہے۔ اس پر کیا اجر؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر وہ نفسانی خواہشات کو ناجائز طریقے سے پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گناہ ضرور ہو!۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چونکہ میاں بیوی ناجائز طریقے کو چھوڑ کر جائز طریقے سے (نفسانی خواہشات کو میری وجہ سے اور میرے حکم کے ماتحت کر رہے ہیں) اس لیے اس پر بھی ثواب ہوگا۔

(مسلم، الرقم:۱۰۰۶)

(iii) وظیفۂ زوجیت سے انکار نہیں کرنا چاہیے

شوہر کا یہ حق ہے کہ بیوی جنسی تعلق کے مطالبے پر بغیر شرعی عذر کے انکار نہ کرے۔

وَعَلَيْهَا اَنْ لَا تَمْنَعَهُ لَيْلاً وَّلَا نَهَارًا فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَاِنْ كَانَتْ صَائِمَةً فَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصُوْمَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

بیوی پر لازم ہے کہ وظیفۂ زوجیت سے (بغیر عذر شرعی) انکار نہ کرے دن ہو یا رات اگرچہ (نفلی) روزے سے ہو۔ اور وہ بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ نہ رکھے۔ (قوت القلوب، ص:۵۰۵)

(iv) خلوت کی باتوں کو راز رکھو

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ خدمت اقدس میں حاضر تھیں۔ کچھ مرد اور عورتیں اور بھی بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی اہلیہ کے ساتھ گزری باتیں دوسروں کو بتاتے ہیں۔ بعض عورتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو اپنی سرگزشت اوروں کو بتاتی ہیں۔ لوگ چپ رہے، میں نے عرض کیا: ہاں، اللہ کی قسم! اے اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لیکن دیکھو تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ وہ شیطان ہوتے ہیں۔ جو راستے میں کسی مادہ شیطان سے مل کر اس سے لپٹ جاتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے رہتے ہیں۔

(مسند احمد:۶/۴۵۶-۴۵۷، الرقم:۲۷۵۸۳، صحیح مسلم، الرقم:۱۴۳۷)

تشریح وتوضیح

انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ کچھ لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی بیوی کا حسن لوگوں کے سامنے عیاں کرتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کے دلوں میں اس کا عشق کروٹیں لیتا ہے۔ لوگ اس کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔ پھر میل ملاپ کے لیے طرح طرح کی تدبیریں کی جاتی ہیں۔ اس بھیانک غلطی کے نتیجہ میں انتہائی المناک واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ایسا کرنے سے کلی احتراز کرنا چاہیے۔

(v) جماع کے وقت کی دعا

حدیث پاک میں آتا ہے۔

جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

"اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو اولاد ہمیں دے شیطان کو اس سے دور رکھ۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: یہ پڑھ لینے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ انہیں اولاد سے نوازے گا تو شیطان کبھی انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، الرقم:۵۱۶۵)

حق نمبر 2: فرمانبرداری کرنا

بیوی کا یہ فرض ہے کہ جب شوہر اسے کوئی حکم دے تو اس کی فرمانبرداری کرے۔ بشرطیکہ اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے منع نہ کیا ہو۔ جو عورت رضائے الٰہی کی خاطر اپنے شوہر کی ہر

جائز بات مانے اوراس کی خواہش کے مطابق چلنے کی کوشش کرے۔تو شوہر کے دل میں بھی اس کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

(i) شوہر کی اطاعت کا حکم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر شوہر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل کرے یا جبل اسود (کہ چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ (ابن ماجہ شریف:۲/۱۳۴، الترغیب والترہیب:۳/۵۶)

اس حدیث پاک میں عورت کو تاکید کی جارہی ہے کہ وہ مشکل سے مشکل ترین کام کے لیے بھی شوہر کو انکار نہ کرے۔ اگر شوہر کسی کام کا حکم دے چاہے وہ کام مشکل ہو یا آسان، فائدہ مند ہو یا بے فائدہ، اس کام کو کرنے کی کوشش کرے۔

(ii) جہاد کے برابر شوہر کی اطاعت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں: مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اوران کے احسان کا اعتراف کرنا تمہارے لیے جہاد کے برابر ہے۔

(الترغیب والترہیب:۳/۳۴)

(iii) اطاعت شعار بیوی کے لیے دعائے مغفرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے خاوند کی اطاعت کرنے والی عورت کی ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور سورج اور چاند بخشش کی دعا کرتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے خاوند کو راضی رکھتی ہے اور جو عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔“

(علامہ محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر (اردو)، ص:۲۹۷)

فائدہ

خوش قسمت ہوتی ہے وہ عورت جس کے لیے ہوا میں اڑنے والے پرندے، پانی میں

تیرتی ہوئی مچھلیاں، آسمان میں موجود فرشتے، سورج اور چاند دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ جس کے لیے ساری کائنات بخشش طلب کرے اس کی خوش بختی کی انتہا کیا ہوگی۔ اور یہ خوش قسمتی اس عورت کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے۔ اور دن رات اپنے خاوند کو راضی کرنے کے لیے تگ ودو کرتی رہے۔

(iv) نیک صفت عورت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک عورت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ

جب شوہر بیوی کو حکم دے تو وہ بیوی اس کے حکم کو بجالاتی ہے۔ (نسائی، الرقم:۳۲۳۳)

(v) شوہر کی نافرمانی کرنے والی کا حق ادا نہ ہوا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ عورت اللہ عزوجل کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

(الترغیب والترہیب:۳/۳۶)

حق نمبر 3: خاوند کو خوش رکھنا

بیوی کو ہر وقت اپنے شوہر کی خوشی کا خیال رکھنا چاہئے اور ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرے جن سے اس کا خاوند خوش ہوتا ہے۔ خواہشات اور پسند ناپسند کا خیال رکھے۔ ہر ممکن کوشش کرے کہ اس کا شوہر اس سے خوش رہے۔

(i) جنت میں داخلہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کی موت اس حالت میں آئے کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت (سیدھی) جنت میں جائے گی۔ (ترمذی:۱/۲۱۹، الرقم:۱۱۶۱)

Scanned with CamScanner

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ (پ:۴، آل عمران:۱۸۵)

جو جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

فائدہ

درج بالا آیت مبارکہ اور حدیث پاک کو سامنے رکھا جائے تو عورت کی زندگی آسان سے آسان تر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس عورت سے اس کا شوہر راضی ہو جائے اور وہ عورت اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کر لے تو پھر اس کے لیے کوئی مصیبت، مصیبت نہیں رہتی۔ کوئی پریشانی، پریشانی نہیں رہتی۔ کوئی آزمائش، آزمائش نہیں رہتی۔

(ii) نیک بیوی کا مل جانا سعادت مندی ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ وَتَغِيْبُ فَتَأْمَنُهَا عَلٰى نَفْسِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک بیوی کا مل جانا ایک سعادت مندی ہے کہ جب تو اسے دیکھے تو وہ تجھے اچھی لگے۔ اور جب تو غیر حاضر ہو تو اسے اپنی ذات (اور تمہارے مال) میں اسے امین پائے۔

(مستدرک حاکم:۲/۱۶۲)

شوہر کو اپنی نیک اور صالح بیوی ہی اچھی لگتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بہت خوبصورت ہو تو پھر ہی شوہر کو اچھی لگے گی۔ بلکہ جب عورت اپنے شوہر کے حقوق پوری خوبصورتی سے ادا کرتی ہے تو وہ مرد کو ہر حالت میں اچھی لگتی ہے۔ عورت نماز پڑھ رہی ہو، مسکرا رہی ہو، سچ بول رہی ہو، وفاداری کر رہی ہو، شرعی پردہ کرنے والی ہو، خدمت گزار ہو تو وہ شوہر کو اچھی لگتی ہے۔

(iii) بہترین عورت کون ہے؟

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا:

خَيْرُ النِّسَآءِ الَّتِيْ تَسُرُّ زَوْجَهَا اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَهَا وَلَا

تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ بِمَا يَكْرَهُ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر عورت وہ ہے کہ خاوند اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب بیوی کو حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور خاوند کے مال میں خاوند کی مخالفت اور خیانت نہ کرے۔ (مشکوۃ شریف، ص:۲۸۳)

(iv) شوہر کی ناراضگی سے نماز بھی مقبول نہیں

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسری وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو۔ تیسرا وہ شخص جو نشہ میں مست ہو یہاں تک کہ ہوش میں آئے۔ (الترغیب والترہیب:۳/۳۹)

حق نمبر 4: خاوند کی خدمت کرنا

وہ بیوی بہت جلد شوہر کے دل میں محبت پیدا کر سکتی ہے جو خدمت گزار ہو۔ شوہر کی خواہشات کا احترام کرنے والی ہو۔ اس کے لیے طرح طرح کے کھانے بنانے والی ہو۔ وقت پر کپڑے استری کرے، وقت پر ہر کام کرے۔ دین کی خدمت کرتی رہے۔ شوہر کو انعامات بھی دیتی رہے۔

(i) شوہر کی خدمت کا مطلب

شوہر کی خدمت کا مفہوم یہ ہے کہ رات اور دن میں ہر وقت شوہر کے مزاج کے مطابق خود کو تیار رکھے۔ اس کی چیزیں درست رکھے۔ وضو و غسل میں تعاون کرے۔ حسب ضرورت کپڑے دھوئے۔ حسب ضرورت سر، پاؤں دبائے۔ بیمار ہو تو دوا اور کھانے کے پرہیز کا اہتمام کرے۔ سونے سے پہلے تکیہ و بستر لگائے۔ شوہر کے احباب اور مہمانوں کی خدمت کرے۔ غرضیکہ ہر ممکن کوشش کر کے شوہر کے راحت و سکون کا سامان تیار کرے۔

(ii) شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنز العمال:۱۶/۱۶۹)

Scanned with CamScanner

(iii) غریب شوہر کو خیرات دینے کا دوہرا اجر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب ثقفی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتو! خیرات کرتی رہو خواہ اپنے زیور سے کچھ دو۔''

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں لوٹ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: تم تہی دست اور نادار رہا کرتے ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیرات کا حکم فرمایا ہے۔ اس لیے تم خدمت اقدس میں جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو: اگر تمہیں خیرات دینا میرے لیے کافی ہے تو ٹھیک! ورنہ پھر کسی اور کو دے دوں۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی جا کر پوچھ لو۔ حضرت زینب کہتی ہیں میں نکلی، در اقدس پر پہنچی تو ایک اور انصاری خاتون بھی یہی سوال کرنے کے لیے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ہیبت غالب تھی اس لیے جونہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے ہم نے ان سے کہا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کہو کہ دروازے پر دو عورتیں بیٹھی ہیں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ کیا ہم اپنے خاوند کو اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کی خیرات دے سکتی ہیں؟ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور یہی سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: وہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک انصاری خاتون ہے دوسری زینب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سی زینب؟ کہا: عبداللہ بن مسعود کی زینب (رضی اللہ عنہا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں دوہرا اجر ملے گا۔ ایک اجر قرابت داری کے سبب اور دوسرا خیرات کا۔ (صحیح بخاری، الرقم: ۱۴۶۶، صحیح مسلم، الرقم: ۱۰۰۰)

حق نمبر 5: گھر کی حفاظت کرنا

گھر عورت کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ گھر کے نظم ونسق کا انحصار عورت پر ہوتا ہے۔ اس

لیے عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے اس فرض کو بخوبی انجام دے۔ اپنے شوہر کے گھر کا خیال رکھے۔ گھر سے متعلق ہر ممکن خدمات انجام دے۔ اور جو کام اس کے بس میں ہو اس سے کبھی گریز نہ کرے۔

(i) سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گھر کے کام کاج کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں ملازمہ ہونے کے باوجود بھی اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ جو خود پیستی تھیں۔ آٹا خود گوندھتی تھیں۔ کھانا خود پکاتی تھیں۔ بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں۔ وضو کا پانی خود لا کر دیتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے لیے جو اونٹ بھیجتے تھے اس کے لیے خود قلادہ بٹتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اپنے ہاتھ سے کنگھا کرتی تھیں۔ جسم مبارک پر عطر ملتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں۔ سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتی تھیں۔ مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں۔ اگر گھر میں کوئی مہمان آجاتا تو مہمان کی خدمت بھی انجام دیتی تھیں۔

(ii) بیوی شوہر کا استقبال خود کرے

دن بھر کام کاج، محنت ومزدوری کے بعد شوہر جب گھر واپس آتا ہے۔ تو اس کے گھر واپس آنے کا مقصد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزار کر سکون حاصل کرنا ہوتا ہے۔

نیک وصالح، اطاعت گزار اور خوش اخلاق بیوی وہ ہوتی ہے جو محبت بھری آنکھوں سے اپنے شوہر کا استقبال کرے۔ ایسا استقبال کتنی عظمت وشان والا ہوتا ہے۔

کچھ عورتیں ایسی نادان ہوتی ہیں کہ اپنے گھر میں موجود ہی نہیں ہوتیں شوہر کے گھر آنے کے وقت وہ کسی نہ کسی کام کے لیے گھر سے باہر نکل جاتی ہیں۔ کبھی کسی ہمسائے کے گھر گئی ہوتی ہیں تو کبھی کسی سہیلی کی طرف گئی ہوتی ہیں۔ خاوند پر اس بات کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ وہ اس خواہش کے ساتھ اپنے گھر میں آتا ہے کہ اس کی بیوی اس کی ناساز طبیعت کو خوشگوار بنا دے گی مگر بیوی کی غیر موجودگی سے سارا سکون غارت ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بعض اوقات بیوی کی گھر میں موجودگی بھی بے سکونی کا باعث بن جاتی ہے۔شوہر کے گھر آنے کا وقت ہوتا ہے تو وہ کام کاج شروع کر دیتی ہے۔کبھی کبھی چیخ وپکار،شکوہ و شکایت،شور وغوغا کے ساتھ استقبال اس انداز سے کرتی ہے کہ شوہر گھر میں داخل ہونے کی بجائے باہر رہنے کی خواہش کرنے لگتا ہے۔

(iii)اشیاء کی بے ترتیبی بے سکونی کا باعث بنتی ہے

شوہر کے گھر آنے کے وقت اگر گھر میں ہر طرف بچوں کے کھلونے اور کپڑے بکھرے ہوں۔بچوں نے میلے کچیلے، بدبودار کپڑے پہنے ہوں۔بیوی درندوں کی طرح بچوں پر غضبناک ہو رہی ہو۔تو عجیب قسم کی بے چینی محسوس ہوتی ہے۔شوہر اپنے گھر کو بے ضابطگی، بے قراری، گندگی، غم وفکر اور رنج والم سے بھرا ہوا پاتا ہے۔اشیاء کی بدنظمی اور بے ترتیبی کی بدولت شوہر اپنی بیوی کی طرف سے وہ توجہ حاصل نہیں کر پاتا جس کا وہ منتظر ہوتا ہے۔بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ گھر کے نظم ونسق کا خیال رکھے۔

(iv)بیوی گھر کا خیال رکھے

اپنے گھر کو سنوارنا ہر شخص کی آرزو ہوتی ہے۔اور وہ اپنے گھر کی خوبصورتی کے لیے تمام وسائل حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔شوہر اپنے گھر کے کلی اختیارات جب اپنی بیوی کو دیتا ہے تو پھر بیوی کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ گھر کی چار دیواری میں اپنے اختیارات کے مطابق اپنی ذمہ داری پوری کرے۔گھر کا خیال رکھے۔بچوں کی صحیح اسلامی طرز سے پرورش کرے اور ان کو دینی تربیت دے ان کی صحت کا خیال رکھے۔شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرے۔اور اپنے فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ عزوجل)

حق نمبر6:مال کی حفاظت کرنا

شوہر کے مال کی حفاظت کرنا بیوی کا فرض ہے۔اور بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف نہیں کرسکتی۔اجازت کے بغیر بیوی اپنے شوہر کا مال اپنے گھر والوں یا کسی نادار پر بھی خرچ نہیں کرسکتی۔لیکن اگر اسے علم ہو کہ اگر وہ خرچ کر ڈالے تو شوہر

ناراض نہیں ہوگا تو کوئی حرج نہیں۔

(i)شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ وخیرات بھی نہ کرے۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ عورتیں شوہر کی اجازت کے بغیر مال خرچ کر دیتی ہیں ان کو اس کے ناجائز ہونے کا علم ہی نہیں ہوتا۔یہاں تک کہ اگر کسی سائل کو یا پھر کسی دینی ادارے کو فنڈ بھی دینا ہو تو شوہر کی اجازت ضروری ہے۔کیونکہ نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئاً مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے یعنی صدقہ وخیرات میں نہ دے۔آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارا سب سے بہتر مال ہے۔(جامع ترمذی، الرقم: ۶۷۰، ابوداؤد، الرقم: ۳۵۶۵)

عورت شوہر کی مرضی کے بغیر خرید وفروخت بھی نہیں کر سکتی جبکہ عموماً عورتیں اس بات کا خیال نہیں رکھتیں اور شوہر کی اجازت کے بغیر اندھا دھند چیز خریدتی جاتی ہیں۔

(ii)بیوی شوہر کے مال کی حفاظت کرے

بیوی کا یہ فرض ہے کہ بیوی شوہر کے مال و اسباب اور اس کے گھر کی نگہداشت کرے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

اِنْ غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ

شوہر کہیں باہر جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی، اپنی عزت وآبرو اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔(صحیح بخاری، الرقم: ۱۴۶۹)

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالْمَرْءَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، الرقم:۸۹۳)

حقیقت میں شوہر کا گھر عورت کا اپنا ہی گھر ہوتا ہے اس کی حفاظت کرنا بیوی کا فرض ہے عورت کو چاہئے کہ وہ اس کے ساز وسامان اور دولت کی حفاظت کرے۔ فضول خرچی نہ کرے اور مال خرچ کرتے ہوئے موقع محل کا خیال رکھے۔

بعض اوقات عورتیں نادانی کرتے ہوئے اپنے شوہر کا مال اپنے میکے پہنچانا شروع کر دیتی ہیں اگر وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہیں تو وہ خیانت کی مرتکب ٹھہرتی ہیں۔ اگر بیوی کے میکے والے اس کے ماں باپ نادار ہوں تو وہ شوہر کی اجازت سے انہیں فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

یاد رہے کہ:

گھر کی دیکھ بھال میں گھر کے تمام کام کاج بھی شامل ہیں مثلاً کھانا بنانا، کپڑے دھونا، گھر میں جھاڑو دینا، بچوں کو نہلانا، ان کے کپڑے تبدیل کروانا وغیرہ تمام امور خانہ داری میں دلچسپی لینا شامل ہے۔

(iii) بہتر بیویوں کی علامت

حدیث شریف میں ہے:

خَیْرُ نِسَاءِ کُمْ مَنْ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا زَوْجُهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ

اے میری امت تمہاری وہ بیویاں بہتر ہیں کہ جب تو اپنی بیوی کو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو اس کو حکم کرے وہ تیرا حکم مانے اور جب تو کہیں جائے تو وہ اپنی ذات کی اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔ (احیاء العلوم:۲/۴۱)

(iv) اسراف کی ممانعت

ارشاد خداوندی ہے:

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (پ:۸، الاعراف:۳۱)

کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔

اس امت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ناز ونعمت اور عیش وعشرت کے پیچھے بھاگے۔ بلکہ تاریخ کے صفحات کو درخشاں بنانے کے لیے اور شرافت وعظمت کی تعمیر میں کوشاں اور سرگرم عمل رہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ کہا کرتے تھے۔

''ناز ونعمت سے بچو۔ اس لیے کہ اللہ کے بندے ناز ونعمت پسند نہیں کرتے۔''

(مسند احمد:۵/۲۴۳، الرقم:۲۲۱۰۵)

حق نمبر 7: بغیر اجازت گھر سے نہ نکلنا

بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ گھر سے نکلنے سے پہلے شوہر سے اجازت لے۔ اور اجازت ملنے پر گھر سے باہر نکلے تو باپردہ ہو کر نکلے اور اسلامی قوانین کا احترام کرے۔ شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ عورت کو بناؤ سنگھار کر کے غیر مردوں کے احتلاط سے منع کرے اور محرم کے بغیر مخلوط ماحول میں نہ بھیجے۔ اور اسلامی تعلیمات کی پابندی کرنے کی ہدایت دے۔

(i) بغیر اجازت کے گھر سے باہر نکلنے پر فرشتوں کی لعنت

اگر عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے تو حدیث پاک میں آتا ہے:

مَنْ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا لَعَنَهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تَرْجِعَ اَوْ تَتُوْبَ

جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکلی تو جب تک وہ واپس آئے اور توبہ نہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ (نزہۃ الناظرین، ص:۱۴۸)

(ii) اجازت نہ ملنے پر بھی گھر سے نکلنے والی جہنمی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار (قسم کی) عورتیں جنت میں جائیں گی اور چار (قسم کی) عورتیں جہنم میں جائیں گی۔

وہ چار عورتیں جو جنت میں جائیں گی۔

(۱) وہ پاک دامن جو اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوند کا حکم مانتی ہے۔

(۲) بچے جننے والی عورت اور تھوڑے مال پر بھی خاوند کے ساتھ صبر اور قناعت کرنے

Scanned with CamScanner

والی عورت۔

(۳) حیا والی عورت کہ اگر اس کا خاوند غائب ہو تو اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرتی رہے اور اگر وہ موجود ہو تو اپنی زبان کو روک لیتی ہے۔

(۴) وہ عورت جس کا خاوند مر جائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں تو وہ اپنے آپ کو بچوں کے لیے روک رکھے۔ ان کی تربیت کرے اور ان سے اچھا سلوک کرے اور اس ڈر سے نکاح نہ کرے کہ یہ بچے ضائع ہو جائیں گے۔

اور وہ چار عورتیں جو جہنم میں جائیں گی

(۱) ایک عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے سامنے زبان درازی کرتی ہے اور فحش کلامی کرتی ہے اور اگر وہ غائب ہو تو اپنی حفاظت نہیں کرتی اور اگر وہ موجود ہو تو اسے زبان سے اذیت پہنچاتی ہے۔

(۲) دوسری عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتی ہے۔

(۳) تیسری وہ عورت ہے جو مردوں کے سامنے پردہ نہیں کرتی اور گھر سے زینت اختیار کر کے نکلتی ہے۔

(۴) اور چوتھی وہ عورت ہے جس کا کام صرف کھانا، پینا اور سونا ہے اسے نماز، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور خاوند کی فرمانبرداری میں رغبت نہیں ہوتی۔ پس جب عورت کی یہ حالت ہو اور وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو جہنمی ملعون ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو میں نے زیادہ جہنمی عورتوں کو پایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ۱/۲۳۴)

(iii) عزیز و اقارب سے ملنے کے لیے بھی اجازت ضروری ہے

اگر حالت مجبوری میں بیوی کو والدین یا عزیز و اقارب سے ملنا پڑ جائے تو ضروری ہے کہ پہلے اپنے شوہر سے اجازت لے۔ اپنی زینت کا اظہار نہ کرے اور مکمل پردہ کرے گھر سے باہر نکلے۔ چلتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھے۔ اور زمین کی طرف دیکھ کر چلے دائیں

بائیں نہ دیکھے۔ اگر ایسا نہیں کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

منقول ہے کہ ایک عورت دنیا میں اپنی زینت کو ظاہر کیا کرتی تھی۔ اور گھر سے اسی انداز میں باہر نکلتی اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر والوں سے بعض لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں باریک کپڑوں میں پیش کی گئی اور ہوا چلی جس سے اس کا جسم ننگا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے اعراض فرمایا اور فرمایا: اسے بائیں طرف جہنم میں لے جاؤ کیونکہ یہ دنیا میں اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی تھی۔

(علامہ محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر (اردو)، ص: ۳۰۰)

حق نمبر 8: شکر گزاری کرنا

وہ عورت جو شوہر کی مہیا کی ہوئی نعمتوں اور آسائشوں پر شکر ادا کرتی ہے۔ خاوند کوئی امانت اس کے سپرد کرے تو وہ خیانت نہ کرے۔ کم آمدنی پر گزارہ کرے۔ تھوڑے پیسوں پر خوش دلی سے قناعت کرے۔ آسانی اور فراوانی میں شکر کرے۔ تنگدستی کے حالات میں صبر کرے اور وقار کا مظاہرہ کرے تو ایسی عورت شوہر کی شکر گزار بیوی کہلائے گی۔

(i) ناشکری عورت اللہ کی نظر رحمت سے محروم رہے گی

عورت چونکہ ناقص العقل ہوتی ہے اس لیے معمولی سی بات پر بھی شوہر کی ناشکری کر جاتی ہے۔ اور شوہر کے احسانات کو فراموش کر دیتی ہے۔ لیکن اس کج فطری اور ناقص العقل ہونے کے باوجود شریعت نے عورت کو کھلا نہیں چھوڑا۔ بلکہ اسے اپنے نفس کو ضبط میں رکھنے، اس کی اصلاح کرنے اور اپنی خواہشات کے خلاف کوشش کرنے، اپنے شوہر کی نعمتوں کا اعتراف کرنے اور اس کا شکریہ ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَنْظُرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی اس سے مستغنی نہیں ہو سکتی (یعنی اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی) (نسائی: ۳/۱۶۸)

Scanned with CamScanner

(ii) خاوند کی ناشکری کرنے والی جہنمی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دوزخ کو دیکھا تو آج جیسا بھیانک منظر کبھی بھی نہیں دیکھا۔ اور دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دوزخ میں زیادہ تر عورتیں کیوں ہیں؟ فرمایا: کہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں۔

عرض کیا گیا: عورتیں اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟

فرمایا: نہیں بلکہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور خاوند کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں تو اگر بیوی کے ساتھ زمانہ بھر کے احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی ناپسند بات دیکھے تو کہے گی:

مَا رَاَءَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ

میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (مسند امام احمد، الرقم: ۳۳۷۴)

(iii) شکر گزاری اور ناشکری میں فرق

اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ حکایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کے لیے مکہ تشریف لے گئے گھر پہنچے تو وہ موجود نہیں تھے۔ ان کی اہلیہ سے پوچھا: انہوں نے کہا وہ ہمارے لیے معاش کی تلاش میں کہیں گئے ہوئے ہیں۔ آپ کی ان کی روزمرہ کی گزر اوقات اور خانگی حالات کے بارے میں پوچھا: اہلیہ نے شکایت کے لہجے میں کہا: بدترین حالت ہے ہم تنگی ترشی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے شوہر آئیں سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو جیسے آپ کو کچھ محسوس ہوا۔ آپ نے پوچھا: کیا کوئی یہاں آیا تھا؟ اہلیہ نے کہا ہاں! ایک بزرگ اس حلیہ کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا میں نے بتا دیا۔ پھر گزر اوقات کے بارے میں سوال کیا میں نے بتا دیا کہ ہم محنت مشقت اور تنگی ترشی سے گزر بسر کرتے ہیں فرمایا: وہ کچھ اور کہہ گئے ہیں؟ کہا: ہاں! مجھ سے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں

اوران کا یہ حکم سنا دوں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔

آپ نے فرمایا: وہ میرے والد تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے علیحدگی اختیار کرلوں اس لیے تم اپنے میکے چلی جاؤ۔ چنانچہ آپ نے اسے طلاق دے دی۔ اور ایک دوسری خاتون سے نکاح کر لیا۔

ایک عرصہ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں (فلسطین میں) تھے وہیں رہے۔ اس کے بعد دوبارہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام اس مرتبہ بھی نہیں ملے اندر بہو کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کی بابت پوچھا: انہوں نے کہا کہ وہ فکر معاش میں کہیں گئے ہیں۔ آپ نے پوچھا: تمہاری گزر بسر کیسے ہوتی ہے؟ اس طرح ان کی دیگر گزر اوقات کی بابت دریافت کیا تو اہلیہ نے عرض کیا:

ہم خیر و عافیت اور فراغت سے ہیں اللہ کا شکر و احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ کہا: گوشت۔ پھر پوچھا: تمہارا مشروب کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: الٰہی ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدستور باقی رہنے دیں۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام واپس لوٹے اور اہلیہ سے پوچھا کہ کیا کوئی یہاں آیا تھا؟ اہلیہ نے کہا: ہاں! ایک نیک صورت، اچھے حال کے بزرگ آئے تھے۔ اہلیہ نے اور بھی ان کی تعریف کی۔ پھر مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا۔ روزمرہ کی گزر بسر کے بارے میں استفسار کیا۔ میں نے کہا ہم خیر و عافیت سے ہیں۔

فرمایا: انہوں نے کسی چیز کی تاکید بھی کی تھی؟ کہا: ہاں! انہوں نے آپ کو سلام کہا اور یہ حکم دے گئے ہیں کہ اپنے گھر کی چوکھٹ باقی رہنے دیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں تمہاری نگہداشت کروں۔ (صحیح بخاری، الرقم: ۳۳۶۴، ۳۳۶۵)

حق نمبر 9: عزت کی حفاظت کرنا

بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرے۔ جس قدر وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے گی۔ اسی قدر اسے اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی اور اس کا شوہر اس کا ادب واحترام کرے گا اور اس کی فضیلت کا معترف ہوگا۔ اس کے برعکس وہ آوارہ عورت جو اپنے شوہر کی غیر حاضری میں اپنی شرم وحیا اور اپنی عزت کو تارتار کر دیتی ہے۔ اس کے ہر فعل کی نگرانی کی جارہی ہے۔ وہ جو جملہ بھی بولتی ہے اسے اعمال نامہ میں لکھا جارہا ہے۔ قیامت کے دن اس سے اس کے کارناموں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(i) عزت کی حفاظت کرنے والی عورت جنتی ہے

شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی عورت کے بارے میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ

جب عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اپنی حفاظت کرے (بدکاری سے بچے) اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو ایسی عورت جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت جا سکتی ہے۔ (الترغیب والترہیب:۳/۳۳۵)

(ii) بیوی شوہر کی عزت کی حفاظت کرے

حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! عورتوں کی بابت بھلائی کی تاکید کرو۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو! تم نے اللہ کی ضمانت پر انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ ہی کے نام سے انہیں اپنے لیے جائز کیا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کریں ایسے لوگوں کو تمہارے بستر پر قدم نہ رکھنے دیں جن کو تم پسند نہیں کرتے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں ایسی مار مارو جس سے کوئی نشان نہ پڑے۔ (صحیح مسلم، کتاب، الرقم:۱۲۱۸)

(iii) مختلف عورتوں کے لیے مختلف قسم کا عذاب

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور حضرت خاتون جنت رضی

اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو بہت زیادہ روتا ہوا پایا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی!

ایک رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو دیکھا جن کو مختلف قسم کا عذاب ہو رہا ہے تو میں ان کو سخت عذاب میں مبتلا دیکھ کر رو پڑا اور ایک عورت کو دیکھا جو بالوں کے ساتھ لٹکائی گئی تھی اور اس کا دماغ کھول رہا تھا! اور ایک دوسری عورت کو دیکھا کہ اس کو زبان کے ساتھ لٹکایا گیا تھا اور اس کے حلق میں کھولتا ہوا پانی ڈالا جارہا ہے ایک اور عورت کو دیکھا جس کے پاؤں کو اس کے پستانوں سے اور اس کے ہاتھوں کو پیشانی سے باندھا گیا ہے ایک دوسری عورت کو دیکھا جو پستانوں کے ذریعے لٹکائی گئی ہے۔ ایک عورت کو دیکھا جس کا سر خنزیر کی طرح اور بدن گدھے جیسا ہے۔ وہ ایک لاکھ طرح کے عذابوں میں مبتلا ہے۔ ایک دوسری عورت کو دیکھا وہ کتے کی صورت میں ہے آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی ہے اور پچھلے راستے سے نکلتی ہے اور فرشتے اس کے سر میں آگ کے گرز مار رہے ہیں۔

حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا اٹھ کھڑی ہوئیں اور عرض کیا: اے میرے محبوب (ابا جان) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ان عورتوں کے اعمال کیا تھے کہ ان کو اس عذاب میں مبتلا کیا گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے میری بیٹی!

☆...... وہ عورت جو اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی ہے وہ (دنیا میں) مردوں سے اپنے بالوں کا پردہ نہیں کرتی تھی۔

☆...... اور جو عورت زبان کے ذریعے لٹکی ہوئی ہے وہ اپنے خاوند کو اذیت دیا کرتی تھی۔

☆...... جو عورت اپنے پستانوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے وہ اپنے خاوند کے بستر کو خراب کرتی تھی۔

☆...... جس عورت کے پاؤں اس کے پستانوں سے اور ہاتھ پیشانی سے باندھے ہوئے ہیں اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط ہیں وہ اپنے بدن کو جنابت (ناپاکی) اور حیض سے

نہیں بچاتی تھی۔اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

☆......اور جس عورت کا سر خنزیر اور بدن گدھے کی طرح ہے وہ چغل خور جھوٹی تھی۔

☆......اور وہ عورت جو کتے کی صورت پر ہے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہو کر اس کی پچھلی طرف سے نکل جاتی ہے وہ بہت احسان جتانے والی اور بہت حسد کرنے والی عورت ہے۔(علامہ محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر (اردو)، ص:۳۰۰)

حق نمبر 10: نفلی عبادت کے لیے اجازت لینا

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفلی عبادت کے لیے بھی اپنے شوہر سے اجازت لے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دن کے وقت روزہ سے ہونے کی وجہ سے شوہر کو تکلیف ہو۔

چونکہ نفلی عبادات بے شمار ہیں اور ان کے ان گنت فضائل و برکات ہیں اس لیے شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ بلا وجہ بیوی کو ان فضائل سے محروم نہ ہونے دے۔اگر شوہر اجازت نہ دے تو عورت نفلی روزہ بھی نہیں رکھ سکتی۔کیونکہ شوہر کی اطاعت نفلی روزے پر مقدم ہے۔

(i) نفلی روزہ رکھنے کے لیے شوہر کی اجازت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی عورت کے لیے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے۔اور ایک حدیث میں ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔(بخاری شریف:۲/۷۸۲)

(ii) فرمانبرداری کی انتہا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سفر پر گئے اور وہ جاتے ہوئے بیوی سے کہہ گئے کہ گھر سے باہر نہیں جانا۔خاوند کے جانے کے بعد بیوی کو پیغام آیا کہ تیرا باپ بیمار ہے آکر بیمار پرسی کر جا۔اس بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو بھیج کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خاوند مجھ سے کہہ گیا ہے کہ باہر نہیں جانا اور میرا باپ بیمار ہو گیا ہے کیا میں باپ کی بیمار پرسی کے لیے جا سکتی ہوں؟ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ اپنے خاوند کی اطاعت میں رہ۔

بعد ازاں پیغام آیا کہ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے پھر کسی کو بھیج کر اجازت مانگی تو فرمان جاری ہوا۔

اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ

اپنے خاوند کی اطاعت میں رہو۔

بیوی صبر کر کے گھر میں ہی رہی اور جب اس کے باپ کو دفن کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ تو خاوند کی اطاعت میں رہی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو جنت عطا کر دی ہے۔

(قوت القلوب، ص:۵۸۴، مجمع الزوائد:۴/۳۱۶، ابن حجر عسقلانی:۲/۴۷)

فائدہ

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایمانی جذبہ صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین کو عطا ہوا تھا ورنہ اس زمانہ میں کون سی عورت ہے جو اپنے باپ کے فوت ہونے پر بھی نہ جائے بلکہ فی زمانہ تو کوئی شریعت کی اجازت لینا بھی گوارا نہ کرے۔اگر وہ نافرمانی کر کے چلی جاتی تو سوا چہرہ دیکھنے کے اور کیا کر لیتی مگر اس عورت نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کی وجہ سے اللہ رب العزت سے اپنے باپ کو جنت دلوادی۔

(iii) صدقہ وخیرات کرنے کے لیے بھی اجازت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر کے گھر سے بیوی جب خیرات کرتی ہے تو اسے اور شوہر دونوں کو اجر ملتا ہے اور کسی کا اجر دوسرے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔خاوند کو اپنی کمائی پر اجر ملتا ہے اور بیوی کو خرچ کرنے پر (بشرطیکہ یہ دینا دلانا شوہر کی رضامندی سے ہو)'' (صحیح بخاری، الرقم:۱۴۲۵، صحیح مسلم، الرقم:۱۰۲۴)

دعوتِ فکر

قابلِ قدر بہنو!

ذرا سوچیں جب صدقہ کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے تو دنیوی چیزوں کی خریداری میں اجازت لینا کتنا ضروری ہوگا۔خدارا! خرچ کرنے میں احتیاط کیجئے۔

Scanned with CamScanner

باب نمبر 13

بیوی کے حقوق

سرکار دو عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار ارشادات موجود ہیں جن میں حقوق زوجین کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں تو گھر نمونۂ جنت بن جاتا ہے۔ شریعت اسلامیہ کا کمال بلند معیار یہ ہے کہ کسی سے بھی جبراً احکامات کی پابندی نہیں کروائی جاسکتی۔ بلکہ ان کے فضائل و مناقب اور ان حقوق کی ادائیگی پر ملنے والا اجر بیان کیا جائے۔ یعنی احکامات شرعیہ پر عمل کرنے سے دنیوی و اخروی دو طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی دائمی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔

اگر خدانخواستہ ان حقوق کی ادائیگی سے پہلو تہی کی جائے تو یہی رشتۂ زوجین مصائب وآلام کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ گھر جو وسیلۂ جنت ہونا چاہئے اس کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ دلوں میں کدورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ زندگی کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔ نظام زندگی تباہ ہو جاتا ہے۔

زندگی کو باوقار اور پرلطف بنانے کے لیے حقوق زوجین کی ادائیگی مقدم فعل ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ایک دوسرے کی قدر کریں۔ حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گھر کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائیں۔ اپنے دامن میں خوشی و مسرت کے پھول بکھیریں۔ بالخصوص خاوند کو احساس کرنا چاہئے کہ اس کی بیوی، اپنے والدین، بہن بھائیوں، گھر بار کو چھوڑ کر اس کی خدمت میں پیش پیش ہے...... کہیں بھی اس کی حق تلفی نہیں ہونی چاہئے۔ بیوی کے چند ایک حقوق درج ذیل ہیں۔

حق نمبر 1: حق مہر

قبل از اسلام اہل عرب عورت کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک کرتے تھے۔ عورت

کے بنیادی حقوق (Basic Rights) کو سلب کر دیا جاتا تھا۔ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی عورت کو اس کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کی گئی۔ عورت کو معاشرے (Society) میں قابل عزت مقام دیا گیا۔ بوقت نکاح مرد پر یہ واجب ٹھہرایا گیا کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور عورت کے معیار زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے نقدی، زیورات اور دیگر ضروریات زندگی کی صورت میں کچھ نہ کچھ ادا کرے۔ جسے اصطلاح شرح میں ''حق مہر'' کا نام دیا جاتا ہے۔

(i) حق مہر کی حقیقت

''مہر'' حقیقت میں ایک ''عزت افزائی'' ہے اس کا مقصد شوہر کا اپنی بیوی کو عزت دینا ہے۔ حق مہر ادا کرنے کے بعد ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ شوہر نے بیوی کی قیمت ادا کر کے اسے خرید لیا ہے۔ یہ عورت کی قیمت نہیں اور نہ ہی یہ کوئی فرضی کاروائی ہے جسے عملاً ادا کرنا ضروری نہ سمجھا جائے۔

شریعت اسلامیہ نے شوہر کے ذمے بیوی کا مہر لازمی قرار دیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شوہر جب اپنی بیوی کو گھر لائے تو اس کے شایان شان تحفہ اس کو پیش کرے۔ جس سے اس کی عزت میں اضافہ ہو۔

شریعت اسلامیہ کا تقاضا یہ ہے کہ مہر کی رقم اتنی کم نہ رکھی جائے کہ جس سے عورت کی عزت و احترام کا پہلو مفقود ہو جائے اور نہ اتنی زیادہ رکھی جائے کہ شوہر اسے ادا کرنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو۔ اور آخر کار وہ اس رقم کو مجبوراً بیوی سے معاف کروائے یا پھر حق مہر ادا کیے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو جائے۔

(ii) مہر ادا کرنا واجب ہے

اللہ رب العزت نے مرد پر نکاح کے بعد اپنی بیوی کا حق مہر ادا کرنا فرض قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے خوشی خوشی ادا کرو۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَآتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ط (پ:۴، النساء:۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔

(iii) حق مہر مناسب ہونا چاہیے

حق مہر کی مقدار کم از کم اتنی ہو کہ جس سے بیوی کی عزت و احترام میں کمی نہ آئے۔ اور شوہر کی طاقت سے باہر بھی نہ ہو۔ بعض بزرگوں نے بہت زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے روکا ہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اگر حق مہر طاقت سے زیادہ مقرر کر دیا جائے تو اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے گی اور یہ سب کچھ محض کاغذی کاروائی تک محدود ہو جائے گا۔ اور جب شوہر حق مہر ادا نہ کر سکے گا تو گنہگار ہوگا۔

محض ریاکاری کی خاطر اور اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیے غیر معمولی مہر مقرر کر لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ کچھ علاقوں میں رواج کے طور پر بہت زیادہ مہر مقرر کر لیا جاتا ہے اور بعد میں بیوی پر دباؤ ڈال کر معاف کروا لیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں محض 32 روپے مہر مقرر کرنے کا رواج ہے جس سے عورت کے اعزاز کو کم کر دیا جاتا ہے (یہ بھی زیادتی ہے)

متعدد علمائے کرام نے علاقائی رواج کی وجہ سے غیر معمولی مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ

ایک عورت نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے نفس کا اختیار حضور کو دینے کے لیے آئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا اور سر مبارک جھکا لیا۔ عورت دیر تک کھڑی رہی۔ تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر حضور کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے۔ فرمایا: ''تیرے پاس مہر کے طور پر کوئی چیز بھی ہے۔'' اس نے عرض کیا: میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی ایک تہبند ہے۔ فرمایا: گھر جا کر دیکھو شاید لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی مل جائے۔ حسب الحکم وہ شخص گیا لیکن کوئی چیز نہیں ملی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ کو کچھ قرآن بھی آتا ہے؟'' اس نے تفصیل وار بیان کیا کہ فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ فرمایا: اچھا تو جا میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا کہ تو اس کو جتنا قرآن تجھے یاد ہے اس کی تعلیم دے۔

(صحیح بخاری، کتاب: النکاح، الرقم: ۵۰۲۹، ۵۱۲۱، صحیح مسلم، کتاب: النکاح، الرقم: ۱۴۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کچھ مہر ادا کرو۔'' فرمایا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آپ نے فرمایا: ''تمہاری تانت والی ذرہ کہاں ہے؟'' چنانچہ آپ نے وہی ذرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب: النکاح، الرقم: ۲۱۲۵، سنن نسائی، کتاب: النکاح، الرقم: ۳۳۷۷-۳۳۷۸)

(iv) حق مہر کی ادائیگی لازمی ہے

حدیث پاک میں ہے:

''جس شخص نے تھوڑے یا زیادہ جس قدر مہر پر بھی کسی عورت سے نکاح کیا اور اندر سے یہ تہیہ کر لیا کہ بیوی کے اس حق کو ادا نہ کیا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے زناکار کے روپ میں پیش ہوگا۔''

(المعجم الصغیر: ۱/۴۳، المعجم الأوسط، الرقم: ۱۸۵۱، مجمع الزوائد، الرقم: ۷۵۰۷)

درس عبرت

زنا کرنے والا دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی دوزخ کی آگ ایسے شخص کو جلا دے گی۔ زنا بہت بڑا گناہ ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کا حق مہر ادا نہیں کرتا اس کی بیوی اس کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ ایسا شخص قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات اور دیگر نیکیوں کے ہونے کے باوجود ذلیل و رسوا ہوگا۔

حق نمبر 2: بیوی کی عزت نفس کا خیال رکھنا

بیوی کا یہ حق ہے کہ شوہر اس کی عزت کرے۔ اس کی عزت نفس کو مجروح نہ کرے۔ بات بات میں بیوی کی بے عزتی (Insult) نہ کرے۔ بیوی کی دلآزاری نہ کرے۔

(i) بیوی کی تعریف کی جائے

جب کسی کی تعریف کی جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ تعریف کرنے والے کے دل میں میری قدر اور میں اس کے لیے اہمیت رکھتا ہوں۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کے ہر کام پر تنقید (Criticise) کر کے اسے بددل کرنے کی بجائے اس کی تعریف کرے۔

Scanned with CamScanner

تعریف محض ریاکاری کے لیے نہ ہو بلکہ مقصد بیوی کو خوش کرنا ہو تا کہ گھر کے آنگن میں خوشیوں کی بہار آجائے۔خوشی کے پھول کھلنا شروع ہو جائیں۔محبت کے زمزمے بہنے لگیں۔بیوی اپنے گھر کی دیکھ بھال کرنے میں، سجانے سنوارنے میں، لذیذ کھانے پکانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہے تو شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے ہر اچھے کام کی تعریف کرے۔اور اگر کوئی کام غلط ہو بھی جائے تو حکمت، اخلاق و محبت سے اصلاح کر دیں تا کہ معاملہ خود بخود سلجھ جائے۔

(ii) بیوی کو ذلیل کرنا کمینہ پن ہے

حدیث پاک میں آتا ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ مَا اَكْرَمَ النِّسَآءَ اِلَّا كَرِيْمٌ وَلَا اَهَانَهُنَّ اِلَّا لَئِيْمٌ .

اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی) کے ساتھ بہتر ہے۔اور میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے اور بیوی کو ذلیل کرنے والا کمینہ ہے۔

(ترمذی شریف:۲/۲۵۲، الترغیب والترہیب:۳/۴۹)

(iii) بیوی کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہئے

بیوی کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہر اچھے کام پر حوصلہ افزائی کی خواہشمند ہوتی ہے۔بالخصوص جب دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ اس کی حوصلہ شکنی کر رہی ہوں۔ایسے ہر وقت تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہو تو ایسے وقت میں شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کے کاموں کو سراہے۔اس کی تعریف کرے۔

اگر شوہر بھی بات بات پر بیوی کی حوصلہ شکنی کرنا شروع ہو جائے اور اس کے کسی کام کی تعریف نہ کرے تو بیوی کا دل ٹوٹ جائے گا۔اور وہ خود کو محض ایک ملازمہ سمجھے گی۔اور حوصلہ ختم ہونے کی صورت میں جلد ہی اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ دے گی۔

کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ انسان کام کی زیادتی کی وجہ سے اتنا نہیں تھکتا جتنا حوصلہ شکنی

اسے تھکا دیتی ہے۔اس کا سارا جوش و ولولہ دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔بلا معاوضہ اور بلا ستائش محنت سے اس کے اعصاب جواب دے دیتے ہیں۔شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کی حوصلہ شکنی نہ کرے۔اس کا دل نہ توڑے بلکہ اس کی تعریف کرے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا رہے۔

(iv) بیوی احساس کمتری کا شکار نہ ہو

بیوی دل و جان سے گھر کے کام کاج کرتی ہے۔وقت پر کھانا پکاتی ہے۔وقت پر کپڑے دھوتی اور پھر استری کر کے کھونٹی پر لٹکاتی ہے۔وقت پر صفائی کرتی ہے۔اور ہر وقت گھر کی فضا کو خوشگوار بنانے میں مصروف رہتی ہے۔ایسے میں اگر شوہر اس کے سامنے ہی اس کی بجائے گھر کے دوسرے افراد یا بازاری عورتوں کی تعریف شروع کر دے اور اس کی نظر میں بیوی کی کوئی وقعت نہ ہو تو اس وقت بیوی خود کو کٹی پتنگ کی طرح محسوس کرنے لگتی ہے۔خود کو بے بس سمجھنے لگتی ہے اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے۔جس کی وجہ سے گھریلو کام کاج سے اس کی توجہ کم ہونے لگتی ہے اور بالآخر گھر کا سارا نظام تباہ ہو جاتا ہے۔

(v) بیوی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کامل ایمان والا وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے“ (بخاری، کتاب:الایمان:۱/۶)

مکمل طور پر ایمان والا بننے کے لیے ضروری ہے کہ کسی بھی جاندار کو نہ ہاتھ سے تکلیف دی جائے اور نہ ہی زبان سے، اور نہ ہی کسی اور انداز سے تکلیف پہنچائی جائے عموماً لوگ زبان سے تکلیف دینا بہت معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ یہ معمولی چیز نہیں۔بلکہ بعض اوقات زبان کے زخم، تلوار کے زخم سے بھی زیادہ گہرے اور خطرناک ہوتے ہیں۔

لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کی دل آزاری نہ کرے۔اگر بیوی نے آپ کی طبیعت کے خلاف کوئی بات کہہ دی یا کوئی کام غلط کر دیا تو آپ اس پر غصہ کرنے کی بجائے یہ سوچیں کہ وہ دن رات آپ کی خدمت کرتی ہے۔دن بھر گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی ہے۔بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔تو اگر اس سے کوئی بات خلاف طبیعت ہو گئی ہے تو اس کو

Scanned with CamScanner

برداشت کرنے میں کیا حرج ہے۔ آپ غصہ کرنے کی بجائے پیار ومحبت سے بات کریں گے تو اس سے بیوی کی دل شکنی بھی نہیں ہوگی اور وہ اپنی غلطی کی اصلاح بھی کرلے گی۔

(vi) بیوی توجہ کی مستحق ہوتی ہے

جو شوہر اپنی بیوی کو وقت دیتے ہیں...... اس کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں...... اس کی باتوں کو سنتے ہیں...... اس سے مشاورت کرتے ہیں...... اس کا خیال رکھتے ہیں، ان کی زندگی خوشیوں اور مسرتوں سے بھر جاتی ہے۔

بیوی کا یہ حق ہے کہ اس کا شوہر روزانہ کچھ وقت اپنی بیوی کے ساتھ گزارے۔ اس کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اسے تنہائی کا احساس نہ ہونے دے۔ جب زوجین پرسکون لہجے میں ایک دوسرے سے بات کریں گے تو گھر کی فضا بھی خوشگوار ہوگی۔

اکثر گھروں میں میاں بیوی بات چیت ہی نہیں کرتے۔ کھانے کی میز پر یا مصروفیت کے دوران جو بات چیت ہوتی ہے وہ اصل بات چیت نہیں بلکہ دونوں کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ مل بیٹھ کر بات چیت کریں۔ اس دوران ان کو اور کوئی مصروفیت نہ ہو۔ اس طرح شوہر کی توجہ اپنی بیوی پر ہوگی اور دونوں کے دل کی کھٹک اور شکایات کا ایک دوسرے کے سامنے آکر حل آسان ہوجائے گا۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ بیوی کا موڈ خوشگوار رہے گا جس سے گھر کا ماحول بھی خوشگوار اور پرسکون ہوگا۔

حق نمبر 3: نان ونفقہ دینا

گھریلو کام کاج عورت کی ذمہ داری ہوتے ہیں۔ مثلاً گھر کی دیکھ بھال، کام کاج، بچوں کی پرورش وغیرہ اور پھر یہ کام ہر وقت مصروفیت کے ہوتے ہیں۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (پ:۲۲، الاحزاب:۳۳)

اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا۔

لہٰذا اسلام نے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کی فراہمی مرد کے ذمہ عائد کی ہے۔ کیونکہ مرد جسمانی اعتبار سے کارزار حیات میں بھرپور حصہ لے سکتا ہے۔

شوہر اپنی بیوی کو خرچ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا طاقت تو رکھتا ہو لیکن دینے کا انکاری ہو تو عورت اس صورت میں نکاح فسخ کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ مرد پر عورت کے نان ونفقہ کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط (پ:۵، النساء:۳۴)

مرد عورتوں پر محافظ ومنتظم ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے (بھی) کہ مرد (ان پر) اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔

(i) اجر عظیم والا دینار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دِيْنَارًا اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارًا اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارًا تَصَدَّقْتَهٗ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارًا اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ

ایک وہ دینار ہے جسے تو فی سبیل اللہ خرچ کرے اور ایک وہ دینار ہے جسے تو غلام آزاد کروانے پر خرچ کرے۔ اور ایک وہ دینار ہے جو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک وہ دینار جسے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ان تمام میں سے سب سے زیادہ اجر اس دینار میں ہے جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(صحیح مسلم، الرقم:۹۹۵)

دعوت عمل

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے...... غلام آزاد کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے...... صدقہ کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے...... غریبوں کو خیرات دینے والے کو بھی اجر ملتا ہے...... اہل وعیال پر خرچ کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے۔

مگر اجر عظیم اہل وعیال پر خرچ کرنے والے کو ہی ملتا ہے۔ اور پھر یہ کتنی بڑی سعادت

Scanned with CamScanner

مندی ہے کہ انسان اپنے مال کو ان کے سب سے زیادہ قریبی حقداروں پر خرچ کرتا ہے اور اجر عظیم بھی پاتا ہے۔

(ii) اہل وعیال کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں ہے

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک شخص گزرا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی توانائی، چستی اور سرگرمی دیکھی تو عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش اس کی یہ سرگرمی سب اللہ کی راہ میں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے لیے دوڑ دھوپ کر رہا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے تگ و دو کر رہا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر ریاکاری اور نام و نمود کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا ہے تو وہ شیطان کے لیے ہے۔

(صحیح الجامع:۲/۸، سنن کبریٰ:۹/۲۵)

(iii) سب سے وزنی چیز

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُہٗ عَلٰی اَھْلِہٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن مسلمان کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(الترغیب والترہیب:۳/۶۸۹)

(iv) بدترین انسان کون......؟

سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شَرُّ النَّاسِ الضَّیِّقُ عَلٰی اَھْلِہٖ

اپنے اہل وعیال پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے۔

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنگی کرنے والا

کیسے تنگی کرتا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد گھر میں داخل ہوتا ہے اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے بھاگ جاتے ہیں اس کے نوکر غلام بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگ جاتی ہے (جیسے اس پر سے مصیبت ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر غلام خوش ہو جاتے ہیں۔

(المعجم الأوسط:۹/۳۶۹)

(v) اہل وعیال کی روزی ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے

اللہ کے پیارے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا یہی گناہ بہت بڑا ہے کہ جن لوگوں کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے ان کی روزی ضائع کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب: الزکاۃ، الرقم:۹۹۶)

تشریح وتوضیح

مال سے محبت کرنا ایک فطری بات ہے۔ ہر انسان کو مال سے بہت محبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہی مال انسانوں میں محبت بڑھا دیتا ہے۔ رشتہ داریاں جوڑ دیتا ہے، اور دلوں کو قریب کر دیتا ہے۔

بیوی پر خرچ کرنا کسی اعتبار سے بھی نقصان دہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر بیوی کے پاس کوئی چیز ہوگی تو وہ گھر میں ہی استعمال ہوگی اور بیوی اس اعتبار سے خوش رہے گی کہ یہ چیز میں نے خریدی ہے۔ کنجوس مرد بیوی کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

اگر گھر میں تنگدستی ہو تو الگ بات ہے ایسی صورت میں بیوی کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ شوہر کی جیب (Pocket) میں پیسے نہیں ہیں۔ لیکن مال ہونے کے باوجود بھی اگر وہ اہل وعیال پر خرچ نہیں کرتا تو یہ سراسر غلط بات ہے۔

اگر بندہ چوری چھپے کھائے، ہوٹلوں میں جائے، اپنے لیے آسانی چاہے اور بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی بجائے مال پر سانپ بن کر بیٹھا رہے تو پھر بیوی کے دل سے شوہر کی محبت نکل جاتی ہے۔ اور حالات اس حد تک کشیدگی اختیار کر لیتے ہیں کہ گھر برباد ہو جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حق نمبر 4: مال حرام سے بچانا

انسان دن رات اپنے اہل وعیال کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدو جہد اور سخت محنت کرتا ہے۔ بیوی بچوں کی ضروریات وخواہشات کی تکمیل کے لیے مال ودولت جمع کرنے میں جائز وناجائز تمام ذرائع اختیار کرتا ہے۔ دن بدن بڑھتی ہوئی ضروریات حلال وحرام میں فرق ختم کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ انسان اپنے اہل وعیال کا نفقہ پورا کرنے کی فکر میں حرام ذرائع سے مال کمانے کی کوشش شروع کردیتا ہے مگر کوئی شخص جتنا چاہے کما لے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ یہ سارا مال چھوڑ کر خالی ہاتھ اس دنیا سے رخصت ہوجائے گا۔ کیونکہ نہ تو کفن میں تھیلی ہوتی ہے اور نہ قبر میں تجوری۔ پھر قبر کو نیکیوں کا نور روشن کرے گا نہ کہ حرام طریقے سے کمائے گئے سونے، چاندی کی چمک دمک۔

جو آج کنگال ہے وہ کل صاحب مال ہوسکتا ہے اور جو آج صاحب مال ہے وہ کل کنگال ہوسکتا ہے۔ تو پھر حرام مال جیسی ناپائیدار شے کی وجہ سے اللہ عزوجل کی ناراضگی کیوں مول لی جائے!

(i) حرام مال جہنم میں لے جاتا ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہے وہ جنت میں نہ جاسکے گا بلکہ ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔ (مسند امام احمد: ۳۰۳/۲، شعب الایمان: (۵۷۶۲)، مشکوٰۃ شریف، ص: ۲۴۲، مستدرک حاکم: ۴۲۲/۴)

(ii) مطالبات کی کثرت حرام کمانے پر مجبور کرتی ہے

اگر بیوی کے مطالبات محدود ہوں اور ان میں اعتدال ہو تو شوہر کی تگ ودو بھی کم ہوتی

ہے اور اگر مطالبات وخواہشات کا سلسلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے تو پھر خاوند مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ ان خواہشات کی تکمیل کے لیے ناجائز ذرائع کا سہارا لے۔ جرائم کا راستہ اختیار کرے۔ رشوت خوری کرے۔

بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر کی جائز آمدنی کے اندر رہ کر گزارہ کرے۔ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے۔ کار، کوٹھی، بینک بیلنس اور بانڈز کے چکروں میں نہ پڑے۔ کیونکہ یہ چیزیں آسائش کا سامان تو ہوتی ہیں مگر سکون دینے کے قابل نہیں۔ اگر مال ودولت باعث سکون ہوتے اور ان کی کوئی حیثیت ہوتی تو پیغمبروں اور ولیوں کو اس سے دور نہ رکھا جاتا۔

(iii) حرام کھانے کی موجودگی میں عبادت نفع نہیں دیتی

حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی نوجوان عبادت میں مصروف ہوتا ہے تو شیطان اپنے (ساتھیوں اور) مددگاروں سے کہتا ہے دیکھو اس کا کھانا کہاں سے آتا ہے۔ اگر اس کا کھانا ناجائز وحرام ہو تو وہ کہتا ہے اسے چھوڑ دو۔ اپنے آپ کو تھکائے اور مشقت کرے۔ تمہاری ذمہ داری وہ خود پوری کررہا ہے کیونکہ اس کی عبادت حرام کھانے کی موجودگی میں اسے نفع نہیں دے گی۔ اور اس بات کی تائید صحیح حدیث میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کا کھانا حرام، پینا حرام اور لباس حرام ہے اور اسے غذا بھی حرام ملتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (الترغیب والترہیب: ۵۴۶/۲)

(iv) حرام کھانا، اپنی جان پر ظلم کرنا ہے

خالق کائنات نے اس کائنات کو تخلیق کیا تو ہر ایک کو رزق دینے کا بھی بندوبست کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ وہ اپنے کو بھی دیتا ہے...... پرائے کو بھی دیتا ہے...... ماننے والے کو بھی دیتا ہے...... نہ ماننے والے کو بھی دیتا ہے...... حرام کھانے والے کو بھی دیتا ہے...... حلال کھانے والے کو بھی دیتا ہے...... جھوٹ بول کر کمانے والے کو بھی دیتا ہے...... سچ بول کر کمانے والے کو بھی دیتا ہے...... رشوت دینے والے کو بھی دیتا ہے...... حلال پر گزارہ کرنے والے کو بھی دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ عزوجل کا نظام سارا چل رہا ہے۔ ایسے عظیم رب کے حکم کو نہ ماننا اور اس کی اطاعت نہ کرنا، رزق حلال چھوڑ کر رزق حرام کمانا بہت بڑی زیادتی، بہت بڑی ہلاکت اور بہت بڑا ظلم ہے۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا ہم خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

(۷) حلال وحرام مال اکٹھا کیوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ.

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جبکہ کوئی اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا وہ حلال ہے یا حرام۔

(صحیح بخاری، کتاب: البیوع: ۴/۷، الرقم: ۲۰۵۹)

تشریح وتوضیح

فی زمانہ لوگ جب مال حاصل کرتے ہیں تو یہ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ مال حلال ہے یا حرام۔ کیونکہ ہر طرف نفس پرستی کا بازار ہے۔ خواہشات کی بھرمار ہے۔ شیطان کی للکار ہے۔

یہاں کم تولنے والے کو پرواہ نہیں...... رشوت لینے والے کو پرواہ نہیں...... چوری کرنے والے کو پرواہ نہیں...... ڈاکہ ڈالنے والے کو پرواہ نہیں...... ملاوٹ کرنے والے کو پرواہ نہیں...... عزت بیچنے والے کو پرواہ نہیں...... دھوکہ دینے والے کو پرواہ نہیں...... نماز چھوڑنے والے کو پرواہ نہیں...... سنت چھوڑنے والے کو پرواہ نہیں۔

آخر کیوں......؟

جب دن اور رات جمع نہیں ہو سکتے...... سچ اور جھوٹ جمع نہیں ہو سکتے...... خیر اور شر جمع نہیں ہو سکتے۔ تو پھر حلال اور حرام کو جمع کیوں کیا جا رہا ہے؟

حق نمبر 5: دینی تعلیم دینا

اگر بیوی دینی امور سے ناواقف ہو تو شوہر کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو دینی امور اور

مسائل سے آگاہ کرے۔ اس کو دینی تعلیم سکھائے۔ اس کو دینی مجالس میں بھیجے اور ایمانیات، صفات الٰہیہ، اسماء الحسنٰی، ارکان اسلام، حلال وحرام کے اصول واحکام، عبادات کے احکام، اول وقت میں نماز پڑھنے کی تلقین اور دیگر عبادات کی ترغیب دے۔ اس کو بغض، حسد، کینہ، غیبت، چغلی، دروغ گوئی، شب وشتم کے امراض سے محفوظ رہنے کے لیے اخلاقی تعلیمات سکھائے۔

(i) اہل وعیال کو نماز کا حکم دینا

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط (پ:۱۶، طٰہٰ:۱۳۲)

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔

فائدہ

اے میرے بھائی! اگر تیری بیوی، بچوں کو نماز نہیں آتی، ارکان اسلام سے شناسائی نہیں، طہارت وپاکیزگی کے احکامات کا پتہ نہیں، شریعت اسلامیہ سے واقفیت ہی نہیں، حلال وحرام کی پہچان نہیں، غلط اور صحیح میں فرق کرنا نہیں آتا، جائز وناجائز کی خبر نہیں ہوگی تو کل قیامت کے دن ان کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

(ii) اہل خانہ کو تعلیم دینا سنت مصطفیٰ ہے

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں سے (نماز) صبح پڑھ کر تشریف لے گئے اور وہ اس وقت اپنی جائے نماز میں تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے۔ تو وہ (وہیں) بیٹھی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟

میں نے جس حالت میں تمہیں چھوڑا تھا، تا حال اسی حالت میں ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد (یعنی تجھ سے جدا ہونے کے

Scanned with CamScanner

بعد) چار جملے تین مرتبہ کہے ہیں۔ اگر انہیں تمہارے آج کے (سارے) اذکار کے ساتھ تولا جائے، تو ان کا وزن زیادہ ہوگا۔ (وہ جملے یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَةَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِہٖ (صحیح مسلم:۴/۲۰۹۰، الرقم:۷۹(۲۷۲۶))

اس حدیث پاک میں ان نادان لوگوں کے لیے شدید تنبیہ ہے جنہیں لوگوں کو تعلیم دینے کا غم کھائے جا رہا ہے لیکن اپنے گھر والوں کی تعلیم و تربیت سے یکسر غافل ہیں۔ ان کے اپنے گھر میں تو جہالت کی تاریکی ہے اور خود وہ باہر کی دنیا کو تعلیم کی روشنی دینے کے لیے پریشان ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کو علم کی روشنی سے روشناس کروانا چاہئے۔

(iii) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو تعلیم دیتے تھے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مرد آپ کی حدیث لے گئے (یعنی آپ سے سب کچھ مردوں ہی نے سیکھ لیا ہے) آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے ایک دن مخصوص کر دیجئے کہ ہم اس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے اس میں سے کچھ ہمیں سکھلا دیجئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا

فلاں فلاں دن فلاں جگہ میں اکٹھی ہو جانا۔

پس وہ عورتیں (اس مقام پر) جمع ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔

فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ

جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھلایا تھا۔ اس میں سے انہیں سکھلایا۔

(صحیح بخاری:۱۳/۲۹۲، الرقم:۷۳۱۰)

(iv) اے عورتو! صدقہ کیا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد سب سے زیادہ دیکھی ہے۔ ایک عقل مند خاتون نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم (گالی گلوچ اور) لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور رفیق حیات کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کوئی چیز عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ غالب آتی ہو۔

اس نے کہا: اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) عقل اور دین کا نقص کون سا ہے؟ فرمایا: عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ (مہینے میں) کئی دن نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (ان ایام میں) روزہ نہیں رکھ سکتی یہ دین کا نقص ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن:۴۰۰۳، صحیح مسلم، کتاب الایمان:۲۴۱)

حق نمبر 6: علیحدہ رہائش

شوہر کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے علیحدہ رہائش کا بندوبست کرے۔ جس میں شوہر کا کوئی عزیز نہ رہتا ہو تا کہ وہ بغیر کسی مداخلت کے مکمل خلوت محسوس کرے۔ بیوی کی خواہش ہو تو وہ سسرال والوں کے ساتھ مل کر بھی رہ سکتی ہے۔

ایک ہی عمارت (Building) میں کئی خاندان رہتے ہیں تو اس میں بیوی کی رہائش کے لیے کچھ کمرے مخصوص کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا کوارٹر یا Portion اس کے اختیار میں ہو اور اس کے علاوہ کسی اور کو اس میں دخل اندازی کی اجازت نہ ہو۔ سسرال والوں کو قطعاً یہ حق نہیں کہ وہ اس کے کمرے میں بغیر اجازت کے داخل

Scanned with CamScanner

ہوں۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ شوہر اپنے والدین کی خواہش پر ایک ہی گھر میں مل جل کر رہنے پر مجبور ہوتا ہے اور اپنا یہ فرض ادا نہیں کر پاتا۔ والدین یہ سوچتے ہیں کہ اکٹھے رہنے سے اخراجات کم ہوں گے اور گھر کی حفاظت بہتر طور پر ہو سکے گی۔ مگر اس کی وجہ سے ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی بہو کے اس حق پر ڈاکہ ڈالیں جو اسے شریعت نے دیا ہے۔

شوہر کو شریعت کے قوانین اور ضابطہ اخلاق کی پابندی کرنی چاہئے اور ایسا راستہ اختیار کرنا چاہئے جس سے بیوی کے حقوق تلف نہ ہوں۔

(i) علیحدہ رہائش نہ ملنے کے نقصانات

مل جل کر رہنے کے بے شمار فوائد ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ آج کل فقط نقصانات ہی سامنے آرہے ہیں۔ اکٹھے رہتے ہوئے ہر آئے دن لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ دل میل سے بھر جاتے ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کی غیبت، چغل خوری میں لگا ہوتا ہے۔ خاندان اور بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہوتا ہے۔ معصوم جانوں کو اخلاقی اور دماغی صدموں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

علیحدہ رہائش نہ ملنے کے چند ایک نقصانات درج ذیل ہیں۔

(1) اعتماد کی کمی

اکٹھے رہتے ہوئے گھر میں جب چھوٹی چھوٹی باتوں پر شروع ہونے والے جھگڑے بڑے بڑے تنازعات کی صورت اختیار کرتے ہیں تو پھر بہو ساس کو ماں نہیں سمجھتی اور ساس بہو کو بیٹی نہیں سمجھتی۔ جس سے گھر کا ماحول خراب ہو جاتا ہے اور میاں بیوی دونوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ سارے گھر کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔

(2) نفسیاتی بیماریوں کا حملہ

اگر گھر میں ہر وقت جھگڑے ہوتے رہیں تو نا اتفاقیاں بڑھتی جاتی ہیں۔ گلے شکوے طول پکڑتے جاتے ہیں۔ پھر گھر کا ماحول ایسا ناخوشگوار ہوتا ہے کہ انسان کو طرح طرح کی جسمانی، اعصابی اور نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ گھر کے افراد میں چڑچڑاپن آجاتا

ہے۔ اور وہ اپنے غصے کو معصوم بچوں پر نکالتے ہیں۔ ساس سے لڑائی ہو جائے تو بہو اس کی بات کا غصہ اپنے بچوں پر نکالے گی ان کو برا بھلا کہے گی۔ ان کو بددعائیں دے گی بعض اوقات یہ بددعا بچے کی دنیا و آخرت تباہ کر دیتی ہے۔ ہر وقت کے جھگڑے و فساد سے بچوں پر بھی نفسیاتی بیماریوں کا ایسا حملہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتیں کھو بیٹھتے ہیں۔

(3) بے پردگی کا خطرہ

ایک ہی گھر میں جب تمام افراد مل جل کر رہتے ہوں تو پردے کا مکمل اہتمام مشکل ہو جاتا ہے۔ اور بے پردگی کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ عموماً گھر میں دیور بھی ہوتے ہیں۔ اور پھر دیور کے ساتھ خوب ہنسی مذاق بھی ہوتا ہے۔ اور پھر کھانا پینا بھی ایک ساتھ ہوتا ہے۔ گھر میں غیر محرم کی موجودگی بہت سے خطرات کو جنم دیتی ہے۔

(4) زیادہ انتظامات سے فکریں بھی زیادہ

گھر میں افراد کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی فکریں بھی اسی لحاظ سے زیادہ ہوں گی۔ مثلاً ان کی بیماری پر، بچے کی ولادت پر، شادی بیاہ، خوشی و غمی غرض ہر موقع پر فکریں اور پریشانیاں معمول سے زیادہ برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

(5) ٹوٹے ہوئے رشتے جڑنے کا نام نہیں لیتے

جب عورت کو علیحدہ رہائش نہ ملے تو گھر میں موجود افراد مثلاً ساس، بہو یا نند، بھابھی یا دیورانی، جٹھانی کے جھگڑے طول پکڑ جاتے ہیں اور بیوی جب ناراض ہو کر اپنے میکے چلی جاتی ہے تو پھر الگ گھر کا پرزور مطالبہ شروع کر دیتی ہے۔ پھر شوہر کو اس بات کی فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی ماں کی سنے یا بیوی کی اور پھر بچوں کی پرورش کے لیے بیوی کو واپس لانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں دلوں میں جب نفرتیں پروان چڑھتی ہیں تو لڑائی جھگڑا کر کے الگ رہائش حاصل کرنے کے بعد بہو ساس کو بلانا پسند نہیں کرتی۔ نند اپنی بھابھی سے نفرت کرنے لگتی ہے۔ اگر صلح صفائی کے ساتھ ہی ماں اپنے بیٹے کو الگ رہائش کا بندوبست کرنے کی اجازت دے دے تو یہاں تک نوبت ہی نہیں آسکتی۔

Scanned with CamScanner

(6) حسد کی آگ احساس کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے

جب سارے بھائی ایک ہی گھر میں رہائش پذیر ہوں تو ان کی اولادیں بھی اسی ایک گھر میں رہتی ہیں۔ تو اگر ایک بھائی کے بچوں کا رنگ کالا ہو اور دوسرے بھائی کے بچوں کا رنگ سفید ہو تو دادا، دادی یا چچا، چچی کی یا پھوپھیوں کی طبعاً رغبت کسی ایک طرف زیادہ ہوگی۔ جس کی وجہ سے باقی بچے نظر انداز ہونے کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پھر حسد کی آگ میں ایک دوسرے کے لیے برا سوچیں گے اور ایک دوسرے کے خیر خواہ بننے کی بجائے دشمن بن جائیں گے۔

ان خرابیوں کے علاوہ بھی نقصانات بے شمار ہیں تو عقلمند لوگ وہ ہوتے ہیں جو ان خرابیوں سے بچنے کے لیے شروع سے ہی بہتر انتظامات کریں۔ اور گھر کا ماحول خوشگوار بنا کر اپنے عزیز واقارب، بہن بھائیوں کو محبت واخوت کا پیغام دیں۔

حق نمبر 7: ظلم نہ کرنا

گھر میں بے جا سختی گھر کو قید خانہ بنا دیتی ہے۔ اور گھر کے افراد اپنے آپ کو قیدی کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ اگر شوہر گھر میں بلا وجہ سختی کا رویہ اپنائے تو بیوی کے لیے وہ گھر قید خانہ بن جاتا ہے۔ وہ ایک قیدی کی طرح زندگی گزارتی ہے۔ وہ اپنے عزیز واقارب کے ہاں نہیں جا سکتی۔ اپنے محرم رشتے داروں سے بھی زیادہ بات نہیں کر سکتی۔ شوہر کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تک نہیں کھا سکتی۔

ذرا سوچئے! اگر اپنا گھر ہی عورت کے لیے قید خانہ بن جائے اور گھر میں انتہائی جابرانہ ماحول نافذ ہو جائے تو وہ عورت کیسے اپنے شوہر سے محبت کر سکے گی؟ ایک پرندے کو اگر قید کر کے شہد اور مکھن کھلاتے رہیں تو پھر بھی اس کی نظر پنجرے کے دروازے کی طرف ہی ہوتی ہے کہ دروازہ کھلے اور وہ آزاد ہو جائے۔ اسی طرح عورت کو قید کر کے اس سے محبت کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔

(i) اختیارات کا ناجائز استعمال نہ کیا جائے

اگر شوہر اپنی بیوی پر ظلم کرتا رہے۔ اسے مارتا رہے۔ اس کی دل آزاری کرتا رہے،

اسے گالم گلوچ کرتا رہے اور یہ سوچتا رہے کہ وہ تو شوہر ہے کچھ بھی کر سکتا ہے تو ایسا ہرگز نہیں ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور اسلام میں ان غیر فطری رویوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام میانہ روی اور امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات عدل کا درس دیتی ہیں اور اخلاقیات کا پیغام بہم پہنچاتی ہیں ایسے بداخلاق، بدزبان اور ظالم شوہر کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

قرآن پاک میں ارشاد الٰہی ہے:

لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝

(پ:۲، البقرۃ:۲۲۶-۲۲۷)

اور ان لوگوں کے لیے جو اپنی بیویوں کے قریب نہ جانے کی قسم کھالیں چار ماہ کی مہلت ہے پس اگر وہ (اس مدت میں) رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور اگر انہوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کر لیا ہو تو بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیوی سے قطع تعلق کی مدت زیادہ سے زیادہ چار ماہ ہے۔ ورنہ اس مدت کے بعد بیوی کو طلاق دینی ہوگی یا اس کے پاس جانا ہوگا۔

بعض لوگ نہ بیوی کو خرچہ دیتے ہیں اور نہ ہی طلاق دے کر اسے آزاد کرتے ہیں۔ اس کو مارتے ہیں۔ برا بھلا کہتے ہیں۔ طعنے دیتے ہیں۔ ذلیل ورسوا کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

(ii) رحم کرو گے تو رحم ملے گا

شوہر کو اپنے بیوی بچوں پر رحم کرنا چاہئے اور اگر ان سے کوئی خطا ہو بھی جائے تو حکمت آموز طریقے سے ان کی اصلاح کرے۔ اور رضائے الٰہی کی خاطر ان کو معاف کر دے۔ یہ یقین رکھے کہ اگر وہ ان پر رحم کرے گا تو رحیم اللہ اس پر بھی رحم کرے گا۔

Scanned with CamScanner

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (جامع ترمذی، الرقم: ۱۸۴۷)

(iii) نرم لب و لہجے والا جنتی ہے

نرم انداز گفتگو کا دنیا میں بھی فائدہ ہوتا ہے اور آخرت میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں۔ اور ان کے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی ہیں۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول یہ (بالا خانے) کن (لوگوں) کے لیے ہیں؟

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ

جو اچھی بات کرے (یعنی نرم لب و لہجے میں)

(۲) وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ

اور لوگوں کو کھانا کھلائے۔

(۳) وَبَاتَ قَآئِمًا وَّالنَّاسُ نِیَامٌ

اور اس حال میں رات گزارے کہ وہ (اللہ کی عبادت کے لیے) کھڑا ہو جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ (مستدرک حاکم: ۱/ ۴۵۸، الرقم: ۱۲۰۱)

حق نمبر 8: حسن معاشرت

اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی، خاوند بیوی اور بچے ہوتے ہیں۔ ایک خاندانی نظام میاں بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ زندگی خوشگوار طریقے سے گزارنے کے لیے ان افراد میں باہمی تعاون کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد ان افراد کے تعلقات کی بہتری پر ہے۔ خاوند کو چاہئے کہ وہ عورت کی عزت کرے۔ اپنی بیوی کو اپنی

محبوبہ بنا کر رکھے۔ اس کے سامنے اس کے گھر والوں کو اچھے الفاظ میں یاد کرکے اس کو عزت بخشے۔ ان کے پاس آتا جاتا رہے۔ مختلف مواقع اور تقریبات پر ان کو دعوت دے۔ اس کی بات توجہ سے سنے۔ اس کی رائے کا احترام کرے۔ تحمل مزاجی سے کام لے۔ مختلف مواقع پر تحائف دیتا رہے۔ اس کی خوشنودی حاصل کرے کیونکہ بیوی سے حسن سلوک کا فائدہ سب سے پہلے خاوند کو ہی ہوگا۔

(i) حسن سلوک کا حکم

اللہ عزوجل نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے نہ کسی خاص عمر کی قید رکھی ہے اور نہ کسی خاص حالت کی۔ بلکہ جوانی میں بھی حسن سلوک کرو، بڑھاپے میں بھی حسن سلوک کرو۔ بیوی حسین و جمیل ہو پھر بھی حسن سلوک کرو۔ اور حسن و جمال سے محروم ہو پھر بھی حسن سلوک کرو۔ وہ ڈھیروں مال لے کر آئی ہو یا خالی ہاتھ آئے۔ اس کے رشتہ دار بااثر ہوں یا کمزور ہوں۔ ہر حال میں اس سے حسن سلوک کرو۔ وہ عزت کا حق رکھتی ہے۔ شوہر کی آمدنی پر حق رکھتی ہے۔ حیثیت و مرتبہ رکھتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۴: النساء: ۱۹)

اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو۔

اسلام نے عورت کو بیوی کی حیثیت سے بہت سے حقوق سے نوازا ہے۔ مثلاً حسن معاشرت، تفریح، دل بستگی کے مواقع فراہم کرنا، معاشی تحفظ، ازدواجی معاملات میں عدل اور توازن۔

نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک عہد ہوتا ہے کہ وہ احکام الٰہی کے تحت خوشگوار ازدواجی تعلقات قائم رکھیں گے اسی کو حسن معاشرت کہتے ہیں۔

(ii) کامل ایمان والا شخص

قابل ستائش ایمان وہ ہوتا ہے جو مکمل و اکمل ہو۔ نامکمل چیز کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کوئی بھی شخص اپنی کسی چیز کو نامکمل نہیں رکھنا چاہتا اور نہ ہی ایسا ہونا پسند کرتا ہے تو ایمان نامکمل کیونکر پسند کرے گا۔ کامل ایمان والے شخص کے بارے میں حدیث پاک میں ہے کہ

Scanned with CamScanner

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا، اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جو اپنی بیوی پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔ (جامع ترمذی: ۸۹/۲)

فائدہ

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے اچھے اور برے اخلاق کا معیار بیوی سے سلوک کو قرار دیا ہے۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ شوہر صرف اسی وقت اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہے جب وہ گھریلو کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹائے۔ اس کے آرام و راحت کا خیال رکھے۔ گھریلو معاملات میں اس کو ساتھ لے کر چلے۔ اس کے مشوروں کو اہمیت دے لیکن اس سب کے علاوہ بھی بیوی کا کوئی حق ہے کہ

وہ تمہاری رفیقہ حیات بن کر تمہارے گھر آئی ہے۔ وہ تمہاری ذمہ داری میں ہے۔ تمہاری مخلص دوست ہے۔ تمہارے بچوں کی ماں ہے۔ وہ تمہاری جلوت اور خلوت کی ساتھی ہے۔ وہ تمہاری عزت ہے۔ تمہارا لباس ہے۔ وہ تمہیں گناہوں سے بچانے کا ایک محفوظ قلعہ ہے۔ وہ تمہارا نصف ایمان ہے۔ وہ افلاس، تنگدستی، غربت، دکھ درد اور تکلیف میں بھی تمہارا ساتھ دینے والی ہے۔ اور تمہارے سکون حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے وہ تمہارے حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے۔

(iii) بیوی کو پانی پلا کر اجر و ثواب کماؤ

اِذَا سَقَى الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ الْمَاءَ اُجِرَ.

اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہوگا۔

(الترغیب والترہیب: ۶۴/۳)

(iv) تحائف دے کر خوشیاں لیجئے

تحفہ لینا اور دینا ایک خوش کن امر ہے۔ شوہر کو چاہئے کہ وہ مختلف مواقع پر بیوی بچوں کو تحفے دیتا رہے۔ کیونکہ لباس، جوتے، کھانا پینا یہ ساری چیزیں تو ویسے بھی شوہر کے ذمے ہیں، لیکن اگر تھوڑی سی تبدیلی کر کے وہ یہ چیزیں تحائف کی صورت میں دے گا تو خوشیاں ہی خوشیاں پائے گا۔

وہ بیوی جو سارا دن گھر کے کام کاج خوشی خوشی کرتی رہتی ہے۔ بچوں کو سنبھالتی ہے۔ جب شوہر دن بھر کا تھکا ہارا گھر آئے تو اس کے ہاتھ سے سامان لیتی ہے۔ اس کو پانی کا گلاس دیتی ہے۔ سالہا سال سے شوہر کے ساتھ غم و خوشی کے ایام گزار رہی ہوتی ہے۔ جب اسے عید کے دن یا کسی خاص موقع پر شوہر کی طرف سے محبت بھرا تحفہ مل جائے تو اس کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ بیوی کا دل شوہر کی محبت سے اور زیادہ بھر جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حصہ دوم

طہارت و پاکیزگی

طہارت و پاکیزگی اسلام کے اولین احکام میں سے ہے۔ اسلام میں اس کی بہت اہمیت وفضیلت ہے۔ اسی لیے تو اسلام میں طہارت و پاکیزگی کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ طہارت جسمانی بھی ہوتی ہے۔ اور روحانی بھی اور ذہنی بھی ہوتی ہے۔ اللہ کے محبوب نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد صفائی و پاکیزگی پر رکھی گئی ہے۔ اس لیے ہی خاص قسم کی عبادت کرنے سے پہلے پاکیزگی کا اہتمام کرنا لازمی ہے۔ اسلام نے طہارت و پاکیزگی کے اصول مقرر کر دیے ہیں۔ اور ان کی حدود بھی مقرر کر دی ہیں۔ جس طرح نفس کی پاکیزگی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی طرح جسمانی پاکیزگی بھی گراں قدر نعمت ہے۔ اور انسان پر اللہ کی نعمت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک انسان کا نفس پاکیزگی اور طہارت کے لئے تیار نہ ہو۔

قرآن میں طہارت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ (سورۃ البقرہ، پارہ نمبر۲، آیت نمبر۲۲۲)

ترجمہ: اور نزدیک نہ جاؤ ان کے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور جب وہ پاک ہو جائیں تو جاؤ ان کے پاس۔ جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

طہارت کے لغوی معنیٰ

طہر اور طہارت کا معنیٰ ہے نجاست کی ضد (پاک ہونا)۔

(سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۲۵ھ تاج العروس ۳/۳۶۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

طہارت کا اصطلاحی معنیٰ

شریعت کی اصطلاح میں طہارت ایک خاص صفت سے عبارت ہے۔ جس کا حکم صاحب شریعت نے اس لیے دیا کہ جسم پاک ہو جائے۔ اور نماز درست ہو جائے۔

طہارت سے کیا مراد ہے؟

طہارت سے مراد ہے۔ نجاست (گندگی و ناپاکی) سے پاک ہونا۔ خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی۔

طہارت کے بارے میں حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ناخن تراشو، ناخنوں کے تراشے دفن کر دو۔ انگلیوں کے جوڑ صاف کرو۔ مسوڑھوں سے طعام کے ذرات صاف کرو۔ دانت صاف کرو۔ اور میرے پاس گندہ اور بدبودار منہ لے کر نہ آؤ۔ یا پیلے دانتوں کے ساتھ نہ آؤ۔ (امام ابو عبد اللہ محمد الحکیم ترمذی متوفی ۳۲۰ھ نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول ۱/۳۱۶)

طہارت کی اقسام

طہارت کی اقسام 2 ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) طہارت صغریٰ

طہارت صغریٰ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے صرف وضو لازم ہوتا ہے۔

(ii) طہارت کبریٰ

طہارت کبریٰ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے غسل لازم ہوتا ہے۔

پاکیزگی نصف ایمان ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین اور آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ اور صبر ضیاء ہے اور قرآن یا تمہارے موافق دلیل ہوگا۔ یا مخالف اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر یا اس جسم کو جہنم سے

Scanned with CamScanner

آزاد کرالیتا ہے۔یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔

(شرح مسلم:۱/۸۵۹(اردو) فرید بک سٹال لاہور)

دوسری جگہ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارت، ص:۱۴۰، رقم الحدیث:۲۲۳)

تشریح وتوضیح

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

اس حدیث کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے۔

اور اس کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ ایمان لانے سے پہلے کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

اسی طرح وضو سے پہلے کے گناہ وضو سے مٹ جاتے ہیں۔لیکن ایمان کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔اس لیے فرمایا طہور نصف ایمان ہے۔تیسرا معنیٰ یہ ہے کہ ایمان سے مراد نماز ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ (پارہ۲، سورۃ البقرہ، آیت:۱۴۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہاری نمازوں کو ضائع کردے۔

چونکہ صحت نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔اس لیے طہارت نماز کے لیے بہ منزلہ جزو ہے۔اس لیے فرمایا طہور نصف ایمان ہے۔یعنی نماز کا جزو ہے۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تصدیق بالقلب اور اطاعت ظاہرہ دونوں ایمان کا جزو ہیں۔اور طہارت نماز کو متضمن ہے جو کہ اطاعت ظاہرہ ہے۔اس اعتبار سے آپ نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے۔

(شرح مسلم:۱/۸۵۹(اردو) فرید بک سٹال لاہور)

طہارت کی ضرورت واہمیت

بغیر طہارت نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ قبول ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم:۲۲۴، رقم الحدیث:۵۲۴، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ:۲۷۲، مسند احمد:۲/۱۹)

بغیر طہارت نماز پڑھنا حرام ہے

بغیر طہارت نماز پڑھنا حرام ہے۔خواہ وہ طہارت وضو سے حاصل کی جائے یا تیمم سے، خواہ فرض نماز پڑھنی ہو یا نفل، سجدہ تلاوت کرنا ہو یا سجدہ شکر۔لہٰذا نماز ایک قلعہ ہے اور وضو اس کا دروازہ۔

☆ دین اسلام میں پاکیزگی کو نصف ایمان کا درجہ دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

(سورۃ التوبہ، پارہ:۱۰، آیت:۱۰۸)

ترجمہ: لوگ جو محبت رکھتے ہیں صفائی اور پاکیزگی سے اور اللہ دوست رکھتا ہے۔پاک رہنے والوں کو۔

استنجاء کے احکام

آج کل جدید بننے کے شوقین افراد پیشاب و پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کی بجائے محض ٹشوز استعمال کرتے ہیں۔جبکہ یورپین ممالک میں رہنے والے اب اس حقیقت سے آشنا ہو رہے ہیں کہ استنجاء کئی مہلک بیماریوں جیسے ریکٹم، کینسر وغیرہ سے بچاؤ میں مددگار ہے۔ایسے افراد جو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے عادی ہیں۔وہ نہ صرف جنسی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں بلکہ کئی عوارض بھی ان کا مقدر بنتے ہیں۔

استنجاء کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ نازل ہوئی:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

ترجمہ: اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے

ہیں۔اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِى الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَ نَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِىْ بِالْمَاءِ قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ

اے گروہ انصار! اللہ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی ہے۔تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہیں۔اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں۔فرمایا یہی تو وہ بات ہے۔اسے اپنے اوپر لازم رکھو۔

(ابن ماجہ، سنن، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب الاستنجاء بالماء: ۱/ ۲۰۵، رقم الحدیث: ۳۵۵)

استنجاء خانے جانے سے پہلے متبرک چیزیں اتار لیں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء خانہ میں جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔ (اس لیے کہ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا) (سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت: ۱/ ۴۱، رقم الحدیث: ۱۹، سنن ترمذی، کتاب اللباس: ۲۸۹/۳، رقم الحدیث: ۱۷۵۲)

نوٹ:- انگوٹھی پر کوئی غلاف نہیں ہوتا۔اس لیے آپ انگوٹھی اتار دیتے تھے۔لیکن جس ذکر پر کوئی غلاف ہو اسے بیت الخلاء میں لے جانا جائز ہے۔جیسے تعویذ چاندی یا چمڑے کے غلاف میں ہو۔ (درمختار مع ردالمختار: ۱/ ۲۸۸، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ)

استنجاء خانہ جانے سے پہلے کی دعاء

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ** پڑھتے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الطہارت: ۱/ ۸۱، رقم الحدیث: ۳۳۷)' (صحیح مسلم: ۳۷۵، رقم الحدیث: ۸۰۹، سنن النسائی: ۱۹) (سنن ابن ماجہ: ۲۹۸، صحیح ابن حبان: ۱۴۰۷) (مسند احمد: ۳/ ۲۸۲، طبع قدیم، مسند احمد: ۱۳۹۹۹، ۲۱/ ۲۱۰) (شرح السنۃ: ۱۸۶)

توجہ فرمائیں

آج کل گھروں میں اٹیچ باتھ روم بنے ہوئے ہوتے ہیں۔جن میں ایک طرف قضاء حاجت کی جگہ ہوتی ہے۔اور دوسری طرف وضو کرنے کی جگہ ہوتی ہے۔اور درمیان میں کوئی آڑ یا حجاب نہیں ہوتا۔سو اس میں اللہ کا نام لینا صحیح نہیں ہے۔اور وضوء کرنے سے پہلے باتھ روم سے باہر آکر بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔اور وضوء کے بعد کی دعا مانگنی چاہیے۔

استنجاء کرتے وقت منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کریں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا .

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پاخانہ کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء: ۱/ ۱۵۵، رقم الحدیث: ۳۹۴)

قابل توجہ بات

بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں۔ یہ حرام ہے۔اور اگر اس کی عادت ہے تو فاسق ہے۔

استنجاء نہ کرنے کا نقصان

ایسے افراد جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں۔اور استنجاء نہیں کرتے وہ نا صرف جنسی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔بلکہ دیگر کئی عوارض بھی ان کا مقدر بنتے ہیں۔دین اسلام انسانی زندگی کے ہر پہلو کو کھول کر بیان کرتا ہے۔اور اس کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت پنہاں ہے۔

صحت اور صفائی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے

صحت اور صفائی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ایسے افراد جو اپنے جسم کا خیال رکھتے ہیں۔اور پاکی پلیدی کو دھیان میں رکھتے ہیں وہ بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

پاکیزگی کا بہترین نمونہ

دن بھر میں پانچ مرتبہ وضو اور اس کے ساتھ استنجاء کے عمل سے گزرنے والے افراد کا جسم پاکیزگی کا بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ پانی ایسی بے بہا نعمت ہے جس میں انسانی جسم کی صفائی کے لیے بہترین اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مسواک اور اس کی فضیلت

ایک کلمہ گو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کا دل و جان سے گرویدہ ہوتا ہے۔اس کا ایمان ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک طریقہ چھوڑنا گویا اسلام کو چھوڑنا ہے۔اس کا دل سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند رہنے والوں کے لئے فرش راہ ہے۔ایسے آدمی کی قبر جنت کا ایک باغ ہے۔کیونکہ اس کا اعتقاد اور ایمان بالکل صحیح ہے۔ جس کا ایمان صحیح ہے اس کی قبر جنت کا باغ ہے۔

مسواک کا لغوی معنیٰ

مسواک کے لغوی معنیٰ "رگڑنے" یا "ملنے" کے ہیں۔یہ لفظ ساک یسوک سوکاً سے نکلا ہے۔

مسواک کا اصطلاحی معنیٰ

علماء کی اصطلاح کے مطابق مسواک ایسی لکڑی ہے۔جسے دانتوں کی صفائی کے لئے ان پر ملا جاتا ہے۔اور اس سے دانتوں کی زردی دور ہو جاتی ہے۔

اہمیت

منہ اور دانتوں کی صفائی کے کئی طریقے مستعمل ہیں۔جیسے دانتوں پر کوئلہ ملنا، دنداسہ

کرنا، نمک ملنا یا ٹوتھ پیسٹ کرنا شامل ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تشریف آوری کے ساتھ ہی مسواک کا آغاز ہوا تھا۔جسے ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا۔اور اپنی امت کے لئے اسے بہتر اور مفید قرار دیا۔

مسواک کی فضیلت

نماز کی ستر (70) درجے زیادہ فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ ۔

ترجمہ: مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت کے لئے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھیں۔اور ہر نماز کے لئے مسواک کریں۔(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ: ۱/۳۰۷، رقم الحدیث: ۸۸۷، صحیح مسلم، کتاب الطہارت، ص: ۱۵۲، رقم الحدیث: ۴۲-۲۵۲)

مسواک کی افادیت

مسواک کے بہت سارے فوائد ہیں۔جو کہ درج ذیل ہیں۔

1 - رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

2 - فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔

3 - سنت پر عمل کا باعث ہے۔اس لیے ثواب کا باعث ہے۔

4 - سوزش کو دور کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

5-بلغم نکالتی ہے۔

6-مسوڑھوں کومضبوط کرتی ہے۔

7-منہ کوخوشبودار کرتی ہے۔

8-نظر کوتیز کرتی ہے۔

9-معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔

10-نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

مسواک کے مندرجہ بالاتمام فوائد کی تصدیق حالیہ سائنس بھی کرتی ہے۔

مسواک کے طبی فوائد

مسواک کرنا سنت نبوی ہے۔اوراس کے بیش بہا فوائد ہیں۔جو کہ انسان کی ذہنی و جسمانی صحت پر فوری طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔منہ ایسی جگہ ہے جہاں سے کھانے پینے کی ہر شے گزرکرجسم کے اندر جاتی ہے۔اگر یہ حصہ ہی جراثیم سے بھر پور ہوا تو خود سوچیں جسم کا کیا حشر ہوگا۔غیر صاف شدہ دانت اور مسوڑھے جسم کے لئے شدید امراض کا باعث بنتے ہیں۔اوران کی صفائی کے لئے مسواک سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔

مسواک سکون کا ذریعہ

مسواک میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔اس میں متعدد کیمیاوی اجزاء ہیں۔جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان عالیشان ہے مسواک سے قوت حافظہ بڑھتی،دردسر دور ہوتا اور سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے۔اس سے بلغم دور،نظر تیز،معدہ درست اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔عقل بڑھتی ہے،بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا ہے۔بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔

(ملخصا حاشیۃ الطحطاوی،ص:۶۸)

مسواک کرنا باعث رضائے رب ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:مسواک کیا کرو کیونکہ یہ منہ کو پاک کرنے والی اور باعث رضائے رب ہے۔میرے پاس جب بھی جبرائیل آئے مجھے مسواک کی وصیت

کی۔حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کردی جائے گی۔اور اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میری امت پر یہ مشکل ہوگی تو میں ان پر مسواک کرنا فرض فرمادیتا۔ اور میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ میں اپنے منہ کے سامنے والے دانت گھساڈالوں گا۔(الترغیب والترہیب:۱/۱۱۴،ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

مسواک کے لئے لکڑی کا انتخاب

مسواک کے لئے اچھی لکڑی کا انتخاب کیا جائے۔اس سلسلے میں مسواک تین قسم کی درست اور فائدے مند ہے۔ایک اراک (یعنی پیلو) دوسری نیم اور تیسری صنوبر کی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھی مسواک زیتون کے مبارک درخت کی ہے۔کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔یہ مسواک میری بھی پسندیدہ ہے۔اور مجھ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کی بھی۔

زیتون کے درخت کے متعلق قرآن وحدیث میں کئی بیان ملتے ہیں۔جن سے پتہ چلتا ہے یہ شفا بخش درخت ہے۔اس کا کھانا اور ملنا ہر طرح سے باعث شفا ہے۔اس کے علاوہ درج ذیل درختوں کی شاخیں بھی بطور مسواک استعمال ہوتی رہی ہیں۔

☆نیم (Azadisachta)

☆کیکر (Acacia Arabia)

☆پھلاہی (Aracia Modesta)

☆کرنج (Pangamia Giabra)

☆پیلو (Salvadora Persica)

☆زیتون (Olive)

☆ پیلو اور نیم کی مسواک زیادہ عام ہیں۔اور پاکستان میں عموماً یہ دونوں اقسام زیادہ استعمال ہوتی ہیں۔

مسواک کے اوقات

مسواک کرنا سنت رسول ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے وقت اور عشاء

Scanned with CamScanner

کے وقت مسواک کرنے کی خصوصاً تلقین فرمائی ہے۔ ویسے ہر نماز کے وقت مسواک کرنا سنت رسول ہے۔

ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا اپنا معمول بنالیں۔ انشاء اللہ دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

مسواک کرنے میں رہنما اصول

1۔ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔

2۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

3۔ اس کے ریشے نرم ہوں۔ کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلاء (Gap) کا باعث بنتے ہیں۔

4۔ مسواک اچھا وہ ہے جو تازہ ہو۔ اور اگر نہیں ہے تو کچھ دیر پانی میں بھگو دیں۔

5۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کریں۔

6۔ مسواک کم از کم تین بار کریں۔

7۔ مسواک وضو کی سنت قبلیہ ہے۔ البتہ سنت مؤکدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔

وضو کا بیان

امت مسلمہ پر فرض کی گئی ہر عبادت کو انسان کی صحت کا ضامن بتایا گیا ہے۔ یہاں پر ہم وضو سے متعلق مختصراً تذکرہ کریں گے کہ کس طرح اس عمل کا ہر رکن انسانی صحت وسلامتی کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ نماز سے قبل وضو کا عمل انجام دینے سے انسان کئی قسم کے خطرناک امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

وضو کی فرضیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ط (سورۃ مائدہ، آیت:۶، پارہ:۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو۔ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو ستھرے ہولو۔

معنیٰ ومفہوم

''الوضوء''، ''الوضاءۃ'' سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنیٰ حسن اور صفائی ہے۔ اگر یہ لفظ ''وَضوء'' تو اس کا یہ معنی ہے جس پانی سے وضو کیا جائے۔ اور اگر یہ لفظ وُضو ہو تو اس کا معنیٰ وضوء کرنے کا فعل ہے۔ (نعمۃ الباری: ۵۱۰ فرید بک سٹال لاہور)

وضو کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم اس حال میں اٹھو گے کہ تمہارا چہرہ اور ہاتھ، پاؤں وضو کرنے کی وجہ سے سفید اور چمک رہے ہوں گے۔ لہٰذا جو شخص

Scanned with CamScanner

تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ اپنے ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کی سفیدی اور چمک کو زیادہ کرے۔ (مسلم صحیح، کتاب الطہارت:۱/۲۱۶، رقم الحدیث:۲۴۶)

باوضو مرنے کی فضیلت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! بیٹا اگر تم باوضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو۔ کیونکہ ملک الموت جس بندے کی روح حالت وضو میں قبض کرتا ہے۔ اس کے لئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔

(کنز العمال:۹، رقم الحدیث:۲۶۰۶۰، الکتب العلمیہ بیروت)

باوضو رہنے کی سات بشارتیں

امام اہلسنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں جو ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اس کو سات فضیلتوں سے مشرف فرمائے گا۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں گے۔

2- قلم اس کی نیکیاں لکھتا رہے گا۔

3- اس کے اعضاء تسبیح کریں گے۔

4- اس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوگی۔

5- جب سوئے تو اللہ تعالیٰ فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ جو جن اور انسان کے شر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

6- سکرات موت اس پر آسان ہو۔

7- جب تک باوضو ہو امان الٰہی میں رہے۔ (فتویٰ رضویہ:۱/۷۰۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وضو کے طبی فوائد

وضو حفظان صحت کے زریں اصولوں میں سے ہے۔ یہ روزمرہ زندگی میں جراثیم کے خلاف ایک بہت بڑی ڈھال ہے۔ بہت ساری بیماریاں صرف جراثیموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کی ساخت کچھ ایسی تدبیر سے بنائی ہے کہ جراثیم اس میں سے ہمارے بدن میں داخل نہیں

ہو سکتے۔ البتہ جلد پر ہو جانے والے زخم اور منہ اور ناک کے سوراخ ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں۔ اللہ رب العزت نے وضو کے ذریعے نہ صرف ان سوراخوں بلکہ اپنے جسم کے ہر حصے کو جو عام طور پر کپڑوں میں ڈھکا ہوا نہیں ہوتا اور آسانی سے جراثیم کی آماج گاہ بن سکتا ہے۔ انہیں وضو کے ذریعے وقتاً فوقتاً دھوتے رہنے کا حکم فرمایا۔ انسانی جسم میں ناک اور منہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعے جراثیم سانس اور کھانے کے ساتھ آسانی سے انسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا گلے کی صفائی کے لئے غرارہ کرنے کا حکم دیا۔ اور ناک کو اندر ہڈی تک گیلا کرنے کا حکم دیا۔ بعض اوقات جراثیم ناک میں داخل ہو کر اندر کے بالوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ اور اگر دن میں وقتاً فوقتاً اسے دھونے کا عمل نہ ہو تو ہم صاف ہوا سے بھرپور سانس بھی نہیں لے سکتے۔ اس کے بعد چہرے کو تین بار دھونے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ ٹھنڈا پانی مسلسل آنکھوں پر پڑتا رہے۔ اور آنکھیں جملہ امراض سے محفوظ رہیں۔

اسی طرح بازوؤں اور پاؤں دھونے میں بھی کئی طبی فوائد پنہاں ہیں۔ وضو ہمارے بے شمار امراض کا از خود علاج کر دیتا ہے۔ جن کے پیدا ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کرنے کا مسنون طریقہ کار درج ذیل ہے۔

کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے اونچی جگہ پر بیٹھنا مستحب ہے۔

نیت کرنا

وضو کے لئے نیت کرنا سنت ہے۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔ لہٰذا زبان سے نیت کریں۔

نیت کرنے کا طریقہ

اس طرح نیت کریں کہ میں حکم الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وضو کر رہا ہوں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ پڑھنا

وضو کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیجئے۔ جب تک باوضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

دونوں ہاتھوں کو دھونا

اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھوئیے۔ اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

کلی کرنا

دائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر کلی کریں۔ تین بار مسواک کریں۔ پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب۔ اگر مسواک نہ ہو تو شہادت کی انگلی سے دانت صاف کریں۔ پہلے دائیں طرف سے تین بار اور پھر بائیں طرف سے تین بار دانتوں کو صاف کر کے کلی کریں۔

ناک میں پانی چڑھانا

اب دائیں ہاتھ سے تین بار چلو میں پانی لے کر ناک میں چڑھائیں جہاں تک نرم ہڈی ہے۔ اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں۔

منہ دھونا

اب تین بار منہ دھوئیں۔ منہ اس طرح دھوئیں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہ جائے۔

نوٹ:۔ اگر داڑھی ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو اس طرح خلال کریں کہ انگلیوں کو گلے کی طرف داخل کر کے سامنے کی طرف نکالیں۔

کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا

اب پہلے دائیں بازو کو انگلیوں کے ناخنوں سے دھونا شروع کریں اور کہنیوں تک

دھوئیں۔ اور پھر بایاں ہاتھ بھی اسی طرح دھوئیں۔ اور پھر انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

مستحب عمل

دونوں ہاتھ آدھے بازوؤں تک دھونا مستحب عمل ہے۔

یاد رہے کہ

اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ پانی بہتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس طرح کرنے سے پانی کہنیوں اور کلائی کی کروٹوں تک نہیں پہنچتا۔ اور اس طرح وضو نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر وضو کامل نہیں ہے تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ بلکہ جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق ہاتھ دھوئیں۔

سر کا مسح

سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے۔ اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گدی تک اس طرح لے جائیے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر گدی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیں۔ کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر نہ لگیں۔

کانوں کا مسح

اب کلمے کی انگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے۔

گردن کا مسح

اب چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کریں۔

نوٹ:۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں۔ یہ سنت نہیں ہے۔ اور مسح کرتے ہوئے نل بند کر دیں۔ بلا وجہ نل کھلی چھوڑ دینا پانی کا اسراف ہے۔ اور یہ گناہ ہے۔

پاؤں کا دھونا

اب پہلے دایاں پاؤں دھوئیں۔ بائیں ہاتھ سے اور پھر بایاں پاؤں بھی بائیں ہاتھ سے دھوئیں۔ اور الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پہلے سیدھے پاؤں کا خلال کریں۔ اور خلال سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کریں۔ اور پھر بائیں پاؤں کا خلال کریں۔ انگوٹھے سے شروع کریں اور چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

وضو کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔ (جامع ترمذی: ۹/۱)

دعا پڑھنے کی فضیلت

حدیث پاک میں ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کلمہ شہادت پڑھا۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(ملخص از صحیح مسلم: ۱۲۲/۱)

وضو کی دعائیں

کلی کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! تلاوت قرآن، اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا فرما اور جہنم کی

بدبو سے محفوظ کر۔

چہرہ دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن میرا چہرہ سفید رکھنا۔ جس دن کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا۔

بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ پیچھے سے نہ دینا۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری بات غور سے سنتے ہیں۔ اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد رکھنا۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جب (کچھ لوگوں کے) قدم پھسلیں گے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرے گناہ بخش دے میری کوشش قبول فرما۔ اور میری تجارت میں نقصان نہ ہو۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

چہرے کا دھونا۔

دنوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا۔

چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

وضو میں جو چیزیں سنت ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نیت کرنا

وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرنا۔

بسم اللہ پڑھنا

وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا۔

دونوں ہاتھوں کا دھونا

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک تین بار دھونا۔

مسواک کرنا

تین بار مسواک کرنا پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب۔

کلی کرنا

دائیں ہاتھ سے تین بار چلو بھر کر تین بار کلی کرنا۔

نوٹ:۔ اگر روزہ نہیں ہے تو پھر غرغرہ بھی کریں کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

ناک میں پانی چڑھانا

دائیں ہاتھ سے تین بار چلو میں پانی لے کر ناک میں چڑھانا۔ جہاں تک نرم ہڈی ہے وہاں تک پانی کا پہنچانا۔

داڑھی کا خلال

اگر داڑھی ہے تو اس کا خلال کریں۔

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال

ہاتھوں کی اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

مسح کرنا

چوتھائی سر کا اور کانوں کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

ترتیب قائم رکھنا

فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا اور سر کا مسح کرنا۔ اور پھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وضو کرنا۔ یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے اور دوسرے عضو کو دھولینا۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۲۳۵، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۶)

Scanned with CamScanner

وضو کے مستحبات

وضو کے مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ قبلہ رو اونچی جگہ پر بیٹھنا۔

☆ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

☆ اطمینان سے وضو کرنا۔

☆ اعضائے وضو پر پہلے پانی چپڑ لینا۔ خصوصاً سردیوں میں۔

☆ وضو کرتے ہوئے بغیر ضرورت کے کسی سے مدد نہ لینا۔

☆ سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا۔

☆ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا۔

☆ الٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

☆ الٹے ہاتھ کی چھنگلی ناک میں ڈالنا۔

☆ انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا۔

☆ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈالنا۔

☆ انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو۔ اگر سخت ہو تو حرکت دے کر نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۲۳)

☆ معذور شرعی نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا۔

☆ جو کامل طور پر وضو کرتا ہے۔ یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اس کا کوؤں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں، گھائیوں اور کہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا۔ اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے فرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں۔ اکثر یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں۔ اور یہ بے خیالی کا نتیجہ ہے۔ اور ایسی بے خیالی حرام ہے۔ اور خیال رکھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت: ۲/۱۹)

☆ وضو کا لوٹا الٹی طرف رکھئے۔ اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھیں۔

ہرہ دھوتے وقت اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی ڈھل جائے۔

☆ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا۔ یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا۔ مثلاً ہاتھ کہنیوں سے اوپر آدھے بازوؤں تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا۔

☆ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

☆ ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔

☆ ہر عضو کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر پانی کی بوندیں ٹپکا دینا تاکہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں۔ خصوصاً جب کہ مسجد میں جانا ہو کہ فرش مسجد پر پانی کی بوندیں نہ ٹپکیں۔ مسجد کے فرش پر وضو کا پانی ٹپکانا مکروہ تحریمی ہے۔ (خلاصہ از البحر الرائق ۲/۵۳۰، بہار شریعت: ۲/۲۰)

☆ ہر عضو کے دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت نیت وضو کا حاضر رہنا۔

☆ ابتداء میں بسم اللہ کے ساتھ درود پاک اور کلمہ شہادت پڑھ لینا۔

☆ اعضائے وضو بلا ضرورت بالکل نہ پونچھیں۔ اگر پونچھنا ہو تو بلا ضرورت بالکل خشک نہ کریں۔ کچھ تری باقی رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔

☆ وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔

☆ بعد وضو میانی (یعنی پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہے) پر پانی چھڑکنا۔

☆ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو بعد وضو کے دو رکعت نفل ادا کرنا۔ جسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۲۶۶)

ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اَحَدِکُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاءَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے بغیر طہارت کے کسی کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ یہاں تک کہ وہ وضو کرے۔ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی: ۲/۳۳۲، الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی: ۶/۸۲)

☆ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ باوضو ہو، ہر نماز کے لئے تازہ

وضو کرنا نورٌ علیٰ نور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی معمول تھا۔

(احکام القرآن: ۲/۳۳۱، الجامع الاحکام القرآن: ۶/۸۱، التفسیرات الاحمدیہ، ص: ۳۴۳، تفسیر مظہری: ۳/۳۸۹، تفسیر روح المعانی: ۶/۶۹)

وضو ٹوٹنے پر فوراً وضو کر لینا

وضو ٹوٹنے پر فوراً کر لینا مستحب ہے۔

(رواہ الحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ: ۱/۱۶، رواہ ابن شیبۃ: ۱/۱۶)

ہمیشہ باوضو رہنا مقربانِ الٰہی کا شیوہ ہے

ہمیشہ باوضو رہنا مقربان رب العزت جل وعلا کا اسوہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ۔

ترجمہ: وضوء (طہارت) ایمان کا حصہ ہے۔ (رواہ الحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ: ۱/۱۶)

نیز ارشاد نبوی ہے۔

لَنْ یُّحَافِظَ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ ۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ: ۱/۱۶)

دوسری روایت میں یہ کلمات اس طرح ہیں۔

لَا یُحَافِظُ عَلَی الطُّهُوْرِ اِلَّا مُؤْمِنٌ ۔

ترجمہ: ہمیشہ باوضو رہنا کامل مومن کی شان ہے۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ: ۱/۱۶)

نیکی کا ارادہ کر لینے پر...... نیکی جلدی کر لینی چاہئے

انسان جب نیکی کا ارادہ کر لے تو چاہئے کہ اس کے کرنے میں تاخیر نہ کرے۔ نہ معلوم شیطان یا نفس اسے نیکی سے روک دے۔ اسی طرح جب نماز کا ارادہ کر لینے پر وضو اور ادائیگی نماز میں تاخیر نہ کرے۔ نہ معلوم اسے اگلے لمحہ اس کی توفیق ملتی ہے یا نہیں۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل، ص: ۲۱۶)

وضو کے آداب

جو چودہ چیزیں آداب وضو میں شامل ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- اونچی جگہ بیٹھنا۔
2- قبلہ رخ ہونا۔
3- کسی اور سے مدد نہ لینا۔
4- دنیاوی بات چیت نہ کرنا۔
5- دل کے ارادہ اور زبان کے فعل کا جمع ہونا۔
6- منقول دعاؤں کا پڑھنا۔
7- ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔
8- شہادت کی انگلی کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔
9- ڈھیلی انگوٹھی کا ہلانا۔
10- داہنے ہاتھ سے کلی کرنا۔
11- بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
12- معذوری نہ ہونے کی صورت میں وقت آنے سے پہلے وضو کرنا۔
13- وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا۔
14- وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا۔

وضو کے مکروہات

وضو کے 15 مکروہات ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

1- وضو کے لیے ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔
2- ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔
3- اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں پانی کے قطرے ٹپکانا۔
4- قبلہ کی طرف تھوک، بلغم ڈالنا یا کلی کرنا۔
5- زیادہ پانی خرچ کرنا۔
6- اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔
7- منہ پر پانی مارنا۔
8- منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

Scanned with CamScanner

9-ایک ہاتھ سے منہ دھونا (کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے)

10-گلے کا مسح کرنا۔

11-الٹے ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

12-سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

13-تین جدید پانیوں سے تین بار مسح کرنا۔

14-دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

15-ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا (اگر کوئی حصہ سوکھا رہ گیا تو وضو ہی نہیں ہوگا) وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ اور اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

(بہار شریعت:۲/۲۲)

جن امور کے لئے وضو کرنا فرض ہے

درج ذیل امور کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

☆ نماز پڑھنے کے لئے۔

☆ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے۔

☆ سجدہ تلاوت کے لیے۔

☆ قرآن پاک کو چھونے کے لیے۔

☆ کعبۃ اللہ کے طواف کے لیے۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

☆ پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے۔ اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے۔ جب بھی وضو ٹوٹ گیا۔

☆ مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا نکلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(الفتاویٰ الرضویۃ:۱/۷۶۵)(المرجع السابق،ص:۹-۱۰)(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارت:۱/۹)

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

☆ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی۔ یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلی تک پہنچا، اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(المرجع السابق "والدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارت:۱/۲۸۷)

☆ اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۱۰)

☆ ناک صاف کی اور اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۱۱)

☆ اگر چھوٹی کلی یا جوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۱۱)

Scanned with CamScanner

غسل کے احکام ومسائل

دین اسلام ہمیں صفائی و پاکیزگی کی تلقین کرتا ہے۔اور صفائی کو نصف ایمان کا درجہ دیا گیا ہے۔صفائی ستھرائی کے حوالے سے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے۔کہ کوئی بھی باشعور فرد گندگی کو پسند نہیں کرتا۔انسان ہر طرح سے پاکیزگی کی حالت میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر بندگی کا فرض ادا کرے۔

قرآن میں غسل کی اہمیت

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط (سورۃ المائدہ ٦:٥)

ترجمہ: اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت حاصل کرو۔

غسل سے کیا مراد ہے

شریعت کی رو سے غسل سے مراد پاک پانی کا تمام بدن پر خاص طریقے سے بہانا۔

غسل کی اقسام

غسل کی تین اقسام ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i-غسل واجب
ii-غسل مسنون
iii-غسل مستحب

غسل واجب

غسل کے واجب ہونے کی پانچ صورتیں ہیں۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i-مباشرت
ii-احتلام
iii-حیض
iv-نفاس
v-میت کا غسل

مباشرت واحتلام

مباشرت واحتلام کی صورت میں انسانی بدن سے عضو مخصوص کے ذریعے سے منی کا اخراج ہوتا ہے۔

منی کا خارج ہونا شہوانی خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔اور اس سارے عمل میں اعضائے بدن کا خاص حصہ شامل ہوتا ہے۔کیونکہ منی کو خارج کرنے سے قبل کے حالات وواقعات میں انسان کا سارا بدن حصے دار بنتا ہے۔یعنی محض دخول سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حیض ونفاس

حیض ونفاس میں بھی عورت کا پورا بدن ملوث ہوتا ہے۔اس لیے حکم ہے کہ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد غسل کر کے ہی دین کے احکامات کی ادائیگی کی جائے۔اور اسی غسل کے بعد ہی بیوی خاوند کے لئے پھر سے قابل استعمال ہوتی ہے۔اس عرصے کے دوران مباشرت کرنے سے ہر دو جنس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

میت کا غسل

بعد از موت غسل کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ موت سے قبل عموماً افراد بیماری کا ایک عرصہ گزارتے ہیں۔اس لیے موت کے بعد غسل دینا ضروری ہوتا ہے۔

غسل مسنون اور غسل مستحب کا طریقہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء کرتے۔اس کے بعد مکمل وضو کرتے۔پھر پانی لے کر سر پر ڈالتے۔اور انگلیوں کی مدد سے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔پھر جب دیکھتے کہ سر صاف ہو گیا ہے تو تین بار سر پر پانی ڈالتے۔پھر تمام بدن پر پانی ڈالتے۔اور پھر پاؤں دھو لیتے۔

(صحیح مسلم:١/٢٥٣،رقم الحدیث:٣١٦)

جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے

جنابت کی حالت میں غسل فرض ہے۔جب بھی حالت جنابت ہو حتی الامکان فوری

Scanned with CamScanner

غسل کر لینا فرض ہے۔فرض نماز کے وقت آنے پر جنبی اگر غسل میں تاخیر کرے گا تو نماز نہ پڑھنے اور غسل نہ کرنے کا گناہ اس پر لازم ہوگا۔ جنابت کی نحوست کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ ۔

ترجمہ: جس گھر میں جاندار کی تصویر یا کتا یا جنبی ہو تو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(احکام القرآن:٢/٣٢٥ تفسیر روح المعانی:٦/٨١)(احکام القرآن:٢/٣٦٤)

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرائض ہیں۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i-کلی کرنا

ii-ناک میں پانی چڑھانا

iii-تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔(فتاویٰ عالمگیری:١/١٣)

1-کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔(خلاصۃ الفتاویٰ:١/٢١)

ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے۔(خلاصۃ الفتاویٰ:١/٢١)

اور یوں ہو سکے گا کہ پانی سونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔(فتاویٰ عالمگیری:١/١٣)

تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ

جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔(فتاویٰ عالمگیری:١/١٤)

چند غسل مسنون

درج ذیل امور کی ادائیگی کے لئے غسل کرنا سنت ہے:

i-جمعہ کی نماز کے لئے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

ترجمہ: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل لازم ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ:١/٣٠٠، رقم الحدیث:٨٤٠)

ii-عیدین کی نماز کے لئے

عیدین کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔(ابن ابی شیبۃ المصنف:١/٥٠٠، رقم الحدیث:٥٧٧١)

iii-حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے

حج و عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

(ترمذی، الجامع، ابواب الحج:٢/١٨١، رقم الحدیث:٨٣٠)

iv-حج کرنے والوں کے لئے میدان عرفات میں زوال کے بعد

(ابن ابی شیبۃ المصنف:٢/٦٨)

دوران غسل نیت کا کردار

جس پر چند غسل ہوں مثلاً احتلام بھی ہوا، عید بھی ہے۔اور جمعہ کا دن بھی۔تو تینوں کی نیت کر کے ایک غسل کر لیا، سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

(الدر المختار مع رد المحتار:١/٣٤١)

دوران غسل احتیاط کی ضرورت

غسل میں لازم ہے کہ جسم کے ہر حصے پر پانی بہہ جائے۔ایسا نہ ہو کہ سر یا چہرے پر پانی ڈال کر باقی جسم کو مل کر تر کر لیا جائے۔اس سے جسم کے بعض حصے ڈھیلے اور بعض پر مسح

Scanned with CamScanner

ہوا، اس طرح کرنے سے غسل ادا نہ ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل کے تین فرائض ہیں۔

i- کلی کرنا، ii- ناک میں پانی چڑھانا، iii- اور ظاہری بدن پر پانی بہانا۔ اگر کسی نے ان میں سے کوئی بھی چیز چھوڑ دی تو غسل نہیں ہوگا۔

(احکام القرآن: ۲/۳۶۵، تفسیر کبیر: ۱۱/۱۵۷، التفسیرات الاحمدیہ، ص: ۳۴۸، تفسیر مظہری: ۳/۴۰۹)

غسل کے لیے مناسب پانی کا استعمال

وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِيْنِيْ، فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِّنْكَ.

ترجمہ: اور ان لوگوں کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ ان لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق سوال کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جن کے تم سے زیادہ بال تھے۔ اور جو تم سے افضل تھے۔ ان کے لیے اتنا پانی کافی ہوتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: ۵۷۷، رقم الحدیث: ۲۸۷، سنن نسائی: ۲۵۲)

تیمّم کے احکام ومسائل

تیمّم کی خصوصیات سے اللہ تعالیٰ نے صرف اس امت کو سرفراز کیا ہے۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر، تیمم صرف چہرے اور ہاتھوں پر کیا جاتا ہے۔ ہمارا اور جمہور کا اس پر اجماع ہے کہ تیمّم کے لئے دو ضربیں ضروری ہیں۔ ایک ضرب سے چہرے پر مسح کیا جائے اور ایک ضرب سے کہنیوں سمیت ہاتھوں پر مسح کیا جائے۔

تیمّم کا ذکر قرآن میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ (سورۃ المائدہ، پارہ: ۶، آیت: ۶)

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

تیمّم کی آیت کا شان نزول

غزوہ مریسیع سے واپسی کے موقع پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ رکنا پڑا۔ مجاہدین ہار کی تلاش میں مشغول ہو گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استراحت فرمائی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور شفقت پدری کے طور پر ام المؤمنین پر عتاب فرمانے لگے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اس وقت صبح ہو چکی تھی۔ وضو

Scanned with CamScanner

کے لیے پانی تلاش کیا گیا۔مگر پانی نہ ملا۔اس مشکل وقت میں یہ آیت تیمم نازل ہوئی۔

سیّدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نورِ نظر ام المومنین سے فرمایا: بے شک تو برکت والی ہے۔(احکام القرآن:۲/۵۵۸،الجامع الاحکام القرآن:۶/۸۵،تفسیر مظہری:۳/۳۸۹)

لغوی معنیٰ

تیمم کی اصل الام ہے۔اس کا معنیٰ قصد کرنا ہے۔کیونکہ تیمم میں مٹی کا قصد کر کے اس سے چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کرنے کا قصد کیا جاتا ہے۔

شرعی معنیٰ

نماز یا اور کسی عبادت کے لئے پاک مٹی کا قصد کر کے چہرے اور ہاتھوں پر ملنا۔

(عمدۃ الباری:۱/۸۵۲فرید بک سٹال لاہور)

تیمم کا طریقہ

تیمم کی نیت کریں

تیمم کی نیت کریں (تیمم دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے)

بسم اللہ پڑھنا

بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، چونا، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہو مار کر لوٹ لیجئے۔اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو تھوڑی سی جھاڑ لیں۔

اور پھر سارے منہ کا مسح اس طرح کریں کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے۔اگر بال برابر بھی کوئی جگہ باقی رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کریں۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پشت پر رکھیں۔

اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیں۔اور پھر وہاں سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گٹے تک لے آئیں۔اور الٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں۔اس طرح سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ کا مسح کریں۔(فتاویٰ تاتارخانیہ:۱/۲۲۷)

تیمم کے لئے اہم ہدایات

☆جس مٹی، پتھر وغیرہ سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے۔یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صرف خشک ہونے سے نجاست کا اثر جاتا رہے۔

(الدر المختار، رد المحتار:۱/۴۳۵)

☆چونا مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تیمم جائز نہیں۔مگر اس پر آئل، پینٹ، پلاسٹک اور میٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے۔جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

تیمم کب جائز ہے؟

☆ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔تو ان صورتوں میں تیمم کر سکتے ہیں۔(الدر المختار، رد المحتار:۱/۴۴۱)

☆اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔(فتاویٰ عالمگیری:۱/۲۸)

☆وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضاء ہو جائے گی۔تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب وضو یا غسل کرے تو اعادہ لازم ہے۔(فتاویٰ رضویہ:۲/۳۰۷)

☆مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر لے۔یہی احوط (یعنی احتیاط کے قریب ہے) ہے۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ:۳/۴۹۲۔رضا فاؤنڈیشن لاہور)

Scanned with CamScanner

مسح کے احکام ومسائل

مسح کے لغوی معنیٰ

مسح کا معنیٰ لغت کی رو سے کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا ہے۔ اور شریعت کی اصطلاح میں مسح سے مراد ہاتھ کا کسی عضو یا موزوں پر پھیرنا ہے۔

موزہ کی تعریف

ہر وہ چمڑے کی بنی ہوئی چیز یا جس کا صرف نچلا حصہ چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دبیز چیز کا بنا ہوا ہو۔ یا جرابیں دبیز کپڑے کی، کہ جو بغیر تسمہ پاؤں پر چپکی رہیں۔ یہ تمام موزے کے حکم میں ہیں۔ (شرح موطا: ۹۰/ (اردو) فرید بک سٹال لاہور)

جن صورتوں میں جرابوں پر مسح جائز نہیں

موزوں پر مسح کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)......ایسی جراب جس میں پانی گزر کر نیچے پہنچ جائے۔

(۲)......جراب پاؤں پر تسموں سے بندھی ہو۔

(۳)......اتنی باریک ہو کہ اس سے پاؤں نظر آئیں۔

موزوں پر مسح کی شرائط

موزوں پر مسح کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔

☆ پاؤں سے چپٹے ہوئے ہوں کہ انہیں پہن کر آسانی سے چل پھر سکیں۔

☆ چمڑے کے ہوں یا پھر کم از کم تلا چمڑے کا ہو باقی کسی اور موٹی چیز کا ہو۔

☆ وضو کر کے پہنا ہو۔

☆ نہ پہننے سے پہلے جنبی ہو نہ پہننے کے بعد جنبی ہوا ہو۔

☆ مقررہ مدت کے اندر پہنے جائیں۔

☆ کوئی موزہ پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔

جن چیزوں پر مسح جائز نہیں

☆ وضو کر کے پہنا ہو یعنی حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو ہو۔

☆ وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا۔ یہاں تک کہ حدث ہوا۔ تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں۔

☆ تیمم کر کے موزے پہنے گئے ہوں تو مسح جائز نہیں۔

(فتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارت: ۱/۳۳)

☆ نہ حالت جنابت میں پہنا ہو۔ اور نہ پہننے کے بعد جنبی ہوا ہو۔

☆ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔ یعنی تین انگل بدن ظاہر نہ ہو۔ اور اگر تین انگل پھٹا ہوا اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے۔ اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں۔ مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے تو تب بھی یہی حکم ہے۔ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ ناجائز۔ (المرجع السابق)

مسح کا طریقہ

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کا مسح دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے اور بائیں پاؤں کا مسح بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کیا جائے۔ انگلیوں کو پاؤں کی پشت سے شروع کر کے پنڈلی تک کھینچا جائے۔ مسح کرتے وقت انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے۔

مسح کے فرائض

مسح کے دو فرائض ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i- ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

Scanned with CamScanner

ii-موزے کی پیٹھ پر ہونا۔(مراقی الفلاح، کتاب الطہارت، ص:۳۱)

مدت مسح

موزوں پر مسح کی مدت مقیم شخص (جو مسافر نہ ہو) کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔جبکہ مسافر کے لئے مدت تین دن اور تین رات تک ہے۔

نواقض مسح

☆جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

☆مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے۔

☆موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے چاہے ایک ہی اتارا ہو۔

☆موزہ اگر اتارنے کی نیت سے ایڑھی باہر کی تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

(الدر المختار مع ردالمحتار:۱/۳۴۴)(الفتوی الہندیہ:۱/۳۴)

موزوں پر مسح کرنا کب واجب ہوتا ہے

موزوں پر مسح اس وقت واجب ہوتا ہے جب موزے اتارنے اور پاؤں دھونے میں نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ ہو۔اگر اتنا پانی نہ ہو کہ پاؤں دھوئے جاسکیں تو مسح واجب ہے۔

موزوں پر مسح کب فرض ہوتا ہے

موزوں پر مسح ان صورتوں میں فرض ہو جاتا ہے۔مثلاً وقوف (عرفہ) حج کے موقع پر قلت وقت کے باعث عرفات میں ٹھہرنے کا فریضہ ادا نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے میں فرض ہے کہ موزہ نہ اتارا جائے بلکہ اسی پر مسح کیا جائے۔

نوٹ: نجاستوں کی تفصیل اور کتاب الطہارت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مؤلف کی کتاب ''تحفۂ دلہن'' پڑھیئے۔

حصہ سوم

بیماریاں اور ان کا علاج

اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات میں بہت بڑی اور عظیم نعمت ''صحت'' کی نعمت ہے۔انسان اگر صحت مند ہے تو وہ عبادت الٰہی میں پورے نشاط وانبسات اور دوام واستحرار کے ساتھ مشغول رہ سکتا ہے......اپنے روزمرہ کے کام کاج......اہل خانہ کی ضرورت و حاجات......اور قوم وسماج کی معاونت وخدمت بحسن وخوبی انجام دے سکتا ہے......تندرستی کی بدولت ہی انسان کو خوبصورتی ورعنائی نظر آتی ہے......فضا میں رنگ ونور کی تتلیاں اڑتی محسوس ہوتی ہیں......لیکن اگر صحت کی یہ نعمت نہیں ہے تو دل میں چاہے کتنے ہی تلاطم کیوں نہ ہوں وہ کسی بھی کام میں لطف حاصل نہیں کر سکتا۔

موجودہ دور میں بے شمار بیماریاں جنم لے رہی ہیں جن کے باعث زندگی کی کشش اور جاذبیت ماند پڑ جاتی ہے۔جدید تحقیقات کے مطابق مسلمان خطرناک بیماریوں میں بہت کم بتلا ہوتے ہیں۔جبکہ غیر مسلم اقوام میں ان بیماریوں کا رجحان زیادہ ہے۔قرآن اور حدیث میں لوگوں کو بیماریوں کا علاج کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔اور مختلف طریقوں سے علاج کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔اس لیے ہم نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے چند اہم بیماریوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔اور ان بیماریوں کے علاج دعا سے، دم سے، پرہیز سے، اور گھریلو ٹوٹکوں سے بیان کیے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں بیماریوں کے اسباب، وجوہات اور علاج بیان کردیئے ہیں۔ اس سے انشاء اللہ آپ کو کافی رہنمائی ملے گی۔تاہم ہمارا مشورہ ہے کہ اگر بیماریاں زیادہ سنگین ہوں تو کسی سپیشلسٹ سے مشورہ کرکے علاج کروائیں۔اور بیماری کی ابتداء سے ہی تشخیص کروائیں۔

مرگی اور اس کا علاج

تعارف

مرگی (Epileply) کو عربی میں صرع کہتے ہیں اس کے معنیٰ بے ہوش ہو کر گر جانا ہے۔ مرگی ایک عام مرض ہے۔ تقریباً 2 فیصد آبادی کو ہوتی ہے۔ اس مرض میں مریض کو فوری اور مکمل بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ تمام عضلات کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔

اسباب

یہ مرض خاندانی ہوتی ہے۔ صدمہ دماغ، دماغ کی سوزش، زیادہ رنج وغم، انتڑیوں میں ورم اور اعضائے تناسل میں ورم وغیرہ اس کا سبب ہیں۔ چھوٹے بچوں میں دانت نکالنا اور پیٹ کے اندر کیڑے مرگی کی وجہ ہو سکتے ہیں۔

اس مرض کی دو اقسام ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- گرینڈ مال یا شدید مرگی 2- پے ٹ مال یا خفیف مرگی

مرگی کی سب سے خطرناک قسم Status E Epilepticsis ہے۔ اس مرض میں مریض کو دورے پڑتے ہیں۔ اور مریض سنبھل نہیں سکتا۔ دورہ ختم ہونے کو ہوتا ہے کہ دورہ دوبارہ پڑ جاتا ہے۔

علامات

مریض کو پہلے خفیف علامات ہوتی ہیں۔ جسم کے اعضاء کو معمولی کھچاؤ ہوتا ہے۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ چند لمحوں کے لئے نوائے دماغی میں خلل آتا ہے۔ بعض اوقات سوتے وقت مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ خفیف مرگی شدید مرگی میں بدل جائے تو خطرناک ہوتی ہے۔

شدید مرگی کے حملے میں انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ مریض کا دل تیزی سے دھڑکتا ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ دانت آپس میں پھنس جاتے ہیں۔ بعض اوقات زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے۔

مریض کا پاخانہ اور پیشاب بے خبری میں نکل جاتا ہے۔ جھٹکے سے مریض ہوش میں آتا ہے۔ لیکن پھر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مرگی کے دورے سے پہلے مریض کے جسم کے کسی عضو میں سرسراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ جو سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ پھر مریض اچانک بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں مریض سنبھلنے نہیں پاتا ہے۔

مرگی کے دورے

مرگی کے دورے ختم ہونے کے بعد مریض کو دیوانگی کے دورے پڑتے ہیں۔ اس قسم کے دورے چند منٹ رہتے ہیں۔ اس دوران مریض کوئی خطرناک قدم اٹھا سکتا ہے۔ ایسے دورے دن رات ہوتے ہیں۔

علاج

ڈائی لینٹن سوڈیم Cap-Dialantin Sodium مریض کو ایک کیپسول صبح اور ایک کیپسول شام کو دیں۔ اور ایک دوپہر کو دیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اور تجربہ

مجدد دین ملت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بہت خبیث بلا ہے۔ اور اسی کو ام الصبیان کہتے ہیں (اگر بچوں کو ہو تو) ورنہ صرع یعنی مرگی کہتے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر ہوگی تو امید ہے کہ جاتی رہے گی۔ اور اگر پچیس برس کے اندر اندر نہیں ہے۔ پچیس برس کے بعد یا پھر پچیس برس والے کو ہے تو نہ جائے گی۔

ہاں کسی ولی کی کرامت سے جاتی رہے گی۔ تو یہ امر آخر ہے۔ یہ فی الحقیقت ایک شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

☆☆☆

مرگی پر صبر کی فضیلت

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

عَنْ عَطَاءَ بْنَ رَبَاحٍ قَالَ

Scanned with CamScanner

حضرت سیّدنا عطاء بن ابورباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

مجھے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَۃً مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ؟

کیا تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟

قَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ، وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰہَ تَعَالٰی لِیْ

فرمایا ایک سیاہ فام عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ اللہ عزوجل سے میرے لیے دعا کیجئے۔

قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ، اَصْبِرُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم صبر کرسکو تو تمہارے لیے جنت ہے۔ اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے صحت یابی کے لئے دعا کروں۔ اس نے کہا میں صبر کروں گی۔

فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ، فَدَعَا لَھَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

پھر عرض کرنے لگی میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ دعا کریں میں بے پردہ نہ ہوا کروں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(عمدۃ القاری، کتاب المرضیٰ: ۱۴/۶۴۷، رقم الحدیث: ۵۶۵۲)

فائدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دو باتوں کا اختیار دیا۔ یا تو اس بیماری پر صبر کر اور جنت پالے۔ اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں کہ وہ تجھے شفا بخشے۔ اس عورت نے صبر اختیار کیا۔ اور عرض کی کہ میرے لیے دعا کریں کہ میں دوران مرگی بے پردہ نہ ہوا

کروں۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ تو اس کے بعد وہ بے پردہ نہیں ہوا کرتی تھی۔
اس حدیث پاک سے سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ثابت ہوا۔ جس کو چاہیں جو چاہیں باذن الٰہی عطا فرما سکتے ہیں۔ دوسرا اس صحابیہ کی عقلمندی ثابت ہے۔ جس نے اس فانی دنیا کی مصیبت پر صبر کر کے باقی رہنے والی جنت کا فیصلہ کیا۔ اور کریم آقا کی خواہش اور اچھے مشورے پر اپنی خوشیوں کو قربان کر دیا۔

نظر ولی سے بدلتی بیماروں کی تقدیر دیکھی

ایک شخص حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا۔ میری ایک بیوی ہے۔ جس کو مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ ایک جن ہے۔ جو وادی سَرَاَنْدِیْپ کا رہنے والا ہے۔ اس کا نام خانس ہے۔ اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں کہنا اے خانس تیرے لیے شیخ عبدالقادر جیلانی جو کہ بغداد میں رہتے ہیں۔ ان کا فرمان ہے کہ آج کے بعد پھر نہ آنا۔ ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو وہ شخص چلا گیا۔ دس سال تک غائب رہا۔ پھر اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا۔

میں نے شیخ کے حکم کے مطابق کیا۔ پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی زندگی مبارک میں چالیس برس تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔ (بہجۃ الاسرار، ص: ۱۴۰)

مرگی کا علاج

دوا سے علاج

ڈائی لینٹن سوڈیم (Cap-Dialantin Sodium) مریض کو ایک کیپسول صبح اور ایک کیپسول شام کو دیں اور ایک دوپہر کو دیں۔

دم سے علاج

سورۃ الشمس پڑھ کر مرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہت مفید ہے۔

(جنتی زیور: ۶۰۲)

Scanned with CamScanner

دعا سے علاج

حضرت سیّدنا یعلی بن ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ ہم ایک گھاٹ پر سے گزرے تو ایک عورت اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی۔ جسے مرگی کا مرض تھا۔ آپ نے اس کی ناک کا بانسہ پکڑ کر فرمایا نکل میں اللہ کا رسول ہوں۔ سفر سے واپسی پر جب اس عورت سے پوچھا گیا تو اس نے کہا اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو برحق نبی بنایا ہے۔ آپ کے بعد ہم نے اس میں کوئی تشویش والی بات نہیں پائی۔ (مسند امام احمد: ۶/۱۷۸، رقم الحدیث: ۱۷۵۷۶)

اذان کے ذریعے مرگی کا علاج

بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور بتانے والا کوئی نہ ہو۔ اس وقت اذان مستحب ہے۔ اور وبا کے زمانہ میں بھی مستحب ہے۔

(بہار شریعت: ۱/۴۶۶، حصہ: ۳)

فائدہ

بیماری میں دوا کا استعمال نہ کرنا بھی جائز ہے۔ اور تمام امراض کا علاج دعا سے کرانا بھی جائز ہے۔ اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کے ذریعے علاج کروانا جائز ہے۔ اور دواؤں سے علاج کرنے سے بہتر ہے۔ اور فائدہ مند ہے۔ کیونکہ دعاؤں کی تاثیر دواؤں کی تاثیر سے افضل ہے۔ (فتح الباری، کتاب الرضی: ۶/۳۹۰، رقم الحدیث: ۸۶۱۹)

بچوں کو مرگی سے کیسے بچایا جائے

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان میں دیر کی جاتی ہے۔ اس سے بچے مرگی کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام نہلا کر اذان واقامت بچے کے کان میں کہہ دی جائے تو انشاء اللہ عمر بھر محفوظ رہے گا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت: ۴۱۷، بحوالہ شعب الایمان: ۶/۳۹۰، رقم الحدیث: ۸۶۱۹)

فائدہ

مشکل حالات میں اگرچہ دعا کرنا اور دوا کرنا جائز ہے مگر بعض اللہ کے مقرب بندے ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی آگ میں جاتے وقت اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں دفعیہ کی دعا نہ کی۔ ورنہ عام حالات میں دوا بھی سنت ہے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مرض وفات میں دوا بھی کی۔

(مرآۃ المناجیح: ۲/۴۲۷)

دردسر کا علاج

تلاوت قرآن سے علاج

مریض کا سر پکڑ کر اول وآخر تین تین مرتبہ درود ابراہیمی اور درمیان میں:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝

آیت مبارکہ پڑھ کر دم کردے انشاء اللہ شفا ملے گی۔

دم سے علاج

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سر کے درد اور ورم کی شکایت کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حضرت اسماء کے سر کے دوپٹہ کے اوپر سر پر رکھا اور یہ کلمات پڑھ کر دم اور ورم جھاڑا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَذْهَبْ عَنْهَا سُوْئَهٗ وَفُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَتِيْنِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللّٰهِ

تین مرتبہ اسے پڑھ کر جھاڑا پھر حضرت اسماء کو حکم دیا کہ تم خود اسی طرح جھاڑنا۔ حضرت اسماء نے تین روز تک اسی طرح کیا خدا کے فضل سے درد بھی جاتا رہا اور ورم بھی۔

بادام اور کشمش سے علاج

روزانہ رات کو سات دانے بادام اور 21 دانے کشمش یعنی سوکھے ہوئے انگور پانی

Scanned with CamScanner

میں بھگو دیجئے۔ اور یہ دونوں چیزیں صبح دودھ کے ساتھ کھا لیجئے۔ بالخصوص بادام اچھی طرح پیس کر یا چبا کر کھا لیجئے۔ انشاءاللہ سر درد دور ہو جائے گا۔ اور حافظہ قوی ہو گا۔

ہلدی سے علاج

ایک کپ پانی میں ایک چمچ ہلدی ڈال کر جوش دے کر پینے سے یا بھاپ لینے سے انشاءاللہ سر درد دور ہو جائے گا۔

نمک سے علاج

زبان پر ایک چٹکی نمک رکھ کر 12 منٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیجئے۔ سر میں کیسا ہی درد ہو انشاءاللہ افاقہ ہو گا۔

نظر بد اور اس کا علاج

نظر بد لگنا برحق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد انسان کو قبر تک لے جاتی ہے۔ یہ بہت بری بیماری ہے۔ انسان کو قبر تک پہنچا دیتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہمیں دم، تعویذ وغیرہ کروانے چاہئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود حسنین کریمین کو دم کرتے تھے۔ نظر بد سے بچنے کے رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

نظر بد کا ثبوت

قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

(پ:۱۳، سورۃ یوسف، آیت:۶۷)

ترجمہ: اور اس (یعقوب علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹو (شہر میں) تم سب ایک دروازے سے نہ داخل ہونا۔ اور الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ اور میں تم کو اللہ کی تقدیر سے بالکل بچا نہیں سکتا۔ حکم تو صرف اللہ کا چلتا ہے۔ میں نے تو اس پر توکل کیا ہے۔ اور توکل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہئے۔

پس منظر

حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹے تھے، اور بہت خوبصورت اور با کمال تھے۔

سر کے چار دروازے تھے۔ جب دس کے دس بیٹے مصر روانہ ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ خدشہ تھا اگر دس کے دس ایک دروازے سے داخل ہوئے تو دیکھنے والوں کی نظر لگ جائے گی۔ اس لیے انہوں نے کہا تم ایک دروازے سے نہیں بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۵۷۴۰، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۱۸۷، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۸۷۹)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ القلم، آیت: ۵۱-۵۲)

ترجمہ: اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کفار پھسلا دیں گے آپ کو اپنی (بد) نظروں سے جب وہ سنتے ہیں قرآن اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ وہ نہیں مگر سارے جہانوں کے لیے وجہ عز و شرف۔

نظر بد کا ثبوت (حدیث کی روشنی میں)

نظر لگنا برحق ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

ترجمہ: نظر بد کا لگنا برحق ہے۔ اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

(صحیح بخاری، کتاب الطب: ۵/۲۱۶۷، رقم الحدیث: ۵۴۰۸)

ایک اور جگہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے کا رنگ اصل رنگ کے خلاف تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر دم کرواؤ۔ کیونکہ اس پر نظر لگی ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۵۷۳۹، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۱۹۷)

نظر بد کی تاثیر

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ کسی شخص کے دیکھنے سے دوسرے شخص کو ضرر کیوں کر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع اور ان کے بدنوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ سے زہر نکل کر دوسرے کے بدن میں پہنچ جاتا ہے۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ جس شخص کو آشوب چشم ہو۔ اور تندرست آدمی کو دیکھے تو اس کو بھی بیماری لگ سکتی ہے۔ اس طرح بعض بیماریوں میں تندرست آدمی بیمار آدمیوں کے پاس بیٹھے تو اس کو وہ بیماری لگ جاتی ہے۔ کسی شخص کی نظر کی وجہ سے ضرر پہنچنا اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ ہے۔ اس کے اذن اور اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

(تبیان القرآن ۵/۸۱۶)

نظر بد اور تقدیر

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلدی لگتی ہے۔ کیا میں اس پر دم کروایا کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ۔

ترجمہ: نظر لگنا برحق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو نظر بد ہی کاٹتی ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۱۸۸)

نظر بد کی تباہ کاریاں

نظر بد قبر تک پہنچا دیتی ہے

اِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ ۔

ترجمہ: نظر بد انسان کو قبر تک پہنچا دیتی ہے۔ اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔ یعنی بالکل فنا کر دیتی ہے۔ (ابونعیم: ۹/۲۴۴)

نظر بد سے اموات کا واقع ہونا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم نے فرمایا:

اَكْثَرُ مَنْ يَمُوْتُ مِنْ اُمَّتِيْ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ وَقَضَائِهٖ وَ قَدَرِهٖ بِالْاَنْفُسِ يَعْنِيْ بِالْعَيْنِ ۔

ترجمہ: میری امت کے اکثر لوگوں کو موت اللہ کی قضاء اور تقدیر کے بعد نظر سے ہوتی ہے۔ (مسند ابوداؤد:۱/۲۴۲،رقم الحدیث:۱۷۶۰)

نظر سے بچاؤ کے لئے ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

برکت کی دعا کا حکم

ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ سہل بن حنیف نے ضرار (مدینہ کی وادی) میں غسل کیا۔ اور انہوں نے اپنا جبہ اتارا عامر بن ربیعہ نے انہیں دیکھ کر کہا اتنے گورے رنگ کا اتنا خوبصورت جلد والا شخص میں نے پہلے نہیں دیکھا۔

ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ سہل کو تیز تپ چڑھ گیا ہے۔ اور وہ آپ کے ساتھ چلنے کے قابل نہیں رہا۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ سہل نے بتایا کہ اس طرح مجھے عامر نے نظر بھر کر دیکھا تھا۔ پھر مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو۔ اور تم نے کیوں نہیں کہا۔

تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

بے شک نظر لگنا برحق ہے۔ تم اس کے لیے وضو کرو۔ عامر نے ان کے لئے وضو کیا۔ پھر وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اور آپ کے ساتھ چلا گیا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۳۵۰۹، مسند احمد:۳/۴۸۶)

جسے اندیشہ ہو کہ اس کی نظر خود اسی کو یا کسی اور کو لگ جائے گی اسے چاہئے کہ جب وہ اپنی جان، مال، اولاد یا اپنے بھائی یا کسی اور کے پاس ایسی چیز دیکھے جو اسے بھلی لگے تو اس کے لیے ان الفاظ میں برکت کی دعا کرے۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: جو اللہ نے چاہا وہی مجھے ملا ہے۔ کوئی طاقت نہیں ہے۔ مگر اللہ کی مدد سے۔ اے اللہ اس چیز میں برکت عطا فرما۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۳۵۰۰، مسند احمد:۴/۴۴۷) (والموطا للامام مالک:۲/۹۳۸)

نظر بد سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

نظر کا لگ جانا برحق ہے عموماً حاسد کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات غیر حاسد کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔ نظر بد سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر کرنی چاہئیں۔

1- مسنون اذکار کا پڑھنا

دعاؤں، معوذات (وہ سورتیں، آیات اور مسنون دعائیں جو بندے کو اللہ کی پناہ میں دیتی ہیں یا جن میں اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے) اور مسنون اذکار کے ذریعے بچاؤ اختیار کریں۔

2- صبح وشام کی دعا

صبح وشام اس دعا کا وظیفہ کریں۔ انشاء اللہ نظر بد سے محفوظ رہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

ترجمہ: اس اللہ کے نام سے جس کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ زمین کی ہو یا آسمان کی۔ اور وہ خوب سننے والا ہے۔ اور جاننے والا ہے۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۵۰۸۸، جامع ترمذی، رقم الحدیث:۳۳۸۸)

فرائض وواجبات کی ادائیگی

تمام فرائض وواجبات ادا کریں اور تمام محرمات کو یکسر چھوڑ دیں اور تمام گناہوں سے توبہ کریں۔

فائدہ

جس نے ان دعاؤں اور تعوذات کا تجربہ کیا اس نے منفعت کو جان لیا۔ اور اس کی اہمیت وضرورت اس کی نگاہ میں بڑھ گئی۔ اس سے نظر بد کے اثرات دور ہوتے ہیں۔ اس کی

Scanned with CamScanner

استعداد و صلاحیت اور قوت توکل اور دلجمعی پر موقوف ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ہتھیار ہے۔ اور ہتھیار چلانے کی قوت وطاقت ضروری ہے۔

چہرے پر نشان لگانا

جس کو نظر بد کا اندیشہ ہو اس کی خوبیاں اور محاسن کو پوشیدہ رکھا جائے۔ اور اس انداز پر رکھا جائے کہ نظر بد کا دفاع ہو سکے۔

حضرت عثمان نے ایک بچے کو دیکھا جو ملیح (نمکین حسن والا) تھا۔ آپ نے فرمایا:

دَسِّمُوْ نُوْقَتَهُ كَيْلَا تُصِيْبَهُ الْعَيْنُ .

ترجمہ: اس کی ٹھوڑی کے درمیان سیاہ ٹکہ لگا دو۔ تا کہ اس کو نظر بد نہ لگے۔

(مرقاۃ المفاتیح: ۱۳/ ۲۷۸)

خوبصورت مقامات کو چھپانا

بری نظر سے بچنے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ خوبصورت مقامات کو چھپا کر رکھا جائے۔ جن پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو۔ (زاد لمعاد: ۴/ ۱۶۴)

ضروری تاکید

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب اس کو کوئی چیز اچھی لگے تو وہ یہ کہے۔

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ .

ترجمہ: اللہ برکت والا ہے۔ جو سب سے حسین پیدا کرنے والا ہے۔ اے اللہ اس چیز میں برکت دے دے۔

ہانڈی، کھوپڑی کا لٹکانا

گاؤں، دیہاتوں میں رہنے والے لوگ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ کسان حضرات اپنے کھیتوں میں لمبی لمبی لکڑیوں پر کھوپڑیاں، جانوروں کے سینگ، پرانے کپڑے، ٹاٹ، بوری، پلاسٹک کے خالی لفافے لٹکا دیتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں اس عمل کا جواز ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِتِلْكَ الْجَمَاجِمِ تَجْعَلُ فِي الزَّرْعِ مِنْ اَجَلِ

الْعَيْنِ

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں میں نظر بد سے بچنے کے لئے جماجم رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (سنن الکبریٰ: ۶/ ۱۳۸، رقم الحدیث: ۱۲۰۹۲)

فائدہ

کچھ لوگ اپنے مکانوں پر کالے رنگ کی ہڈیوں، جانوروں کے سینگ وغیرہ رکھ دیتے ہیں۔ کوئی اپنی گاڑیوں، سواریوں پر کالے کپڑے، جوتے لٹکا دیتے ہیں۔ اس کی اصل بھی یہی حدیث ہے۔

ماشاءاللہ پڑھنا

اگر کسی نظر بد لگانے والے شخص کو خود اپنی نظر لگنے کا خدشہ ہو تو اسے کوئی اچھی چیز دیکھتے ہی یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ

ترجمہ: اے خدا تو اس پر برکت نازل فرما۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ سے فرمایا۔ جن کی نظر بد کا شکار سہل بن حنیف تھے۔ کہ کیوں نہ تم نے دیکھ کر برکت کی دعا کی اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ کہا؟

اسی طرح نظر بد کا اثر

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پڑھنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

نظر بد لگنے کے بعد والے کام

نظر بد لگنے کے بعد دعا پڑھنا

وہ جھاڑ پھونک جس سے نظر بد دور ہو جائے۔ یہ ہے کہ ابو عبداللہ الساجی سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کسی حج یا غزوہ کے سفر میں ایک خوبصورت اور دلکش اونٹنی پر سوار تھے۔ اور ان کی معیت میں ایک بدنگاہ شخص تھا۔ جب بھی وہ کسی چیز پر نگاہ ڈالتا تو وہ برباد ہو جاتی۔

Scanned with CamScanner

لوگوں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ اپنی اس اونٹنی کو اس بدنگاہ سے بچاؤ۔ تو انہوں نے کہا کہ بھئی اس پر بدنگاہ سے میری اونٹنی کا کیا لینا دینا۔

اس بدنگاہ شخص کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو وہ ابوعبداللہ کی غیر موجودگی کا انتظار کرنے لگا۔ چنانچہ وہ موقع پا کر ان کے کجاوہ کے پاس آیا اور اونٹنی پر نظر ڈالی ہی تھی کہ اونٹنی گر پڑی اور تڑپنے لگی۔ اتنے میں ابوعبداللہ آ گئے تو ان کو اطلاع دی گئی کہ اس بدنگاہ نے اس پر نظر ڈالی ہے۔

انہوں نے بچشم خود ان کو دیکھا تو فرمایا کہ مجھے اس بدنگاہ شخص کو دکھاؤ۔ جب ان کو دکھایا گیا تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰہِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَحَجَرٌ یَابِسٌ وَشِهَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۔

ترجمہ: خدا کے نام سے وہ روکنے والا روک ہے۔ خشک پتھر اور جلتا ہوا شہاب ہے۔ میں نے بدنگاہ کو اس پر اور اس کے نزدیک لوگوں میں سب سے محبوب ترین چیز کی طرف پھیر دیا۔ اپنی نظر لوٹاؤ اور دیکھو کیا تمہیں کچھ فتور نظر آتا ہے۔ پھر نظر بار بار لوٹاؤ نظر تمہاری طرف تھکی ماندہ واپس آئے گی۔

اس دعا کو پڑھنے کا اثر ہوا کہ بدنگاہ کی آنکھ کے دونوں پپوٹے باہر نکل پڑے اور اونٹنی بھلی چنگی ہو کر کھڑی ہوگئی۔

معوذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے یہاں تعویذات اور جھاڑ پھونک معوذتین سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی کے بکثرت پڑھنے کے ذریعے افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معوذات نبوی بھی منقول ہیں جو حسب ذیل ہیں:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔

ترجمہ: میں خدا کے کلمات تامہ کے ذریعے مخلوق کے شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔

اہم مشورہ

جس شخص کو نظر لگنا مشہور ہو۔ اس کو لوگوں کے پاس جانے سے روک دیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو ضرر نہ ہو۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کس کی نظر لگی ہے تو اس کو غسل کرنے کا حکم دیا جائے۔

(الجامع الاحکام القرآن، جز:۹، ص:۱۹۹-۱۹۷)

نظر بد کا علاج

تقویٰ سے علاج

دعا کرنے والا اگر اعمال صالحہ بھی بجالائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اور اس کے اوامر ونواہی کی پوری حفاظت کریں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ

ترجمہ: تم اللہ کے احکام کے محافظ بن جاؤ۔ وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

(جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۲۵۱۲)

غسالہ سے علاج

جس طرح دوسری قسم کی بیماریوں سے بچنے کا علاج ہے۔ اسی طرح نظر بد بھی ایک بیماری ہے۔ اور اس کا علاج بھی مختلف طریقوں سے ممکن ہے۔ مثلاً تعویذ سے...... تلاوت قرآن...... دم سے...... اور غسالہ سے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کو نظر بد لگ جائے تو جس کی نظر بد لگی ہے۔ اس کو غسل کرایا جائے۔ اس سے وضو کرایا جائے۔ اور پھر وہ پانی جس کو نظر بد لگی ہے۔ اس پر بہایا جائے تو نظر بد اتر جائے گی۔ (محمد بن احمد: ۱۳/۷۰، رقم الحدیث: ۱)

Scanned with CamScanner

تلاوت قرآن سے علاج

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ القلم، آیت:۵۱-۵۲)

ترجمہ: اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کفار پھسلا دیں گے آپ کو اپنی (بد) نظروں سے جب وہ سنتے ہیں قرآن۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ وہ نہیں مگر سارے جہانوں کے لئے عزوشرف۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی اس آیت کریمہ کی تلاوت کرے گا وہ نظر بد سے محفوظ رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

(تفسیر مظہری (مترجم) ۱۰/۵۳ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ملیریا، ڈینگی بخار اور اس کا علاج

ملیریا ایک پرانی بیماری ہے جبکہ ڈینگی بخار چند سالوں سے کھل کر سامنے آئی ہے۔ شروع شروع میں اس بیماری سے کافی اموات ہوئی ہیں۔ اب کافی حد تک اس پر قابو پایا جا چکا ہے۔ یہ دونوں طرح کے بخار قابل علاج ہیں تاہم اگر غفلت برتی جائے تو یہ جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔

مچھر۔ انسان میں بیماری پھیلانے والا کیڑا

مچھر چھ ٹانگوں اور دو پروں پر اڑنے والے نازک کیڑے ہیں۔ مچھر انسان میں ڈینگی، اور پیلا بخار (Dengue and Yellow Fever) اور ملیریا جیسی بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ صرف مادہ مچھر Female Mosquito ہی انسانوں میں بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

مادہ انوفلیز مچھر (Female Anopheles Mosquito)

مادہ انوفلیز مچھر "پلازموڈیم" (Plasmodium) جراثیم کے ذریعے انسان میں ملیریا (Malaria) بخار کی بیماری پھیلاتی ہے۔

مادہ ایڈیز مچھر (Female Aedes Mosquito)

مادہ ایڈیز مچھر ڈینگی وائرس (Dengue Virus) کے ذریعے انسان میں ڈینگی بخار (Dengue Fever) کی بیماری پھیلاتے ہیں۔

مچھروں کی جغرافیائی تقسیم (Geographical Distribution of Mosquitoes)

مچھر دنیا کے ٹراپیکل اور نیم ٹراپیکل علاقوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جیسے

Scanned with CamScanner

پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش، ملائیشیا اور انڈونیشیا۔ پاکستان میں برسات کے موسم یعنی جولائی، اگست اور ستمبر میں مچھروں کی بہتات (More abundant) ہو جاتی ہے۔

مچھروں کی اقسام (Types of Mosquitoes)

ایڈیز مچھر کی پہچان (Identification of Aedes Mosquito)

ایڈیز مچھر کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کے جسم اور ٹانگوں پر سفید دھبے اور دھاریاں ہوتی ہیں۔

انوفلیز مچھر کی پہچان (Identification of Anopheles Mosquito)

یہ مچھر گہرے اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔

ان کے جسم پر دھبے اور دھاریاں نہیں ہوتیں۔ اور ان کے پروں میں سیاہ اور سفید نشان ہوتے ہیں۔ یہ جسامت میں ایڈیز مچھر کی نسبت چھوٹے ہوتے ہیں۔

خوراک (Food)

تمام نر اور مادہ مچھر پھولوں کا رس پیتے ہیں لیکن مادہ مچھر انڈے دینے کے لئے انسان، حیوان اور پرندوں کا خون بھی پیتے ہیں۔ نر مچھر انسانی خون نہیں پی سکتے۔ کیونکہ ان کے منہ میں کاٹنے والے حصے نہیں ہوتے۔

عمر (Age)

مچھروں کی عمر دو سے تین ہفتے ہوتی ہے۔

کاٹنے کا وقت (Biting Time)

ایڈیز مچھر سارا دن کاٹتا ہے۔ لیکن یہ صبح سویرے اور شام ڈھلے غروب آفتاب تک خوراک کے لئے زیادہ متحرک ہو جاتا ہے۔ انوفلیز مچھر زیادہ تر رات کے وقت کاٹتے ہیں۔

ایڈیز مچھر اور انوفلیز مچھر میں فرق

1-ایڈیز مچھر (Aedes Mosquito)

رہنے کی جگہیں (Living Places)

یہ صاف رکے ہوئے پانی کی جگہوں پر رہتے ہیں مثلاً جوہڑ، تالاب، پرانے ٹائر، خالی بوتلیں اور ٹوٹے ہوئے برتن وغیرہ۔

ایڈیز مچھر دن کے وقت گھاس، جھاڑیوں اور درختوں کے پتوں میں چھپے رہتے ہیں۔

یہ گھر کے اندر تاریک اور مرطوب جگہوں پر بھی چھپ جاتے ہیں۔ جیسے الماریوں کے پیچھے، پردوں کے، چارپائیوں کے نیچے اور غسل خانوں، باورچی خانوں اور سٹور کے اندر۔

یہ مچھر انسانی آبادیوں کے قریب رہتے ہیں۔

افزائش کی جگہیں (Breeding Sites)

مادہ مچھر صرف رکے ہوئے پانی کی سطح پر 50 سے 300 انڈے دیتی ہے۔ یعنی گملوں، ٹین کے ڈبوں، پرانے ٹائر، پانی کے ٹینکوں، جوہڑ اور تالابوں میں رکا ہوا صاف پانی اور درختوں کے سوراخوں میں رکا ہوا بارش کا صاف پانی ایڈیز مچھروں کے انڈے دینے اور افزائش کی جگہیں ہیں۔

دورحیات (Life Cycle)

انڈے (Egg)

ایڈیز مچھر کے انڈے لمبوترے اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور پانی کی سطح پر تیرتے ہیں۔

لاروا (Larva)

دو سے سات دنوں کے اندر انڈوں سے لاروا نکلتے ہیں۔

پیوپا (Pupa)

پیوپے کی شکل ''و'' جیسی ہوتی ہے۔ انہیں ''قلاباز'' بھی کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

انوفلیز مچھر (Anopheles Mosquito)

رہنے کی جگہیں (Living Places)

یہ مچھر گندے لیکن چلتے یار کے ہوئے پانی میں رہتے ہیں۔ مثلاً نالوں، گٹروں وغیرہ میں۔

انوفلیز مچھر بھی دن میں گھاس، درختوں اور جھاڑیوں میں چھپے رہتے ہیں۔ یہ گھروں کے اندر تاریک اور مرطوب جگہوں میں بھی چھپ سکتے ہیں۔

یہ مچھر انسانی آبادیوں کے قریب اور دور دونوں جگہوں پر رہتے ہیں۔

افزائش کی جگہیں (Breeding Sites)

مادہ انوفلیز مچھر جوہڑوں، نالوں اور کم رفتار چشموں کے گندے پانی پر 40 سے 100 تک انڈے دیتی ہے۔

دورحیات (Life Cycle)

انڈے (Egg)

انوفلیز مچھر کے انڈے کشتی نما ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور پانی کی سطح پر تیرتے ہیں۔

لاروا (Larva)

ایک سے پانچ دنوں کے اندر انڈوں سے لاروا نکل آتے ہیں۔

پیوپا (Pupa)

پیوپے کی شکل "و" جیسی ہوتی ہے۔ یہ تیز تیرتے ہیں۔ لیکن کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

مچھر نقصان دہ کیڑا (Mosquito as Hormful Insect)

بہت سے مچھر انسانوں، حیوانوں اور پرندوں میں مختلف قسم کی بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ ڈینگی وائرس مادہ ایڈیز مچھروں کے اندر کسی بیمار شخص کو کاٹنے سے آتا ہے۔
جب وائرس والا مچھر کسی صحت مند شخص کو کاٹتا ہے تو لعاب کے ذریعے یہ وائرس اس

شخص کے خون میں داخل کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ڈینگی بخار ہو سکتا ہے۔

مادہ انوفلیز (Female Anopheles)

مادہ انوفلیز مچھر پلازموڈیم جراثیم کسی ملیریا کے مریض کو کاٹنے پر حاصل کرتے ہیں۔ پلازموڈیم (Plasmodium) مچھر کے اندر پرورش پاتا ہے۔ جب پلازموڈیم والا مچھر کسی صحت مند شخص کو کاٹتا ہے تو پلازموڈیم کو لعاب کے ذریعے انسان کے خون میں داخل کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ملیریا بخار ہو سکتا ہے۔

ڈینگی اور ملیریا سے بچاؤ

مچھروں کو تلف کرنے سے ہم ڈینگی اور ملیریا جیسی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مچھروں کو تلف کرنے کے طریقے (Methods of Killing Mosquitos)

کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ (Spray of Insecticides)

گھر کے اندر تمام کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ کرنا چاہئے۔ مثلاً پردوں، الماریوں، صوفوں کے پیچھے اور چارپائیوں کے نیچے گھر کے کونے کھدروں میں، غسل خانوں اور باورچی خانوں میں جہاں مچھر چھپتا ہے۔

ڈینگی بخار کا پھیلاؤ

ڈینگی بخار دنیا کے 110 ممالک میں پھیل چکا ہے۔ دنیا میں ہر سال ڈینگی بخار سے متاثرہ افراد کی تعداد پانچ سے دس ملین (Ten Million) ہے۔

ڈینگی بخار اور ملیریا بخار کا تقابلی جائزہ

ڈینگی بخار (Dengue Fever)

علامات

ڈینگی مچھر کے کاٹنے کے پانچ سے سات دن کے اندر ڈینگی بخار کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ڈینگی بخار کی علامات درجہ ذیل ہیں۔

1- ڈینگی بخار کے مریض کا درجہ حرارت $102^{\circ}F$ سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ بخار

لگاتار رہتا ہے۔

2-ڈینگی کے مریض کو سردی نہیں لگتی۔

3-شدید سر درد ہوتا ہے۔آنکھوں کے پیچھے سر درد محسوس ہوتا ہے۔

4-سرخ خراشیں جسم پر نمودار ہوتی ہیں۔

5-ہڈیوں جوڑوں اور پٹھوں میں شدید درد کی وجہ سے ہڈی توڑ (Break Bone) بخار ہو جاتا ہے۔

6-مریض کو پیچش اور قے ہو سکتی ہے۔

علاج(Treatment)

ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوا پیراسیٹامول (Paracetamol) کا استعمال بخار اور درد کی شدت کو کم کر سکتا ہے۔

ملیریا بخار(Malaria Fever)

علامات

انوفلیز مچھر کے کاٹنے سے سات سے دس دن کے اندر ملیریا بخار کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ملیریا کی علامات درجہ ذیل ہیں۔

1-ملیریا کے مریض کا درجہ حرارت 102°F سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ایک وقفے کے بعد پسینہ آنے سے بخار خود بخود اتر جاتا ہے۔

2-ملیریا کے مریض کو سخت سردی اور کپکپی محسوس ہوتی ہے۔

3-شدید سر درد ہوتا ہے۔اور مریض کو پسینہ آتا ہے۔

4-سرخ خراشیں نمودار نہیں ہوتیں۔

5-اگر دوا نہ لی جائے تو ملیریا بخار ایک خاص وقفے کے بعد بار بار چڑھتا اترتا رہتا ہے۔اس لیے اسے باری والا بخار (Recurring Fever) کہا جاتا ہے۔

6-مریض کو پیچش اور قے نہیں ہوتی۔

علاج(Treatment)

ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ملیریا کی دوا لینے سے ملیریا (Malaria) بخار مکمل طور پر اتر جاتا ہے۔

ڈینگی کے مریض کی دیکھ بھال (Management of Dengue Patient)

1-ڈاکٹر کے مشورے سے ڈینگی بخار کے مناسب ٹیسٹ کے بعد مریض کو ہسپتال میں داخل (Admit) کروایا جائے۔

2-مریض کو پندرہ دن سے زائد مکمل آرام (Complete Bed Rest) کرنا چاہئے۔

3-ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوا (Madicine) لینی چاہئے۔

4-ڈاکٹر کے مشورے سے مریض کو مشروبات جیسے تازہ پھلوں کا جوس/ ORS / سکنجبین زیادہ سے زیادہ دینی چاہئے۔تاکہ جسم کی توانائی بحال ہو اور پانی کی کمی بھی پوری ہوتی رہے۔

5-مریض کو پریشان (Tention) مت کریں۔اس کو حوصلہ دیں۔اور مکمل آرام کروائیں۔سات سے پندرہ دن کے اندر مریض مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے۔اور اس کے جسم میں اس بیماری کے خلاف قدرتی مدافعت (Natural Immunity) بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

درس عبرت

دنیا میں ہم مچھروں سے بچنے کے لئے ہر طرح کی تدابیر کرتے ہیں۔لیکن قبر میں بچھو اور سانپوں کے ڈنگ کیسے برداشت کریں گے۔اس لیے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی قبر کی تیاری کریں۔تاکہ کل بروز قیامت شرمسار نہ ہونا پڑے۔

سپرے کا وقت(Spray Time)

سپرے کا بہترین وقت سورج غروب ہونے سے ایک گھنٹہ قبل ہے۔

Scanned with CamScanner

احتیاط

چھڑکاؤ کے بعد کمروں کو دو گھنٹوں کے لئے بند کر دینا چاہئے تا کہ مچھر مر جائیں اور انسان ادویات کے مضر اثرات سے بچا رہے۔

یاد رہے کہ

مچھر مار ادویات کا چھڑکاؤ ہفتہ میں ایک بار ضرور کرنا چاہئے۔

کیڑے مار ادویات کا دھواں (Fogging)

عوامی جگہوں جیسے کھیل کے میدانوں، باغات، گلیوں، سڑکوں، ریلوے اسٹیشنوں، ہوائی اڈوں، دفتروں، دکانوں، سکولوں، کالجوں اور سینما گھروں میں کیڑے مار ادویات کا سپرے اور دھواں (Spray and Fogged by Insecticides) ہر ہفتے پھیلانا چاہئے۔

نکاسی آب (Water Diranage)

گھروں، سڑکوں، بازاروں، میدانوں اور باغات میں جمع شدہ پانی کو فوراً خشک (Dry) کر دینا چاہئے۔

صفائی ستھرائی (Cleanliness)

صفائی نصف ایمان ہے۔ گھر اور گھر کے باہر ٹین کے ڈبے، پرانے ٹائر، ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور کوڑا کرکٹ مت پھینکیں۔ تا کہ مچھروں کی افزائش نہ ہو سکے۔

لاروے مار ادویات اور مٹی کے تیل کا چھڑکاؤ

تالابوں، جوہڑوں، دلدلی علاقوں اور جھیلوں میں پانی کے اوپر لاروے مار ادویات اور مٹی کے تیل کا سپرے (Oil Spray) کرنا چاہئے۔

برقی مچھر مار اشیاء کا استعمال (Electric Mosquitoes Killers)

رات کے وقت دکانوں اور گھروں میں برقی مچھر مار اشیاء کا استعمال کرنا چاہئے۔

مچھروں کے کاٹنے سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر (Prevention from Mosquito Bite)

i- گھروں عمارتوں کے دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں پر جالی (Net) لگوانی چاہئے۔

ii- مچھر دانی کے اندر سونا چاہئے۔

iii- جسم کے کھلے حصوں پر مچھر بھگاؤ تیل/ لوشن Oil and Lotion لگانا چاہئے۔

iv- مچھر بھگاؤ Burn Mosquito کوائل (Coils) اور ٹکیوں کو رات کے وقت کمروں میں سونے سے پہلے جلانا چاہئے۔

v- پوری آستینوں والی قمیض اور ایسے لباس کا استعمال کرنا چاہئے جو پوری طرح جسم کو ڈھانپ کر رکھے۔

vi- ڈینگی اور ملیریا کے مریضوں کو مچھر دانی (Mosquito Nets) کے اندر رکھنا چاہئے۔ تا کہ مچھر متاثرہ شخص کو کاٹ کر بیماری کے جراثیم حاصل نہ کر سکے۔ اور دوسرے صحت مند لوگوں میں منتقل نہ کر سکے۔ اس طرح بیماری کے پھیلاؤ کی روک تھام (Prevents) کی جا سکتی ہے۔

ڈینگی بخار کا سبب (Dengue Fever)

ڈینگی بخار کا سبب وائرسز کا ایک گروپ ہے۔ جنہیں ڈینگی وائرسز کہا جاتا ہے۔ یہ وائرس متاثرہ ایڈیز مچھروں کے لعاب (Saliva) میں پائے جاتے ہیں۔

جب متاثرہ مادہ ایڈیز مچھر کسی صحت مند شخص کو کاٹتی ہے تو اپنا لعاب اس شخص کے جسم میں منتقل کر دیتی ہے۔ ڈینگی وائرس اس شخص کے سفید خلیوں (White Blood Cells) پر حملہ کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اس کے جسم میں سفید خلیوں اور پلیٹ لیٹس (Platelets) کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح متاثرہ شخص ڈینگی بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اہم بیماریوں کی تفصیل اور ان کا دوائی، دعا، دم، تعویذ اور پرہیز سے علاج جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب ''تحفہ دولہا'' کا مطالعہ کیجئے۔

Scanned with CamScanner

حافظہ کی کمزوری، نسیان اور اس کا علاج

ماہرین کے مطابق 40 سے 50 سال تک کی عمر میں آ کر یادداشت آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان کمرے میں آ کر سوچتا ہے کہ وہ کمرے میں کیوں آیا تھا؟ بھولنے کی بیماری میں مبتلا فرد کو بھلکڑ کہا جاتا ہے۔ اسے کچھ لوگ بیماری نہیں عادت سمجھتے ہیں۔ اور اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔ مگر اس کی وجہ سے مسلسل نقصان اٹھاتے ہیں۔ حافظے کو تیز کرنے کے رہنما اصول درج ذیل ہیں۔ پڑھیے اور حافظہ کو مضبوط بنائیے۔

تلاوت قرآن سے علاج

ذیل میں دی گئی آیت کو روزانہ پانی پر دم کر کے پئیں۔
انشاءاللہ بھولنے کا مرض جاتا رہے گا۔

وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا o

(سورۃ النساء، پارہ:۶، آیت:۱۱۳)

ترجمہ: اور اس (اللہ) نے آپ کو سکھا دیا جو کچھ بھی آپ نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

نسیان کا دم سے علاج

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی البونی لکھتے ہیں کہ اگر کند ذہن انسان
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ 786 بار اول و آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے تو انشاءاللہ اس کا حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔ (شمس المعارف، ولطائف العوارف، ص۷۳)

وظائف سے علاج

وظیفہ یَا مُهَيْمِنُ

حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو کم از کم 100 مرتبہ یَا مُهَيْمِنُ پڑھتا رہے گا۔ اس کا حافظہ قوی ہوگا اور نسیان ختم ہو جائے گا۔

وظیفہ درود پاک

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہے تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان مندرجہ ذیل درود پاک کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ حافظہ قوی ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَالًا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ ۔

وظیفہ یَا قَوِيُّ

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یَا قَوِيُّ پڑھیں۔

(جنتی زیور، باب:۹، عملیات، ص:۶۰۵)

تلاوت قرآن سے علاج

زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے ۳ مرتبہ اور ذہنی کشادگی اور علم کی ترقی کے لئے فجر کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ نیچے دی ہوئی آیت کو پڑھیں۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ o وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ o يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ o (سورۃ طٰہٰ، پارہ:۱۶، آیت ۲۵ تا ۲۸)

ذیل میں دی گئی آیات کو دماغ کی کمزوری کے واسطے روزانہ بعد نماز فجر دس مرتبہ

Scanned with CamScanner

پڑھنا مفید ہے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

(سورۃ الانبیاء، پارہ:۱۷، آیت:۷۹)

دعا سے علاج

شہاب الدین محمد بن احمد لکھتے ہیں کہ دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا کو ایک بار پڑھیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے جو چیز پڑھیں گے وہ یاد رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف:۱/۵۲)

کلونجی سے علاج

کلونجی کا استعمال مرض نسیان کو دور کرتا ہے۔اور یادداشت کو تیز کرتا ہے۔اس سے حافظہ بھی تیز ہوتا ہے۔یادداشت بہتر ہو جاتی ہے۔اگر اس کی تھوڑی مقدار نہار منہ کھالی جائے تو بھولنے کی کیفیت رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے۔حافظہ درست ہو جاتا ہے۔اور دماغی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

دودھ سے علاج

دودھ میں شہد ملا کر پینے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔دماغ کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔حافظے کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

بادام سے علاج

روزانہ رات کو سات دانے بادام اور کشمش چھوٹی/ بڑی کوئی بھی ہو پانی میں بھگو دیں۔اور یہ دونوں چیزیں صبح دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔بادام چبا کر یا پیس کر کھائیں۔انشاء اللہ قوت حافظہ تیز ہوگی۔

یادداشت اور قوت حافظہ کے لئے نقصان دہ چیزیں

مرغن کھانے اور میٹھے مشروبات آپ کی یادداشت کے لیے نقصان دہ ہیں۔آسٹریلیا میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق فاسٹ فوڈ، زیادہ چکنائی والے کھانے اور زیادہ میٹھے مشروبات ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں حافظے کو کمزور کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ ایسی غذا سے وزن بڑھتا ہے۔مگر یادداشت اس سے پہلے کمزور ہوسکتی ہے۔غذا کے استعمال سے وزن تو بڑھتا ہے۔

پرہیز سے علاج

کھٹی چیزوں سے بالخصوص پرہیز کریں۔کہ کھٹی چیزیں کھانے سے بلغم بڑھتا ہے۔بلغم سے کئی بیماریاں ہوتی ہیں۔اور حافظہ بھی کمزور ہوتا ہے۔اپنی یا غیر کی شرم گاہ کی طرف نگاہ کرنے سے بھی حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

بدنگاہی کرنے، غیر محرم کو دیکھنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے سے بھی حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔

بغیر عبادت کے رات جاگتے رہنے سے بدن میں خشکی، بدہضمی، دماغی کمزوری اور عقل میں کمی آتی ہے۔اور بعض اوقات آدمی پاگل ہو جاتا ہے۔

ان چیزوں سے لازمی پرہیز کیجیے۔

حافظہ کو تیز کرنے والی اشیاء واعمال

شیخ الاسلام امام برہان الاسلام ابراہیم زرنوجی لکھتے ہیں۔

1-محنت
2-پابندی
3-کم کھانا
4-نماز تہجد ادا کرنا
5-تلاوت قرآن کرنا
6-مسواک کرنا
7-شہد کا استعمال کرنا
8-گوند بمع شکر استعمال کرنا
9-21 دانے نہار منہ کشمش کھانا

قوت حافظہ کو تیز کرتا ہے۔(تعلیم المتعلم طریق التعلم ص:۹۸)

Scanned with CamScanner

نسیان کا علاج متوازن غذا سے

معروف امریکی جریدے جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن کے مطابق 70 سے زائد افراد جن کی عمریں 54 سے 80 سال کے درمیان تھیں کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچا گیا تو پتہ چلا کہ جن افراد کے خون میں وٹامن (B) 2 اور حیاتین 12 کی سطح زیادہ تھی۔ وہ ان افراد کے مقابلے میں بعض ٹیسٹ زیادہ بہتر طور پر دے سکے۔ جن میں حیاتین کی سطح کم تھی۔ حیاتین کی مناسب مقدار کا سبب مرغی، مچھلی، بغیر چھانے ہوئے آٹے کا استعمال تھا۔ جن کے باعث ان افراد کا حافظہ بہتر پایا گیا۔

پالک سے علاج

سبزیوں میں پالک ایسی سبزی ہے جو دماغی امراض میں بہت مفید پائی گئی ہے۔ پالک کا استعمال نا صرف دماغ کو مضبوط کرتا ہے بلکہ انسانی جسم میں کینسر کے امکانات کو بھی کم کرتا ہے۔ ایسے افراد جن میں پاگل پن کا عنصر موجود ہو ان کے لئے پالک بہت مفید ہے۔

☆☆☆

سن فلاور Sun Flower کے بیج

سورج مکھی اور کدو کے بیجوں میں پروٹین، وٹامن بی اور اومیگا موجود ہوتا ہے۔ جو کہ دماغ کو مضبوط کرتا ہے۔

ٹماٹر سے علاج

سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ ٹماٹر کھانے سے انسان کا موڈ نا صرف بہتر ہوتا ہے بلکہ وہ مثبت سوچ کا حامل ہونے لگتا ہے۔ ٹماٹر میں موجود عنصر لائیوپین دماغ کو تقویت دیتا ہے۔

عظیم ہستی کی نظر کرم سے علاج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَنْسَاهُ؟ قَالَ: اُبْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ،

ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ . فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدَهُ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سیکھتا ہوں اور آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ نے (فضاء میں) چلو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا اسے سینے سے لگاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اس کے بعد کبھی کچھ نہیں بھولا۔

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب العلم، باب حفظ العلم: ١/٥٦، رقم الحدیث: ٢٥، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ: ٤/١٩٣٩، رقم الحدیث: ١١٩، طبرانی فی المعجم: ١/٢٤٧، رقم الحدیث: ٣٨٣٤-٣٨٣٥)

☆☆☆

موٹاپا اور اس کا علاج

انسان کی خوبصورتی کا سب سے بڑا دشمن اس کے جسم کی ضخامت کا بڑھنا ہے۔ جو اس کے رنگ و روپ، نقش و نگار کو بد نما بنا دیتا ہے۔ اس لیے آپ کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اس جانب توجہ دیں۔ اور اس بیماری سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ سمارٹ (Smart) جسم توجہ کا باعث ہوتا ہے۔ آپ بھی جسم کو خوبصورت بنا کر ازدواجی زندگی کی لطافت سے پورا پورا لطف اٹھائیے۔

موٹاپے سے نجات حاصل کرنے کے رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ہلکے بدن کی فضیلت

کھانا کم کھانے کے ساتھ ساتھ بالخصوص میدہ، مٹھاس اور چکناہٹ اور اس کی بناوٹوں کے استعمال میں کمی رکھنے سے بدن کے وزن میں کمی آتی ہے۔ ابھرا ہوا پیٹ اصلی حالت میں آتا ہے۔ انسان خوش اندام یعنی (Smart) رہتا ہے۔ کم کھانے والے اور ہلکے

Scanned with CamScanner

بدن والے مسلمان کو خدائے رحمٰن پسند کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تم سب میں سے زیادہ پسند وہ ہے۔ جو کم کھانے والا اور خفیف بدن والا ہے۔ (الجامع الصغیر، ص: ۲۰، رقم الحدیث: ۲۲۱)

موٹاپے کے اسباب

موٹاپے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1- خوراک زیادہ کھانا اور ضرورت سے زیادہ کھاتے رہنا۔

2- غذا کھانے کے بعد آرام کرنا۔ اور کوئی بھی محنت والا کام نہ کرنا۔

3- بعض حالات میں انسان کسی بیماری کی وجہ سے بھی موٹا ہو جاتا ہے۔

4- اکثر گھروں میں معاشی حالت اچھی ہوتی ہے۔ وہاں مٹھائیوں اور کھانے پینے کی دیگر اشیاء کا زیادہ ہونا۔

5- چکنائی والے چٹ پٹے کھانوں کی بہتات کی وجہ سے انسان موٹا ہو جاتا ہے۔

6- لوگ ورزش کے دوران زیادہ غذا کے عادی ہو جاتے ہیں۔

7- حاملہ عورتیں طاقت حاصل کرنے کے لئے زیادہ غذا اور دوائیاں وغیرہ استعمال کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے موٹی ہو جاتی ہیں۔

8- اس میں دوستوں کی سوسائٹی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ سامنے کھانا دیکھ کر نہیں رہا جا سکتا۔ چنانچہ کھاتے رہنا ایک عادت بن جاتی ہے۔ اور آدمی بھوک مٹانے کے لئے بلکہ دکھانے کے لئے کھاتا ہے۔ کچھ مریضوں کو بھوک نہیں ہوتی۔ لیکن مجلس میں غذا زیادہ کھا جاتے ہیں۔

جن اشیاء سے وزن بڑھتا ہے

خصوصاً جن چیزوں سے وزن بڑھتا ہے۔ وہ تین چیزیں ہیں۔ اور مندرجہ ذیل ہیں۔

i- میدہ، ii- چکناہٹ، iii- مٹھاس

ان چیزوں کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا وزن کو بڑھاتا ہے۔

موٹاپے کے نقصانات

دل مردہ ہو جاتا ہے

حضرت سیدنا ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مچھر جب تک بھوکا رہتا ہے زندہ رہتا ہے۔ اور جب کھا پی کر سیر ہو جاتا ہے تو پھر وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اور جب موٹا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ اسی طرح آدمی کا بھی یہی حال ہے۔ اور جب وہ دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۵۴)

☆☆☆

عبادت میں سستی

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دم شکم سیر رہنے سے بچو۔ کہ یہ بدن کو بیمار، معدے کو خراب اور نماز میں سست کرتا ہے۔ کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو۔ کہ یہ صدہا بیماریوں کا علاج ہے۔

اللہ تعالیٰ موٹے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔ (کشف الخفاء: ۱/۲۲۱، رقم الحدیث: ۷۶۰)

ہلاکت کا سبب

جو شخص شہوت (یعنی خواہش) کو اپنے دین پر غالب کر لیتا ہے۔ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (روح المعانی: ۴/۱۶۳، تفسیر نعیمی: ۸/۳۹۰ مرکز اولیاء لاہور)

موٹاپے کا علاج

متوازن غذا کا استعمال

مریض کو غذا کے استعمال میں اعتدال برتنا چاہئے۔ جتنی بھوک ہو اتنا ہی کھائے۔ مریضوں کو لمبے عرصے کے لئے Dieting کنٹرول کرنی چاہئے۔ تاکہ وزن بڑھنے نہ پائے۔ ان کو ضرورت کے مطابق انرجی حاصل کرنی چاہئے۔ سبزیوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔ اور گوشت کم سے کم استعمال کرنا چاہئے۔

Scanned with CamScanner

دوائی (Madicine) سے علاج

دوائیوں کا استعمال صرف تین ماہ تک کرنا چاہیئے۔ ایم فیٹامین اور فین میٹرازین موثر دوائیاں ہیں۔ سیبوٹرامین (Sibutramine 10mg) بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کی مقدار روزانہ ایک کیپسول ہے۔

موٹاپے سے بچنے کی تدابیر

حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

موٹاپے سے بچنے کے لئے کم کھانا کھانے کی عادت ڈالنے سے ضمناً وزن داریوں میں اور کئی بیماریوں سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ ہسپتال کے بستر پر جا کر ڈاکٹروں کے مشورہ پر پرہیز کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان اپنے پیٹ سے زیادہ برتن نہیں بھرتا۔ انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو تہائی (۱/۳) کھانے کے لئے تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے ہو۔

(سنن ابن ماجہ: ۴/۴۸، رقم الحدیث: ۳۳۴۹)

دبلے پتلے اور کمزور افراد کے لئے رہنما اصول

وزن بڑھانے والی غذائیں

اکثر لوگ بہت موٹے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ مذاق کا نشانہ بنتے ہیں۔ لیکن جو لوگ بہت ہی زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی موٹے لوگوں کی طرح مذاق کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو وزن بڑھانے والی اشیاء کا استعمال کرنا چاہیئے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

نوٹ: وہ افراد جن کا وزن پہلے ہی کچھ زیادہ ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ایسی خوراک سے اجتناب کریں۔

مونگ پھلی کا مکھن

مونگ پھلی کا مکھن ایک ایسی خوراک ہے جو نا صرف لذیذ ہے بلکہ آپ کا وزن

بڑھانے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ ماہرین خوراک کا کہنا ہے کہ جب آپ مونگ پھلی کا مکھن خریدیں تو کوشش کریں اس میں مصنوعی اجزاء اور چینی کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہو۔

گوشت کا استعمال

حلال گوشت میں ایک تاثیر ہے کہ یہ استعمال کرنے والے کو نا صرف موٹا کرتا ہے بلکہ یہ جسم کو مضبوط بھی بناتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں بھاری جسمانی مشقت کرنی ہو ان کے لئے بکرے، گائے اور دیگر حلال جانوروں کا گوشت بہت ہی فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کا وزن کم ہو ان کو بھی گوشت کے استعمال میں اضافہ کر دینا چاہیئے۔

بالائی والے دودھ کا استعمال

دودھ نعمت خداوندی ہے۔ لیکن اس کا استعمال وزن بڑھانے میں بھی کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ بالائی والے دودھ، دہی اور مکھن کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔ دودھ میں وٹامن A.D کے ساتھ کیلشیم آپ کے جسم کو مضبوط کرتا ہے۔ دودھ میں دلیہ، بالائی، کریم اور بھی کافی چیزوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پھلوں کا استعمال

آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ اگر سیب روز کھایا جائے تو انسان کی ڈاکٹر سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک کہاوت نہیں بلکہ بالکل سچی بات ہے۔ سیب کے ساتھ اگر آپ کیلے، آم، سٹابری، انناس اور پپیتے کا استعمال کریں گے تو آپ کا وزن معتدل رہے گا۔

گندم والی ڈبل روٹی

آپ اکثر ڈبل روٹی کھاتے ہوں گے۔ لیکن شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ میدے سے بنائی گئی بریڈ آپ کے لیے زیادہ اچھی نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیئے کہ آج سے ہی گندم والی بریڈ کا استعمال شروع کر دیں۔

کیونکہ یہ نا صرف آپ کے معدے کے لیے مفید ہے بلکہ یہ فشار خون کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے جسم کے وزن کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

آلو

سبزیوں میں آلو واحد سبزی ہے جو وزن بڑھاتی ہے۔ دنیا بھر میں آلو سب سے زیادہ پسند کی جانے والی سبزی ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے بنایا جا سکتا ہے۔ اگر آلو ابال کر کھائیں تو اس میں موجود نشاستہ وزن بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ:- جو افراد پہلے سے ہی موٹے ہیں۔ جن کا وزن بڑھ گیا ہوا ہے۔ وہ افراد یہ چیزیں ہرگز استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں وزن بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

والدین کی ذمہ داریاں

والدین کو چاہئے کہ چھوٹے بچوں کو ایسی خوراک دیں جس سے ان کا وزن بڑھنے نہ پائے۔ ان کو اس بات کی تلقین کرنی چاہئے کہ وہ وزن بڑھانے والی اشیاء کا استعمال نہ کریں۔ کاربوہائیڈریٹس والی غذائیں کم استعمال کریں۔ پیدل چلنا، وزن کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ادویات کا بے جا استعمال نقصان دہ ہے

انسان سائنس کے شعبے میں بہت ترقی کر رہا ہے۔ لیکن اس ترقی کے فائدے کے ساتھ ساتھ نقصان بھی سامنے آرہے ہیں۔ اس کی مثال بے جا ادویات کا استعمال ہے۔ جو انسانی زندگی یا انسانی جسم کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ ادویات معدے کے ذریعے خون میں پہنچتی ہیں۔ اور ان کا ابتدائی اثر معدے پر ہی ہوتا ہے۔ اگر جسامت کے پیش نظر کوئی دوا موافق نہ آئے تو نتائج خطرناک سامنے آتے ہیں۔ جیسے بلڈ پریشر، متلی، قے وغیرہ شروع ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات دورے پڑتے ہیں۔ یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ دوائی مریض کے جسم کی ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس لیے کسی بھی قسم کی ادویات کا استعمال ڈاکٹر کے مشورے سے کرنا چاہئے۔

حیض اور اس کا علاج

عورت کے مخصوص ایام کا جب ذکر آتا ہے تو پہلے حیض کا ہی نام آتا ہے۔ حیض وہ مرحلہ ہے جس سے ہر بالغ عورت کو ایک مخصوص مدت تک (سن یاس تک) ہر ماہ گزرنا پڑتا ہے۔ حیض کے لغوی معنیٰ کسی چیز کے جاری ہونے یا بہنے کے ہیں۔ جب لڑکی بلوغت کو پہنچ جاتی ہے تو اسے حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ لڑکی کا تولیدی نظام اپنی فطری ذمہ داریاں پوری کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ حیض شروع ہونے کی عمر مختلف ممالک میں آب و ہوا کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

پاکستان میں اوسطاً گیارہ تا پندرہ سال کے دوران حیض شروع ہوتا ہے۔ حیض کا ایک سائیکل یا دور ۲۸ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جبکہ بعض خواتین کا یہ سائیکل پانچ ہفتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بلوغت کے شروع میں حیض بے قاعدہ آتا ہے۔ جو بعد ازاں نارمل ہو جاتا ہے۔ حیض کے سائیکل تقریباً ۳ تا ۷ دن تک خون خارج ہوتا ہے۔ ایک حیض کے دوران ۵۰ تا ۸۰ ملی لیٹر خون خارج ہوتا ہے۔

علامات

حیض آنے سے دو چار دن پہلے عورت کو سر بھاری، درد اور تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مزاج میں چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔ مقامی طور پر تھکن اور پیٹ کے نچلے حصے میں بے آرامی کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمر درد بھی ہو سکتا ہے۔ ان علامات کو عام طور پر پی ایم ایس (PMS-Pre Menstural Syndrome) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

نقصانات

حیض کھل کر نہ آنے یا تکلیف سے آنے یا بند ہو جانے سے کئی قسم کے امراض جنم لیتے ہیں۔ مثلاً چکر آنا، سر کا درد اور خون کی خرابی کے امراض جیسے خارش، پھوڑے، پھنسی وغیرہ۔ حیض کے نقصانات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ اس کی خرابی سے اختناق الرحم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆اس سے ہضم میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆باریک بخار قائم ہوتا ہے۔اور آخر کار دق کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

☆نیز یا تو نطفہ قرار نہیں پاتا اگر قرار پایا بھی تو رحم میں خرابی ہونے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

☆یا پھر بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔اور پھر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆سیلان الرحم یعنی سفید گندی رطوبت جاری رہتی ہے۔جس کے سبب سر کا چکرانا، کمر میں درد، پنڈلیوں کا اینٹھنا، کندھوں کا بھاری ہونا، بھوک کا نہ لگنا، طرح طرح کے ڈراؤنے خوابوں کا نظر آنا یہ سب ایام ماہواری کی خرابی کے نتائج ہیں۔

مجرب نسخہ

اگر کسی کی ماہواری بند ہو یا کمی سے ہو تکلیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آتا ہو یا زچگی کے بعد نفاس کی اچھی طرح صفائی نہ ہو تو اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہیں۔دیگر شکایات رفع کرنے کے بجائے رحم اور شکم کی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔جس کے لئے یہ نسخہ بمنزلۂ اکسیر ہے۔

ھوالشافی...... پرسیاوشاں......۶ ماشہ لگاؤ۔زبان......۴ ماشہ، مویز منقی......۷ دانہ، بادیان......۶ ماشہ، بیخ بادیان......۶ ماشہ، تخم خربزہ نیم کوفتہ......۶ ماشہ، تخم خیارن نیم کوفتہ......۶ ماشہ، گوگرو ۶ ماشہ، مکو خشک......۶ ماشہ، سنائے مکی......۴ ماشہ، گل سرخ......۴ ماشہ، سونٹھ......۴ ماشہ، باؤبڑنگ......۴ ماشہ، پوست املتاس......۱ تولہ، قند سیاہ......۳ تولہ۔ گڑ؟؟

ترکیب

سب دواؤں کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۳ سیر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ۲ سیر رہ جائے۔

☆پھر اس نیم گرم پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے شام تک کاڑھے کی طرح پی کر ختم کر دیں۔

☆اسی طرح ہر روز نیا نسخہ پکا کر کم سے کم سات روز تک پلائیں۔

☆غذا بہت کم حسب ضرورت کھلائیں۔دودھ، گیہوں کا دلیہ وغیرہ دیں۔

(رسائل طب، ص:۶۰۰ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

بیماریٔ حیض کی اقسام

حیض کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔کثرت حیض

2-حیض کا بند ہو جانا

3-حیض کا درد کے ساتھ آنا

(1) کثرت حیض

عورتوں میں حیض کی مدت 4 ہفتے یا 28 دن ہے۔اگر حیض پہلے آ جائے یا مدت کے بعد آئے تو اس میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔حیض 5، 6 دن رہتا ہے۔ایام مقررہ میں زیادتی ہو جائے۔چار روز کی بجائے ہفتہ یا دس دن تک حیض آتا رہے۔یہ عورت کی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے۔

اسباب

حیض میں بے قاعدگی کی وجہ یا تو کوئی اندرونی سوزش ہو سکتی ہے۔مثلاً رحم میں ورم ہونا، یا اسقاط حمل سے کوئی خرابی پیدا ہو جانے سے خون زیادہ بہنا شروع ہو جاتا ہے۔معدے میں تیزابیت یا صفرا کی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات

مریض میں اگر خون کے اجماع کی وجہ سے حیض میں زیادہ خون بہتا ہے تو اس کی صحت پر برا اثر نہیں ہوگا۔بلکہ طبیعت ہلکی ہوگی۔اگر رحم میں کسی بے قاعدگی کی وجہ سے خرابی ہے تو مریضہ کو درد ہوگا۔چہرہ مرجھا جائے گا۔اسے کمزوری ہوگی سر درد ہوگا۔

علاج

مریضہ کو آرام اور سکون ہونا چاہئے اسے کوئی پریشانی نہ ہو۔کام کاج کرنے سے

روک دیں۔ اگر خون بکثرت جاری ہے تو اسے بند نہ کریں بلکہ بیماری کا علاج کریں۔ مرض کی تشخیص کے مطابق مریضہ کا علاج کروائیں۔

تلاوت قرآن سے علاج

حیض کا خون زیادہ آنے کی صورت میں سورۃ دہر (پ ۲۹) پانی پر دم کر کے سات روز تک پلایا جائے ان شاء اللہ آرام آجائے گا۔

غذا سے علاج

مریضہ کو زود اور مقوی غذائیں دیں۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ دودھ، مکھن اور تازہ سبزیاں دیں۔ تازہ پھل مالٹے، کینو اور انار وغیرہ خوب کھلائیں۔

شہد سے علاج

اگر گرمی یا خشکی کے باعث حیض بند ہو جائے تو سونف کے عرق میں ایک چھوٹا چمچ تربوز کے بیج کا مغز اور ایک چمچ شہد ملا کر صبح و شام پئیں ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔ پانی خوب کثرت سے پئیں۔ ہو سکے تو روزانہ 12 گلاس پی لیں۔

چھوہارے سے علاج

تین عدد چھوہارے، مغز بادام 10 گرام، ناریل 10 گرام اور کشمش یعنی خشک چھوٹے انگور 20 گرام حیض کے دنوں میں روزانہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل سکون نصیب ہوگا۔

2- حیض کا بند ہو جانا

عورتوں کی ایک بیماری ہے۔ جس سے حیض میں بے اعتدالی ہو جاتی ہے۔ اس میں یا تو حیض آتا ہی نہیں یا تو آکر بند ہو جاتا ہے۔

اسباب

ایام حمل میں سخت ریاضت، سن یاس، رحم میں پیدائشی نقص، ڈرگز کا استعمال، کمی خون کی وجہ سے کمزوری کے سبب حیض کم آجاتا ہے۔ یا بند ہو جاتا ہے۔ بعض بیماریاں جیسے

ہرسوٹزم (Hirsutism)، اکنی (Acne)، سر درد (Headache) اور بو کی الرجی بھی حیض کے بند ہونے کا سبب بنتی ہے۔

علاج

لہسن سے علاج

ہر کھانے کے ساتھ لہسن کا ایک جوا (یعنی لہسن کی پوتھی کی قاش۔ کلی) باریک کاٹ کر نگل لیجئے۔ اور بہتر ہے کہ ابال کر پی لیجئے۔

دودھ سے علاج

ایام مرض حیض سے ایک ہفتہ قبل روزانہ دودھ کے ساتھ 25 گرام سونف استعمال کریں۔

3- حیض کا درد کے ساتھ آنا

عورت کو ماہواری عموماً درد کے ساتھ آتی ہے۔ کبھی درد خفیف ہوتا ہے۔ اور کبھی شدید درد ہوتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

پرائمری درد Primary

سیکنڈری درد Secondary

ماہواری کا درد پیلوس میں کسی نہ کسی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پہلی قسم میں پیلوس (Pelvic) میں درد نہیں ہوتا اور نہ کوئی بیماری ہوتی ہے۔ لیکن دوسری یعنی سیکنڈری میں پیلوس میں کوئی نہ کوئی بیماری ضروری ہوتی ہے۔

پرائمری ڈس مینور یا نوجوان بالغ لڑکیوں کو ماہواری شروع ہونے سے 6 ماہ ایک سال کے اندر شروع ہوتا ہے۔ یہ 72 گھنٹے رہتا ہے۔ یہ درد اوولیشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس وقت لڑکی کی عمر 20 سے 24 سال کے اندر ہوتی ہے۔ اس میں کسی طرح کی بیماری نہیں ہوتی۔ سیکنڈری میں عورتوں کو پیلوس میں بیماری کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔

دوائی (Madicine) سے علاج

i- اووی سٹن گولیاں (Tabs-Ovestin) ایک گولی صبح، ایک دوپہر اور ایک شام

Scanned with CamScanner

کو دیں۔

ii- بسکوپین گولیاں (Tabs-Buscopan) دو گولیاں صبح، دو دو پہر اور دو شام کو دیں۔

iii- بروفین گولیاں (Brufen Tab) 400 ملی گرام ایک گولی ہر 6 گھنٹے بعد دیں۔

iv- پوستان فورٹ کی دو گولیاں صبح اور دو شام کو دیں۔

تعویذ سے علاج

یہ سات سلام قرآن شریف کے مشک و زعفران سے چینی کی طشتری پر لکھ کر خواہ کسی مریض کو خصوصاً زچہ کو دھو کر پلائیں تمام بیماریوں سے نجات ہو اور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض کو بالکل تندرست ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (۲) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ (۳) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ (۵) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ (۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (۷) سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

گڑ اور گاجر سے علاج

25 گرام گڑ اور گاجر کے بیج 15 گرام دو گلاس پانی میں ابالئے جب آدھا گلاس رہ جائے تو چھان کر پی لیجئے۔ اگر حیض درد سے آتا ہے تو اس کے ایام میں بغیر درد کے آنے لگے گا۔

کھمبی سے علاج

جن خواتین کو ماہواری درد کے ساتھ اور کم آتی ہو ان کے لیے کھمبی کا عرق استعمال کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

کھمبی کا مناسب استعمال کرنا صحت کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور یہ بہت ہی مفید چیز

ہے۔ اور مندرجہ بالاء بیماری کے لئے بھی مفید ہے۔

تعویذ سے علاج

جس عورت کو حیض درد سے آتا ہو اس کو مندرجہ ذیل کلام کو خالص شہد یا مصری کے شربت میں ملا کر تین روز متواتر پلائیں ان شاء اللہ آرام آجائے گا۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ حٰمٓ اللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا بَصِيْرُ اَللّٰهُ يَا بَصِيْرُ اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا شَافِىْ اَللّٰهُ شَافِىْ يَا قَاضِىْ اَللّٰهُ كَافِىْ يَا نُوْرُ

لیکوریا اور اس کا علاج

لیکوریا ایک خطرناک بیماری ہے۔ جو عورتوں کو ہوتی ہے۔ اندام نہانی سے گاڑھی چھاچھ کی طرح رطوبت نکلتی ہے۔ اس سے عورت کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اسباب

لیکوریا کے کئی اسباب ہیں۔ جسم میں زیادہ آتشک کی وجہ سے عورت بیمار ہو جاتی ہے۔ اس کا عورت کے حیض پر اثر ہوتا ہے۔ اس میں رطوبت بے قاعدہ نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ رحم یا اندام نہانی میں سوزش بھی لیکوریا کا سبب بنتی ہے۔ جسم میں خون کی کمی کے سبب لیکوریا کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ لگاتار پیٹ میں قبض رہنے کی وجہ سے لیکوریا ہو جاتا ہے۔

علامات

لیکوریا اگرچہ معمولی بیماری ہے۔ لیکن یہ اندر ہی اندر عورت کو کمزور کر دیتا ہے۔ جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ سارا جسم درد کرتا ہے۔ کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ رحم اور اندام نہانی میں زخم ہو جاتے ہیں۔

لیکوریا حمل میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اور لیکوریا والی عورت کو بچہ نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

علاج

انجیر سے علاج

ناشتے کے بعد تین خشک انجیر کھالیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دم سے علاج

روزانہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اول آخر درود شریف سورۃ فاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ مرض دور ہوجائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهَبَ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ

دوائی (Medicine) سے علاج

فلیجل گولیاں 400 ملی گرام (Tab-Flagyl) روزانہ دس گولیاں دیں اور 7 دن استعمال کرائیں۔

پرہیز

مریضہ کو بیماری کی اصل وجہ معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ مریضہ کو گرم مصالحے وغیرہ کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جسم کی صفائی بہت ضروری ہے۔ ماہواری کے کپڑے ڈیٹول وغیرہ سے صاف کرنے چاہئیں۔

بیر سے علاج

بیر ایک عام درخت ہے۔ جس کو عربی میں سدر کے نام سے پکارتے ہیں۔ جو کہ پاکستان، ہندوستان ہر جگہ پر پایا جاتا ہے۔ بیر کا ذکر قرآن پاک میں بھی ملتا ہے۔ قدرت نے اس پھل میں ایسے اجزاء پیدا کر دیئے ہیں جن کے استعمال سے لیکوریا جڑ سے ختم ہو جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو انہوں نے یہاں کے پھلوں میں جو پھل سب سے پہلے کھایا وہ بیر تھا۔ اطباء قدیم کے مطابق بیر لیکوریا کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ شافی ہربل کیئر کے طبی ماہرین نے بیر اور کیکر کے درخت سے ایک ایسی دوائی تیار کی ہے۔ جو لیکوریا ختم کرنے میں جادوئی انداز میں کام کرتی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے استعمال

سے لیکوریا سے زندگی بھر کے لئے نجات دلاتی ہے۔

جو کہ گولیوں کی شکل میں ہے۔ جس کا نام جوہر کلونجی نمبر 8 رکھا گیا ہے۔ جوہر کلونجی نمبر 8 لیکوریا سے نجات دلا کر پٹھوں کو مکمل طاقت دیتی ہے۔ اور ہر اچھے ہومیو سٹور پر دستیاب ہے۔

☆☆☆

بانجھ پن اور اس کا علاج

بانجھ پن عام بیماری ہے۔ اس میں مرد اور عورت دونوں میں نقص ہوسکتا ہے۔ بانجھ پن کی وجہ سے ایک سال تک جماع کرنے سے عورت کو حمل نہیں ہوتا۔ اور یہ دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ یہ کنڈیشن بڑی سیریس (Serious) ہوتی ہے۔ مرد اور عورت دونوں کو کسی انڈرولوجسٹ (Endrologist) یا گائناکالوجسٹ (Gynacologist) سے رجوع کرنا چاہئے۔

اسباب

بانجھ پن کے مرد اور عورت دونوں ذمہ دار ہوسکتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ معلوم نہیں۔ غیر تسلی بخش جماع، سرعت انزال، گھونگھٹ کا چھوٹا ہونا اور اوری میں نقص تولیدی جراثیم کا کم مقدار میں پیدا ہونا وغیرہ بانجھ پن کے اسباب ہیں۔

تشخیص

مرد اور عورت کو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ مریض کے فوطوں اور پینس کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہئے۔

علاج

دوائی سے علاج

مرد اور عورت دونوں کو اینڈرولوجسٹ اور گائناکالوجسٹ سے مشورہ کرنا لازمی ہے۔ عورت کی ماہواری کو ریگولر کرنے کی دوائی دی جائے۔ الٹرسیٹ سے پتہ چلا ہو کہ سیمن کم

Scanned with CamScanner

تعداد میں بنتے ہیں اور سپرم پیدا نہیں ہوتے تو مرد کو ہیومن پازل گونیڈوٹراپن (HMGS) ٹیکے لگائیں۔

دم سے علاج

حمل قرار پانے کے لئے تین کھجوروں پر سورۃ الذاریات آیت نمبر ۱ تا ۶ تک پڑھ کر مریض کو کھلانا نہایت مفید ہے۔ ہر ایک کھجور پر ایک سو مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھ کر دم کیا جائے اور یہ عمل سات روز تک کیا جائے۔

رہنما اصول

☆ اگر مریض کو بھنگ یا افیون، چرس وغیرہ نشہ دار اشیاء کی عادت ہے تو پہلے یہ عادت ترک کر دینی چاہئے۔

☆ اگر مریض کا ہاضمہ خراب ہے تو کھانا کھانے کے بعد مریض کو چورن ہاضمہ طعام کھلائیں۔

☆ ورزش کا خاص خیال رکھیں۔ ہر چوبیس گھنٹہ بعد دس بارہ منٹ ضرور ورزش کریں۔

☆ جب تک پوری طاقت پیدا نہ ہو جائے عورت سے ہم بستری نہ کریں۔

☆ نامردی کے مریض دوران علاج میں عشقیہ ناول کی کتابیں اور خوبصورت شہوت انگیز زنانہ تصویریں کبھی نہ دیکھیں۔

خوب یاد رہے کہ جریان، سرعت انزال، احتلام اور سوزاک کے مریض ہرگز کوئی تصویر نہ دیکھا کریں۔ بلکہ ہر وقت خیالات کو پاک رکھیں۔ ورنہ حرص پرستی کی آگ سے منی رقیق ہو کر زیادہ بہنے لگ جائے گی۔

پرہیز سے علاج

اعضائے تناسل کے مریض ترش اشیاء گڑ، تیل، کثرت سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کریں۔ اور سرد اور بے حس کرنے والی ادویات جو قوت باہ کو کمزور کرتی ہیں، ہرگز استعمال میں نہ لائیں۔

وہ ادویات یہ ہیں۔ کافور...... دھنیا...... کاسنی...... کاہو خرفہ...... نارنگی...... آلو بخارا...... املی...... لیموں...... انار دانہ...... کلورل ہیڈریٹ...... کروفائم...... وغیرہ۔

☆☆☆

نامردی اور اس کا علاج

نامردی عضو تناسل کی کمزوری اور صحیح طور پر کام نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مردوں میں مرض عام ہے۔

نامردی کی وجوہات

اس کی کئی وجوہات ہیں۔

☆ دماغ پر پریشانی کی وجہ سے دباؤ

☆ نفسیاتی امراض

☆ دوائیوں (Drugs) کا بے جا اور زیادہ استعمال

☆ اور الکوحل کا غلط استعمال نامردی کا سبب ہے۔

علاج

دوائی سے علاج

سب سے پہلے مریض کو غیر مناسب دوائیوں کا استعمال بند کروایا جائے۔

اگر مریض کو ذیابیطس شکری ہے تو اس کا علاج پہلے کیا جائے۔

اگر مریض کو کوئی ذہنی پریشانی ہو تو اس کی وجوہات معلوم کر کے دور کریں۔ اور مریض کو تسلی اور اطمینان دیں۔

تلاوت قرآن سے علاج

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۝

ہر روز فجر کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اور یہ عمل ۱۲۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ نامردی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

دم سے علاج

اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ۝

سورۃ مزمل آیت ۷، پارہ ۲۹ کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ دس دن تک پانی پر دم کر کے پی لیں۔انشاءاللہ قوت ظاہر ہونا شروع ہوجائے گی۔

شہد سے علاج

خالص دودھ میں شہد ملا کر میٹھا کریں۔اور اسے روزانہ پیا کریں۔انشاءاللہ قوت باہ میں خوب اضافہ ہوگا۔

زیتون سے علاج

زیتون کا تیل مردانہ کمزوری کے لئے بھی مفید ہے۔زیتون بہت ہی مفید چیز ہے۔ کسی ماہر طبیب کے مشورے سے ہمیں اس کا مناسب استعمال کرنا چاہئے۔

یہ ہمارے جسم کو بہت تقویت دیتا ہے۔اور مندرجہ بالا بیماری سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بہت سے طبی فوائد ہیں۔

نامردی کی چند ایک اور وجوہات

کھانے پینے کی بے اعتدالی، گیسٹرک جوس کا کم وبیش ہونا، زیادہ سرد اشیاء کھانے پینے کی وجہ سے ثقیل بازی اشیاء کی کثرت، کھانا کھانے کے کچھ وقفہ بعد مباشرت کرنے والے کا معدہ جلدی ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔نیز زیادہ میٹھی اشیاء کی کثرت سے بھی معدے کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔اور کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔

علاج

اگر معدہ میں برودت کی وجہ سے ضعف ہو تو گرم جوارشین استعمال کرائیں۔
اگر تیزابیت اور صفرا کی کثرت ہو تو اس کے مطابق دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔

سرعت انزال اور اس کا علاج

مردوں میں یہ حالت اکثر پائی جاتی ہے۔مرد بیوی کے پاس جانے سے پہلے ہی ڈسچارج ہو جاتا ہے۔ جماع کرنے سے پہلے یا جماع کرتے ہوئے پانچ دس سیکنڈز میں ڈسچارج ہو جاتا ہے۔اس سے عورت کو تسلی نہیں ہوتی۔

اسباب

پیٹ میں قبض کا ہونا، سوزاک، مثانہ میں گرمی اور فراش کا ہونا، ذہن میں فاسد خیالات لانا، گھونگھٹ کا چھوٹا ہونا اور کثرت منی سرعت انزال کے اسباب ہیں۔بار بار شہوانی خواہشات کے پیدا ہونے سے جماع سے پہلے ہی مرد ڈسچارج ہو جاتا ہے۔اور اس کا مرد اور عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

علاج

دوائی سے علاج

جماع سے پہلے مرد کو ہر قسم کی پریشانی دور کرنی چاہئے۔اگر تھکاوٹ ہو تو آرام کرے۔ جماع کے لئے جلدی نہ کرے۔اور سرا گزٹ گولیاں (Tab-Seroxet 20mg) استعمال کرے۔ایک گولی جماع سے پانچ منٹ پہلے کھائیں۔

پرہیز سے علاج

مریض کو زیادہ گرم اشیاء اور ادویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جماع میں وقفہ دینا چاہئے۔ہر قسم کے شہوت انگیز خیالات ذہن سے نکال دینے چاہئیں۔

دم سے علاج

جو شخص جماع پر قادر نہ ہو وہ اس آیت کو۔۔۔

يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

Scanned with CamScanner

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاo

نماز فجر کے بعد مرغی کے انڈے پر دم کر کے ۴۰ دن تک کھائے۔ انشاء اللہ جماع پر قادر ہو جائے گا۔

☆☆☆

لو اور اس کا علاج

ہمارا جسم ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس کی مناسب دیکھ بھال کرنا ضروری ہے۔ سردی کے موسم میں اگر ہم اس کی حفاظت (Care) نہ کریں تو مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح گرمی اور لو کے موسم میں بھی ہم اگر اپنے جسم کی حفاظت نہیں کریں گے اس کا خیال نہیں رکھیں گے تو بہت ساری بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ خصوصاً لو کے موسم میں بیماریوں سے بچنے کے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

پاکستان میں گرمی کی شدت

دنیا کے دوسرے گرم ممالک کے ساتھ پاکستان بھر میں گرمی شدت اختیار کر چکی ہے۔ گرمی کی شدت خاص کر دوپہر کے وقت چلنے والی گرم ہوائیں (لو) تمام مخلوقات کو ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ پر پناہ لینے کے لئے مجبور کر دیتی ہیں۔

نقصانات

شدید گرمی کے موسم میں چلنے والی تیز ہوا کے تھپیڑوں سے لو لگنے یا عرف عام میں ہیٹ سٹروک گرمیوں کے موسم میں دھوپ میں ننگے سر مسلسل کام کرنے سے ہو جاتا ہے۔ جو کہ انسانی دماغ کو مفلوج کر دیتا ہے۔ جس سے مریض کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

لو سے بچنے کے لئے چند ضروری اقدامات

گرمی آتے ہی درجہ حرارت بہت تیزی سے بڑھنے لگتا ہے۔ اور بہت زیادہ پسینہ بھی آتا ہے۔ جس کی وجہ سے جسم سے نمکیات ضائع ہو جاتے ہیں۔ گرمی میں لو (Stroke

Heat) لگنے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ جو مہلک ثابت ہو سکتے ہیں۔ طبی ماہرین نے لو سے بچنے کے لئے چند ایک احتیاطی تدابیر فراہم کی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

پانی کی مقدار

شدید گرمی میں پانی کا زیادہ استعمال سب سے زیادہ مجرب نسخہ ہے۔ کیونکہ درجہ حرارت بڑھنے سے انسانی جسم میں موجود پانی پسینہ کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایسے وقت میں انسانی جسم کو پانی کی زیادہ مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ گرمیوں میں ہر فرد کو 6...... 7 لیٹر پانی ضرور استعمال کرنا چاہئے۔

گہرے رنگ کے کپڑے

گرمیوں میں روز نہانا چاہئے اس طرح انسانی جسم مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ اور گہرے رنگ کے کپڑے استعمال نہ کریں۔

پھلوں اور سبزیوں کا استعمال

گرمیوں میں ٹھنڈے پھل تربوز وغیرہ زیادہ استعمال کرنے چاہئیں۔ یہ انسانی جسم کے لئے قدرت کا انمول تحفہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سبزیوں کا بھی زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔

ٹھنڈے مشروبات کا استعمال

گرمیوں میں ٹھنڈے مشروبات ستو، گوند کتیرا، لیمن، نمک یا شکر ملی سکنجبین اور دیگر ٹھنڈے مشروبات جو زیادہ ترش نہ ہوں ان کا استعمال کریں۔

چھتری کا استعمال

اگر ممکن ہو تو چھتری کا استعمال کریں۔ اور بغیر کسی کام کے ہرگز دھوپ میں نہ نکلیں۔ یہ آپ کی صحت کے لئے انتہائی مفید ہوگا۔

لو سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

لو سے بچنے کے لئے چند احتیاطی تدابیر مندرجہ ذیل ہیں۔

پانی کو ساتھ رکھیں

گرمیوں میں پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال بہت ضروری ہے۔ اس لیے جب بھی گھر سے نکلیں پانی کی بوتل ضرور پاس رکھیں۔

سگریٹ نوشی سے پرہیز

سگریٹ، پان، گٹکا اور دیگر گرم اشیاء کا استعمال کم سے کم کریں۔ کیونکہ یہ آپ کی صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان کا استعمال بالکل ترک کر دیں۔

گرم اشیاء سے پرہیز

گرم اشیاء مرچ مصالحے دار اور تلی ہوئی اشیاء کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔ اور ان اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دھوپ میں نکلنے سے پرہیز

اس کے علاوہ دھوپ میں نکلنے سے گریز کیا جائے۔ اور دھوپ میں نکلتے وقت سر اور چہرہ کو ڈھانپ لینا چاہئے۔

علامات

☆ شدید گرمی اور لو لگنے سے سر درد، سر کا چکرانا، تھکاوٹ، شدید بخار، کمزوری، جلد کا گرم اور سرخ ہو جانا۔ لو لگنے کی علامات ہیں۔

☆ لو لگنے کی صورت میں خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔

☆ بار بار پیشاب آتا ہے۔

☆ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

☆ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

☆ اعصاب میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے۔

☆ جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے چھوٹی آنت میں خراش اور معدے میں تیزابیت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ آنے لگتی ہے۔

بچوں کے لئے ہدایت نامہ

گرمی کی شدت میں کم سن بچے اور بزرگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ لہٰذا بچوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا پابند بنائیں۔ گھر کے بڑے بزرگوں کا بھی خاص خیال رکھیں۔

علاج (Treatment)

سرخ رنگ کے چھوٹے سے بیر نما فالسے اپنی غذائیت کی بنا پر بے حد مفید ہیں۔ ایشیاء میں پیدا ہونے والا یہ پھل موسم گرما کا خاص مہمان ہے۔ جس سے جتنا ہو سکتا ہے فائدہ اٹھا لیں۔ بلڈ پریشر کے مریض کے لئے فالسوں کا شربت فوری اثر کرتا ہے۔

فالسے کا ترش ذائقہ اور اس میں موجود غذائیت گرمی کو کم کرنے کی خصوصی صلاحیت رکھتی ہے۔

مریض کو ٹھنڈے کمرے میں رکھیں۔ اس کے کپڑے وغیرہ ڈھیلے کر دیں۔ برف سے اسفنج کریں۔

اسے شربت وغیرہ پلائیں۔ لیموں کی سکنجبین زیادہ فائدہ مند ہے۔

دوائی سے علاج

گلوکوز سیلائن کی ڈرپ لگائیں۔ وٹامن سی (Vitamin C) 100 ملی گرام دیں۔

بخار کے لئے پیراسیٹامول دیں۔

Scanned with CamScanner

مفید چٹکلے

خشک پھل

پھل انسانی جسم کو معدنیات فراہم کرتے ہیں۔ خشک پھل جیسے خوبانی، کشمش، انجیر اور کھجور کیلشیم اور آئرن سے مالا مال ہوتے ہیں۔ یہ معدنی اجزاء مضبوط ہڈیوں اور اچھے خون کے لئے بہت ضروری ہیں۔ کچھ پھل جیسے کسٹرڈ ایپل فی دانہ ۸۰۰ ملی گرام تک کیلشیم مہیا کرتے ہیں۔ یہ مقدار ہماری روزمرہ کیلشیم کی ضرورت کے مطابق ہے۔

آم کی گٹھلی

آم کی گٹھلی خواتین کے اعضائے تولیدی سے متعلق متعدد بیماریوں میں موثر علاج ہے۔ ہندوستان کے معروف ڈاکٹر امان کے مطابق آم کی گٹھلی کی سخت جلد الگ کر کے اندر سے حاصل ہونے والی گری کا پیسٹ، چائے کا ایک چمچہ بھر مقدار میں اندام نہانی کے اندر لگانا، لیکوریا، شرم گاہ کی سوزش کا کامیاب علاج اور زیادہ زچگیوں سے متاثرہ فرج کی دیواروں کو معمول پر لاتا ہے۔

☆☆☆

آنکھوں کی بیماریوں کا علاج

آنکھیں قدرت کا دیا ہوا ایسا حسین تحفہ ہے جس کی دوسری مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھیں روح کا روشن دان ہیں۔ یہ آنکھیں ہی تو ہیں جو ہمیشہ سچ بولتی ہیں۔ انسان چاہے اندر سے کتنا ہی جھوٹا کیوں نہ ہو۔ اس کی آنکھیں کبھی جھوٹ نہیں بولتیں۔ اور جو کچھ اس کے دل میں ہوتا ہے۔ ظاہر کر دیتی ہیں۔ آنکھوں کی ورزش کے لئے سبز چیزوں کو غور سے دیکھیں۔ اور اپنی آنکھوں کے ڈھیلوں کو آہستگی سے دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے گھمائیں۔

اس سے آنکھوں کے پٹھے مضبوط ہوں گے۔ ان سے پانی آنا بند ہو جائے گا۔ اور

سرخی جاتی رہے گی۔ آنکھوں کی کئی بیماریاں ہیں لیکن ہم یہاں آشوب چشم اور اس کا علاج مع اسباب لکھیں گے۔

اسباب

آنکھوں میں کسی بیرونی چیز کے پڑ جانے سے خارش ہونا...... تیز دھوپ کا اثر...... نزلہ، زکام ہونا...... چھوٹے بچوں کا دانت نکالنا...... آنکھوں کی مختلف بیماریوں کے اسباب ہیں۔ کسی بیماری مثلاً خسرہ، چیچک وغیرہ سے بھی آشوب چشم ہوتا ہے۔

علامات

☆ آشوب چشم سے آنکھوں میں (Infection) ہوتا ہے۔
☆ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔
☆ ان کے پپوٹوں پر سوزش ہو جاتی ہے۔
☆ آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ اور گہری رطوبت بن جاتی ہے۔
☆ آنکھیں دھوپ برداشت نہیں کر سکتیں۔
☆ رات کو سوتے وقت لیسدار رطوبت آنکھوں میں جم جاتی ہے۔ اور
☆ صبح اٹھتے وقت آنکھیں نہیں کھلتیں۔
☆ بار بار ملنے سے زخم ہو جاتے ہیں۔
☆ اور آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔

علاج

اگر آنکھوں کا صحیح علاج نہ کیا جائے تو آنکھوں کی بینائی متاثر ہو گی۔ اگر آنکھوں میں کوئی بیرونی چیز مثلاً مٹی، چونے وغیرہ کے ذرات پڑ جائیں تو ان کو احتیاط سے کسی نرم کپڑے سے نکالیں۔

☆ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔
☆ دھوپ سے بچاؤ کے لئے آنکھوں پر سبز یا سیاہ رنگ کا کپڑا لپیٹیں یا چشمہ استعمال

Scanned with CamScanner

کریں۔

☆زیادہ تپش محسوس ہوتو سرد پانی سے دھوئیں۔

☆سرخی کو دور کرنے کے لئے Eye Ointment استعمال کریں۔

☆سردی کے موسم میں آنکھوں کو نیم گرم پانی سے دھوئیں۔

گاجر سے علاج

گاجر کے موسم میں روزانہ ایک گاجر کھالیا کریں۔انشاءاللہ حافظہ قوی اور بینائی تیز ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر چشمہ ہے تو نمبر کم ہونا شروع ہوجائیں گے۔

مشک آمیز سرمہ سے علاج

سرمہ آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے۔نور نظر کے لئے تقویت جلا کا ذریعہ ہے۔ آنکھوں کو زینت بخشتا ہے۔سوتے وقت سرمہ لگانے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے سرمہ آنکھوں میں رہتا ہے۔

اوراس طرح آنکھ سرمے کو سمو لیتی ہے۔

پرہیز سے علاج

علاج حقیقت میں دو چیزوں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ایک پرہیز، دوسرا حفظان صحت...... پرہیز دو طرح کے ہوتے ہیں۔

i-ایسا پرہیز جس سے بیماری پاس نہ پھٹکے۔

ii-ایسا پرہیز جس سے بیماری میں مزید اضافہ نہ ہو۔

بلکہ مرض جس حال میں ہے کم از کم اسی جگہ رہ جائے۔

جب مریض پرہیز کرتا ہے تو اس کی بیماری بجائے بڑھنے کے رک جاتی ہے۔اور قوتوں کو اس کے دفاع کا موقع ملتا ہے۔قرآن پاک میں پرہیز کے سلسلے میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

(سورۃ مائدہ، پارہ:۶،آیت نمبر۶)

ترجمہ:تم بیمار ہو یا سفر کر رہے ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے واپس ہو یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔

ٹھنڈے پانی سے علاج

آشوب چشم کا علاج آنکھ میں ٹھنڈا پانی ٹپکانا ہے۔اس لیے کہ پانی ایک سرد دوا ہے۔ جس سے آشوب چشم کی حرارت دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔اسی بنیاد پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا اگر تم وہ کرتی جسے پیغمبر خدا نے کیا تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔اور تم آنکھ کی بیماری سے شفایاب بھی ہوجاتی۔یعنی اپنی آنکھ میں پانی کی چھینٹ دیتی اور یہ دعا پڑھتی۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاۤؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔

ترجمہ:اے لوگوں کے رب!تو تکلیف ختم کردے۔اور مجھے شفا عطا کر،تو ہی شفا دینے والا ہے۔تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی ہے۔(ابوداؤد:۸۸۳،ابن ماجہ:۳۵۳۰)

آرام سے علاج

اس کا بہترین طریقہ علاج یہ ہے کہ اس بیماری کے بعد مکمل آرام اور سکون کرنا چاہئے۔اسی طرح آنکھ ملنے اور پونچھنے سے بھی گریز کرنا چاہئے۔

آنکھوں کی حفاظت کا عظیم نسخہ

حضرت سیدنا زاہد بلالی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر کہے:مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔اور نہ ہی کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔(المقاصد الحسنہ للسخاوی،حرف المیم،ص:۳۹۱،رقم الحدیث:۱۰۲۱)

Scanned with CamScanner

نیند/بے خوابی

انسومینا (Insomina) ایک ایسی مرض ہے جس میں مریض کو رات کو نیند نہیں آتی۔اسے بے خوابی کہتے ہیں۔کبھی نیند کا غلبہ ہوتو نیند آجاتی ہے۔لیکن تھوڑی دیر بعد پھر آنکھیں کھل جاتی ہیں۔اور اسی کشمکش میں رات گزر جاتی ہے۔اور یہ بیماری اکثر بڑوں کو ہوتی ہے۔

نیند کا فائدہ

اول یہ کہ نیند سے جوارح کو سکون اور راحت ملتی ہے۔اس لیے کہ جب ان میں تکان آجاتی ہے تو اس کی سکافات بلاسکون و راحت کے ممکن نہیں ہوتی۔اس طرح جو اس کو بیداری کی چوکسی سے نجات مل جاتی ہے اور تکان دور ہوجاتی ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے غذا ہضم ہوجاتی ہے۔اس سے ہضم میں مدد ملتی ہے۔اسی وجہ سے سونے والے کا جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔اور قدرتی طور پر چادر کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسباب

مریض کو بدہضمی، پریشانی، ٹینشن (Tension)، سر درد، ٹانگوں میں درد، دماغ اور دل کے امراض، عورت کو دوران حیض اور حمل اور چائے کے بکثرت استعمال کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

علامات

انسومینا کی وجہ سے دن کے وقت نیند نہیں آتی۔سر درد رہتا ہے۔آنکھیں سوج جاتی ہیں۔مریض کو ہر وقت سستی چھائی رہتی ہے۔جسم کے اعضاء درد کرتے ہیں۔ذہنی تھکاوٹ ہوتی ہے۔

علاج

دوائی سے علاج

ناکٹامڈ (Tabs-Noctamid) مریض کو ایک گولی رات کو سونے سے پہلے دیں۔

تلاوت قرآن سے علاج

جس شخص کو نیند نہ آتی ہو وہ سورۃ النبا کی آیت

وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًاۙ

ترجمہ: اور تمہاری نیند کو آرام کیا۔

کی تلاوت کرے۔انشاءاللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

دعا سے علاج

رات کو سوتے وقت اگر کوئی شخص یہ دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

ترجمہ: یااللہ عزوجل میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔

پڑھے۔انشاءاللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔(بخاری:۲/۱۹۲،رقم الحدیث:۶۳۱۴)

دم سے علاج

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی بےچینی، نیند نہ آنے کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد جب سونے کے لئے بستر پر بیٹھو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَوْ يَّبْغِيْ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاۗؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ .

Scanned with CamScanner

درود پاک سے علاج

جس شخص کو بالکل نیند نہ آتی ہو وہ وضو کر کے لیٹے۔اور لیٹنے کے بعد کثرت سے درود پاک پڑھے۔تو انشاءاللہ نیند آجائے گی۔

مجرب نسخے سے علاج

چٹائی یا بچھونے پر چت لیٹ جایئے،دونوں ہاتھ سیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر لیجئے۔اب 6 سیکنڈ تک آہستہ آہستہ گہری سانس لیں۔تین سیکنڈ تک ہوا کو اندر روک لیں۔اور پھر چھ سیکنڈ میں آہستہ آہستہ خارج کریں۔اس کے بعد الٹی جانب لیٹ کر چند بار یہ عمل دہرائیں انشاءاللہ نیند آجائے گی۔

بہتر نیند

بہتر نیند یہ ہے کہ دائیں کروٹ سویا جائے کیونکہ اس طرح سونے سے کھانا اچھی طرح معدے میں ٹھہر جاتا ہے کیونکہ معدہ معمولی طور پر بائیں جانب مائل ہوتا ہے۔

پھر تھوڑی دیر کے لئے بائیں کروٹ پر آجائیں تاکہ معدہ کھانے کو جلدی ہضم کر سکے۔اس لیے کہ معدہ جگر پر جھکا ہوا ہے۔پھر دائیں کروٹ ہو کر اپنی نیند پوری کریں۔

تاکہ غذا طبعی طور پر جلد از جلد معدے سے اتر کر آنتوں میں آجائے اس طرح دائیں کروٹ نیند ابتداً اور انتہاءً ہوگی۔

زہریلے جانور کے کاٹنے کا علاج

ہر وہ مادہ یا شے جو جسم میں داخل ہو کر نظام تنفس، نظام انہضام اور نظام اعصاب پر مضر اثرات چھوڑے اور کارکردگی کو نقصان پہنچائے زہر کہلاتا ہے۔اس میں وہ دوائیاں بھی شامل ہیں۔جو زیادہ کھانے سے صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہیں۔ہر وہ مادہ جو کھانے سے......سونگھنے سے...... یا کسی بھی طریقے سے جسم میں داخل ہو کر خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔زہر کہلاتا ہے۔

علاج

دوا سے علاج

مریض کو آکسیجن سنگھائیں۔اور مصنوعی تنفس جاری کریں۔

ڈائزے پام 10-20 ملی گرام (Diazepam 10-20mg) انٹراوینس انجکشن لگائیں۔

دعا سے علاج

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں نبی کریم نماز ادا کر رہے تھے۔جونہی آپ نے سجدہ کیا،ایک بچھو نے آپ کی انگلی میں ڈنک لگا دیا۔آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا بچھو پر لعنت کرے جو نبی کو نہ کسی دوسرے کو چھوڑتا ہے۔پھر آپ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن طلب فرمایا۔جس میں نمک آمیز کیا ہوا تھا۔اور آپ اس ڈنک زدہ جگہ کو نمک آمیز پانی میں برابر ڈبوتے رہے۔اور سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے رہے۔

یہاں تک بالکل سکون ہو گیا۔(ترمذی:۲۹۰۵)

نمک سے علاج

سانپ، بچھو، شہد کی مکھی یا کوئی سا بھی زہریلا جانور کاٹ لے تو پانی میں نمک ملا کر ڈنک کی جگہ پر لگائیں۔ بلکہ ممکن ہو تو وہ وہ جگہ نمک والے پانی میں ڈبو دیں۔ انشاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

تلاوت قرآن سے علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۃ البقرۃ کی آخری 2 آیات رات کو پڑھ لیں اس کے لئے یہ 2 آیات کافی ہوں گی۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: اگر کسی کو کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو وہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرے۔ اللہ کے فضل سے فائدہ ہوگا۔ (امام بخاری:۹/۵۰، امام مسلم:۸۰۸)

پیاز سے علاج

اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہے تو پیاز کا رس اور سرسوں کا تیل ہم وزن ملا کر مرض کی شدت کے مطابق آدھ آدھ گھنٹے بعد یا ایک ایک گھنٹے بعد 4 تولہ (تقریباً 50 گرام) کی مقدار میں پلایئے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

لہسن سے علاج

کن کھجورا کاٹ لے تو پیاز اور لہسن کو پیس کر زخم پر لیپ کر دیں انشاء اللہ زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

سورۃ فاتحہ سے علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک گروہ ایک دفعہ سفر پر جا رہا تھا۔ راستے میں انہیں ایک قبیلہ ملا۔ اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ قبیلہ والوں نے ان سے درخواست کی کہ ہمارے سردار کو دم کریں۔ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ اور اس کے بدلے میں انہیں ایک بھیڑ دی۔ انہوں نے واپس آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپ نے فرمایا اب ہم اسے بانٹ لیتے ہیں۔ اور اس میں ایک حصہ میرا بھی نکالنا۔ (بخاری:۱۰/۱۷۸، مسلم:۲۲۰۱)

بخار اور اس کا علاج

انسانی جسم کا درجہ حرارت خون کو گرم رکھنے والا مرکز جو کہ زیر عرشہ کے جوف (Vetricle) کے تیسرے فوش پر ہے۔ کو کنٹرول کرتا ہے۔ ایک تندرست انسان کا درجہ حرارت 98 ہے۔ اگر کسی وجہ سے درجہ حرارت 98 سے بڑھ جائے تو اسے بخار سمجھا جاتا ہے۔ بخار کی تشخیص کلینکل معائنہ (Clinical Examination) سے ہوتی ہے۔

علاج

تلاوت قرآن سے علاج

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝

اس آیت مبارکہ کو گیارہ مرتبہ پانی پر پڑھ کر مریض کو پلا دیں انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

دعا سے علاج

بخار میں مبتلا شخص مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔

ترجمہ: کبریائی والے اللہ عزوجل کے نام سے میں ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے آگ کی تپش کے شر سے عظمت والے رب عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی:۴/۲۰، رقم الحدیث:۲۰۸۲)

Scanned with CamScanner

دم سے علاج

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ 40 بار اول آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹے ماریئے انشاء اللہ بخار چلا جائے گا۔

غسل سے علاج

اہل عرب کو اکثر صفراوی بخار آتے تھے جن میں غسل مفید ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو جو کہ عجمی یعنی غیر عرب ہیں۔ طبیب حازق (یعنی ماہر طبیب) کے مشورہ کے بغیر غسل کے ذریعے بخار کا علاج نہیں کرنا چاہئے۔ کیوں کہ ہمیں اکثر وہ بخار ہوتے ہیں۔ جن میں غسل نقصان دہ ہے اس سے نمونیہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مرقات میں فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے حدیث پاک کا ترجمہ پڑھ کر بخار میں غسل کے ذریعے علاج کیا تو اس کو نمونیہ ہو گیا۔ اور بڑی مشکل سے اس کی جان بچی۔ تو وہ حدیث پاک کا ہی منکر ہو گیا۔ حالانکہ اس کی اپنی جہالت تھی۔

(ملخص از مرآۃ:۲/۴۲۹-۴۳۰)

شوگر اور اس کا علاج

ذیابطس کے معنی بکثرت پیشاب آنا ہے۔ اس سے بہت پیاس لگتی ہے۔ پیشاب کے ساتھ شوگر بھی آتی ہے۔ اس لیے یہ مرض خطرناک ہوتی ہے۔ ذیابطس دو قسم کی ہوتی ہے۔ ذیابطس حار۔ اس میں بار بار پیشاب آتا ہے اور بہت پیاس لگتی ہے۔

ذیابطس بارد میں نہ پیشاب آتا ہے اور نہ پیاس لگتی ہے۔

علامات (Clinical Features)

ذیابطس نمبر 1 میں انٹی باڈیز پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسولین پیدا کرنے والے بیٹا آئی لیٹ سیلز کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس سے انسولین (Insuline) پیدا نہیں ہوتا۔ اور شوگر کی مقدار بڑھتی ہے۔

علاج

ذیابطس کا علاج سیلف مینجمنٹ (Self Menagement) پر ہے۔ وہ لوگ مریض کو مشورہ دیں جن کو شوگر کے بارے میں پوری واقفیت ہو۔ ذیابطس شکری کا بہترین علاج شوگر کا کنٹرول ہے۔ اس کے لیے مریض کو اپنی خوراک میں تبدیلیاں لانی پڑتی ہیں۔

دم سے علاج

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا○

روزانہ صبح و شام اوپر دی ہوئی آیت مبارکہ تین بار اول آخر درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیں۔ انشاء اللہ شوگر سے نجات ملے گی۔

کلونجی سے علاج

ایک کپ کلونجی، ایک کپ رائی، آدھا کپ انار کا سوکھا چھلکا...... اور آدھا کپ پٹ

Scanned with CamScanner

ملا کر پیس لیں۔اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ اول آخر درود پاک پڑھ کر دم کریں اور 30 روز تک بلاناغہ نہار منہ آدھا چمچ استعمال کریں۔ پرہیز بھی جاری رکھیں۔ایک ہفتہ بعد شوگر ٹیسٹ کروالیں انشاءاللہ افاقہ پائیں گے۔

سونف اور آملہ سے علاج

خشک سونف اور خشک آملہ......ہم وزن پیس لیں......اس پر 313 مرتبہ درود پاک پڑھ کر رکھ لیں۔اور اندازاً چھ ماشہ (6 گرام) تاحصول شفاء روزانہ صبح وشام تازہ یا مٹکے کے پانی سے استعمال کریں۔انشاءاللہ اسے شوگر کم کرنے کا بہترین علاج پائیں گے۔

کریلے سے علاج

کریلے کے پاؤڈر کے بجائے اگر روزانہ صبح وشام کریلے کا رس ایک ایک چمچ پی لیں تب بھی انشاءاللہ شوگر کی بیماری میں حیرت انگیز طور پر افاقہ ہوگا۔

جو سے علاج

پسے ہوئے کالے چنے اور جو شریف کی روٹی روزانہ کھالیں یا بھنے ہوئے چنے کھا لیں۔اس سے بھی شوگر کے مرض میں فائدہ ہوگا۔

جگر اور اس کا علاج

انسانی جسم میں جگر سب سے بڑا غدود (Gland) ہے۔یہ پیٹ کے بالائی حصے میں موجود ہوتا ہے۔اور اس کا بیشتر حصہ دائیں طرف پسلیوں کے نیچے موجود ہوتا ہے۔اس کی بالائی سطح ڈایافرام سے ملی ہوتی ہے۔

جگر کی بیماریاں

i-جگر کا سکڑنا (Cirrhasis)

ii-جگر کا پھوڑا (Hepatic Abscess)

iii-درد جگر (Biliary Calic)

۱-جگر کا سکڑنا (Cirrhasis)

سوزش کی وجہ سے جگر متورم ہوتا ہے۔جگر کے اصلی ذرات ضائع ہوجاتے ہیں۔اور فاسد ریشے پیدا ہوتے ہیں۔یہ فاسد ریشے جگر کی بیماری سروسس (Cirrosis) کا سبب بنتے ہیں۔جگر سکڑ جاتا ہے۔اگر یہ ریشے زیادہ تعداد میں بنیں تو جگر پھیل جاتا ہے۔یہ دونوں حالتیں خطرناک ہیں۔

2-جگر کا پھوڑا (Hapatic Abscess)

جگر میں خون جمع ہوتا ہے۔زیادہ خون کا اجتماع ہوجائے تو خون خراب ہوجاتا ہے۔یہ خون جگر کو متورم رکھتا ہے۔یہ خون پیپ پیدا کرنے لگ جاتا ہے۔جگر کے اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے پھوڑے نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔یہ پھوڑے جگر کو متورم کرتے ہیں۔

3-درد جگر (Biliary Calic)

اس (Condition) میں مثانے سے کوئی پتھری باہر نکل کر بائیلڈ کٹ میں پہنچ کر

Scanned with CamScanner

رکاوٹ بنتی ہے۔اس سے جگر میں درد شروع ہوجاتی ہے۔

علامات

جگر کا درد دائیں طرف ہوتا ہے۔ یہ پسلیوں کے نیچے سے شروع ہوتا ہے۔ دائیں کندھے پر اثر کرتا ہے۔

اس بیماری میں مریض بہت تکلیف سے گزرتا ہے۔ متلی اور ہچکیاں آتی ہیں۔ مریض کا چہرہ زرد ہوجاتا ہے۔

علاج

دوائی سے علاج

سپائرو مائیڈ (Tab-Spiro mide 20mg) دو گولیاں ہر 12 گھنٹے بعد اور ایک گولی صبح کے وقت دینی چاہئے۔

تلاوت قرآن سے علاج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ

یہ آیت کریمہ بعد نماز فجر کے تین عدد سادی چینی کی پلیٹوں پر یا موی کاغذوں پر زردہ کے رنگ سے لکھیں۔اور صبح، دوپہر اور شام کو ایک ایک پلیٹ دھو کر پانی پی لیں۔اور 40 دن تک یہ عمل کریں۔انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

معدہ اور اس کا علاج

معدہ جسم کا اہم اور مرکزی حصہ ہے۔اس کا کام غذا کو ہضم کرنا ہے۔یہ جوف شکم کے بالائی اور وسطی حصے میں واقعہ ہے۔اس کا سائز مختلف ہے۔اس کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔غذا کی نالی سے دور ذرا اوپر کا حصہ ہے۔معدہ تقریباً 12 سے 15 انچ لمبا، 4 انچ چوڑا اور خالی حالت میں 4/1/2 اونس وزن ہوتا ہے۔

معدے کی بیماریاں

1-معدے کی سوزش	(Acute Gastritis)
2-معدے میں زہریلی سوزش	(Acute Toxic Grastritis)
3-معدے کی کرانک سوزش	(Chronic Dyspepsia)
4-معدے کا السر	(Gastric Ulcer)
5-معدے کا سرطان	(Carcinoma Stomach)
6-خون کی قے	(Haematimesis)
7-متلی اور قے آنا	(Nausea and Vomitting)

1-معدے کی سوزش

اس مرض میں معدے کی اندرونی لعاب دار جھلی (Mucous Membraen) متورم ہوتی ہے۔جھلی سرخ ہوجاتی ہے۔معدے سے گندی رطوبت خارج ہوتی ہے۔

2-معدے کا السر

معدے کے السر کی بیماری عام ہے۔تقریباً 10 سے 15 فیصد آبادی کو یہ بیماری ہوتی ہے۔یہ جوانوں میں کم ہورہی ہے۔اور بوڑھوں میں بڑھ رہی ہے۔معدے کی بیرونی

Scanned with CamScanner

جھلی پر زخم آجاتے ہیں۔ تیزابی اور ترش چیزیں کھانے سے معدے کا السر ہوتا ہے۔

علامات

اس مرض میں عموماً درد ہوتا ہے۔ اور یہ درد کثرت سے اور رات کے وقت ہوتا ہے۔ جب انسان بھوکا ہو تب زیادہ درد ہوتا ہے۔ اور اس کا درد اکثر کھانے کے دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔

وجوہات

معدے کی سوزش ایک جراثیم ہیلیکو بیکٹیریا پیلورائی سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر خراب کھانا، مصالحہ دار سالن کھانا، ترش اشیاء کا استعمال معدے کی خرابی کا باعث بنتے ہیں۔

علاج

دوائی سے علاج

ایموکسل کیپسول 500 ملی گرام (Cap Amoxil 500mg) ایک کیپسول ہر 6 گھنٹے بعد فلیجل گولیاں 400 ملی گرام (Tabs Flagyl 400mg) ایک گولی ہر 8 گھنٹے بعد استعمال کریں۔

غذا سے علاج

مریض کو ہلکی اور زود ہضم غذا دیں۔ ایک دو روز کھانے کو کچھ نہ دیں تا کہ معدہ آرام کر سکے۔ ٹھنڈا دودھ دے سکتے ہیں۔ دودھ میں سوڈا ملا کر دیں۔

بند گوبھی سے علاج

دو ہفتہ تک دن میں تین مرتبہ بند گوبھی کا رس ایک ایک گلاس پی لیں۔ بند گوبھی کا سالن بھی کھائیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

تعویذ سے علاج

لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ

اس آیت کریمہ کو لکھ کر چمڑے میں تعویذ بنالیں۔

انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

طریقۂ نبوی سے علاج

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خالی برتن کو بھرنا برا نہیں۔ جتنا کہ آدمی کا خالی شکم کو بھرنا۔ انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی توانائی کو باقی رکھیں۔ اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہے اور اس سے مفر نہ ہو تو ایک تہائی کھانا ایک تہائی پانی اور ایک تہائی حفاظت نفس کے لئے رکھے۔ (امام احمد:۴/۱۳۲، رقم الحدیث:۱۲۸۱-۳۲۴۹)

تلاوت قرآن سے علاج

سورۃ الم نشرح پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ پینے سے پیشاب کے ذریعے پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے۔ اور سینے پر دم کرنے سے قلب کو سکون ملتا ہے۔

Scanned with CamScanner

الحمدللہ!

آج مورخہ 6 جون 2014ء کو یہ کتاب اپنے اختتام کو پہنچی اس کتاب کی ابتداء ''تلاش سے تلاش تک'' سے کی گئی۔ جس میں ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کے گر اور رسم ورواج کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے امت مسلمہ کے لیے رہنما اصول متعین کیے گئے ہیں۔

حصہ دوم میں طہارت و پاکیزگی کے متعلق ضروری امور پر بحث کر کے ان امور کے شرعی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

حصہ سوم میں چند اہم بیماریوں سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ میڈیکل ریسرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف طریقوں سے علاج تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق دے اور اسے ہماری بخشش کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

غبارِ راہِ طیبہ
06/06/2014
5 شعبان 1435ھ